جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو جب وہ اپنی قوم کو بت پرستی سے منع فرما چکے اور بُت توڑ دیے اِلَّآ اَنْ قَالُوا مگر یہ کہ بولے قوم کے بعض لوگ بعضوں سے کہ اقْتُلُوْهُ قتل کرو ابراہیم کو اَوْ حَرِّقُوْهُ یا جلا دو اُسے اور جلانے پر متفق ہو کر اُنھیں آگ میں ڈال دیا فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ تو نجات دی ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے مِنَ النَّارِ ؕ آگ کے ضرر سے اور آگ اُن پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی کر دی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس نجات دینے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں اُس کی قدرت کی کہ آگ کو بجھایا اپنے خلیل کو سلامت بچایا اُنکی تفریح کے واسطے قدرتی چمن پھولا ہوا لگایا اور قدرت کی نشانیاں کن کے واسطے ہیں لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اُن لوگوں کے واسطے جو ایمان لاتے ہیں اس واسطے کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ سُن کر اُس میں غور و فکر کرتے ہیں اور فائدہ اُٹھاتے ہیں وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ سوا اسکے نہیں کہ ٹھہرالیا ہے تم نے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ تعالیٰ کے اَوْثَانًا بتوں کو خدا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ اپنے درمیان دوستی ہونے کے سبب سے یعنی تاکہ تم اور بُت پرست باہم مل جاؤ اور بتوں کی پرستش پر اجتماع کرلو فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ زندگی دنیا میں یعنی جب تک دنیا میں رہو وہ دوستی باقی ہے ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر قیامت کے دن يَكْفُرُ کافر ہو جائیں گے اور بیزاری جتائیں گے اور منکر نظر آئیں گے بَعْضُكُمْ بعضے تم میں کے لوگ تابع تھے بِبَعْضٍ بعض کے ساتھ کہ تابع ہیں وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ اور لعنت کریں گے بعضے تمھارے یعنی پیروی کرنے والے اور رذیل لوگ بَعْضًا ز بعض کو کہ آگے چلنے والے اور شریف لوگ ہیں وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور پھرنے کی جگہ تم سب کی دوزخ ہے وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہے تمھارے واسطے اُس دن مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ کوئی یار اور مددگاروں میں سے جن کی مدد سے تم نجات پاؤ آتش دوزخ سے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس آگ سے نکلے فَاٰمَنَ تو ایمان لائے اور تصدیق کی لَهٗ لُوْطٌ ۘ اُن کی لوط علیہ السلام نے کہ اُن کے بھانجے یا بھتیجے تھے وَقَالَ اور کہا ابراہیم نے لوط علیہما السلام سے اور حضرت سارہ سے کہ اُن کی چچازاد بہن تھیں اور اُن کا ایمان لائی تھیں کہ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ بیشک میں ہجرت کرنے والا ہوں اس قوم سے اِلٰى رَبِّيْ ؕ اُس جگہ جہاں میرے رب کا حکم ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ بیشک وہ تو غالب ہے مجھے دشمنوں سے مغلوب نہ کرے گا الْحَكِيْمُ ○ جانتا ہے اور حکمت کے ساتھ میرا کام بناتا ہے پھر لوط اور سارہ ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ اتفاق کر کے پہاڑ پر سے جو کوفہ کے سامنے ہے بجران کو گئے اور وہاں سے ملک شام میں داخل ہوئے حضرت ابراہیم تو فلسطین میں ٹھہرے اور لوط علیہما السلام مؤتفکہ میں گئے کشاف میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اُس وقت پچھتر برس کے تھے اور اسی سال حق تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو اُنکے گھر پیدا کیا حضرت ہاجرہ سے کہ حضرت سارہ کی لونڈی تھیں اور جب حضرت ابراہیم کا سن شریف ایک سو بارہ یا ایک سو بیس برس کا ہوا تو حق تعالیٰ نے حضرت سارہ سے بھی اُنھیں فرزند عطا کیا جیسا کہ فرمایا ہے کہ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیا ہم نے اُنھیں بوڑھاپے میں اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ایک فرزند اسحاق نام اور ایک پوتا یعقوب نام وَجَعَلْنَا اور رکھ دی ہم نے فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ اُسکے فرزندوں میں نبوت یعنی بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل میں وَالْكِتٰبَ اور کتابیں یعنی توریت انجیل زبور قرآن وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ اور دیا ہم نے ابراہیم کو اجر ہجرت کا فِي الدُّنْيَا ۚ اس جہان میں اس طرح کہ اُنھیں ہم نے فرزند عطا کیا بوڑھاپے میں بانجھ بوڑھیا سے یا ہم نے ذریت پاکیزہ عطا فرمائی اور پیغمبری اور کتابیں اُنھیں مرحمت کیں یا اُنھیں ہم نے مقبول خلق اور ہر دل عزیز کر دیا کہ سب ملّتوں والے اُن کی طرف اپنی نسبت ٹھیک کرتے ہیں یا ہم نے حکم کر دیا اُن پر درود پڑھنے کا آخر زمانہ تک اور ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دنیا میں اُن کا اجر اُن کی ضیافت باقی رہنا ہے یعنی جس طرح اُنکی زندگی میں اُنکے مہمانخانہ میں دعوت کا دستارخوان بچھا رہتا تھا اب بھی ہے اور سب خاص و عام اُس دستارخوان سے بہرہ مند ہیں وَاِنَّهٗ اور بیشک وہ فِي الْاٰخِرَةِ آخرت میں لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ صالحوں میں سے ہیں وَلُوْطًا اور یاد کر لوط کو اِذْ قَالَ جب کہا اُنھوں نے لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم کے

لوگوں سے کہ وہ موتفکات کے رہنے والے تھے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ز آتے ہو بُرے کام پر اور بکرنے ءَ اِنَّكُمْ ہمزہ
استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا تم بُرے کام پر آتے ہو یعنی کیا تم وہ کام کرتے ہو جو نہایت بُرا ہے اور اُس کی بُرائی کے سبب سے مَا سَبَقَكُمْ
نہیں سبقت لے گیا تم پر بِهَا اُس بُرے کام میں مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم میں سے اس واسطے کہ اچھی اور سلیم طبیعتیں
اُس کام سے متنفر ہیں اور پاکیزہ نفس اُس کام سے کراہیت کرتے ہیں اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ کیا تم آتے ہو مردوں پر مباشرت کی
راہ سے وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۵ اور راہ ماری کرتے ہو راہ چلتوں پر یعنی اُن کا مال لے کر اُنھیں قتل کر ڈالتے ہو یا غریبوں پر اس کام
کے واسطے جبر کرتے ہو اور اس سبب سے لوگوں نے دریا کی راہ سے آمد و رفت اختیار کی ہے اور خشکی کی راہ بند ہوگئی ہے وَتَاْتُوْنَ اور آتے ہو
تم فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ط اپنی مجلسوں میں بُرے کام کے ساتھ یعنی ایسے کام کرتے ہو جو عاقلوں اور عارفوں کے نزدیک اچھے نہیں ہیں جیسے
گالی دینا اور فحش ملی ہنسی کرنا اور سیٹی بجانا اور اُنگلی سے ایک کا دوسرے کو کنکری مارنا اور راہ چلتوں کو غلّے مارنا اور شراب پینا تنبورہ وغیرہ مزامیر
بجانا اور مسافروں سے مسخراپن اور ایسی باتیں فَمَا كَانَ تو نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖۤ جواب لوط کی قوم کو لوط کی بات کا اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا مگر یہ کہ
کہا اُنھیں نے ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ لاؤ عذاب خدا کا ہم پر اِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ سچوں میں سے اس بات
میں کہ یہ کام بُرے ہیں اور اس کے سبب سے تم پر عذاب نازل ہوگا یعنی ہم یہ کام نہ چھوڑیں گے اے لوط اگر تم سچ کہتے ہو کہ خدا ہے اور تم اُس کے
پیغمبر ہو تو اُس سے کہو کہ عذاب ہم پر بھیجے جب لوط علیہ السلام اُن کافروں سے نا اُمید ہوئے کہ یہ ایمان نہ لائیں گے تو قَالَ کہا مناجات
کی راہ سے کہ رَبِّ انْصُرْنِيْ اے رب مدد کر میری عذاب نازل کر کے عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ○ گروہ پر مفسدوں کے وَلَمَّا جَآءَتْ
اور جب آئے رُسُلُنَآ رسول ہمارے یعنی فرشتے اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى لا ابراہیم کی طرف فرزند کی بشارت دینے تو قَالُوْۤا کہا فرشتوں نے
کہ اِنَّا مُهْلِكُوْۤا بیشک ہم ہلاک کرنے والے ہیں اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ج اس سدوم نام گانوں کے رہنے والوں کو اس واسطے کہ وہ
آپ کے بھانجے لوط علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہیں اِنَّ اَهْلَهَا بیشک اُس گانوں والے كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ج ○ ہیں ظالم کفر کے سبب سے
اور انواع و اقسام کی بُرائیاں کر کے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ط بیشک اُس گانوں میں لوط ہے اور وہ تو ظالموں
میں سے نہیں ہے تو قَالُوْا بولے فرشتے کہ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہیں بِمَنْ فِيْهَا ز اُسے جو اُس گانوں میں ہے مومن اور کافر اور
ہم لوط علیہ السلام کے حال سے غافل نہیں ہیں لَنُنَجِّيَنَّهٗ ضرور ضرور ہم نجات دیں گے اُسے وَاَهْلَهٗۤ اور اُس کے لوگوں کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ ز
مگر اُن کی جورو کو کہ كَانَتْ ہے وہ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ باقی رہ جانے والوں میں سے عذاب میں یا گانوں میں یعنی ہم کہدیں گے کہ لوط علیہ السلام
قوم میں سے نکل جائیں اپنے لوگوں سمیت اور اُن کے سب لوگ نکل جائیں گے مگر اُن کی جورو قوم کے لوگوں میں رہے گی اور انکے ساتھ ہلاک ہو جائیگی
وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ اور جب آئے رُسُلُنَا لُوْطًا بھیجے ہوئے ہمارے لوط کی طرف تو سِيْٓءَ بِهِمْ غمناک ہوئے لوط اُن کے سبب سے
وَضَاقَ بِهِمْ اور تنگ ہوئے اُن کے باعث ذَرْعًا دل کی راہ سے یعنی تنگدل ہوئے کہ مبادا اُن کی قوم کے لوگوں سے ان تازہ واردوں کو
رنج پہونچے باین وجہ کہ قوم کے لوگ غریبوں سے متعرض ہوتے تھے فرشتوں نے رنج کے آثار حضرت لوط کے چہرہ پر دیکھ کر اُنھیں تسلی دی وَقَالُوْا
اور بولے فرشتے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر وَلَا تَحْزَنْ قف اور نہ رنج کر اِنَّا مُنَجُّوْكَ بیشک ہم نجات دینے والے ہیں تجھے وَاَهْلَكَ
اور تیرے لوگوں کو اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر تیری جورو کو کہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ ہوگی رہ جانے والوں اور ہلاک ہونے والوں میں سے
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ بیشک ہم نازل کرنے والے ہیں عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ان گانوں والوں پر رِجْزًا عذاب مِّنَ السَّمَآءِ

ع ۴

آسمان سے یعنی پتھر کا مینھ بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے برابر يَفْسُقُوْنَ ۝ فسق کرتے تو حکم آلٰہی کے موافق لوط علیہ السلام نے اپنے لوگوں سمیت نجات پائی اور موتفکہ کے کافر ہلاک ہوئے اور شہر خراب گیا اور اُن کافروں کا حال اہل عالم کے واسطے محل عبرت ہوگیا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا اور بیشک ہم نے چھوڑ دیا مِنْهَآ اُس گانوں میں سے اٰيَةًۢ بَيِّنَةً نشانی کھلی ہوئی لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اُس قوم کے واسطے جس کے لوگ سمجھتے ہیں اور عبرت لیتے ہیں اور نشانی یا اُن کے خراب مکانوں کے آثار ہیں یا پتھر کنکر وغیرہ کہ اُس زمین میں پائے جاتے ہیں یا سیاہ پانی کہ ابتک موجود ہے وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہم نے اہل مدین کی طرف اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ اُن کے بھائی شعیبؑ کو فَقَالَ پھر کہا شعیبؑ نے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم کے لوگو عبادت کرو اللہ کی وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور اُمید رکھو ثواب روز آخرت کی یعنی ایسے کام کرو جن کے سبب سے ثواب کی اُمید رکھ سکو یا ڈرو روز قیامت سے وَلَا تَعْثَوْا اور تباہی نہ ڈھونڈھو فِي الْاَرْضِ زمین مدین میں کم ناپ تول کے مُفْسِدِيْنَ ۝ خب اُس حال میں کہ قصد کرنے والے ہو فساد کا فَكَذَّبُوْهُ تو تکذیب کی اُن لوگوں نے اور تباہی اور خرابی کرنے سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ تو آپکڑا اُنھیں سخت زلزلے نے یا جبریل علیہ السلام کی چیخ نے کہ اُس کے سبب سے دل تھرا گئے فَاَصْبَحُوْا پھر صبح کی فِيْ دَارِهِمْ اپنے گھروں میں جٰثِمِيْنَ ۝ ن زانو کے بل پڑے اور موے ہوے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا بکرنے ثمودًا پڑھا ہے تنوین ال کے ساتھ اور یاد کر قوم عاد اور ثمود کو وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ اور بیشک ظاہر ہوئی ہے اُن کی ہلاکت تمھارے واسطے مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ قف اُن کے مکانوں سے جو حجاز اور یمن میں واقع ہیں کہ وہاں تمھارا گزر ہوتا ہے اور عذاب کے آثار دیکھتے ہو وَزَيَّنَ لَهُمُ اور آراستہ کر دیے ہیں اُنکے واسطے الشَّيْطٰنُ شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اُن کے کام کفر اور تکذیب فَصَدَّهُمْ تو باز رکھا اُنھیں عَنِ السَّبِيْلِ راہ راست سے جس کی طرف انبیاء علیہم السلام اُنھیں بلاتے ہیں وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝ لا اور تھے دیکھنے والے یعنی دیدۂ بصیرت سے ملاحظہ اور نظر اور فکر کر سکتے تھے مگر اس طرف متوجہ اور مشغول نہ ہوئے یا اپنے گمان میں ہوشیار اور باریک بین تھے مگر پیغمبروں کی باتوں کو نامعقول جانا وَقَارُوْنَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارون کو وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ قف اور فرعون کو اور اُس کے وزیر ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى اور تحقیق کہ آئے اُن کے پاس موسیٰ علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی نشانیوں اور ظاہر معجزوں کے ساتھ فَاسْتَكْبَرُوْا پھر سرکشی کی اُنھوں نے فِي الْاَرْضِ زمین مصر میں اور بڑائی اختیار کی وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝ ج صلے اور نہ تھے سبقت لے جانے والے حکم آلٰہی پر بلکہ حکم آلٰہی اُن میں جاری تھا فَكُلًّا تو ہر ایک کو ان میں سے جن کا ذکر کیا اَخَذْنَا پکڑ لیا اور عذاب کیا ہم نے بِذَنْۢبِهٖ ج اُسکے گناہ کے سبب سے فَمِنْهُمْ تو اُن میں سے مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ کوئی تھا کہ بھیجی ہم نے اُس پر حَاصِبًا ج آندھی کہ اُس میں سنگ ریزے تھے یعنی قوم لوط پر وَمِنْهُمْ اور اُن میں سے مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ کوئی تھا کہ پکڑ لیا اُسے چیخ کے عذاب نے یعنی قوم ثمود اور اہل مدین کو وَمِنْهُمْ اور اُن میں سے مَّنْ خَسَفْنَا کوئی تھا کہ دھنسا دیا ہم نے بِهِ الْاَرْضَ ج اُسے زمین میں جیسے قارون کو وَمِنْهُمْ اور اُن میں سے مَّنْ اَغْرَقْنَا ج کوئی تھا کہ ڈبو دیا ہم نے اُسے پانی میں جیسے قوم نوح اور فرعون وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اُن پر یعنی ایسا نہیں کہ بے جرم اُن پر عذاب کرے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور مگر تھے وہ کہ جہل اور عناد کے سبب سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ے اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور کفر و معصیت کر کے اپنے کو تیر عذاب کا تودہ بناتے تھے رباعی

اے کہ حکم شرع را رد میکنی ۔ راہ باطل میروی بد میکنی

چوں تو بد کر ہی بدی یابی جزا ۔ پس بدیہا جملہ باخود میکنی

امثل

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مثل اُن لوگوں کی جنھوں نے ٹھہرایے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اللہ کے اَوْلِيَآءَ دوست یعنی معبود كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ج ط مانند مکڑی کے ہے کہ اپنے واسطے اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ط بنالیتی ہے گھر یعنی جالا لگاتی ہے وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ اور تحقیق کہ گھروں میں بہت سست اور بے ثبات لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ م البتہ گھر یعنی جالا مکڑی کا ہے کہ نہ چھت ہوتی ہے نہ دیوار اور نہ گرمی سے بچاتا ہے نہ سردی سے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ عب اگر ہوں کافر کہ کچھ بھی جانیں تو یہ بات ضرور جان لیں کہ یہ مثل اُن کے دین کے واسطے ہے جیسے مکڑی کا جالا بے اصل ہے اور کسی چیز کو نہیں چاہیے ہوتا اسی طرح اُن کا دین بھی ذلیل وخوار اور بے مقدار ہے اور اُس سے کوئی بات نہیں کھلتی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ مکڑی جتنا اپنے اوپر جالا تنتی ہے اپنی ذات کے واسطے قید خانہ بناتی ہے اور اپنے ہاتھ پاؤں پھنساتی ہے تو اُس کا گھر اُس کا قید خانہ ہے تو جو لوگ خدائے برحق کے سوا اور معبود ٹھہراتے ہیں یعنی ہوا پرستی اور محبت دنیا اور متابعت شیطان کی طرف میل کرتے ہیں وہ طوق زنجیروں یا اور وبال میں مقید ہو کر خلاص ہونے کا مُنھ اور نجات کی راہ نہیں رکھتے اور عاقبت کو دوزخ کے ہلاکت خانہ اور دوری ومحرومی کے گڑھے میں پڑکر مبتلائے عذاب ہوں گے اور بعضوں نے ہوائے نفسانی کو بے اعتباری اور بے ثباتی میں مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے **بیت**

ازہوا بگذر کہ بس بے اعتبار افتادہ است
رشتۂ دام ہوا چوں تار بیت عنکبوت

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے مَا يَدْعُوْنَ جو کچھ وہ پکارتے ہیں یعنی پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مِنْ شَيْءٍ ط ہر چیز میں سے جیسے بت فرشتے آدمی ستارے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے اپنی بادشاہی میں شریک نہیں رکھتا الْحَكِيْمُ ○ حکمت کے ساتھ کام کرنے والا کسی حکمت سے مشرکوں پر عذاب نازل کرنے میں تاخیر کرتا ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ اور یہ مثلیں نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ج لاتے ہیں ہم اور بیان کرتے ہیں لوگوں کے واسطے وَمَا يَعْقِلُهَآ اور نہیں دریافت کرتے اُس کا ثمرہ اور فائدہ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ○ مگر جاننے والے جو غور کرتے ہیں چیزوں کی حقیقتوں میں خَلَقَ اللّٰهُ پیدا کیے اللہ نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آسمان اور زمینیں بِالْحَقِّ ط حق ظاہر کرنے کو باطل اور کھیل نہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس پیدا کرنے میں لَاٰيَةً البتہ نشانی ہے کھلی ہوئی یا مثال دینے میں عبرت ہے لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ ع ایمان والوں کے واسطے فقط

اُتْلُ پڑھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ جو وحی بھیجی جاتی ہے تمھاری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اور قائم رکھو نماز اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى بیشک نماز باز رکھتی ہے عَنِ الْفَحْشَآءِ اُن کاموں سے جو عقل کے نزدیک بُرے ہوتے ہیں وَالْمُنْكَرِ ط اور اُس کام سے جس کی ممانعت حکم شرع کی رو سے ہے یعنی نماز گناہوں سے باز رہنے کا سبب ہوتی ہے اس واسطے کہ نماز کی مداومت دوام ذکر کا سبب ہے اور دوام ذکر کا نتیجہ کمال خوف الٰہی ہے اور جس دل میں خوف ہو تو اُس میں ارادۂ گناہ نہیں ہو سکتا تو نماز کی خاصیت یہ ہے کہ بندے کو گناہ سے باز رکھتی ہے لکھا ہے کہ انصار میں سے ایک جوان ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا کبھی اُس کی جماعت نہ ترک ہوتی اور شرعاً جتنی باتیں منع ہیں سب کرتا جب صحابہ نے اُس کے حال کی حکایت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی تو آپ نے فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى یعنی قریب ہے کہ نماز باز رکھے اُسے اُن بُرائیوں سے بس تھوڑے ہی زمانے میں اُس نے توبہ کی توفیق پائی اور زاہد صحابہ میں سے ہوگیا وسیط میں اپنی اسناد کے ساتھ مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو نماز اُن کاموں سے باز نہیں رکھتی جو شرعاً اور عقلاً ممنوع ہیں تو اُسے درگاہ الٰہی سے

وقف لازم

ع ۱۴

والجزو القسم و العشرون ۲۱

دور ہی بڑھتی جاتی ہے صاحب تاویلات نے لکھا ہے کہ ہر ایک کو بدن دل نفس سر روح خفی سے ایک نماز باز رکھنے والی ہے بدن کی نماز گناہوں اور کھیل کی باتوں سے منع کرتی ہے اور دل کی نماز فضول امروں کے ظہور اور غفلت کی زیادتی اور وفور سے باز رکھتی ہے نفس کی نماز رذیل باتوں اور علاقوں اور بُرے اخلاق اور تیرگی پیدا کرنے والے گناہوں سے منع کرتی ہے اور سر کی نماز غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے روکتی ہے اور روح کی نماز ملاحظہ اغیار کے ساتھ قرار پکڑنے کو منع کرتی ہے اور خفی کی نماز سالک کو شہود انسیت اور ظہور انانیت سے گزار دیتی ہے یعنی سالک پر ظاہر ہوجاتا ہے کہ حقیقت کی رو سے سوا اللہ کے کچھ نہیں **بیت**

جز یکے نیست نقد ایں عالم　　باز بین و بعالمش مفروش

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے سب چیزوں کے ذکر سے اس واسطے کہ اُس کا ذکر عبادت ہے اور غیر خدا کا ذکر عبادت نہیں ہے یا اللہ کا ذکر بہت بڑھ کر اس بات سے ہے کہ کوئی اس کی قدر پہچانے یا بہت بڑھ کر ہے اس بات سے کہ اور کا ذکر اُس کے ساتھ برابری کرے اور بعضوں کے قول پر ذکر سے نماز مراد ہے تو معنی یہ ہیں کہ نماز بہت بڑی عبادت ہے سب عبادتوں سے یا اس سبب سے بہت بڑی ہے کہ نماز پڑھنے والے کو سبب عذاب سے باز رکھتی ہے یعنی شرعًا اور عقلاً جو بُری باتیں ہیں اُن سے روکتی ہے محققوں نے کہا ہے کہ یاد کرنا خدا کا بندہ کو بہت بڑھ کر ہے اس بات سے کہ بندہ خدا کو یاد کرے اس واسطے کہ بندہ کا خدا کو یاد کرنا غرضوں کے ساتھ ملا ہوا ہے اور بندہ کو خدا کا یاد فرمانا صاف ہے بے غرض اور بے کدورت یا بندہ کا یاد کرنا خدا کو اُبھ ہے اور جلد فنا ہوجائے گا اور خدا کا یاد کرنا بندہ کو باقی ہے کبھی زائل ہی نہ ہوگا حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ خدا کا بندہ کو یاد فرمانا اس سبب سے بہت بڑا امر ہے کہ جب وہ پہلے تجھے یاد کرلیتا ہے تو تو اُسے یاد کرتا ہے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ازل میں جو اُسے یاد فرمایا یہ یاد فرمانا بہت بہتر ہے اس سے کہ اب تم اُس کو یاد کرتے ہو نفحات میں حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ سے منقول ہے کہ خدا کا یاد کرنا بہت بڑھ کر ہے نہ اس طرح کہ تو اُسے یاد کرتا ہے بلکہ وہ تجھے یاد فرماتا ہے اس سبب سے اُس کا ذکر بہت بڑھ کر ہے تیرا یاد کرنا پیدا ہوا ہے کہاں تک رہے گا **بیت**

تو یاد کنی خدائے را در خورِ خود　　او یاد کند ترا ولے در خور خویش

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہو تم نماز و روزہ وغیرہ اور تمہارے عمل کے موافق جزا ہوگی وَلَا تُجَادِلُوْٓا اور نہ جھگڑو اَهْلَ الْكِتٰبِ اہل کتاب سے یعنی اُن اہل کتاب سے جو تمہارے عہد میں ہیں یا جنھوں نے جزیہ دینا قبول کیا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ ق مگر اُس خصلت کے ساتھ کہ وہ بہتر ہے یعنی وہ بدمزاجی کریں تو اُس کے مقابلہ میں تم اُن کے ساتھ خوشخوئی کرو وہ غصہ کریں تو تم تحمل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر وہ جنھوں نے ظلم کیا اُن میں سے یعنی جنھوں نے عہد توڑ ڈالا یا جزیہ روک لیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اہل کتاب میں سے ظالم وہ ہیں جو خدا کے واسطے فرزند ثابت کرتے ہیں وَقُوْلُوْٓا اور کہو اُن سے کہ کمال صدق کے ساتھ اٰمَنَّا ایمان لائے ہم بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اُس چیز کا جو اُتاری گئی ہے اِلَيْنَا ہماری طرف یعنی قرآن وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور جو اُتاری گئی ہے تمہاری طرف یعنی توریت اور انجیل اور زبور وَاِلٰهُنَا اور ہمارا خدا وَاِلٰهُكُمْ اور تمہارا خدا وَاحِدٌ ایک ہے وَنَحْنُ لَهٗ اور ہم اُس کے واسطے مُسْلِمُوْنَ ۝ گردن جھکائے ہوئے اور مخلص اور موحد ہیں اور تم اپنے عالموں اور فقیروں سے رب ٹھہرا لیتے ہو وَكَذٰلِكَ اور جس طرح ہم نے اُتاریں اور انبیا علیہم السلام پر اپنی کتابیں اُسی طرح اَنْزَلْنَآ اُتارا ہم نے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تمہاری طرف

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کہ وہ ایک کتاب ہے اصول دین میں اگلی کتابوں کے موافق فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ تو وہ لوگ جنھیں دیا ہم نے اگلی کتابوں کا علم جیسے ابن سلام اور اُن کے یار لوگ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ایمان لاتے ہیں قرآن کا یا وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے ہیں جیسے قیس بن ساعدہ اور بحیرا اور نسطورا اور ورقہ اور اُن کے مثل وَمِنْ ھٰٓؤُلَآءِ اور اُس گروہ عرب سے مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے قرآن کا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اور نہیں منکر ہوتے ہماری کتاب کی آیتوں کے اِلَّا الْکٰفِرُوْنَ ○ مگر کافر لوگ یہود میں سے جیسے کعب بن اشرف اور عرب میں سے جو عناد رکھتے ہیں جیسے ابوجہل اور مثل اُس کے وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے مِنْ قَبْلِہٖ قرآن سے قبل مِنْ کِتٰبٍ کوئی کتاب نازل کی ہوئی کتابوں میں سے وَّلَا تَخُطُّہٗ اور نہیں لکھتے تم کتاب بِیَمِیْنِکَ اپنے داہنے ہاتھ سے یہ تاکید ہے نفی کتابت میں یعنی اے ہمارے حبیب ہرگز نہ تم نے پڑھا ہے نہ لکھا ہے اس واسطے کہ اگر تم لکھنے پڑھنے والے ہوتے تو اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ اُس وقت نہ شک میں پڑتے تباہکار اور ٹیڑھی راہ چلنے والے یعنی مشرکان عرب کہتے ہیں کہ جب محمد عربی لکھتے پڑھتے ہیں تو قرآن کو اگلی کتابوں میں سے چھانٹ کر ہم پر پڑھ دیتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں یا یہود شک میں پڑتے کہ ہم نے تو کتابوں میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر زماں لکھتے پڑھتے نہ ہوں گے اور یہ شخص تو لکھتا پڑھتا ہے تیسیر میں ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور لوگوں کے واسطے لکھنا پڑھنا بزرگی اور فضیلت کی بات ہے اور نہ لکھنا پڑھنا معجزہ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور جب معجزہ ظاہر ہوچکا اور آپ کے اُمّی ہونے میں کچھ شک وشبہہ نہ رہا تو حق تعالیٰ نے اخیر عمر میں لکھنے پڑھنے کی فضیلت بھی آپ کو عطا فرمائی تاکہ یہ دوسرا معجزہ ہو ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں عون بن عبداللہ کے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَتّٰی کَتَبَ وَقَرَءَ یعنی نہیں وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک کہ لکھا آپ نے اور پڑھا اور یہ صورت قرآن کے منافی نہیں ہے اس واسطے کہ جس کتاب میں آپ کے نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کا ذکر ہے اُس کے معنی میں یہ تاویل کی ہے کہ وحی نازل ہونے کے قبل آپ کی یہی شان تھی اور جو علما آپ کو اول عمر سے آخر تک اُمّی جانتے ہیں اُن کا مذہب صحت اور صواب سے بہت قریب ہے

نظم

بقلم گرنہ رسید انگشتش — بہ لوح وقلم اندر مشتش

از سواد خط اگر دیدہ بہ بست — بگا نش نہ رسد ہیچ شکست

بود او نور و خط تیرہ ظلم — نشود نور وظلم جمع بہم

بَلْ ھُوَ بلکہ قرآن اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ آیتیں ہیں کھلی ہوئی فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ سینہ میں اُن لوگوں کے جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہیں علم یعنی اہل کتاب میں سے جو ایمان لائے یا صحابہ کرام کہ وہ اُسے یاد کرتے تھے تاکہ اُس میں کوئی تبدیل اور تحریف نہ کرسکے اور دل سے حفظ قرآن پڑھنا امت محمدی کا خاصہ ہے اس واسطے کہ اگلی اور آسمانی کتابیں اوراق میں لکھی دیکھ کر پڑھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بَلْ ھُوَ میں ھُوَ کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے کام اور علم باوصف اس کے کہ آپ اُمّی ہیں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے واسطے جو اگلی کتابوں کے عالم ہیں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتوں اور نشانیوں سے واقف ہیں وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اور منکر نہیں ہوتے ہماری آیتوں سے کہ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہیں اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ○ مگر وہ لوگ جو ظلم میں کامل ہیں کہ مناظرہ اور مکابرہ کرتے ہیں باوصف اس کے کہ
معجزے کھلے ہوئے دیکھتے ہیں وَقَالُوْا اور کہا کافروں نے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیوں نہیں اُتارے جاتے عَلَيْهِ محمد عربی پر اٰيٰتٌ معجزے
مِّنْ رَّبِّهٖ ط اُن کے رب کے پاس سے یعنی ایسے معجزے جیسے کہ حضرت صالح کو اونٹنی اور حضرت موسیٰ کو عصا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
مائدہ عطا ہوا تھا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہیں کہ آیتیں اور معجزے عِنْدَ اللّٰهِ ط اللہ کے پاس ہیں جس وقت
جس پر جو معجزہ چاہتا ہے اُتارتا ہے اور وہ میرے اختیار اور اقتدار میں نہیں وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اور سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانیوالا
ہوں کھلا ہوا یعنی ایسی زبان میں تم کو خوف دلاتا ہوں کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ کیا کافی نہیں اُنھیں دلیل کھلی ہوئی اور معجزہ ظاہر اَنَّآ اَنْزَلْنَا
یہ کہ اُتارا ہم نے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تم پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اور برابر يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ط پڑھا جاتا ہے اُن پر اُنھی کی زبان میں
اور وہ بڑے فصیح لوگ ہیں بلاغت کے اسرار اور فصاحت کے اطوار اُن پر پوشیدہ نہیں ہیں اور تم نے اُنھیں اپنے سامنے بلایا اور سب سے
چھوٹی سورت جو قرآن کی ہے اُس کے مثل عبارت اُن سے چاہی اور وہ لشکر کھینچتے ہیں اور جان و مال ہارے دیتے ہیں اور اُس کے مثل
عبارت بنانے میں نہیں مشغول ہوتے اس سے زیادہ کھلا ہوا اور کون سا معجزہ ہوگا اور کہاں سے آئے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ کچھ لوگ حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہود کے بعضے کلمات لکھتے لائے مطلب یہ تھا کہ ہم ایسی چیز چاہتے ہیں جس سے
اپنے علم کو بڑھائیں حضرت نے فرمایا کہ پچھلی قوم کی یہی گمراہی ہے کہ جو کچھ اُن کا نبی اُن پر لایا اُسے چھوڑ کر رغبت کرتے ہیں ایسی چیز کی طرف جو
اُن کے نبی کے سوا دوسرا لایا اور یہ آیت مذکور نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ یعنی کیا اُنھیں یہ قرآن کفایت نہیں کرتا جو اُن پر پڑھا جاتا ہے اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس کتاب میں لَرَحْمَةً البتہ بڑی رحمت اور نعمت ہے اُس شخص کے واسطے جو قرآن کی متابعت کرے وَّذِكْرٰى اور
نصیحت ہے لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ ع اُس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہیں قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ کہہ بس ہے خدا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ درمیان
میرے اور تمہارے شَهِيْدًا ج ○ گواہ میری بات پر اس واسطے کہ معجزات عطا فرما کر میری تصدیق فرماتا ہے يَعْلَمُ جانتا ہے خدا مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ط جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں تو میرا اور تمہارا حال بھی اُس پر پوشیدہ نہ رہے گا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے
بِالْبَاطِلِ ناحق پر جیسے یہودی اور نصرانی یا ایمان لائے ہیں باطل معبودوں کا وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ لا اور کافر ہوئے خدا کے برحق کے ساتھ
اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ تو نقصان اُٹھانے والے ہیں کہ اُنھوں نے کفر کو ایمان کے ساتھ بدل دیا وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ
اور جلدی چاہتے ہیں تجھ سے اے ہمارے حبیب بِالْعَذَابِ ط عذاب جیسے نضر بن حارث اور اُسکے مثل کافر وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر
نہ مدت ہوتی نام رکھی ہوئی اور معین ہر قوم کے عذاب کے واسطے لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ط تو البتہ آجاتا وہ عذاب جلدی عذاب مانگنے
والوں پر جس کا وعدہ ہے وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ اور ضرور آجائے گا اُن پر عذاب بَغْتَةً اچانک دنیا میں موت کے وقت یا آخرت میں وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانیں گے عذاب آنا يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ط جلدی مانگتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عذاب وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور حال یہ ہے کہ دوزخ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ○ لا پکڑے اور گھیرے ہوئے ہے کافروں کو یا جہنم میں جانے کے
سب گھیرے ہوئے ہیں اُنھیں جیسے کفر اور عذاب یا اسم فاعل فعل مستقبل کے معنی میں ہے یعنی گھیرے گا اُنھیں عذاب يَوْمَ يَغْشٰهُمُ
الْعَذَابُ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دن کو کہ گھیرے گا اُنھیں عذاب مِّنْ فَوْقِهِمْ اُن کے سروں کے اوپر سے وَمِنْ
تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ اور اُن کے پیروں کے نیچے سے وَيَقُوْلُ اور فرمائے گا حق تعالیٰ یا فرشتہ کہے گا خدا کے حکم سے یا کوئی آدمی کہے گا

دوزخیوں

دوزخیوں سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ جزا اُس چیز کی کہ تھے تم کرتے دنیا عمل کرنے کا گھر ہے اور عقبیٰ جزا پانے کا گھر جو وہاں تم بو آئے ہو یہاں کاٹو بیت

تو تخمے بیفشاں کہ چوں بدروی — بہ محصول خود شاد و خرم شوی

لکھا ہے کہ کچھ مسلمانوں نے مکۂ معظمہ میں قیام کیا خرچ راہ کم ہونے یا قوت و استعداد کی قلت یا وطن کی محبت یا بھائیوں کی صحبت کے خیال سے ہجرت نہ کرتے تھے اور خوف و ہراس کے ساتھ پوشیدہ خدا کی عبادت کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو مشرکوں سے الگ ہو جاؤ اور مومنوں کا ساتھ ڈھونڈھو اگر مکہ میں میری عبادت علانیہ نہیں کر سکتے ہو تو اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ بیشک میری زمین کشادہ ہے تم خوف کی جگہ سے امن کے مقام پر ہجرت کر جاؤ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ پھر میری عبادت کرو خالص اور یہی کسی نے کہا ہے قطعہ

سفر کن چو جائے تو ناخوش بود — کزیں جائے رفتن بداں ننگ نیست
اگر تنگ گردد ترا جائگاہ — خدائے جہاں را جہاں تنگ نیست

اور اگر اہل و عیال کی محبت کے سبب سے اپنا شہر نہیں چھوڑ سکتے تو ایک دن مفارقت ضرور ہونا ہے کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر ایک نفس چکھنے والا ہے موت کا اور مر کر ہر جگہ اور ہر شخص سے چھوٹنا ہوگا ثُمَّ اِلَيْنَا پھر ہماری طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤ گے اور بکر نے یُرجَعُوْنَ جمع غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی پھر ہماری طرف وہ پھیرے جائیں گے جزا پانے کو تو مشرکوں کے شہر میں نہ رہنا چاہیے اور کعبۂ اماں یعنی آستاں حضرت پیغمبر آخر زماں کی طرف رُخ کرنا چاہیے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اُنھوں نے کام اچھے یعنی فرض ادا کیے تو لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور اتاریں گے ہم اُنھیں مِّنَ الْجَنَّةِ جنت سے غُرَفًا اونچے اونچے مکان ہیں کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں اُن کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ فِيْهَا اُن مکان عالیشان میں نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ خوب اجر ہے نیک عمل کرنے والوں کو جنت میں الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وہ جنھوں نے صبر کیا مشرکوں کی اذیت پر اور وطنوں سے ہجرت پر وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر اُس کے سوا اور کسی پر نہیں يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ توکل کرتے ہیں اور اپنا کام اُسی کو سونپتے ہیں مکہ کے مسلمانوں نے یہ آیتیں سنیں اور مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی عزیمت اور نیت کی تو دوسرا دغدغہ پیدا ہوا کہ جس شہر میں ہمارے واسطے اسباب معیشت مہیا نہیں ہیں وہاں کیونکر جا سکتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ اور کتنے جنبش کرنے والے ہیں کہ کسی وجہ سے لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا نہیں اُٹھاتے اپنی روزی یعنی اُسے اُٹھانے کی طاقت اور قوت نہیں رکھتے یا جمع نہیں کر رکھتے اور جمع کر رکھنے والے تین جاندار ہیں آدمی چوہا چینٹی اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنگلی کوا بھی جمع کر رکھتا ہے اور بھول بھی جاتا ہے کشاف میں بعضے اگلے بزرگوں سے منقول ہے کہ بلبل کو میں نے دیکھا کہ اپنی خوراک بازو کے نیچے چھپاتی تھی غرضکہ بہت جانور ایسے ہیں وحوش طیور درندوں کیڑے مکوڑوں میں کہ اپنے کھانے کو جمع نہیں کر رکھتے اور اپنے اوپر لادے نہیں پھرتے اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے اُنھیں وَاِيَّاكُمْ اور تمھیں بھی تو غربت و مسافرت میں اسباب معیشت نہ ہونے کے سبب اندیشہ نہ کرو نظم

ہست ز فیض کرم ذو الجلال — مشرب ارزاق برآب زلال
شاہ و گدا روزی او میخورند — مور و ملخ قسمت او می برند

وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہے سننے والا تمھاری بات جو تم کہتے ہو کہ پردیس میں ہجرت کر کے ہم جائیں گے تو روزی کہاں سے کھائیں گے الْعَلِيْمُ ○ جاننے والا کہ تم کو کہاں سے روزی دے گا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کس نے پیدا کیے آسمان اور زمینیں وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا سورج اور چاند تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ج ضرور کہیں گے کہ اللہ نے چونکہ یہ مسئلہ سب کی عقلوں میں جما ہوا ہے کہ انتساب ممکنات کی اس ایک کی طرف راجع ہے جس کی ذات واجب الوجود ہے اور چونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہے فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ پھر کہاں منہ پھیرے جاتے ہیں توحید سے یعنی راہ حق سے کیوں منہ پھیرتے ہیں اور راہ باطل میں کیوں دوڑتے ہیں اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ پھیلاتا ہے اور کشادہ فرماتا ہے روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں میں سے وَيَقْدِرُ لَهٗ ط اور تنگ کرتا ہے اس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے ضمیر غیر مذکور کی طرف پھرتی ہے اس واسطے کہ تقسیم اس پر دلالت کرتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس کے واسطے روزی کشادہ کی جاتی ہے اور جس پر تنگ کی جاتی ہے وہ ایک ہی ہے یعنی جس بندہ پر چاہتا ہے کبھی روزی کشادہ کر دیتا ہے اور کبھی تنگ کر دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ہر چیز جانتا ہے روزی کی تنگی اور فراخی اور بندوں کی مصلحت اس پر پوشیدہ نہیں وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرکوں سے کہ مَّنْ نَّزَّلَ کس نے برسایا مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان سے مَآءً پانی فَاَحْيَا پھر زندہ اور ہرا کر دیا بِهِ الْاَرْضَ اس پانی سے زمین کو مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا اس کے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ضرور کہیں گے کہ اللہ نے یعنی اس بات کا انھیں اقرار ہے کہ ممکنات کا پیدا کرنے والا وہی ہے اور باوجود اس کے بعضے مخلوقات اس کی عبادت میں اوروں کو شریک کرتے ہیں قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حمد و شکر خدا کے واسطے ہے کہ اس نے اس گمراہی سے محفوظ رکھا مجھے اور میری اتباع کرنے والوں کو بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے ان کے یعنی اکثر کافر لَا يَعْقِلُوْنَ ○ ع نہیں سمجھتے اور دوہری بات کہتے ہیں خدائے برحق کے خالق ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور مخلوق کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہیں ہے یہ زندگی دنیا کی اِلَّا لَهْوٌ مگر مشغولی اور بیکاری وَّلَعِبٌ ط اور کھیل یعنی جھٹ پٹ گزر جانے میں لڑکوں کے کھیل کے مثل ہے کہ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور گھڑی بھر کھیل سے خوش ہوتے ہیں اور پھر دم بھر میں تھک کر اور رنجیدہ ہو کر متفرق ہو جاتے ہیں اور یہی مضمون کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ **بیت**

بازیچہ است طفل فریب این متاع دہر بے عقل مرداں کہ بدیں مبتلا شوند

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت لَهِيَ الْحَيَوَانُ م البتہ وہ تو حیات ابدی کی جگہ ہے یعنی وہاں ہمیشہ زندگی ہوگی لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہوں لوگ کہ جانیں اور جان بوجھ کر دنیائے فانی کو سرائے جاودانی پر اختیار کریں فَاِذَا رَكِبُوْا پھر جب سوار ہوتے ہیں کافر فِي الْفُلْكِ کشتی میں اور موج کے سبب سے مضطرب ہوتے ہیں تو دَعَوُا اللّٰهَ پکارتے ہیں خدا کو مُخْلِصِيْنَ اس حال میں کہ خالص کرنے والے ہوتے ہیں لَهُ الدِّيْنَ ج ۵ اپنے خدا کے واسطے اپنے دین کو یعنی ظاہر میں مخلصوں کی ایسی صورت بناتے ہیں اس واسطے کہ اس وقت خدا ہی کو یاد کرتے ہیں اور وہ خوف و اضطراب دفع کرنے کو اسی کی پناہ ڈھونڈھتے ہیں فَلَمَّا نَجّٰهُمْ پھر جب نجات دیتا ہے انھیں خدا دریا سے اور وہ سلامت اترتے ہیں اِلَى الْبَرِّ یا میدان کی طرف تو اِذَا هُمْ اسی وقت وہ يُشْرِكُوْنَ ○ لا شرک کرتے ہیں یعنی اپنی عادت کی طرف پھر جاتے ہیں لِيَكْفُرُوْا تاکہ کافر اور ناشکرے ہو جائیں بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ج اس چیز کے ساتھ جو ہم نے دی ہے

ع ۱۲

وقف لازم

اُنھیں نجات کی نعمت وَلِيَتَمَتَّعُوا قف اور تاکہ فائدہ اُٹھائیں بت پرستی پر اکٹھا ہو کر یا اس جہان کی زندگی سے پھل کھائیں فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ پھر قریب ہے کہ جانیں گے عذاب کے وقت اپنے کام کا انجام اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھا مکہ کے لوگوں نے اور نہیں جانا اَنَّا جَعَلْنَا یہ کہ کر دیا ہم نے اُن کے شہر کو حَرَمًا اٰمِنًا حرم امن والا یعنی وہاں کے لوگ لوٹ مار سے بیخوف ہیں وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور حال یہ ہے کہ لیے جاتے ہیں لوگ مِنْ حَوْلِهِمْ گرداگرد سے اُن کے شہر کے یعنی لوگوں کو قتل اور قید کرتے ہیں مکہ معظمہ کے گرد اور کوئی اُن کے حال سے متعرض نہیں ہوتا اَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر باطل پر کہ بُت ہیں یا شیطان يُؤْمِنُونَ ایمان لاتے ہیں وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ اور نعمت آلٰہی کے ساتھ یعنی ایسی کھلی ہوئی نعمت کہ حرم میں مکان بنانا خوف سے امین ہو جانا اس کے ساتھ يَكْفُرُونَ ○ کفران کرتے ہیں اور ناشکر ہوے جاتے ہیں اور اُن کے کفران نعمت کی دلیل شرک ہے وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص بڑا ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرٰى اُس سے جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ اور گمان کرے کہ خدا کا شریک ہے اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ یا تکذیب کرے قرآن کی یا رسول کی لَمَّا جَآءَهٗ ط جبکہ آئے اُس کے پاس اَلَيْسَ کیا نہیں ہے یعنی ہے فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ میں مَثْوًى جگہ ٹھہرنے کی لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ کافروں کے واسطے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا اور جو لوگ کوشش کرتے ہیں فِيْنَا ہمارے کام میں اور ہمارا دین قائم رکھتے ہیں لَنَهْدِيَنَّهُمْ تو ضرور راہ دکھاتے ہیں ہم اُنھیں سُبُلَنَا ط اپنی راہیں وَاِنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ تعالیٰ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ع نیک کام کرنے والوں کے ساتھ ہے یعنی مجاہدوں کے ساتھ مدد اور فتح کرکے حق تعالیٰ نے یہاں مجاہدہ کا لفظ مطلق فرمایا تاکہ ظاہری اور باطنی دونوں جہادوں کو شامل رہے تو اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ جو لوگ جہاد کرتے ہیں میری راہ میں دین کے دشمنوں کے ساتھ اور نفس اور خواہش کے ساتھ تو دکھاتے ہیں ہم اُنھیں دولت لقا کو پہونچنے کی راہ سہل عبداللہ تستری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں اقامت سنت میں راہیں دکھاتے ہیں ہم اُنھیں جنت کی امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ آراستہ کرتے ہیں اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کر دیتے ہیں ہم اُن کا باطن مشاہدات سے شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے معنی یوں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ جو کوشش کرتا ہے میرے واسطے تو میں راہ دیتا ہوں اُسے اپنی طرف بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ اس آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ جو کوئی کوشش کرتا ہے میری طلب میں تو میں اُسے اپنے پا جانے کی راہ بتاتا ہوں اَلَا مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ یعنی آگاہ ہو جس نے مجھے ڈھونڈھا پایا بعض کلمات زبور شریف کے ترجمہ میں کسی نے یہ شعر کہا ہے شعر

اَنَا الْمَعْبُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ | اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ

بیت

اگر در جستجوئے من شتابی | مراد خود بزودی باز یابی

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ روم مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ساٹھ آیتیں ہیں

آیاتھا ۶۰ — رکوعاتھا ۶ — کلماتھا ۸۲۷ — حروفھا ۳۵۳۴

الٓمّٓ ○ ابوالجوزا رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حروف مقطعہ آیت ربانیہ ہیں ہر ایک حرف اشارہ ہے اُس صفت کی طرف جس کے ساتھ خدا کی ثنا کرتے ہیں جیسا کہ الٓمّٓ میں الف الوہیت سے کنایہ ہے اور لام لطف سے اور میم ملک سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام جبرئیل کی جانب اور میم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی اللہ نے جبرئیل امین کے ذریعہ سے وحی بھیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ مغلوب ہوئے رومی اور فارسی اُن پر غالب آئے

فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ اُس زمین میں جو بہت نزدیک ہے عرب سے زمین روم کی بہ نسبت اور وہ شہر اردن اور فلسطین تھا یا کشکر یا اور عات
اور بصری کا درمیان اور وہ غلبہ اس طرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہریار اور فرخان کہ اُس کے دو امیر تھے ان کو بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا اور ملک روم
میں سے انھوں نے کچھ فتح کر لیا اور روم کے لوگ شکست کھا گئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے نویں برس یہ خبر مکہ میں پہونچی
تو کافر خوش ہوئے اور مسلمانوں سے بدخواہی کے طور پر بولے کہ تم اور نصارا دونوں اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی دونوں اُمّی ہیں تو روم پر فارس کے
غلبہ سے ہم یہ فال نکالتے ہیں کہ ہم بھی تم پر غالب ہوں گے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور بیان کر دیا کہ وَھُمْ اور رومی مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ
اپنے مغلوب ہونے کے بعد سَیَغْلِبُوْنَ ۝ جلد غالب ہوں گے فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۵ تھوڑے برسوں میں کہ تین اور نو برس کے درمیان
ہوتے ہیں پس امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکوں سے کہا کہ تمھاری آنکھیں روشن نہ ہوں
قسم ہے خدا کی کہ روم کے لوگ فارس پر غالب ہوں گے چند سال میں اُبَی بن خلف بولا کہ ایسا نہیں ہے ہم تمھارے ساتھ شرط کرتے ہیں پس تین برس کی
مدت مقرر کر کے دس دس اونٹ جوان شرط لگائے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال عرض کیا پس
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بضع تین اور نو کے درمیان ہے تم جاؤ مال اور مدت بڑھاؤ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور نو برس
تک کی مدت مقرر کر کے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت لی جنگ بدر کے دن جب مسلمان کفار قریش پر غالب ہوئے تو فارسیوں پر رومیوں کے
غلبہ کی بھی خبر پہونچی اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ خبر جنگ حدیبیہ کے دن تحقیق ہوئی پہلے قول کے موافق حضرت صدیق نے سو اونٹ اُبی
بن خلف سے لیے اور دوسرے قول پر اُسکے ضامن سے اسواسطے کہ اُبی جنگ احد میں قتل ہو گیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
صدقہ بہتر ہے یعنی صدقہ دیدو غرضکہ یہ آیت خبر دینا ہے ہونے والے امور سے اور یہ اعجاز قرآن کے اقسام میں سے ہے لِلّٰهِ الْاَمْرُ اللہ ہی کے
واسطے ہے حکم مِنْ قَبْلُ پہلے سے جب فارس کو روم پر غلبہ نہ ہوا تھا وَمِنْۢ بَعْدُ اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت اُس کا
حکم جاری ہے اور سب کام اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور کشف الاسرار میں کہا ہے کہ قبل ازل ہے اور بعد آبد یعنی امر ازلی و ابدی اُسی کو ہے
اس واسطے کہ وہ خداوند ازلی و ابدی ہے وَیَوْمَئِذٍ اور جب رومی فارسیوں پر غلبہ کریں گے تو یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ خوش ہوں گے
مومن بِنَصْرِ اللّٰهِ خدا کی مدد کے سبب سے کہ وہ اہل کتاب کو مدد اور فتح دے گا اُس قوم پر جو کتاب نہیں رکھتے اس واسطے کہ فارس کی فتح اُلٹ جانا
نیک فال ہے مسلمانوں کے واسطے اور ایمان والوں کی دی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرتا ہے اور کی ہوئی شرط کا لینا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا
یقین زیادہ ہوتا ہے تو ضرور ایمان والے خوش و خرم ہوں گے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کی خوشی کا باعث یہ ہے کہ رومیوں اور فارسیوں
کی لڑائی میں بعضے دین کے دشمنوں نے بعض پر غلبہ کیا اور ایک جماعت کو نیست و نابود کر دیا اور اُس کی کیفیت اس طرح پر ہے کہ شہریار اور
فرخان ملک روم کے بعضے شہروں پر غالب ہوئے اور پرویز بعض اہل غرض کی غمازی اور چغلی کھانے سے دونوں بھائیوں سے ناراض ہوا اور
اُس نے چاہا کہ ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے ہلاک کرے دونوں بھائی اس حال کی حقیقت سے واقف ہو گئے اور قیصر روم کو یہ کیفیت لکھی اور
نصارا ہو گئے اور لشکر روم کے سپہ سالار ہو کر فارسیوں کو مغلوب کیا اور اُن کے بعضے شہر فتح کر لیے یَنْصُرُ مدد دیتا ہے حق تعالیٰ مَنْ یَّشَآءُ
جسے چاہتا ہے وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے انتقام لیتا ہے ایک گروہ سے الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہے غلبہ دیتا ہے ایک گروہ کو
دوسرے گروہ پر وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا خدا نے غلبۂ روم کا یا مسلمانوں کی خوشی کا وعدہ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ نہیں خلاف کرتا ہے
اللہ اپنا وعدہ اس واسطے کہ جھوٹ اُس پر ممتنع ہے بلکہ وہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

نہیں جانتے اُسکے وعدہ کی صحت اور سچائی یَعْلَمُوْنَ جانتے ہیں ظَاهِرًا ظاہر چیزیں مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ زندگی دنیا میں سے
دنیا کا مال متاع جاہ دولت یا معیشتوں اور تجارتوں کے اسباب اور تفسیر میں کہا ہے کہ دنیا سے مراد مکان بنانا اور کھیتی کرنا نہر جاری
کرنا اور کھیت اور باغ سے پانی لانا ہے کہ اکثر دنیا کے لوگ اُس کے قواعد جانتے ہیں وَهُمْ اور وہ عَنِ الْاٰخِرَةِ امور آخرت سے
کہ غایت مقصود وہی ہے هُمْ غٰفِلُوْنَ ○ وہ تو غافل اور بے خبر ہیں ضمیر کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا
کیا فکر نہیں کرتے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۗ اپنی ذاتوں میں کہ مرایائے ممکنات ہے یعنی جو کچھ آفاق میں ہے اُس کی نمود نفسوں میں پاسکتے ہیں
یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کاموں میں کیوں تفکر نہیں کرتے تاکہ اپنے پہلے پہل پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن اُٹھنے پر دلیل پکڑیں مَا
خَلَقَ اللّٰهُ نہیں پیدا کیا خدا نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آسمانوں اور زمینوں کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو آسمان اور زمین کے درمیان
ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ زمین آسمان اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اُس کا پیدا کرنا کھیل کے
واسطے نہیں بلکہ اس کا پیدا کرنا اس واسطے ہے کہ حضرت باری تعالیٰ کی توحید پر ان سے دلیل پکڑیں وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اور نام رکھے ہوئے
وقت کے واسطے کہ جب وقت آپہونچے گا تو یہ سب نہایت کو پہونچ جائیں گے اس سے قیامت کا دن مراد ہے وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے
مِّنَ النَّاسِ لوگوں میں یعنی کافر بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی قیامت کے دن پر کہ وہ لقائے الٰہی کا وقت ہے
لَكٰفِرُوْنَ ○ البتہ نہ ایمان لائے ہیں اور منکر ہیں اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہیں کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی تجارت کے وقت
عاد و ثمود کے مکانوں کی سیر نہیں کرتے فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھیں تو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام اُن لوگوں کا جو تھے
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ پہلے اُن سے اگلی اُمتوں میں سے کہ كَانُوْٓا تھے وہ لوگ اَشَدَّ مِنْهُمْ بہت سخت اہل مکہ کی بہ نسبت قُوَّةً زور کی
رو سے جیسے قوم عاد اور ثمود کے لوگ اور مثل اُن کے وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ اور پھاڑی اُنھوں نے زمین یعنی بیج بونے درخت لگانے
کھائیں نکالنے پانی لینے کے واسطے اُنھوں نے زمین پھاڑی وَعَمَرُوْهَآ اور آباد کیا اُنھوں نے اُسے اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا بہت
زیادہ اُس سے کہ آباد کی مکہ کے لوگوں نے کہ اُس میدان کے رہنے والے ہیں یہاں کھیت نہ تھا یا یہ کہ وہ لوگ عمر رکھتے تھے دنیا میں کفار قریش
کی عمروں سے زیادہ وَجَآءَتْهُمْ اور آئے اُن کے پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر اُن کے بِالْبَيِّنٰتِ ۭ کھلی ہوئی آیتوں یا ظاہر معجزوں کے
ساتھ اور وہ کافر اُن کا ایمان نہ لائے تو حق تعالیٰ نے اُن سب کو ہلاک کر دیا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ تو نہیں ہے اللہ کہ ظلم کرے
اُن پر یعنی ایسا نہیں ہے کہ بے رسول بھیجے اور بغیر کفر اور تکذیب کے اُن کو ہلاک کر دے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور مگر تھے کہ عذابوں کے موجبات
اور اسباب کے باعث سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ اپنی ذاتوں پر ظلم کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ پھر ہے برا انجام
اُن لوگوں کا جنھوں نے اَسَاۗءُوا برا کیا یعنی کافر ہو گئے السُّوْٓاٰى برا کہ سختی اور عذاب ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سُوئیٰ جہنم کا
نام ہے جس طرح حُسنیٰ بہشت کا نام ہے یعنی دوزخ مشرکوں کا انجام ہے اَنْ كَذَّبُوْا بسبب اس کے کہ تکذیب کی ہے اُنھوں نے
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی یعنی اُنھوں نے قرآن کو نہ مانا یا دلائل قدرت کے سبب اُنھوں نے عبرت نہ پکڑی وَكَانُوْا بِهَا
اور تھے کہ ان آیتوں کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ع ہنسی کرتے تھے اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو نطفہ سے ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ پھر دوبارہ زندہ کرے گا اور اٹھائے گا موت کے بعد ثُمَّ اِلَيْهِ پھر اُس کی جزا اور اُس کے حکم کی طرف تُرْجَعُوْنَ ○
پھیرے جاؤگے اور بکر نے جمع غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی وہ پھیرے جائیں گے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن قائم ہوگی قیامت

ع ۱

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ چپ ہو جائیں گے مشرک یعنی نا امید ہو جائیں گے اور حجت منقطع ہو جائے گی وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اور نہ ہوگا اُن کے واسطے مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ اُن کے شریکوں میں سے یعنی خداؤں میں سے جن کا نام اُنھوں نے شریک رکھا تھا جیسے فرشتے اور بُت ان میں سے اُن کا کوئی نہ ہوگا شُفَعٰٓؤُا شفاعت کرنے والے یعنی یہ کافر دنیا میں کہتے تھے کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کریں گے اور اُس دن کافر اُن کی شفاعت سے محروم رہیں گے وَكَانُوْا اور ہے اُس امید کے سبب سے بِشُرَكَآئِهِمْ اُن شریکوں کے ساتھ كٰفِرِيْنَ ○ کافر یعنی جب اپنے مطلب سے نا اُمید ہوں گے تو اپنے خداؤں سے بیزار ہو جائیں گے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن قائم ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ اُس دن يَّتَفَرَّقُوْنَ ○ پراگندہ ہو جائیں گے لوگ اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے ایک گروہ اعلیٰ علیین کی طرف جائے گا ایک گروہ اسفل السافلین میں گر پڑے گا ایک تو درجۂ وصلت پر ہوگا ایک درکۂ فرقت میں پڑے گا وہ تو محبت کے تخت پر ہوں گے یہ محنت اور مصیبت کی چٹائی پر اُن کو طرح طرح کا ثواب ہوگا اِن پر قسم قسم کا عذاب ہوگا ایک گروہ دولت مواصلت سے نازش کرے گا ایک گروہ آتش مفارقت میں جلے بھُنے گا بیت

یکے خنداں بصد عشرت یکے نالاں بصد عسرت یکے در راحتِ وصلت یکے در شدتِ ہجراں

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر مگر جو لوگ ایمان لائے ہوں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہوں اُنھوں نے اچھے فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ○ تو وہ ایسے باغ میں خوش کیے گئے ہوں گے جو پھلا پھولا سرسبز شاداب ہوگا نہریں اُس میں چھلکتی ہوں گی اور وہ نیک لوگ اُس باغ میں ایسے خوش ہوں گے کہ خوشی کا اثر اُن کے چہروں سے ظاہر ہوگا یا بزرگی کیے گئے اور نعمت دیے گئے یا اُنھیں حلوں سے آراستہ کریں گے احقاف میں ہے کہ تاج دیے جائیں گے عین المعانی میں ہے کہ ایسی اچھی آواز سنائے جائیں گے کہ اُس کے سُننے کے برابر کسی چیز میں لذت نہ ہوگی حدیث میں ہے کہ بہشت کی کنواریاں ایسی آواز سے گائیں گی کہ خلائق نے ویسی آواز نہ سُنی ہوگی اور آواز بہشت کی سب نعمتوں سے افضل ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنت کی کنواریاں کیا گائیں گی تو اُنھوں نے فرمایا کہ تسبیح حضرت یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ سے پوچھا کہ آوازوں میں آپ کس آواز کو بہت دوست رکھتے ہیں فرمایا کہ مزامیر اُنس کو مکانات قدس میں الحان تحمید کے ساتھ ریاض تمجید میں صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ کل قیامت کو خدا کے دوست بہشت کے باغوں میں چمنستان اُنس کے درمیان خوشی کے ساتھ یہ سماع کریں گے کہ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم پہونچے گا کہ وہ دلپذیر نغمہ اور شوق انگیز تر آواز جو ہم نے تم کو عطا کی ہے اُس سے زبور پڑھو آئے موسیٰ تم توریت پڑھو آئے عیسیٰ تم انجیل پڑھنے میں مشغول ہو آئے طوبیٰ دل آراستہ کرنے والی آواز میری تسبیح کے ساتھ نکال اے اسرافیل تو قرآن شروع کر امام ثعلبی واوزاعی رحمہما اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسرافیلؑ سے زیادہ کوئی خوش آواز نہیں جب وہ خوش آوازی کرتے ہیں تو سب فرشتے اپنے اوراد اذکار سے باز رہتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ انوار تجلی کے مشاہدہ کے بعد جنت میں سب سے بہتر لذت سماع ہوگی اسی جگہ سے شرح مثنوی میں اُس عزیز نے کہا ہے کہ دنیا کے میدان تیرگی بڑھانے والے ہیں جو لوگ عاجز اور درماندے ہیں سماع اُن کے واسطے بہشت نورانی کے عشرت آباد سے ایک منادی ہے نظم

مومناں گفتند کآواز بہشت نغز گردانید ہر آواز زشت

ما ہمہ اجزائے عالم بودہ ایم در بہشت آں لحنہا بشنودہ ایم

گرچہ بر مار یخت آب وگل شکے یاد ما آید ازانہا اندکے

پس نوچنگ ورباب وسازہا چیزکے ماند از آں آوازہا

عاشقاں کیں نغمہا را بشنوند جزو بگذارند وسوے کل روند

وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور گروہ جو ایمان نہ لائے وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور جھٹلائیں اُنھوں نے ہماری آیتیں یعنی قرآن یا ہماری قدرت کی دلیلیں وَلِقَآئِ الْاٰخِرَۃِ اور تکذیب کی ملاقات آخرت یعنی حشر ونشر کی فَاُولٰٓئِکَ تو وہ لوگ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ عذاب میں حاضر کیے گئے ہیں فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ یہ مصدر ہے امر کے معنی میں یعنی تسبیح کرو خدا کی اور اُسے پاکی کے ساتھ یاد کرو یا نماز پڑھو حِیْنَ تُمْسُوْنَ جب شام ہوتی ہے اس سے مغرب یا عشا کی نماز مراد ہے وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ اور جس وقت صبح ہوتی ہے اس سے صبح کی نماز مراد ہے وَلَہُ الْحَمْدُ اور اُسی کے واسطے ہے تعریف فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین میں ہے یعنی جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے وہ اُس کی حمد کرتا ہے وَعَشِیًّا اور نماز پڑھو آخروں کے کنارے یعنی عصر کی نماز وَحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ ○ اور جب داخل ہوتے ہو ظہر کے وقت یعنی ظہر کی نماز میں صاحب لباب نے فرمایا ہے کہ تسبیح کے معنی آواز بلند کرنا ہے تو صلوٰۃ جہریہ یعنی اُن نمازوں کے ساتھ ملانا نسبت سے خالی نہیں جن میں چلاکر قرأت کرتے ہیں اور حمد چونکہ آواز بلند کرنے پر دلالت نہیں کرتی تو نماز خفائیہ یعنی اُن نمازوں کے ساتھ اُس کے ذکر کی تخصیص مناسب نظر آئی جن میں آہستہ قرأت کرتے ہیں یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ نکالتا ہے خدا زندوں کو مردوں سے جیسے بڑے پیڑ گٹھلی سے اور چھوٹے بوٹے بیج سے اور پرند انڈے سے اور انسان نطفہ سے یا مصلح کو مفسد سے اور مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے پیدا کرتا ہے وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے جیسے اُس کا عکس[1] جو مذکور ہوا وَیُحْیِ الْاَرْضَ اور زندہ کرتا ہے زمین کو گھاس سے بَعْدَ مَوْتِہَا اُسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد وَکَذٰلِکَ اور اسی نکالنے کی طرح تُخْرَجُوْنَ ○ع نکالے جاؤگے قبروں سے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور قدرت خدا کی نشانیوں میں ہے اَنْ خَلَقَکُمْ وہ ہے کہ اُس نے پیدا کیا تمھاری اصل یعنی آدم علیہ السلام کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ پھر اب تم بَشَرٌ آدمی ہو کہ تَنْتَشِرُوْنَ ○ پراگندہ ہوتے ہو زمین میں اسباب معیشت میں تصرف کرنے کے واسطے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور اُس کی قدرت کی نشانیوں میں سے اَنْ خَلَقَ لَکُمْ یہ ہے کہ اُس نے پیدا کیں تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِکُمْ تمھاری ذاتوں یعنی تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتیں لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْہَا تاکہ میل کرو ہمجنس ہونے کی وجہ سے اُن کی طرف اور آرام لو اُن سے اس واسطے کہ ہمجنس ہونا باہم میل کرنے کا سبب ہے اور مخالفت باہم نفرت کرنے کا باعث ہے

نظم

بجنس خود کند ہر جنس آہنگ ندارد ہیچکس از جنس خود ننگ

بجنس خویش دارد میل ہر جنس فرشتہ با فرشتہ انس با انس

وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ اور کردی یعنی ظاہر کی تمھارے اور تمھاری عورتوں کے درمیان مَّوَدَّۃً دوستی وَّرَحْمَۃً اور مہربانی اور موضح میں لکھا ہے کہ عورت کے ساتھ محبت تو فقط عقد تزویج ہوتے ہی ہوجاتی ہے اور مہربانی لڑکا جننے کے سبب سے ہوتی ہے یا محبت تو کسنوں کے ساتھ ہوتی ہے اور مہربانی بوڑھیوں پر اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک عورتوں کو بشریت میں مردوں کے مشابہ اور ہمشکل پیدا کرنے میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ اُس گروہ کے واسطے جو تفکر کرتے ہیں اور اس صورت میں جو حکمت ہے اُس پر مطلع ہوجاتے ہیں

[1] یعنی جیسے بڑے پیڑ سے گٹھلی اور چھوٹے بوٹے سے بیج اور پرند سے انڈا اور انسان سے نطفہ یا مفسد سے مصلح اور مومن سے کافر اور عالم سے جاہل پیدا کرتا ہے ۱۲ نظام الدین احمد

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اُس کی قدرت کی نشانیوں میں سے خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہے آسمانوں اور زمینوں کا وَاخْتِلَافُ
اَلْسِنَتِكُمْ اور مخالفت تمھاری زبانوں کی بات کہنے میں اس واسطے کہ کوئی بلند آواز کرکے بات کرتا ہے کوئی آہستہ سے کوئی فصاحت
کے ساتھ کوئی ہکلا کر مختلف زبانوں میں عربی فارسی ترکی ہندی وغیرہ میں لباب میں ہے کہ سب مختلف زبانوں کی اصلیں بہتر ہیں اُنیس
اولاد سام میں سترہ حام کی اولاد میں چھتیس اولاد یافث میں وَاَلْوَانِكُمْ اور دوسرے اختلاف تمھارے رنگوں کا سرخی سفیدی زردی میں
یا اعضا اور ہیئتوں اور شکلوں میں کہ کوئی آدمی سب چیزوں میں دوسرے کے مشابہ نہیں ہے یہانتک کہ جو دو لڑکے جڑواں پیدا ہوتے ہیں
باوجود اس کے کہ ایک ہی مادے اور ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوتے ہیں مگر اُن کی بھی کسی نہ کسی چیز میں فرق ہوتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
بیشک آدمیوں کی زبانیں اور رنگ مختلف ہونے میں باوصف اس کے کہ ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوے ہیں لَاٰيٰتٍ البتہ اُسکی قدرت
اور حکمت کی نشانیاں ہیں لِّلْعٰلِمِيْنَ ○ علم والوں کے واسطے یعنی یہ نشانی عالموں کے واسطے ہے جو اُس میں غور و فکر کرتے ہیں
اور اُس کی کنہ کو پہونچتے ہیں اور بکرنے عالمین پڑھا ہے لام کو زبر یعنی یہ نشانی اہل عالم کے واسطے ہے کہ فرشتہ انسان جن کسی عقل والے پر
یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اس اختلاف میں حکمت کلی مندرج ہے اس واسطے کہ اگر اس وجہ پر اختلاف نہ ہوتا تو شخصوں میں اختلاف شکل پڑتا
اور بہت کام نہ ہوتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اس کی قدرت کاملہ کی نشانیوں میں سے مَنَامُكُمْ سونا تمھارا ہے بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن میں قواے نفسانی کی استراحت اور قواے طبیعی کی قوت کے واسطے وَابْتِغَآؤُكُمْ اور ڈھونڈھنا تمھارا روزی کو مِّنْ فَضْلِهٖ
اُس کے فضل سے یعنی دن رات معاش ڈھونڈھنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ سونا مخصوص ہے رات کے ساتھ اور روزی ڈھونڈھنا دن
کے ساتھ اور اس آیت میں معنی کے موافق تقدیم اور تاخیر ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ رات کو سونے اور دن کو معیشت ڈھونڈھنے میں
لَاٰيٰتٍ البتہ دلالتیں اور عبرتیں ہیں لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ اُن لوگوں کے واسطے جو سنتے ہیں گوش ہوش سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
اور اُس کی حکمت کی نشانیوں میں سے يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ یہ ہے کہ دکھاتا ہے تمھیں بجلی خَوْفًا بجلی گرنے سے مسافروں کو ڈرانے کے لیے
وَّطَمَعًا اور مقیم کو مینھ کی طمعوں میں ڈالنے کے واسطے وَّيُنَزِّلُ اور برساتا ہے مِنَ السَّمَآءِ آسمان کی طرف سے یا ابر سے مَآءً
پانی فَيُحْيٖ پھر زندہ کرتا ہے بِهِ الْاَرْضَ اس پانی کے سبب سے زمین کو کہ اُس سے تر و تازہ گھاس اُگتی ہے بَعْدَ مَوْتِهَا
اُس کے افسردہ اور پژمردہ ہو جانے کے بعد اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ برق و باراں میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں قدرت الٰہی پر لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ○ اس گروہ کے واسطے جو عقل لڑاتے ہیں حق تعالیٰ کی کائنات کے ہونے میں تاکہ اُن پر ظاہر ہو جائے حق تعالیٰ کی
کمال قدرت جو ہر نئی پیدا ہوئی چیز میں ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور اُس کی قدرت کی نشانیوں میں سے اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ یہ ہے کہ
قائم رہتا ہے آسمان بے ستون کے وَالْاَرْضُ اور ٹھہری ہوئی ہے زمین پانی پر بِاَمْرِهٖ اُس کے حکم سے یعنی اُس کی نگہبانی سے
جو ان کے ساتھ علاقہ رکھتی ہے ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جب پکارے گا تم کو اسرافیل آخر کو صور پھونک کر دَعْوَةً پکارنا اس طرح کرلے
مُردو نکلو مِّنَ الْاَرْضِ نہ زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ اُس وقت تم تَخْرُجُوْنَ ○ نکل آؤ گے اپنی قبروں سے خلق کا قبروں سے نکلنا بھی
اُس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے وَلَهٗ اور اُس کے واسطے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہے آسمانوں اور
زمینوں میں اور سب کا خالق مالک رب وہی ہے كُلٌّ لَّهٗ سب اُس کے واسطے قٰنِتُوْنَ ○ فرمانبردار ہیں موت زندگی حشر و نشر میں اُن
احوال میں اُس کے حکم سے سرکشی نہیں کر سکتے وَهُوَ اور وہ ہے الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ وہ جو پہلی بار پیدا کرے خلق کو پھر مار ڈالے

ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ پھر زندہ کرے اُسے وَھُوَ اور وہ پھر زندہ کرنا اَھۡوَنُ بہت آسان ہے عَلَیۡہِ خدا پر جس طرح پہلی بار پیدا کرنا یا تمہارے اعتقاد کے موافق دوبارہ بنانا پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہے پھر جب تم اس بات کے قائل ہو کہ پہلی بار اُس نے پیدا کیا تو دوبارہ پیدا کرنے سے کیوں منکر ہو پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنا اُس کی قدرت کے آگے یکساں ہے **نظم**

چوں قدرت او منزہ از نقصان ست — آوردن خلق و بردنش یکسان ست
نسبت بمن و تو ہر دو دشوار بود — در قدرت پر کمال او آسان ست

وَلَہُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی اور اُس کے واسطے ہے صفت برتر اور بہت بڑی جیسے قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت صفات فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ آسمانوں اور زمینوں میں وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ اور وہ غالب ہے عاجز نہیں ممکن کو پہلی بار پیدا کرنے میں اور دوبارہ زندہ فرمانے میں الۡحَکِیۡمُ صواب جاننے والا اس واسطے کہ اُس کے افعال اُس کی حکمت کے موافق ہوتے ہیں ضَرَبَ لَکُمۡ بیان کرتا ہے حق تعالیٰ تمہارے واسطے مَّثَلًا مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ ایک مثل کی ہوئی تمہاری ذاتوں کے حال سے ھَلۡ لَّکُمۡ کیا ہے تمہارے واسطے اے آزاد لوگو مِّنۡ مَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے ہاتھ کا مال ہیں مِّنۡ شُرَکَآءَ کوئی شریک فِیۡ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ اُس چیز میں جو دیے ہیں ہم نے تم کو مال اور اسباب کہ فَاَنۡتُمۡ فِیۡہِ سَوَآءٌ پھر تم اور وہ اُس چیز میں یکساں ہو یعنی جس طرح تم اپنے مال اور ملک میں تصرف کرتے ہو اُس طرح وہ بھی کر سکتے ہیں تَخَافُوۡنَھُمۡ ڈرتے ہو اُن سے کہ تصرف میں مستقل ہو جائیں کَخِیۡفَتِکُمۡ مثل ڈرنے تم آزادوں کے اَنۡفُسَکُمۡ اپنی ذاتوں سے یعنی اُن آزادوں سے جو شریک ہیں خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اے لونڈی غلاموں کے مالکو کیا تم اپنے لونڈی غلاموں کو اپنے ملک و مال میں شریک کرتے ہو کہ اُس پر تسلط اور تصرف کرنے میں تم اور وہ برابر رہو اور اُن کے ہمیشہ مستقل قابض و متصرف ہونے سے ڈرتے ہو عین المعانی اور بعضی تفسیروں میں ہے کہ جب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ آیت سرداران قریش کے سامنے پڑھی تو وہ بولے کہ ہرگز نہیں واللہ نہ ہوگا ایسا کبھی ہرگز بس حضرت نے فرمایا کہ تم تو اپنے لونڈی غلاموں کو اپنی ملک میں شرکت نہیں دیتے ہو تو مخلوق جو خدا کے بندے ہیں انھیں اُس کی ملک میں کیونکر شریک کرتے ہو **نظم**

خلق چوں بندگان سر در پیش — ماندہ در بند حکم خالق خویش
جملہ ہم بندہ اند و ہم بندی — نرسد بندہ را خداوندی

کَذٰلِکَ اسی تفصیل کے موافق نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ تفصیل کرتے ہیں ہم اور بیان کر دیتے ہیں ہم اپنی وحدت کی دلیلیں لِقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ اُس گروہ کے واسطے جو لوگ اپنی عقل مثالیں سوچنے سمجھنے میں لڑاتے ہیں مگر منکر اور ظالم لوگ اِن باتوں کی حقیقت سے بے خبر ہیں بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا بلکہ پیروی کرتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک کے سبب سے اَھۡوَآءَھُمۡ اپنے نفس کی آرزوؤں کی بِغَیۡرِ عِلۡمٍ بے علمی اور نادانی کے سبب سے فَمَنۡ یَّھۡدِیۡ پھر کون ہے جو ہدایت کرے اُسے مَنۡ اَضَلَّ اللّٰہُ جس کو چھوڑ دیا اللہ نے اور چھوڑ دینے کے سبب سے گمراہ ہو گیا وَمَا لَھُمۡ اور نہیں ہے گمراہ مشرکوں کے واسطے مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب دوزخ سے انھیں نجات دے فَاَقِمۡ وَجۡھَکَ پھر سیدھا رکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا منہ لِلدِّیۡنِ عبادت الٰہی کے واسطے یا خالص کر لو اپنا کام حَنِیۡفًا اُس حال میں کہ مائل ہو سب دینوں سے دین اسلام کی طرف اور اپنی اُمت سے کہدو کہ اسی وجہ سے سیدھے اور قائم رہیں اور سب پیروی کریں فِطۡرَتَ اللّٰہِ دین خدا کی الَّتِیۡ وہ دین کہ حکمت کے ساتھ فَطَرَ النَّاسَ

ع ۳ ربع ۸

پیدا کیا خدا نے لوگوں کو عَلَيْهَا اُس پر اور بعضے کہتے ہیں کہ فطرت صانع کو پہچاننا ہے اور وہ روزِ الست میں سب آدمیوں کو حاصل ہوا تو فرماتا ہے کہ وہ عہد لازم پکڑے رہو کہ اُس پر عہد کیے گئے ہو لَا تَبْدِيْلَ نہی نفی کی صورت میں ہے یعنی نہ بدلو لِخَلْقِ اللّٰهِ خلق خدا کو یعنی جس دین پر حق تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا اور اُس سے عہد و میثاق لیا ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وہ ہے دین سیدھا اور مستقیم وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے سیدھا اور مستقیم ہونا دین کا اپنی طبیعت کی کجی کے سبب سے اور اس میں غور نہ کرنے کے باعث مُنِيْبِيْنَ حال ہے اَقِم کی ضمیر سے یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کی طرف متوجہ ہو اپنی اُمت سمیت اُس حال میں کہ پھیرے گئے ہو اِلَيْهِ حق کی طرف اُس کے غیر سے شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ انابت حق کی طرف رجوع کرنا ہے اور منیب اُسے کہتے ہیں کہ جس کو حق تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف رجوع نہ ہو **بیت**

گرم تو در نپذیری کجا روم چہ کنم　　　تو مرجعی ہمہ را من رجوع با کہ کنم

وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اُس سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہ ہو جاؤ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ شرک کرنے والوں میں سے قصداً نماز ترک کر کے یہ خطاب امت کی طرف ہے تیسیر میں شیخ محمد طوسی قدس سرہ سے منقول ہے کہ ایک حدیث مجھے پہونچی کہ جو کچھ مجھ سے روایت کی جائے اُسے قرآن شریف پر پیش کرو اگر موافق ہو تو وہ روایت مجھ سے ہے تو میں نے اس حدیث کو کہ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ چاہا کہ کسی آیت سے موافق کروں تین برس میں نے فکر کی یہاں تک کہ یہ آیت پائی کہ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا اور نہ ہو اُن لوگوں میں سے جنھوں نے جدا کیا اور پراگندہ کر دیا دِيْنَهُمْ اپنا دین وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہو گئے وہ گروہ گروہ اس سے مشرک مراد ہیں کہ وہ اسلام چھوڑ کر کچھ بت پوجنے لگے اور ایک گروہ نے فرشتوں کی پرستش اختیار کی ایک نے تارہ کی یا یہود و نصارا مراد ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کئی گروہ ہو گئے یا خارجی اور رافضی مراد ہیں کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس باب میں کہ ایک حدیث مرفوع روایت ہے یا بدعتی مراد ہیں كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ ہر ایک گروہ کے لوگ بسبب اُس کے کہ جو کچھ اُن کے نزدیک ہے دین فَرِحُوْنَ ○ خوش ہیں اور اُن کو گمان یہی ہے کہ وہ ہی حق پر ہیں **نظم**

ہست نوعِ خوشدلی در کارِ خویش　　　ہر کسے را در خورِ مقدارِ خویش

چہ امامِ صومعہ چہ پیرِ دیر　　　میکند اثباتِ خویش و نفیِ غیر

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ اور جب پہونچتی ہے مشرکوں کو ضُرٌّ سختی یا بیماری یا مفلسی اور بعضوں نے کہا ہے کہ کچھ مشرکوں کی تخصیص نہیں بلکہ عام ہے سب لوگوں کے واسطے کہ جب کسی سختی اور شدت میں پھنستے ہیں تو دَعَوْا پکارتے ہیں رو کر رَبَّهُمْ اپنے رب کو مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ پھر کر حق کی طرف ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ پھر جب چکھاتا ہے اُنھیں یعنی عطا کرتا ہے اُنھیں خدا مِّنْهُ اپنے پاس سے رَحْمَةً آسانی یا صحت یا مالداری اور اُس شدت سے چھوڑا لیتا ہے تو اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اُس وقت ایک گروہ اُن میں سے بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ○ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں یعنی بلا سے نجات پانے کے عوض ایسا عمل کرتے ہیں لِيَكْفُرُوْا تا کہ کافر اور ناشکرے ہو جائیں بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اُس چیز کے ساتھ جو عطا کی ہم نے اُنھیں فَتَمَتَّعُوْا یہ حکم دھمکی ہے یعنی اے کافرو فائدہ اُٹھا لو دو چار روز دنیا کی نعمتوں سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہے کہ جانو اپنے کام کا انجام کہ وہ عذاب آخرت ہے اَمْ اَنْزَلْنَا کیا بھیجی ہم نے عَلَيْهِمْ کافروں پر سُلْطٰنًا کوئی کتاب یا دلیل یا رسول صاحب کتاب دلیل یا فرشتہ کو اُس کے ساتھ کوئی دلیل ہو کہ فَهُوَ

پھر وہ رسول یا فرشتہ یَتَکَلَّمُ بات کہے اُس کتاب کے سبب یعنی دلیل رکھتا ہو بِمَا کَانُوْا بِہٖ یُشْرِکُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے کہ ہیں وہ
اُسکے سبب شرک کرتے یعنی وہ دلیل ہو اُن کے شرک کرنے پر ایسا نہیں وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جب چکھاتے ہیں ہم مشرکوں کو رَحْمَۃً
کوئی رحمت وسعت اور مثل اُس کے فَرِحُوْا خوش ہوتے ہیں بِھَا ط اُس نعمت کے سبب سے وَاِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَۃٌ اور جب
پہونچتی ہے اُنھیں زحمت بیماری اور قحط اور مثل اسکے بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ بسبب اُسکے کہ آگے بھیج چکے ہیں اُنکے ہاتھ یعنی اُنھوں نے
جو بُرے کام کیے ہیں جب اُن کی شامت سے اُنھیں بلا پہونچتی ہے تو اِذَا ھُمْ یَقْنَطُوْنَ ۝ اُس وقت وہ نا امید ہوتے ہیں اور بے صبری
کرتے ہیں یعنی نہ تو نعمت پر شکر کرتے ہیں نہ مصیبت پر صبر اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں جانا ہے اُنھوں نے کہ اَنَّ اللّٰہَ یقینی اللہ یَبْسُطُ الرِّزْقَ
کشادہ کرتا ہے روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے وَیَقْدِرُ ط اور تنگ کر دیتا ہے روزی جس پر چاہتا ہے اِنَّ فِیْ
ذٰلِکَ بیشک روزی کی وسعت اور قلت میں لَاٰیٰتٍ البتہ دلیلیں عبرت کی ہیں لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اُس گروہ کے لوگوں کے
واسطے جو تصدیق کرتے ہیں حکم الٰہی کی وسعت اور تنگی رزق میں اور بھلائی پر شکر کرتے ہیں اور بُرائی پر صبر اس واسطے کہ مومن کے کام کی بنیاد
اور ایمان کی اصل انہی دو صفتوں پر ہے فَاٰتِ پھر دو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَا الْقُرْبٰی قرابت والے بنی ہاشم کو حَقَّہٗ اُس کا
حق مال غنیمت میں سے بعضوں نے کہا ہے کہ ظاہر میں تو یہ خطاب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ ہے اور سب ایمان والے اس حکم
میں داخل ہیں یعنی حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ دو حق قرابت داروں کو یعنی رشتہ جوڑے رہو احسان کر کے انعام دے کر تعظیم و توقیر
کر کے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذوی الارحام کو نفقہ دینا واجب ہونے پر اسی آیت سے دلیل نکالی ہے وَالْمِسْکِیْنَ اور دو حق محتاجوں کو
اور عاجزوں کو وَابْنَ السَّبِیْلِ ط اور راہ چلنے والوں کو اُس میں سے جو دینا مقرر ہوا ہے یعنی مال زکوۃ میں سے ذٰلِکَ یہ حقوق دینا خَیْرٌ
بہتر ہے حق روکنے سے لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اُن لوگوں کے واسطے جو چاہتے ہیں وَجْہَ اللّٰہِ ز خدا کا دیدار یا اُس کی رضامندی
ڈھونڈھتے ہیں یا اُن کی مراد حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ہے اس دینے سے اور کسی غرض اور بدلے کی جہت سے نہیں دیتے وَاُولٰٓئِکَ اور
وہ گروہ نفقہ دینے والوں کا ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ تو ہیں فلاح پانے والے وَمَآ اٰتَیْتُمْ اور جو کچھ دیتے ہو مِّنْ رِّبًا ہدیہ اور عطیہ
بدلے کی توقع پر لِّیَرْبُوَا تاکہ زیادہ کرے مال تمھارا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ لوگوں کے مالوں میں یعنی کسی کو ہدیہ دیتے ہو اور اُس کی قیمت سے زیادہ
کی توقع رکھتے ہو تاکہ تمھارا مال بڑھے فَلَا یَرْبُوْا تو زیادہ نہیں ہوتا وہ مال عِنْدَ اللّٰہِ ج خدا کے نزدیک اور اُس سے برکت جاتی رہتی ہے یا جو کچھ
دیتے ہو معاملات میں حرام زیادتی کے طور پر یعنی روپیہ کا سود تاکہ سود کھانے والوں کے مال میں بڑھتی ہو تو ایسا نہیں ہوتا اور اُس میں برکت
نہیں رہتی وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ اور جو کچھ دیتے ہو زکوۃ فرض میں سے یا صدقہ کہ اُس دینے میں تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ ز
چاہتے ہو ثواب اللہ تعالیٰ کا فَاُولٰٓئِکَ تو وہ لوگ جو زکوۃ اور صدقہ خدا کے واسطے دیتے ہیں بدلے کی نیت سے نہیں ھُمُ
الْمُضْعِفُوْنَ ۝ وہ ہیں صاحب زیادتی کے یا زیادتی پانے والے کہ ایک کے بدلے دس یا زیادہ پائیں گے اَللّٰہُ خدائے برحق
الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو اور تم نہ تھے ثُمَّ رَزَقَکُمْ پھر روزی دی اُس نے اور دیتا ہے جب تک تم زندہ ہو ثُمَّ
یُمِیْتُکُمْ پھر مار ڈالے گا تم کو جب تمھاری مدتیں پوری ہو چکیں گی ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ط پھر زندہ کرے گا تم کو اور اُٹھائے گا قیامت کے دن
ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ کیا ہے تمھارے شریکوں میں سے یعنی وہ بت جو تمھارے زعم میں خدا کے شریک ہیں اُن میں سے ہے مَّنْ یَّفْعَلُ
کوئی جو کرے مِنْ ذٰلِکُمْ اس پیدا کرنے روزی دینے مار ڈالنے پھر جلانے میں سے مِّنْ شَیْءٍ کوئی چیز کہ اُس سبب اُس کی پرستش کر سکے

اور چونکہ ان کاموں میں سے کچھ بھی اُن سے نہیں ہوتا تو اُن کو شریک ٹھہرانا نہ چاہیے سُبْحٰنَہٗ پاک ہے اللہ وَتَعٰلٰی اور برتر ہے عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ شرک کرتے ہیں اُس کے ساتھ ظَھَرَ الْفَسَادُ ظاہر ہوا فساد اور تباہی فِی الْبَرِّ میدان میں خشک سالی اور چار پایوں کے مرنے اور وباؤں کے سبب سے وَالْبَحْرِ اور دریا میں جوش اور طوفان اور کشتیاں غرق ہونے کے سبب سے بِمَا کَسَبَتْ بسبب اسکے کہ کیا اَیْدِی النَّاسِ ہاتھوں نے آدمیوں کے یعنی اُن کے گناہوں کے وبال کے سبب سے اکثر علما اس بات پر ہیں کہ فساد سے مینھ نہ برسنا مراد ہے اس واسطے کہ جب پانی نہیں برستا تو میدان میں گھاس نہیں اُگتی اور دریا میں موتی اور جواہر نہیں بنتے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ جب پانی نہیں برستا تو دریا کے جانور اندھے ہو جاتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ خشکی کا فساد یہ تھا کہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور دریا کا فساد یہ تھا کہ کشتیاں غصب کرلیں اور بعضوں کے نزدیک فساد سے فساد کا اثر مراد ہے یعنی اُس کا نتیجہ ظاہر ہوا خشکی میں اہل قری کو ہلاک کرنے سے اور دریا میں قوم نوح کو اور آل فرعون کو غرق کرنے سے اور بہر تقدیر حضرت ملک قدیر نے اسباب دنیوی کا فساد آدمیوں سے کیا لِیُذِیْقَھُمْ تاکہ چکھائے اُنھیں بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا بعضی جزا اُس کی جو اُنھوں نے کیا ہے اس واسطے کہ پوری جزا آخرت میں ہوگی لَعَلَّھُمْ شاید کہ وہ یہ بعضی جزا کا مزہ چکھنے سے یَرْجِعُوْنَ ۝ پھریں شرک سے توحید کی طرف اور گناہ سے طاعت کی جانب اور محققوں کے نزدیک بر سے نفس مراد ہے اور بحر سے قلب شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس کا بحر دل مراقبہ ترک کرنے سے خراب ہو جاتا ہے تو اُسکے بر نفس میں خرابی ظاہر ہو جاتی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بر نفس کا فساد خطرات میں مرتکب ہونے سے ہے اور بحر دل کا فساد بُرے اخلاق کے سبب سے جو رسموں اور عادتوں کی پابندی کے سبب سے ہوتا ہے حقائق سلمی میں مذکور ہے کہ بر تو علما ظاہر کی زبان ہے اور بحر اہل تحقیق کی زبان فاسد تاویلوں سے علما ظاہر کی زبان بگڑتی ہے اور باطل دعووں سے عارفوں کی زبان خراب ہوتی ہے نظم

ماہ نادیدہ نشانہا مید ہد	راستیہا را بران کج می نہد
از برائے مشتری در وصف ماہ	صد نشاں نا دیدہ گوید بہر جاہ

قُلْ سِیْرُوْا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشرکوں سے کہ جاؤ فِی الْاَرْضِ اگلی اُمتوں کی زمین میں فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ پھر دیکھو تو کیسا تھا عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ انجام اُن لوگوں کا جو تھے مِنْ قَبْلُ ؕ ان سے پہلے کَانَ اَکْثَرُھُمْ تھے اکثر اُن کے جو ہلاک ہوئے مُّشْرِکِیْنَ ۝ شرک کرنے والے فَاَقِمْ تو سیدھا کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وَجْھَکَ تمام اپنے کو لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ سیدھے دین کے واسطے یا متوجہ ہو جاؤ صحیح اور درست دین کی طرف مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اس سے کہ آئے یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ وہ دن کہ نہیں ہے پھرنا اُس کے واسطے مِنَ اللّٰہِ خدا کے پاس سے یعنی خدا اُس دن کو پھیرے گا نہیں یا ایک دن آئے گا خدا کی طرف سے کہ اُسے کوئی نہ پھیر سکے گا یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ۝ وہ دن کہ جدا ہوں گے لوگ ایک دوسرے سے دور رہے پر پس ایک فریق جنت میں جائے گا ایک فریق دوزخ میں جیسا کہ حق تعالیٰ خود دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ[1] فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ مَنْ کَفَرَ جو کوئی کافر ہو فَعَلَیْہِ کُفْرُہٗ ۚ تو اُس پر ہے سکے کفر کی جزا کہ ہمیشہ آتش دوزخ میں رہے گا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے نیک کام فَلِاَنْفُسِھِمْ تو اُس نے کیے ہوں گے اپنی ذاتوں کے واسطے یَمْھَدُوْنَ ۝ بچھاتے ہیں یعنی جگہ درست کرتے ہیں بہشت میں اور قیامت کے دن بندوں کا علیحدہ ہونا واقع ہے لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے خدا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں وَ

[1] ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق دوزخ میں ۱۲

ع ۴ ۱۳

عملوا

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں اُنھوں نے کام اچھے مِنۡ فَضۡلِهٖ اپنے فضل سے اور یہاں کافروں کی جزا کا ذکر نہیں کیا اس جہت سے مقصود بالذات ایمان والے ہیں اِنَّهٗ بیشک اللہ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝ دوست نہیں رکھتا کافروں کو کہ ایمان والوں کے ساتھ اکٹھا کرے بلکہ کافروں کو جُدا کر کے دوزخ میں بھیجے گا وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اور خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے اَنۡ یُّرۡسِلَ الرِّیَاحَ یہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں یعنی اُترہری دکھنی ہوا اور بادِ صبا کو مُبَشِّرٰتٍ خوشخبری دینے والیاں مینھ کی وَّلِیُذِیۡقَکُمۡ اور تاکہ چکھائے تم کو مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ اپنی رحمت میں سے جو مینھ کے تابع ہے یعنی فراخی معیشت اور رفاہیت وَلِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ اور اس واسطے تاکہ ہواؤں کے سبب سے چلے کشتی دریا پر بِاَمۡرِهٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبۡتَغُوۡا اور تاکہ ڈھونڈھو دریاؤں کی تجارت میں مِنۡ فَضۡلِهٖ روزی جو خدا محض اپنے فضل سے دیتا ہے وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ اور شاید کہ تم شکر کرو ان نعمتوں پر وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا اور یقینی ہم نے بھیجے مِنۡ قَبۡلِکَ تم سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُسُلًا رسول آدمیوں میں سے اِلٰی قَوۡمِهِمۡ اُنکے گروہ کی طرف فَجَآءُوۡهُمۡ تو آئے ہمارے رسول اپنی قوم کے پاس بِالۡبَیِّنٰتِ کھُلے ہوئے معجزوں کے ساتھ یا حلال وحرام کے ظاہر احکام کے ساتھ تو بعضے لوگ اُن کی قوم میں سے اُن کا ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے فَانۡتَقَمۡنَا پھر ہم نے انتقام اور بدلہ لیا مِنَ الَّذِیۡنَ اَجۡرَمُوۡا اُن لوگوں سے جو کافر ہے اور اُنھیں ہم نے ہلاک کر دیا اور مدد کی ہم نے اُن کی جو ایمان لائے تھے وَکَانَ حَقًّا عَلَیۡنَا اور ہے حق ہم پر نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ مدد دینا ایمان والوں کو اس واسطے کہ وہ مدد کے مستحق ہیں اَللّٰهُ خداے برحق الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں فَتُثِیۡرُ سَحَابًا تو اُٹھاتی ہیں ہوائیں ابر کو فَیَبۡسُطُهٗ پھر پھیلا دیتا ہے خدا اُسے یعنی جب کبھی چاہتا ہے ابر کو ملا اور گھرا رکھتا ہے فِی السَّمَآءِ آسمان کی طرف کَیۡفَ یَشَآءُ جس طرح چاہتا ہے چلتا ہوا یا تھما ہوا وَیَجۡعَلُهٗ اور کر دیتا ہے اُس کو کبھی کِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے ہر ٹکڑے کو ہر طرف فَتَرَی الۡوَدۡقَ پھر تو دیکھتا ہے مینھ کو کہ حکم الٰہی کے موافق یَخۡرُجُ نکلتا ہے مِنۡ خِلٰلِهٖ ابر کے درمیان سے ابر ملا ہوا اور گھرا ہوا ہوتا ہے جب بھی اور جدا جدا ہوتا ہے تب بھی فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ پھر جب پہونچا دیتا ہے خدا مینھ کو مَنۡ یَّشَآءُ جس کسی کی زمین اور شہر میں کہ چاہتا ہے مِنۡ عِبَادِهٖۤ اپنے بندوں میں سے اِذَا هُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۝ اُس وقت وہ خوش ہوتے ہیں وَاِنۡ کَانُوۡا اور تحقیق کہ تھے مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡهِمۡ قبل سے اس کے کہ برسایا جائے اُن پر مینھ مِّنۡ قَبۡلِهٖ بدلی آنے سے پہلے لَمُبۡلِسِیۡنَ ۝ ناامید مینھ سے فَانۡظُرۡ پس دیکھ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰهِ رحمت الٰہی کے نشان کی طرف یعنی مینھ کا اثر دیکھ کہ کَیۡفَ کیونکر خدا اُس اثر سے یُحۡیِ الۡاَرۡضَ زندہ کرتا ہے زمین کو پیڑوں پھلوں کھیتوں بوٹوں سے بَعۡدَ مَوۡتِهَا اُسکے مُردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد یہ ترجمہ بکر کی قرأت کے موافق ہوا کہ اُنھوں نے اَثَرِ رَحۡمَةِ اللّٰہِ پڑھا ہے اور حفص نے اٰثٰرِ رَحۡمَةِ اللّٰہِ صیغہ جمع کے ساتھ پڑھا ہے یعنی تاکہ رحمت الٰہی اور بخشایش نامتناہی کے آثار تو دیکھے کہ مری ہوئی زمین کو زندگی عطا فرماتا ہے اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق کہ جو مری ہوئی زمین کو زندہ کرنے پر قادر ہے وہ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۚ البتہ زندہ کرنے والا مُردوں کا بھی ہے اس واسطے کہ زمین کا زندہ کرنا نیا پیدا کرنا اُس کا ہے جو اس میں تھیں نباتی قوتیں اور مُردوں کا زندہ کرنا پیدا کرنا اُس کا ہے جو مُردوں کے مادّوں میں تھیں قوتیں وغیرہ وَهُوَ اور اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝ سب چیزوں پر قادر ہے اس واسطے کہ اُس کی قدرت سب مخلوق کے ساتھ یکساں ہے احقاف میں ہے کہ رحمت کا اثر مینھ کے ظاہر میں یہ ہے کہ سب کی زندگی اُسی کے سبب سے ہے اور باطن میں اُس کا ذکر ہے کہ دل کی زندگی اُسکے سبب سے ہے اور بحر الحقائق میں ہے کہ اثر رحمت نشان اُس دانہ کا ہے جس سے زمین دل زندہ ہوتی ہے اور بعضوں کے نزدیک اثر رحمت خود دل ہے کہ حق تعالیٰ کی

نظر پڑنے کی جگہ ہے مثنوی میں اسی مبحث کے مناسب ایک حکایت لائے ہیں **مثنوی**

صوفیے در باغ از بہرِ کشاد — صوفیانہ روے بر زانو نہاد
پس فرو رفت او بخود اندر نفول — شد ملول از صورت خوابش فضول
گرچہ خسپی آخر اندر رز نگر — این درختاں بین و آثار خضر
امر حق بشنو کہ گفت ست انظروا — سوے ایں آثار رحمت آرزو
گفت آثارش دل ست اے بوالہوس — آں بروں آثار آثارست وبس
باغہا و میوہ ہا اندر دل ست — عکس لطف او بریں آب و گل ست

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا اور اگر بھیجیں ہم رِیْحًا ہوا ہلاک کرنے والی جیسے دبُور کہ عذاب کی ہوا ہے اور یہ ہوا اُنکے کھیتوں پر چلے فَرَاَوْهُ تو دیکھیں وہ کھیتی کو مُصْفَرًّا زرد سبزی کے بعد مری ہوئی ایسی کہ اُس سے فائدہ نہ لے سکیں تو لَّظَلُّوْا البتہ ہو جائیں وہ مِنْۢ بَعْدِهٖ کھیت زرد ہو جانے کے بعد کہ ناشکرے ہو جائیں گزری ہوئی نعمتوں پر چاہیے تھا کہ حق تعالیٰ سے التجا کرتے اور اُسکی رحمت سے يَكْفُرُوْنَ ○ نا امید نہ ہوتے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ باتیں سمجھیں اور تمھارا کہا مانیں فَاِنَّكَ پس تحقیق کہ تم اے ہمارے حبیب لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہیں سُنا سکتے مُردوں کو اور کافر مُردوں ہی کا حکم رکھتے ہیں اسواسطے کہ اُنکا دل مُردہ ہے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ اور نہیں سُنا سکتے تم بہروں کو الدُّعَآءَ پکارنا اِذَا وَلَّوْا جب اُلٹے پھریں وہ پکارنے والے کی طرف سے مُدْبِرِيْنَ ○ بھاگتے ہو بات کہنے والے کی طرف سے پھرنے اور بھاگنے کی قید تاکید حکم اور سنانا محال ہونے کے واسطے ہے یعنی وہ بہرا جس کا مُنھ بات کہنے والے کی طرف ہوتا ہے اگرچہ وہ سُنتا نہیں مگر لبِ دہان کی حرکت اور سر اور ہاتھ کے اشارے سے کچھ دریافت کر لیتا ہے لیکن جس بہرے کی پیٹھ بات کرنے والے کی طرف ہو وہ اس قدر دریافت کرنے سے بھی محروم ہے وَمَآ اَنْتَ اور نہیں ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهٰدِ الْعُمْيِ راہ دکھانے والے دل کے اندھوں کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اُن کی گمراہی سے یعنی اے ہمارے حبیب تم کو یہ قدرت نہیں کہ مشرکوں کو ایمان کی توفیق دو اِنْ تُسْمِعُ نہیں سُناتے ہو قرآن کی نصیحتیں اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اُسے جو ایمان لایا ہے بِاٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتوں کا اس واسطے کہ ایمان اُنھیں اس بات پر رکھتا ہے کہ الفاظ قرآن کو یاد کر لیتے ہیں اور اُسکے معنی میں غور اور فکر کرتے ہیں فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ تو وہ ماننے والے ہیں اوامر و نواہی کو اَللّٰهُ خداوند مطلق اور معبود برحق الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو مِّنْ ضَعْفٍ سُست چیز یعنی نطفہ سے ثُمَّ جَعَلَ پھر دی تمھیں مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ سُستی کے بعد جو بچپنے میں ہوتی ہے قُوَّةً یعنی جوانی ثُمَّ جَعَلَ پھر دی مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ زور جوانی کے بعد ضُعْفًا وَّشَيْبَةً سُستی اور بوڑھاپا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے ضعف و قوت جوانی بوڑھاپا وَهُوَ الْعَلِيْمُ اللہ جاننے والا ہے بندوں کا احوال الْقَدِيْرُ ○ قادر ہے اُن کی کیفیتیں اور صفتیں بدلنے پر وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت اور وہ آخر ساعت ہوگی دنیا کی ساعتوں میں سے يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۵ تو قسم کھائیں گے کافر کہ مَا لَبِثُوْا نہیں ٹھہرے وہ دنیا میں یا قبروں میں غَيْرَ سَاعَةٍ سوا ایک ساعت کے اور سب ایمان والے جانیں گے کہ یہ جھوٹ کہتے ہیں كَذٰلِكَ جس طرح آخرت میں سچ سے برگشتہ ہو کر جھوٹ بولیں گے اسی طرح كَانُوْا ہیں دنیا میں کہ حشر و نشر سے انکار کرنے کے سبب يُؤْفَكُوْنَ ○ پھیرے جاتے ہیں سچائی کی راہ سے یعنی جھوٹ بولنا اُن کا کام ہے دونوں جہاں میں ق اور جب وہ

ع ۱۳ ۵

قسم کھا چکیں گے کہ ہم دنیا میں نہیں رہے تو قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کہیں گے وہ لوگ جو دیے گئے ہیں علم وَالْاِیْمَانَ اور ایمان یعنی مومن اور عالم فرشتے اور آدمی کہیں گے کہ کیوں جھوٹ بولتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ سچ تو یہ ہے کہ بیشک تم ٹھہرے ہو دنیا میں اور تمھارا ٹھہرنا مذکور اور لکھا ہوا ہے فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اللہ کی کتاب یعنی لوح محفوظ یا قرآن شریف میں وہاں جہاں فرمایا ہے کہ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ یا خدا کے علم میں یا اُس کے حکم میں یا اُس میں کہ جو کچھ تمھارے واسطے لکھا ہے کہ تمھارے ٹھہرنے کا زمانہ ہوگا اور تم اُسی قدر دنیا میں یا قبروں میں رہے ہو اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ اُٹھنے کے دن تک فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ تو یہی ہے اُٹھنے کا دن جس کا تم انکار کرتے تھے وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ اور مگر تم تھے کہ کمال نادانی اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا تَعْلَمُوْنَ ○ نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبروں سے اُٹھنا برحق ہے تو کافر عذر شروع کرکے جو گذر گیا اُسکے تدارک کے واسطے دنیا میں پھر آنے کی اجازت مانگیں گے اور اجازت نہ پائیں گے فَیَوْمَئِذٍ پھر اُس دن لَا یَنْفَعُ فائدہ نہ کرے گی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اُن لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کرکے مَعْذِرَتُهُمْ عذر خواہی اُن کی وَلَا هُمْ اور نہ وہ یُسْتَعْتَبُوْنَ ○ پکارے جائیں گے ایسی چیز کی طرف جو اُن سے عذاب زائل کرے یعنی اُن سے یہ نہ کہیں گے کہ خدا کی رضامندی طلب کرو اس واسطے کہ خدا تو اُن سے راضی ہی نہ ہوگا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ بیان کی ہم نے لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن میں مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر مثل سے کہ جو اُن کے کام آئے توحید اور حشر اور رسول سچے ہونے کے بیان میں وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ اور اگر لاؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے پاس معجزہ یعنی منکر اور معاند جو معجزہ طلب کرتے ہیں اگر وہ معجزہ تم اُنھیں دکھاؤ تو لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ضرور کہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے شدت عداوت و عناد اور غایت سرکشی و فساد کی وجہ سے کہ اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم یعنی پیغمبر اور مومن لوگ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ○ مگر تباہ کار اور جھوٹے اور افترا کرنے والے كَذٰلِكَ اسی طرح یَطْبَعُ اللّٰهُ مُہر کر دیتا ہے اللہ عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ دلوں پر اُن لوگوں کے جو لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے اور نہ جاننا چاہتے ہیں فَاصْبِرْ تو صبر کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی ایذا رسانی پر کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک خدا کا وعدہ تمھاری فتح و نصرت اور کلمہ بلند کرنے اور تمھارا دین غالب ہونے کے باب میں حَقٌّ سچ ہے اور خدا وہ وعدہ وفا کرے گا وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ اور نہ سبک رکھیں گے تمھیں وہ لوگ جو لَا یُوْقِنُوْنَ ○ع نہیں یقین رکھتے معاد کے باب میں یا تم کو اس بات پر نہ لائیں گے کہ اُن پر جلد عذاب نازل ہونے کی دعا کرو کہ وہ ایک وقت مقررہ پر موقوف ہے جب وہی وقت آئے گا تو حکم الٰہی ظاہر ہو جائے گا **بیت**

نگہدارید وقت کار ہا را — کہ ہر کارے بوقت باز بست ست

ع ۶ ۷

اربع وثلثون اٰیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سورۃ لقمٰن مکیۃ وھی
چونتیس ۳۴ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ لقمان مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ

آیاتہا ۳۴ — رکوعاتہا ۴ — کلماتہا ۵۵۴ — حروفہا ۲۳۱۷

الٓمّٓ ○ حروف مقطعہ سورتوں کے شروع اور غیب کے خزانوں کی کنجیاں ہیں اور الف لام میم کی تفسیر میں کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اَنَا کی طرف اور لام لی کی جانب اور میم مِنّی کی طرف یعنی اَنَا اللّٰهُ لِیْ جَمِیْعُ الصِّفَاتِ وَمِنِّی الْغُفْرَانُ وَالْاِحْسَانُ یعنی میں معبود برحق ہوں میرے ہی واسطے ہیں سب صفتیں اور میری ہی طرف سے ہے بخش دینا اور احسان تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ یہ سورت آیتیں ہیں قرآن الْحَكِیْمِ ○ صاحب حکمت یا متضمن حکمت کی یا قرآن محکم کی کہ اُس میں تناقض نہیں ہے یا قرآن حاکم کی کہ حلال و حرام کا حکم کرتا ہے هُدًی ہدایت کرنیوالا

وَرَحْمَةً اور رحمت خدا ہے لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۙ○ نیک کام کرنے والوں کے واسطے الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہیں
نمازیں فرض وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہیں زکوۃ واجب وَهُمْ اور وہ بِالْاٰخِرَةِ آخرت پر هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ○ وہ یقین
رکھنے والے ہیں یعنی قبر سے اُٹھنے اور جزا پانے کو تصدیق کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو اِن صفتوں سے موصوف ہیں عَلٰى هُدًى
سیدھی راہ پر ہیں مِّنْ رَّبِّهِمْ اپنے رب کی طرف سے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ تو نجات پانے والے ہیں لکھا
ہے کہ نضر بن حارث تجارت کے واسطے فارس کی طرف گیا تھا اور رستم اور اسفندیار کا قصہ مول لاکر قریش کے مجمع میں اس طرح سناتا کہ سب
شیفتہ اور فریفتہ ہوتے اور ڈینگ مارتا کہ اگر محمدؐ عربی عاد و ثمود کی حکایت اور سلیمان و داؤد کی بادشاہی کی عظمت بیان کرتے ہیں تو میں
فارس کے بادشاہوں کی سلطنت کی وسعت اور اُن کی شان و شوکت کی حکایت بیان کرتا ہوں تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَمِنَ النَّاسِ
اور لوگوں میں سے مَنْ يَّشْتَرِيْ کوئی ہے کہ مول لیتا ہے لَهْوَ الْحَدِيْثِ بات کھیل کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بات فریب
دینے والی اور باز رکھنے والی یعنی اختیار کرتا ہے نامعتبر کہانی لِيُضِلَّ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے
یعنی اُس کے دین سے باز رکھتا ہے کہ وہ دین قرآن سنتا ہے بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ بے علم اور بے دلیل باز رکھتا ہے وَّيَتَّخِذَهَا اور
ٹھہرا لیتا ہے خدا کی آیتوں کو هُزُوًا ۭ ہنسی اور سخرا پن اُولٰٓئِكَ وہ لوگ لَهُمْ عَذَابٌ اُن کے واسطے ہے عذاب مُّهِيْنٌ ۝ عب
ذلیل کرنے والا کہ قید اور قتل ہے دنیا میں اور عذاب ہے آخرت میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کی شان میں ہے جو گانے والی
لونڈیاں مول لیتے اور لوگوں کو اُن کی آواز اور الحان سنا کر کلام حق سننے سے باز رکھتے تھے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہیں عَلَيْهِ
اُس پر جس نے کھیل کی بات مول لی ہے اور اُسے عظمت دی ہے اٰيٰتُنَا آیتیں ہمارے کلام کی تو وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا وہ منہ پھیرتا ہے متکبر بن کر
یعنی اُس کی طرف التفات نہیں کرتا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ اُس نے سنا ہی نہیں كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ گویا کہ اُس کے دونوں کانوں
میں وَقْرًا ۚ بوجھ ہے فَبَشِّرْهُ تو پکار دو تم اُسے اور خوشخبری کی جگہ پر ڈرا دو اُسے بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب دُکھ دینے والے سے
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں اُنھوں نے کام اچھے
لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ○ اُن کے واسطے ہیں جنتیں نعمت والی یا جنت کی نعمتیں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُسمیں
وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ حَقًّا ۭ صحیح اور درست وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ خدا غالب ہے کہ کوئی اُسے عہد اور وعدہ وفا کرنے
سے مانع نہیں ہوتا الْحَكِيْمُ ۝ درست کام کرنے والا جو کچھ کرتا ہے وہ حکمت ہی کی راہ سے ہے **بیت**

نہ در وعدہ اوست نقص و خلاف نہ در کار او ہیچ لاف و گزاف

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیدا کیے اُس نے آسمان بِغَيْرِ عَمَدٍ بے ستون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اُنھیں اُٹھے ہوئے وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ
اور رکھے زمین میں یعنی پیدا کیے اُس میں رَوَاسِيَ پہاڑ بلند پائدار تاکہ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ نہ ہلائے اور نہ مضطرب بنائے تم کو زمین اسواسطے
کہ زمین پانی پر ہلتی تھی کشتی کی طرح پہاڑوں کے بوجھ میں دب کر تھمی موضح میں ضحاک سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اُنیس ۱۹ پہاڑوں کو میخ زمین
کر دیا کہ زمین ٹھہر گئی اُن میں سے کوہ قاف ہے اور ابو قبیس اور جودی اور لبنان اور سینین اور طور سینا اور ثبیر وغیرہ وَبَثَّ فِيْهَا اور
پراگندہ کیا زمین میں مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ ہر جنبش کرنے والے میں سے وَاَنْزَلْنَا اور نیچے بھیجا ہم نے تکلم کی طرف التفات فاعل کے ساتھ
فعل خاص ہونے کی جہت سے ہے یعنی ہمارے سوا کسی نے نہیں بھیجا ہم ہی نے بھیجا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی کہ وہ مینھ ہے

فَاَنْۢبَتْنَا پھر اگایا ہم نے فِيْهَا زمین میں اُس پانی کے سبب سے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس كَرِيْمٍ ○ اچھی اور بہت فائدہ والی هٰذَا یہ جو مذکور ہوا آسمان زمین پہاڑ حیوان نبات خَلْقُ اللّٰهِ پیدا کیے اللہ کے ہیں فَاَرُوْنِيْ پھر دکھاؤ مجھے کہ عالم میں مَاذَا خَلَقَ کیا چیز پیدا کرتے ہیں الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وہ لوگ جو سوا اُسکے ہیں اس سے بُت مراد ہیں کہ کافر اُنھیں خدا کا شریک کہتے تھے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ سب تو میرے مخلوق ہیں تمھارے بتوں نے کیا چیز پیدا کی ہے بَلِ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ مشرک لوگ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں کہ عاجز کو قادر کے ساتھ مخلوق کو خالق کے ساتھ پرستش میں شریک کرتے ہیں

نظم

ہر کہ ہست آفریدہ او بندہ است ۔۔۔ بندہ در بند آفرینندہ است

پس کجا بندہ کہ در بند ست ۔۔۔ لائق شرکت خداوند ست

لکھا ہے کہ لقمان حکیم کا قصہ اور اُن کی وصیتیں یہود میں بڑی شہرت رکھتی تھیں اور عرب جس مہم میں یہود کی طرف رجوع کرتے یہود لقمان کی حکمتوں میں سے اُن کے واسطے مثال دیدیتے تو حق تعالی نے اُسکے حال سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہم نے دی لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ لقمان بن باعور کو حکمت کہ بات صائب اور کام پورا ہے یا توحید کی شناخت اور شرک کی نفی اور احقاف میں کہا ہے کہ حکمت لقمان توحید مقرر کرنا اور رسولوں پر ایمان کے واسطے عقلی دلیلیں قائم کرنا اور شرک کی نفی اور اُس کی طرف سمعی دلیلوں کی اضافت کرنا ہے لقمان کی نبوت میں عالموں کا اختلاف ہے سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ تعالی اس بات پر ہیں کہ لقمان پیغمبر تھے اور اس آیت میں حکمت سے نبوت مراد ہے اور لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر میں لکھا ہے کہ لقمان باعور کے فرزند تھے اور باعور ناخور کا بیٹا ناخور تارخ کا بیٹا تارخ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے بھائی تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لقمان کی کنیت ابو الانعم ہے اور عین المعانی میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت سے دسویں برس لقمان پیدا ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کے زمانے تک زندہ رہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہزار برس اُنکی عمر ہوئی اور اکثر علما اس بات پر ہیں کہ لقمان پیغمبر نہ تھے بلکہ حکیم تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کسی کے غلام تھے اور بکریاں چرایا کرتے یا درزی یا بڑھئی کا کام کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حبشی تھے بنی اسرائیل میں فتوی پوچھتے اور امام سجاوندی کے قول پر بندگان توبہ سے تھے مرد سیاہ رنگ موٹے موٹے ہونٹھ ایک دن حکیم لقمان کے گھر میں دن کو سونے کے وقت فرشتے آئے اور لقمان پر سلام کیا لقمان نے اُنھیں نہیں دیکھا اور سلام کا جواب دیا فرشتے بولے کہ اے لقمان ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہیں تم کو زمین پر ہم خلیفہ کرتے ہیں کہ صحت اور راستی کے ساتھ لوگوں میں حکم کیا کرو پس لقمان نے جواب دیا کہ اگر اس کام پر میرے رب کی طرف سے حکم قطعی ہے تو سن کر طاعت کے طور پر میں قبول کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ مجھے توفیق دے اور میری مدد کرے اور اگر مجھے اختیار دیا ہے تو میں عاقبت اختیار کرتا ہوں اور فتنہ سے متعرض نہیں ہوتا فرشتوں کو اس بات سے تعجب آیا حق تعالی نے لقمان کی بات کو پسند فرمایا اور اُنکی طرف حکمت افاضہ کی تقریباً دس ہزار کلمے اُن سے منقول ہیں کہ ہر کلمہ ایک عالم کے برابر ہے بنی اسرائیل میں سے ایک بڑا آدمی ایک دن حکیم لقمان کے سامنے گذرا اور ایک جماعت لوگوں کی اُنکے پاس تھی کچھ لوگ بیٹھے کچھ کھڑے حکمت کی باتیں سنتے تھے اُس بڑے بزرگ آدمی نے پوچھا کہ اے لقمان کیا تو وہ کالا غلام نہیں ہے جو بکریاں چراتا تھا فلاں شخص کی لقمان بولے کہ ہاں میں وہی ہوں پھر اُن بزرگ نے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے اس مرتبہ پر پہونچا دیا لقمان بولے کہ تین چیزوں نے سچ بولنے امانت کی نگہبانی کرنے فضول بات چھوڑ دینے نے امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر میں لقمان کی حکمتوں میں سے مذکور ہے کہ ایک دن اُنکے آقا نے اور غلاموں کے ساتھ اُنھیں باغ میں بھیجا کہ میوہ لائیں اور غلام راہ میں میوہ کھا گئے اور کہہ دیا کہ لقمان نے کھا لیا آقا لقمان پر خفا ہوا

لقمان بولے کہ میوہ اِن غلاموں نے کھایا ہے اور مجھے جھوٹ لگایا ہے آقا بولا کہ اس بات کی حقیقت کیونکر معلوم ہو لقمان بولے کہ ہم سب کو گرم پانی پلائیے اور میدان میں دوڑائیے کہ ہم قے کریں جس کے پیٹ میں سے میوہ گرے وہ خائن ہے حضرت مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی میں یہ حکایت نظم کی ہے چھ بیتیں جن میں نکتہ ہے اُس حکایت میں سے یہاں مذکور ہیں نظم

گشت ساقی خواجہ از آبِ حمیم — مر غلاماں را و خوردند آں زبیم

بعد ازاں میراندشاں در دشتہا — میدویدند آں نفر تحت و علا

در قے افتادند ایشاں از عنا — آب می آورد ازیشاں میوہا

چونکہ لقماں را در آمد قے ز ناف — پس در آمد از درونش آب صاف

حکمتِ لقماں چو ایں پایہ نمود — تا چہ باشد حکمتِ ربِّ ودود

ہرچہ پنہاں باشدت پیدا شود — ہرکہ از خائن بود رسوا شود

یعنی آقا نے سب غلاموں کو پانی پلا کر میدان میں دوڑایا سب نے قے کی تو لقمان کے سوا سب کے پیٹ سے میوہ گرا تو لقمان کی حکمت سے جب خائنوں کی خیانت کھُل گئی تو خدائے حکیم کی حکمت کے سامنے کسی کی خیانت کب چھپ سکے گی لباب میں ہے کہ ایک دن داؤد علیہ السلام نے لقمان سے پوچھا کہ کیونکر صبح کی لقمان نے جواب دیا کہ صبح کی دوسرے کے ہاتھ میں اس سے فضل اور عدل کا قبضہ مراد ہے حضرت داؤد نے اس بات میں فکر کی اور ایک نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے اور لقمان کی بعضی حکمتیں اور کلمات اسی مقام پر جواہر التفسیر میں ال سکتے ہیں غرضکہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی اور اُس سے کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ یہ کہ شکر کر اللہ کا نعمت حکمت پر وَمَنْ يَّشْكُرْ اور جو کوئی شکر کرتا ہے فَاِنَّمَا يَشْكُرُ تو سوا اس کے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِهٖ ۚ اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ شکر کا نفع ہمیشہ نعمت کا باقی رہنا اور زیادتی کا مستحق ہونا ہے یہ نفع شکر کرنے والے کو پہونچتا ہے وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَنِيٌّ بے پرواہ ہے کسی کے شکر کی پروا نہیں رکھتا حَمِيْدٌ ۝ حمد کے لائق ہے اگرچہ کوئی اُس کی حمد نہ کرے یا محمود ہے کہ تمام کائنات زبان قال اور زبان حال سے اُس کے شکرگذار ہیں وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا لقمان نے لِابْنِهٖ اپنے بیٹے انعم سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُس کا نام ماثان یا ساران یا اشکم یا مشکور تھا وَهُوَ يَعِظُهٗ اور لقمان نصیحت کرتے تھے اُسے اور کہتے تھے کہ يٰبُنَيَّ اے چھوٹے بیٹے میرے شفقت اور مہربانی کی وجہ سے چھوٹا بیٹا کہہ کر کہا کہ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ نہ شرک کر خدا کے ساتھ اِنَّ الشِّرْكَ تحقیق کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ البتہ ظلم بڑا ہے اس واسطے کہ مشرک آدمی مخلوق کو خالق کے ساتھ برابر کرتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہم نے آدمی کو اور حکم کر دیا بِوَالِدَيْهِ ۚ کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کر اور نیکی کرنے کا ایک سبب یہ ہے کہ حَمَلَتْهُ اُٹھایا فرزند کو اُمُّهٗ اُسکی ماں نے تھوڑی مدت اور اُس کے حمل اور اُٹھانے میں سُست رہی وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ سُستی پر سُستی اور ناطاقتی پر ناطاقتی وَّفِصٰلُهٗ اور چھوڑانا اُس کا دودھ سے فِيْ عَامَيْنِ دو برس گذرنے میں اور اتنی مدت تک اُسے دودھ دیا اور آدمی کو ہم نے دوسرا حکم کیا اَنِ اشْكُرْ لِيْ یہ کہ شکر کر میرا وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اور اپنے ماں باپ کا کہ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ میرے حکم کی طرف ہے پھرنا آدمیوں کا اور شکر اور شرک پر اُنھیں جزا دوں گا وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کریں تیرے ماں باپ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ اس بات پر کہ شریک ٹھہرا تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ لَكَ اُس چیز کو کہ نہیں ہے تجھے بِهٖ عِلْمٌ شرکت پر اُس کے مستحق ہونے کا کچھ علم فَلَا تُطِعْهُمَا تو نہ حکم مان اُنکا

وقف النبي صلعم

نصف

١٨١

وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت کر اُن دونوں کے ساتھ فِی الدُّنْیَا زندگی دنیا میں مَعْرُوْفًا مصاحبت اچھی کہ شریعت کے موافق اور بزرگی کا مقتضا ہو وَاتَّبِعْ اور پیروی کر دین میں سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اُس کی راہ کی جو پھرا ہے اِلَیَّ میری طرف توحید اور اخلاص کے ساتھ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَیَّ پھر میری جزا کی طرف ہے مَرْجِعُكُمْ پھرنا تمھارا فَاُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کروں گا تم کو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز سے جو کہ ہو تم کرتے بھلائی بُرائی یہ آیت حضرت سعد وقاص کی شان میں نازل ہوئی جیسا کہ سورۂ عنکبوت میں مذکور ہے اور لقمان کے قصہ میں اس حکم کا ذکر ممانعت شرک کی مناسبت کے سبب سے ہے لکھا ہے کہ حضرت سعد وقاص کی ماں نے تین دن کھانا پانی نہ کھایا پیا یہانتک کہ انکا منھ لکڑی سے کھول کر حلق میں پانی ڈال دیا اور حضرت سعدؓ یہی کہتے تھے کہ بالفرض اگر اسکی ستر روحیں ہوں اور ایک ایک قبض کریں یعنی اگر ستر بار مرے تو بھی میں دین اسلام سے نہیں پھرتا پھر دوبارہ لقمان کی وصیت حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اُنھوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یٰبُنَیَّ اے میرے چھوٹے بیٹے اِنَّهَآ بیشک جو کام آدمی کا ہوتا ہے یعنی نیک اور بد کام اِنْ تَكُ اگر ہو چھوٹے پن میں مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی سے کہ رائی کا دانہ سب دانوں سے چھوٹا ہوتا ہے فَتَكُنْ پھر ہو وہ فِیْ صَخْرَةٍ صخرہ میں[1] صخرہ سبز رنگ کے نیچے کہ اُسے صما کہتے ہیں اور وہ ساتویں زمین کے نیچے ہے اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ یا وہ کام آسمانوں میں ہو باوجود اُس کی بلندی اور وسعت کے یا آسمانوں کے اوپر ہو اَوْ فِی الْاَرْضِ یا زمین میں پوشیدہ جگہ تو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ لائے گا اُسے خدا اور حاضر کردیگا اور اُسکا حساب لے گا اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ بیشک اللہ باریک جاننے والا ہے اور اُس کا علم ہر پوشیدہ چیز کو گھیرے ہوئے ہے خَبِیْرٌ ۝ جاننے والا ہر چیز کا ٹھکانا یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اے چھوٹے بیٹے میرے قائم رکھ نماز تاکہ تیرا نفس مرتبۂ کمال کو پہونچے وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کر نیکی کا وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھ بُرائی سے تاکہ اور لوگ تیرے سبب سے کامل ہوں معروف وہ ہے جو شریعت اور سنت کے موافق ہو اور منکر وہ ہے جو عقل اور نقل کے مخالف ہو وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰی مَآ اَصَابَكَ اُس چیز پر جو تجھے پہونچے شدتوں میں سے خصوصًا اوامر و نواہی میں اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو حکم کیا گیا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ واجبات امور میں سے ہے یعنی جو کچھ خدا نے حکم قطعی کیا ہے اُس میں یہ حکم واجب کردیا ہے وَلَا تُصَعِّرْ اور ایک طرف نہ پھیر خَدَّكَ لِلنَّاسِ اپنا منھ یعنی تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف سے مُنھ نہ پھیر بلکہ فروتنی کے ساتھ اُن کی طرف متوجہ ہو وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ اور نہ چل زمین میں مَرَحًا ہنسی کھیل خود غرضی کے واسطے یعنی جاہل دنیا پرستوں کی طرح نہ چل اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ یقینی اللہ نہیں دوست رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر چلنے والے کو جو متکبروں کی طرح چلتا ہے فَخُوْرٍ ۝ ناز کرنے والے کو کہ اسباب تنعم[2] کے سبب سے لوگوں کے سامنے اکڑتا ہے وَاقْصِدْ اور اوسط درجہ اختیار کر فِیْ مَشْیِكَ اپنی چال میں یعنی جلد اور آہستہ چلنے کے درمیان میں چلتا رہ اس واسطے کہ جلدی چلنا ہلکے پن اور سبکساری کی علامت ہے اور دیر کو قدم اُٹھانا تکبر اور بزرگواری کا نشان ہے بلکہ میانہ رَو رہ اور فروتنی کے ساتھ قدم رکھ وَاغْضُضْ اور نیچی کر اور کم نکال مِنْ صَوْتِكَ اپنی آواز میں سے یعنی چیخا چلایا نہ کر زبان دراز اور سخت گو نہ ہو جا اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ یقینی بدتر آوازوں کی لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۝ گدھے کی آواز ہے یعنی آواز بلند کرنے میں کچھ فضیلت نہیں ہے دیکھو گدھے کی آواز کیسی بلند ہوتی ہے باوصف اس کے طبیعت کو بُری معلوم ہوتی ہے دماغ کو پریشان کرتی ہے عین المعانی میں ہے کہ عرب کے مشرک آواز بلند ہونے پر تفاخر کرتے تھے اس آیت میں حق تعالیٰ نے اُنکے فخر کو اُن پر رد کردیا اور حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نرم آواز دوست رکھتے تھے اور بلند آواز سے کراہت فرماتے تھے انجیل میں مذکور ہے کہ حکم کر میرے بندوں کو

ع ۸

[1] صما بڑا پتھر ۱۲ [2] ناز و نعمت میں پرورش ہونا ۱۲

کہ جب میرے ساتھ مناجات کیا کریں تو اپنی آوازیں سُلا دیں یعنی آہستہ مناجات کریں کہ میں سنتا ہوں اور جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے جانتا ہوں اگر کوئی کہے کہ بدتر ہونا گدھے کی آواز کے ساتھ کیا گیا حال آنکہ بعض حیوانوں کی آواز اُس سے بھی بدتر ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ دیا ہے کہ بدتر اور مکروہ معلوم ہونے میں عرب کے نزدیک گدھے کی آواز مثل ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر جیون کی آواز اُس کی تسبیح ہے مگر گدھے کی چیخ شیطان کو دیکھنے کے سبب سے ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا یعنی جب سنو تم آواز گدھے کی سیپوں تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہو اس واسطے کہ بیشک گدھے نے شیطان کو دیکھا ہے اور کتاب فیہ مافیہ میں حضرت مولوی قدس سرہٗ سے گدھے کی آواز بدتر ہونے کی وجہ یہ نقل کی ہے کہ اکثر وہ گھاس اور پانی کے واسطے چلاتا ہے یا شہوت جھاڑنے کو یا دوسرے گدھے سے لڑنے کے لیے اور جو آواز صفاتِ[ا] بہیمی اور سبعی کے سبب سے پیدا ہو وہ سب آوازوں سے بدتر ہوتی ہے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ندا صاحب اخلاق ربانی اور فرشتہ خصلت لوگوں سے آتی ہے وہ سب صداؤں اور نداؤں سے بہتر ہوگی **بیت**

نغمہاے عاشقاں بس دلکش ست   استماع نغمۂ ایشاں خوش ست

اَلَمْ تَرَوْا کیا نہیں دیکھتے ہو تم اے لوگو کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے سَخَّرَ لَكُمْ مسخر کر دیں تمہارے واسطے مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیزیں جو آسمانوں میں ہیں آفتاب ماہتاب کہ اُن کی روشنی سے فائدہ اُٹھاتے ہو اور ستارے کہ اُنکے سبب سے راہ پاتے ہو وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیزیں زمین میں ہیں پہاڑ میدان دریا حیوانات نباتات کھانیں کہ اُس سے نفع حاصل کرتے ہو وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ اور پوری کر دیں تم پر نِعَمَهٗ نعمتیں اپنی ظَاهِرَةً ظاہر وَّبَاطِنَةً اور پوشیدہ یعنی جو نعمتیں تم پہچانتے ہو اور جو نہیں پہچانتے ہو یا نعمتیں جو محسوس ہیں یعنی حواس سے پہچانی جاتی ہیں اور جو معقول ہیں کہ عقل سے دریافت ہوتی ہیں اور بکر نے نِعْمَةً پڑھا ہے صیغۂ واحد اور نعمت ظاہر و باطن میں علما کو بہت گفتگو ہے صاحب تیسیر نے لکھا ہے کہ کتاب بحر العلوم میں نعمت کی تین سو تفسیر کی ہے اور جو نعمت ظاہر مشہور ہے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات ہے اور نعمت باطن فرشتوں کی امداد ہے اور ایک قول کے موافق نعمت ظاہر خوبصورتی ہے اور نعمت باطن نیک سیرتی یا اقرار اور تصدیق یا نطق یعنی گویائی اور عقل یا وجود نعمت اور شہود منعم یا درستی اعضا اور معرفت مَلِکِ اعلیٰ یا حفظ قرآن اور اُسکے معنی سمجھنا یا دن رات یا نماز روزہ یا ذکر زبان اور ذکر قلب یا بدنوں کی صحت اور دینوں کی صحت یا بصر اور بصیرت یا منافع کھینچنا اور ضرر دفع کرنا یا زیادتی اموال اور صفائی احوال یا نبوت اور ولایت شیخ جمال الدین ساحی قدس سرہ نے فرمایا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندی نے کہا ہے کہ نعمت ظاہر فقیروں کا انصاف دن کو دینا اور نعمت باطن فقیر کا انصاف رات کو دینا ہے اور باقی وجہیں جو عالموں اور عارفوں نے کہی ہیں وہ جواہر التفسیر میں ہم نے لکھی ہیں **بیت**

کوششے کن رو سوآں آں بحر بر   کاندراں یابی صدفہا پر گہر

وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے فِي اللّٰهِ اللہ کی کتاب میں یعنی نضر بن حارث کہ قرآن شریف کو اگلوں کی کہانی کہتا تھا عین المعانی میں ہے کہ ایک یہودی نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تمہارا خدا کس چیز کا ہے پس فوراً اُسے بجلی نے ہلاک کر دیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی ہوتا ہے کہ جھگڑتا ہے خدا کی ذات میں بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علم کے وَّلَا هُدًى اور بے بیان کے کہ خدا کے پاس سے ہو وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ اور بے کتاب روشن کے بلکہ محض تقلید کی راہ سے جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اور جب کہیں اُن کو کہ صدق کے ساتھ اتَّبِعُوْا پیروی کرو مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اُس چیز کی جو بھیجی ہے اللہ نے یعنی

[ا] چارپایوں اور درندوں کی صفتیں ۱۲

اور اُس کا ایمان لاؤ تو قَالُوْا کہتے ہیں کہ بَلْ نَتَّبِعُ ہم نہیں ایمان لاتے اور نہیں پیروی کرتے اُس کی بلکہ ہم پیروی کرتے ہیں مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اُس چیز کی کہ پایا ہے ہم نے اُس پر اٰبَآءَنَا ؕ اپنے باپ دادا کو یعنی اپنے بزرگوں کی راہ پر ہم چلتے ہیں اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ کیا اگرچہ شیطان کہ وسوسوں سے يَدْعُوْهُمْ بلائے اُنھیں اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ عذاب دوزخ کی طرف تو بھی یہ اسی طرح پیروی کرتے رہیں گے اُس کی اور تقلید سے نہ درگذریں گے وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اور جو کوئی خالص کرے دین یا عمل اپنا یا اخلاص کے ساتھ توجہ کرے اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف وَهُوَ مُحْسِنٌ حال آنکہ وہ نیک کام کرنے والا ہو یعنی موحد فَقَدِ اسْتَمْسَكَ تو بے شک و شبہ ہاتھ مارا اُس نے بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ مضبوط پکڑ پر کہ کلمۂ شہادت ہے یا اسلام یا قرآن ہے اور بعضوں نے کہا ہے محبت اللہ کے واسطے اور عداوت اللہ کے واسطے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ عروۂ وثقی یعنی مضبوط پکڑ طریقۂ سنت و جماعت کی رعایت ہے وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف ہے عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ پھرنا سب کاموں کا یعنی اہل امور کو کہ خلائق ہیں اُسی کی طرف پھرنا ہوگا وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کفر کرے ایمان نہ لائے اور عروۂ وثقی پر ہاتھ نہ مارے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ رنجیدہ نہ کرے تم کو اے ہمارے حبیب كُفْرُهٗ ؕ اُس کا کفر اِلَيْنَا ہماری طرف ہے مَرْجِعُهُمْ پھرنا اُن کا فَنُنَبِّئُهُمْ پھر آگاہ کردیں گے اُنھیں بِمَا عَمِلُوْا ؕ اُس چیز کے ساتھ جو اُنھوں نے کیا ہے اور یہ آگاہ کرنا عذاب کرکے ہوگا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌ خوب جانتا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اُن باتوں کو جو تمھارے سینوں میں ہیں بھلائی برائی نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہیں ہم اُن کو نعمت اور خوشی کے سبب سے قَلِيْلًا تھوڑی مدت کہ جلد تمام ہو جائے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پھر لائیں گے ہم اُنھیں مضطر اور ناچار کرکے اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ عذاب سخت اور گاڑھے اور بھاری کی طرف کہ ہرگز سبک نہ ہوگا بلکہ عذاب میں روز بروز ترقی ہوگی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کافروں کو کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کس نے پیدا کیے آسمان اور زمین تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ ضرور ضرور کہیں گے کہ خدا نے برحق نے اور خالق مطلق نے اس واسطے کہ غیر خدا کی طرف پیدا کرنے کی اسناد کو منع کرنے والی دلیلیں بہت کھلی ہوئی ہیں قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے یعنی شکر کرو کہ وہ اقرار کرتے ہیں اُس چیز کا جس سے اُنکے اعتقاد کا باطل ہونا ثابت ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر اُن میں سے لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے کہ اس اقرار کے سبب سے اُن پر الزام آتا ہے لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جو کچھ ہے آسمانوں اور زمینوں میں یعنی سب اُسی کے مخلوق ہیں تو زمین و آسمان میں اُس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ بیشک اللہ تعالیٰ وہ تو بے پروا ہے اپنی ذات سے سب چیزیں پیدا ہونے کے قبل سے الْحَمِيْدُ ۝ تعریف کیا ہوا اپنی صفات کے ساتھ سب زندوں کی گویائی کے قبل سے یا آپ بے پروا ہے سب تعریف کرنے والوں کی تعریف سے اور تعریف کیا ہوا ہے بے اُن کی تعریف کیے ہوئے **بیت**

اے غنی در ذات خود از ماسوائے خویشتن　　　خود تو میگوئی بجز حمد و ثنائے خویشتن

سورۂ کہف کے آخر میں گذرا کہ یہود نے قرآن پر اعتراض کیا کہ کہیں تو اُس میں ہے کہ تم کو حکمت کے ساتھ ہم نے بہت کچھ دیا ہے اور کہیں ہے کہ تم کو تھوڑا سا علم دیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ[1] لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا اس صورت میں بھی اُس خبر کی تاکید کے واسطے فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ اور اگر ہوتا مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین میں ہے مِنْ شَجَرَةٍ درختوں میں سے اَقْلَامٌ قلم وَّالْبَحْرُ اور دریائے محیط با وصف اپنی

---

[1] کہہ اگر ہو دریا سیاہی ۱۲

وسعت کے سیاہی ہوتا کہ یَمُدُّہٗ مدد دیتے اُس بحر محیط کو مِنۡ بَعۡدِہٖ اُس کا پانی تمام ہو جانے کے بعد سَبۡعَۃُ اَبۡحُرٍ سات دریا اور اُسکے
مانند اور قلموں اور دریاؤں کے پانی کی سیاہی سے لکھتے تو مَّا نَفِدَتۡ نہ ختم اور تمام ہوتا کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؕ علم الٰہی اور عجائب صنع بادشاہی
یا دنیا میں جو کچھ پیدا کیا ہے اور عقبیٰ میں جو کچھ پیدا کرے گا اُن کے نام یا اُس کے حکم اور فرمان یا جو نعمتیں کہ دونوں جہان میں بندوں کو پہونچا تا ہے
اس واسطے کہ سیاہی اور قلم کی نہایت ہے اور یہ جو مذکور ہوا بے نہایت ہے اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ بیشک اللہ غالب ہے احکام بے نہایت میں
حَکِیۡمٌ ○ جاننے والا ہے کوئی چیز اُس کے علم اور حکمت سے باہر نہیں مَا خَلۡقُکُمۡ نہیں ہے پیدا ہونا تمہارا اے مکہ کے لوگو وَلَا بَعۡثُکُمۡ
اور نہ اُٹھانا تمہارا موت کے بعد اِلَّا کَنَفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ ؕ مگر مانند پیدا کرنے اور اُٹھانے ایک آدمی کے۔ اس واسطے کہ حق تعالیٰ پیدا
کرنے میں اوزار اور مددگاروں کی مدد کا محتاج نہیں ہے بلکہ ایک لفظ کُن سے لاکھ عالم پیدا کرتا ہے اور مُردوں کو اُٹھانے میں پہلے کچھ
چیزیں مرتب کرنے کی احتیاج نہیں رکھتا بلکہ حضرت اسرافیل سے حکم کر دے گا کہ کہہ اُٹھو قبروں سے بس ایک ہی پکار میں سب مخلوق اپنی اپنی
قبروں سے نکل آئیں گے اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے سب سننے کی باتیں بَصِیۡرٌ ○ دیکھنے والا ہے سب دیکھنے کی چیزیں
اور یقینی ایسے قادر مطلق کی قدرت کاملہ میں عاجزی کو دخل نہیں **بیت**

قدرت بے عجز تو داری و بس   قدرت بے عجز ندادی بہ کس

اَلَمۡ تَرَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تو نے اَنَّ اللّٰہَ یہ کہ اللہ تعالیٰ یُوۡلِجُ الَّیۡلَ اندر کر دیتا ہے رات کے اندھیرے کو فِی النَّہَارِ
دن کے اُجالے میں یہ شام کو ہوتا ہے وَیُوۡلِجُ النَّہَارَ اور داخل کرتا ہے دن کے اُجالے کو فِی الَّیۡلِ رات کے اندھیرے میں یہ صبح ہوتے
ہوتا ہے رات دن کی مقداریں کم اور زیادہ کرتا ہے وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ۫ اور مسخر کر دیا سورج اور چاند کہ اِن دونوں کے سبب سے خلق کو
فائدے پہونچتے ہیں کُلٌّ یَّجۡرِیۡۤ ہر ایک دونوں میں سے چلتا ہے اپنے آسمان میں اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی دن نام رکھے ہوئے تک کہ وہ قیامت کا
روز ہے اُس دن انکا چلنا البتہ بند ہو جائے گا وَّاَنَّ اللّٰہَ اور تحقیق کہ اللہ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ساتھ اُس چیز کے جو تم کرتے ہو خَبِیۡرٌ ○ خبر رکھتا ہے
اور سب امور کی باریکی پہچانتا ہے ذٰلِکَ وہ وسعت علم اور شمول قدرت بِاَنَّ اللّٰہَ بسبب اسکے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہُوَ الۡحَقُّ وہ ثابت ہے اپنی
ذات میں اور واجب ہے اپنے وجود میں وَاَنَّ مَا یَدۡعُوۡنَ اور وہ چیز جسے پکارتے ہیں مشرک اور بکر نے تدعون مخاطب پڑھا ہے یعنی
اے مشرکو جسے تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو مِنۡ دُوۡنِہِ سوا خدا کے وہ الۡبَاطِلُ ۙ بیہودہ اور ناحق ہے وَاَنَّ اللّٰہَ اور دوسرا سبب یہ ہے
کہ ہُوَ الۡعَلِیُّ وہ ہے برتر یعنی سب پر غالب الۡکَبِیۡرُ ○ع بڑا ہے کہ اُس سے بڑا کوئی نہیں اَلَمۡ تَرَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تو نے اَنَّ
الۡفُلۡکَ یہ کہ کشتی تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ چلتی ہے دریا میں بِنِعۡمَتِ اللّٰہِ اللہ کے احسان سے کہ وہی کشتی کی پانی کے اوپر نگہبانی کرتا ہے
اور ہوا کو کشتی چلانے کے واسطے بھیجتا ہے لِیُرِیَکُمۡ تاکہ دکھائے تم کو مِّنۡ اٰیٰتِہٖ ؕ اپنی قدرت کی نشانیوں میں سے کشتی کے ہلنے اور چلنے اور
دریا کے بعضے عجائبات میں اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ بیشک کشتی اور دریا کے امور میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں شمول قدرت اور کمال حکمت اور وفور نعمت
کی لِّکُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے اُس کی بلا پر شَکُوۡرٍ ○ع شکر کرنے والے کے لیے اُسکی نعمتوں پر وَاِذَا غَشِیَہُمۡ مَّوۡجٌ
اور جب پکڑتی ہے اور چھپا لیتی ہے کشتی والوں کو موج دریا کی کہ بڑائی میں کَالظُّلَلِ مانند سائبانوں کے ہوتی ہے یا پہاڑوں کے مانند یا ابروں کے
مثل تو دَعَوُا اللّٰہَ پکارتے ہیں خدا کو مُخۡلِصِیۡنَ پاک کرنے والے لَہُ الدِّیۡنَ ۵ خدا کے واسطے اپنا دین اسواسطے کہ آفت ہوا اور کشتی کا
کشتیبان کے اختیار میں چلنا کہ مخالف اصلی ہیں انکے خوف شدید کو زائل کر دے اور انھیں اصلی مقام میں پہونچا دے فَلَمَّا نَجّٰہُمۡ پھر جب کہ چھڑاتا ہے

ع ۱۱ ۳

انتہا نصف

اللہ انھیں اور صحیح سلامت پہونچا دیتا ہے اِلَى الْبَرِّ میدان کی طرف فَمِنْهُمْ تو بعضے اُن میں سے مُّقْتَصِدٌ عادل ہیں یعنی سیدھے ہیں طریق توحید پر اور بعضے مڑنے والے راہ حق سے یعنی کشتی میں جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ تو اپنی دعا اور اُمید پر ثابت رہتے ہیں اور مشرک منکر ہو جاتے ہیں وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا اور انکار نہیں کرتے ہماری قدرت کی نشانیوں کا اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ مگر ہر غدر کرنے اور عہد توڑنے والا كَفُورٍ ○ ناشکرا اپنے پروردگار کی نعمتوں پر يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ ندا عام ہے یعنی اے سب لوگو کشتی والے جو ثابت ہوا اپنی دعا اور امید پر اور غیر اہل کشتی اتَّقُوا رَبَّكُمْ ڈرو اپنے رب کے عذاب سے یا پرہیز کرو بری باتوں سے وَاخْشَوْا اور ڈرو يَوْمًا لَّا يَجْزِي اُس دن سے کہ دفع نہ کرے گا عذاب کو اور نہ روکے گا وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ باپ اپنے بیٹے سے وَلَا مَوْلُودٌ اور نہ کوئی فرزند کہ هُوَ جَازٍ بار رکھنے والا عَن وَالِدِهِ اپنے باپ سے شَيْئًا کچھ عذاب ہیں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ خبر خاص ہے کافروں کے ساتھ اس واسطے کہ ایمان والے باپ بیٹے بعضے بعضوں کی شفاعت کریں گے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا ثواب اور عذاب کے باب میں حَقٌّ سچا ہے اور اُس میں کچھ خلاف نہیں اور نہ ہوگا فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تم کو الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وقت زندگی دنیا کی یعنی دنیا کے دلفریب مال متاع اور اُس کی زینتوں پر فریفتہ نہ ہو جاؤ وَلَا يَغُرَّنَّكُم اور چاہیے کہ مغرور نہ کرے تم کو بِاللّٰهِ خدا کی بخشش کے ساتھ یا اُسکے مہلت دینے پر الْغَرُورُ ○ شیطان فریب دینے والا یعنی تم کو بڑی لمبی لمبی اُمیدوں کے سبب سے راہ بہکا کر گناہوں پر دلیر کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ **مصرع**

امروز گنہ کنید و فردا توبہ

تم ہرگز دھوکے میں نہ آنا اس واسطے کہ کل کے عذر کے واسطے کل کی عمر چاہیے کوئی اُسکا قبول کرنے والا نہیں ہے **نظم**

کار امروز بہ فردا مگزاری زنہار	روز چوں یافتہ کار کن و عذر بیار
ساقیا عشرت امروز بفردا مفگن	یا ز دیوان قضا خط امانی بمن آر

لکھا ہے کہ حارث یا وارث بن عمرو ایک محارب جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے محمد قیامت کب ہوگی اور میں نے کھیت بویا ہے پانی کب برسے گا اور میری عورت حاملہ ہے اُسکے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور مجھے بتاؤ کہ میں کل کیا کام کروں گا اور میں اپنے پیدا ہونے کی جگہ تو جانتا ہوں بھلا میں دفن کہاں ہونگا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اے ہمارے حبیب تم کہہ دو کہ ان پانچوں کا علم میرے رب ہی کے خزانۂ مشیت میں ہے اور اسکے اطلاع کی کنجی کسی آدمی کے ہاتھ میں اُس نے نہیں دی ہے اِنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ عِندَهُ اُسکے پاس ہے یقینی عِلْمُ السَّاعَةِ علم قیامت آنے کا وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور برساتا ہے مینھ اسوقت اور اُس مقام پر جو ٹھہرایا اور مقرر فرمایا ہے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا فِي الْأَرْحَامِ جو کچھ رحموں میں ہے لڑکا لڑکی پورا ناقص وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ اور نہیں جانتا کوئی جی نیک کام کرنے والا ہو یا بدکار کہ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا کیا چیز کمائی کریگا کل بھلائی یا برائی وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ اور نہیں جانتا کوئی جی کہ وہ بِأَيِّ أَرْضٍ کس زمین پر تَمُوتُ مریگا اور کس وقت مریگا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بیشک اللہ جانتا ہے غیب کی باتیں جب چاہے ظاہر کرے خَبِيرٌ ○ آگاہ ہے غیبوں سے جب چاہے پردۂ کرم میں چھپائے

ع ۴

آیاتہا ۳۰ — رکوعاتہا ۳ — کلماتہا [illegible] — حروفہا [illegible]

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ سجدہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس آیتیں ہیں

الٓمّٓ ○ امیر المؤمنین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ خدا کی ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے قرآن کا خلاصہ حروف

مقطعہ ہیں الٓمٓ میں کہا ہے کہ الف حلق کی انتہا سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی سب جگہوں میں اول ہے اور لام زبان کے کنارے سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی جگہوں میں اوسط ہے اور میم ہونٹھ سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی جگہوں میں اخیر ہے تو یہ بات اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ کو چاہیے کہ اپنے اقوال اور افعال کی ابتداؤں اور درمیان اور انتہاؤں میں اللہ کے ذکر کے ساتھ اُنس چاہتا رہے تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اُتارنا کتاب یعنی قرآن کا لَا رَيْبَ فِيْهِ کچھ شک نہیں اُس میں یعنی اُتارا گیا ہے بے شبہ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ اہل عالم کے رب کے پاس سے آیا تصدیق کرتے ہیں مکہ کے لوگ کہ یہ خدا پاس سے ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ یا کہتے ہیں کہ بنا لیا ہے اُسے محمد عربی نے اپنے جی سے بَلْ ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بلکہ هُوَ الْحَقُّ قرآن بات صحیح اور درست ہے اُترا ہوا مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے لِتُنْذِرَ تاکہ ڈرائے تو عذاب الٰہی سے قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ اُس قوم کو جو تیرے درمیان ہے اور نہیں آیا ہے اُنکے پاس مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانے والا مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھسے اس سے فترت[1] کا زمانہ مراد ہے اور اسماعیل علیہ السلام اپنے زمانے والوں کے واسطے ڈرانے والے تھے اور تم اے حبیب اپنی قوم کو ڈرانے والے ہو لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ لوگ تمہارے ڈرانے سے يَهْتَدُوْنَ ۝ راہ پائیں اگر میں چاہوں اَللّٰهُ خدائے برحق الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ ہے جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور وہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دن کی مقدار میں دنیا کے دنوں میں سے ثُمَّ اسْتَوٰى پھر غالب ہوا اُس کا حکم عَلَى الْعَرْشِ ؕ عرش پر کہ سب مخلوق سے بڑا ہے تو اُس خدا پر ایمان لاؤ اور اُس کی راہ سے مُنھ نہ پھیرو کہ دنیا اور عقبیٰ میں مَا لَكُمْ نہیں ہے تمہارے واسطے مِّنْ دُوْنِهٖ اُس کے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ یاری کرے وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ مددگاری کرے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا نصیحت نہیں مانتے خدا کے اور قرآن کے پند و نصائح سے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ بناتا ہے دنیا کے کام یعنی اُس کا حکم کرتا ہے اور بھیجتا ہے فرشتہ کو جو اُس کام پر معین ہے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف تو فرشتہ آتا ہے اور وہ کام بجا لاتا ہے ثُمَّ يَعْرُجُ پھر چڑھ جاتا ہے اِلَيْهِ آسمان کی طرف فِيْ يَوْمٍ كَانَ دن میں کہ ہے مِقْدَارُهٗۤ مقدار اُسکی اَلْفَ سَنَةٍ ہزار سال مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ اُس چیز میں سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی آسمان سے اُترتا اور چڑھتا ہے اتنی مدت میں کہ اگر آدمی جائے تو ہزار برس سے کم میں جانا میسر نہ آئے اس واسطے کہ آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہے تو اُترنے چڑھنے کا زمانہ ہزار برس ہوا ذٰلِكَ وہ خدا جو بندوں کے کام بناتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا یعنی دنیا اور آخرت کے امور جانتا ہے یا جانتا ہے جو کچھ ہو چکا اور ہوتا ہے اور ہوگا الْعَزِيْزُ غالب ہے مقدر اور مقرر کرنے میں الرَّحِيْمُ ۝ مہربان ہے بندوں پر کام بنانے میں الَّذِيْۤ اَحْسَنَ وہ وہ ہے جس نے اچھا کیا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ہر چیز کو کہ پیدا کیا یعنی آراستہ کیا اچھی صورت پر بمقتضائے حکمت

نظم

کردنی انچہ درجہاں شاید	کردہ آنچنانکہ میباید
از تو رونق گرفت کار ہمہ	کہ توئی آفریدگار ہمہ
نقش زیبا بلوح خاک از تست	دل دانا و جان پاک از تست

وَبَدَاَ اور شروع کیا خَلْقَ الْاِنْسَانِ پیدا کرنا آدم علیہ السلام کا مِنْ طِيْنٍ ۝ مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ پھر پیدا کیے نَسْلَهٗ فرزند اُسکے مِنْ سُلٰلَةٍ خلاصہ سے پیٹھ سے باہر نکال کر مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ پانی ضعیف اور ذلیل یعنی نطفہ سے ثُمَّ سَوّٰىهُ پھر

[1] فترت دو پیغمبروں کے درمیان کا زمانہ ١٢

سیدھا کیا آدم کا قالب وَ نَفَخَ فِيْهِ اور پھونکی اُس میں مِنْ رُّوْحِهٖ اپنی روح میں سے یہ اضافت بزرگی اور سرفرازی کی ہے یہ بات ظاہر کرنے کو کہ روح بزرگ مخلوق ہے وَجَعَلَ لَكُمُ اور بنایا تمہارے واسطے السَّمْعَ کان تاکہ سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھیں تاکہ دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ اور دل تاکہ دریافت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ تھوڑا سا شکر کرتے ہو ایسی نعمتوں پر وَقَالُوْٓا اور کہا اُن لوگوں نے جو قیامت کے دن قبروں سے زندہ ہو کر اُٹھنے کے منکر تھے جیسے اُبی بن خلف اور اُسکے ایسے منکروں نے کہ ءَاِذَا ضَلَلْنَا کیا جب ہم گم ہو جائیں گے فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی جب ہم خاک ہو کر زمین میں اس طرح رل مل جائیں گے کہ ہمارے اعضا اور خاک کے درمیان کچھ تمیز نہ باقی رہے تو ءَاِنَّا کیا ہم لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ؕ ضرور نئی پیدایش میں ہوں گے اور یہ استفہام انکار کے طور پر ہے یعنی جب ہم خاک ہو جائیں گے تو نئی پیدایش ہمارے متعلق نہ ہو گی بَلْ هُمْ ایسا نہیں جو وہ کہتے ہیں بلکہ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ وہ اپنے رب کی ملاقات سے كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہیں یعنی آخرت جو دیدار کی جگہ ہے اُس کا ایمان نہیں رکھتے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آخرت کے منکروں کو کہ جلد يَتَوَفّٰىكُمْ لے لیگا تمہاری روح کو مَّلَكُ الْمَوْتِ فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہیں الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ وہ فرشتہ جو موکل اور مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کرنے پر ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر اپنے رب کی طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤ گے حساب اور جزا کے واسطے کشاف میں ہے کہ عزرائیل علیہ السلام روحوں کو پکارتے ہیں وہ جواب دیتی ہیں پھر وہ اپنے مددگاروں کو قبض ارواح کا حکم دیتے ہیں امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ملک الموت کا ایک چہرہ آگ کا ہے اُس چہرے سے کافروں پر ظاہر ہوتے ہیں اور اُن کی روح قبض کرتے ہیں اور ایک چہرہ اُن کا ظلمت اور سیاہی کا ہے کہ اُس چہرے سے ظاہر ہو کر منافقوں کی روح نکالتے ہیں اور ایک چہرہ آدمیوں کا سا ہے وہ چہرہ ظاہر کر کے ایمان والوں کی روح نکالتے ہیں اور ایک چہرہ ہے نور کا اُس چہرے سے ظاہر ہو کر انبیا اور صدیقوں کی روح قبض کرتے ہیں اور اُن کے مددگار رحمت کے فرشتے بھی ہیں اور عذاب کے بھی پس آدمی سے تعجب ہے کہ اُس کی گھات میں تو ایسا حریف لگا ہوا ہے پھر وہ کیونکر آرام طلبی کا دم بھرتا ہے اور دعوی کرتا ہے فرد

آسودگی مجوے کہ از صدمت اجل
کس را نداده اند برات مسلمی

وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اے دیکھنے والے اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ جب مشرک لوگ حشر کے دن نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ جھکائے ہوں گے اپنے سر یعنی کمال مرتبہ خجالت اور ندامت کی وجہ سے اپنا سر آگے جھکالیں گے عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اپنے رب کے پاس عرض کے محل اور موقف میں تو البتہ دیکھے گا تو ہول بھرے کام اور اُس وقت وہ کہیں گے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَبْصَرْنَا دیکھا ہم نے جو کچھ تو نے وعدہ کیا تھا وَسَمِعْنَا اور سنی ہم نے تجھسے پیغمبروں کی تصدیق یا قیامت کے دن کی ہول ہم نے دیکھی اور صور کی آواز سُنی فَارْجِعْنَا پھر پھیر دے ہمیں دنیا میں نَعْمَلْ صَالِحًا تاکہ کریں ہم کام اچھے اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ○ بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں آخرت کے اسواسطے کہ اب ہم نے آنکھوں سے دیکھ لیا اور اب ہمیں شبہہ نہیں رہا پس حق تعالیٰ فرمائے گا کہ وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم تو لَاٰتَيْنَا البتہ دیتے ہم دنیا میں كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو هُدٰىهَا وہ چیز جس سے وہ راہ پاتا ایمان اور نیک کام کی طرف وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ اور مگر ثابت ہوا ہے یہ حکم مِنِّيْ مجھسے کہ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دیں گے ہم دوزخ کو مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کافر جن اور آدمی اَجْمَعِيْنَ ○ فَذُوْقُوْا تو چکھو تم عذاب بِمَا نَسِيْتُمْ بسبب اسکے کہ بھول گئے یعنی چھوڑ بیٹھے لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اپنا یہ دن دیکھنے کو یعنی تم اس روز کی ملاقات کا ایمان نہ لائے اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ بیشک ہم نے بھی ترک کیا تم کو اور عذاب میں چھوڑ دیا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ اور چکھو تم

ع ۱۱

عذاب ہمیشہ کا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ بسب اُسکے کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا یُؤْمِنُ سوا اسکے نہیں کہ ایمان لاتے ہیں بِاٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں کا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا وہ لوگ کہ جب نصیحت کیے گئے ہوتے ہیں بِهَا اُن آیتوں کے سبب خَرُّوْا منہ کے بل گر پڑتے ہیں وہ سُجَّدًا سجدہ کرنے والے وَّ سَبَّحُوْا اور پاکی بیان کرتے ہیں اپنے پروردگار کی اُس چیز سے جو اُس کی عظمت اور کبریائی کے لائق نہو ایسی تسبیح جو ملی ہو بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اُنکے رب کی تعریف کے ساتھ یعنی نالائق صفتوں سے تنزیہ کرتے ہیں اور موافق صفتوں کے ساتھ تعریف کرتے ہیں یا سجدوں میں سُبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ○ اور وہ سرکشی نہیں کرتے ایمان اور طاعت اور سجدوں سے حضرت امام اعظمؒ کے قول پر یہ نواں سجدہ ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سوا ں شیخ قدس سرہ نے اس کو سجدۂ تذکر کہا ہے سجدہ کرنے والے کو چاہیے کہ اُس چیز کو یاد کرے جس سے غافل ہوا ہے اور وجودِ احد کی دلالت کو تصدیق کرے کہ دلالت سب چیزوں میں موجود ہے

سجدۃ ۹ فرض

بیت

فَفِیْ كُلِّ شَیْءٍ لَهٗ اٰیَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ نظم

ہمہ ذرّات از مہ تا بماہی بوحدانیتش دادہ گواہی

ہمہ اجزائے کون از مغز تا پوست بود ابینی دلیل وحدت اوست

لکھا ہے کہ بعضے انصار کے مکان حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دُور تھے جب وہ مغرب کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت میں پڑھتے تو اُسی طرح عشا تک مسجد میں ٹھہرے رہتے اور نماز عشا پڑھتے پھر بھی اپنے مکانوں کو نہ جاتے تا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کی دولت اور سعادت سے بہرہ مند ہوں تو حق تعالیٰ نے اُن کی شان میں یہ آیت بھیجی کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ دُور رہتے ہیں اُنکے پہلو سونے کی جگہوں سے یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ پکارتے ہیں اپنے رب کو خَوْفًا خوف سے غصہ کے وَّ طَمَعًا اور امید پر اُس کی خوشنودی کے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ یہ آیت اُن کی شان میں ہے جو عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ تہجد پڑھنے والوں اور رات کو اُٹھنے والوں کی شان میں ہے کہ جب شب کا پردہ پڑجاتا ہے اور جہان کے لوگ غفلت کے تکیہ پر سر رکھتے ہیں تو وہ تہجد گذار بستر گرم اور فرش نرم سے اپنا پہلو خالی کرکے قدم نیاز پر کھڑے ہوتے ہیں اور شب دراز میں راز حضرت بے نیاز سے کہتے ہیں سہیل یمنی یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کسی شب وہ کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہے تمام شب رکوع ہی میں رہتے دوسری رات کو کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہے بس ایک ہی سجدہ میں صبح کر دیتے لوگوں نے اُن سے کہا کہ اویس کیونکر تم عبادت کی طاقت رکھتے ہو اتنی بڑی بڑی راتیں ایک حال میں گذار دیتے ہو بس حضرت اویس نے کہا کہ بڑی رات کہاں ہے کاشکے ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ میں ایک ہی سجدہ میں اُسے تمام کر دیتا اور اُس سجدہ میں نالہ زار اور گریہ بیشمار کرتا۔ بیت

بہ نیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند من و خیال تو و نالہ ہائے درد آلود

وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور جو کچھ روزی دی ہے ہم نے اُنھیں اُس میں سے یُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہیں نیک راہوں میں یعنی رات کو تو میری درگاہ میں گدائی کرتے ہیں اور دن کو میری راہ میں فقیروں کو دیتے ہیں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہیں جانتا کوئی نہ فرشتہ مقرب نہ نبی مرسل مَّاۤ اُخْفِیَ جو کچھ چھپا رکھا گیا ہے لَهُمْ انکے واسطے یعنی اُن لوگوں کے واسطے جو اپنے بستروں سے پہلو تہی کرتے ہیں مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ آنکھوں کی روشنی میں سے یعنی وہ چیز جس سے آنکھیں روشن ہوں حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اَعْدَدْتُ[1] لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ

[1] تیار کی گئی ہے میرے نیک بندوں کے واسطے وہ چیز جسے نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ آدمی کے دل میں گذری ۱۲

ما لا عینٌ رأت ولا اُذنٌ سمعت ولا خطر علی قلب بشر محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ اُس پوشیدہ نعمت کو زبان پر نہ لانا انسب ہے اس واسطے کہ فلا تعلم اور لا خطر علی قلب بشر یہ آیت اور حدیث دو گواہ ہیں کہ وہ نعمت دریافت کر لینے کا دعویٰ لائق نہیں مگر اہل مشاہدہ کو اور وہ بچھونوں سے پہلو تہی کرنے والے دیے جائیں گے جَزَآءً جزا بِمَا كَانُوْا بسبب اُسکے کہ تھے خالص نیت سے يَعْمَلُوْنَ ۝ عمل کرتے بزرگوں نے کہا ہے کہ چونکہ وہ عمل پوشیدہ کرتے تھے تو اُن کی جزا بھی پوشیدہ ہے اس واسطے کہ جس طرح کوئی ان کی عبادت پر مطلع نہیں ہوا اُسی طرح اُن کی جزا سے بھی آگاہ نہ ہو

نظم

روزیکہ روم ہمرہِ جاناں بچمن | نے لالہ و گل بینم دلی سرو وسمن
رازیکہ میان من و او گفتہ شود | من دانم و او داند و داند دل من

لکھا ہے کہ ایک دن ولید بن عقبہ نے شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ڈینگ کے طور پر کہا کہ اے علی میری سنان[1] تمھاری سنان سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہے پس حضرت علیؓ نے فرمایا کہ چپ رہ اے فاسق تجھے میرے ساتھ کیا مجال برابری کی اور کیا طاقت جھگڑے کی پس حق تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کی تصدیق فرمائی اور یہ آیت بھیجی کہ اَفَمَنْ كَانَ کیا کوئی ہے مُؤْمِنًا ایمان لانے والا خدا اور رسولؐ کا یعنی علی کرم اللہ وجہہ كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا مانند اُس شخص کے جو ہے فاسق جیسے ولید بن عقبہ لَا يَسْتَوٗنَ ۝ برابر نہیں ہیں بزرگی اور مرتبہ میں یا جزا اور ثواب میں اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اُنھوں نے نیک فَلَهُمْ تو اُنکے واسطے ہیں جَنّٰتُ الْمَاْوٰى باغ رہنے کے جاننا چاہیے کہ حقیقی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنت الماوی ایک بہشت ہے داہنے جانب عرش کے حق تعالیٰ یہ جنت مومنوں کو عطا فرمائے گا نُزُلًا اُس حال میں پیشکش ہوں گے یعنی ماحضر جو مہمانوں کے واسطے لاتے ہیں اور کلی نعمتیں جنت میں داخل ہونے کے بعد اُنھیں عطا ہوں گی یہ پیشکش بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اُس کے ہے کہ تھے عمل کرتے جس کی بدولت اس بزرگی کے مستحق ہوئے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا اور لیکن جن لوگوں نے فسق کیا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ تو بازگشت اُن کی دوزخ ہے یعنی جنت الماوی تو ایمان والوں کے واسطے ہے اُسکے مقابلہ میں فاسقوں کو ماوی اور ٹھکانا دوزخ میں دیں گے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ جب چاہیں گے فاسق کہ نکلیں آتش دوزخ سے اُعِيْدُوْا پھیرے جائیں گے فِيْهَا دوزخ میں لکھا ہے کہ جوش کے وقت دوزخ فاسقوں کو اوپر پھینک دے گی یہاں تک کہ وہ دوزخ کے دروازوں کے قریب پہونچیں گے اور باہر نکل جانے کی توقع کریں گے پس دوزخ کے ہتمم فرشتے آگ کے گرزوں سے اُنھیں مار کر ہانکیں گے اور دوزخ کے گڑھے میں ڈال دیں گے وَقِيْلَ لَهُمْ اور کہا جائے گا اُنکو اہانت کی راہ سے کہ ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ عذاب آگ کا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ وہ عذاب کہ تھے تم اُسکی تکذیب کرتے اور باور نہ کرتے تھے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ اور البتہ چکھائیں گے ہم بکنے والوں کو مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى عذاب میں سے جو بہت نزدیک ہے اور بہت چھوٹا ہے دنیا میں کہ قتل اور قید ہونا ہے یا قحط دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ کم بڑے عذاب سے کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ یعنی جو لوگ اُن میں سے باقی رہیں يَرْجِعُوْنَ ۝ پھریں راہ حق کی طرف اور کفر سے توبہ کریں موضح میں ہے کہ بہت چھوٹا عذاب جمع حطام[2] ہے اور بہت بڑا عذاب کسب اثام[3] اور بعضوں کے نزدیک ادنیٰ عذاب قبر کا ہے اور اکبر عذاب دوزخ ابو سلیمان دارانی قدس سرہ نے کہا ہے کہ ادنیٰ خذلان[4] ہے اور اکبر نیران[5] لباب میں نقاش کی تفسیر سے منقول ہے کہ ادنیٰ عذاب

وقف غفران

[1] سنان برچھی کا پھل ۱۲ [2] حطام دنیا کا تھوڑا مال ۱۲ [3] اثام ایک میدان ہے دوزخ میں ۱۲ [4] خذلان چھوڑ دینا یہاں بندے کو خدا کا چھوڑ دینا مراد ہے ۱۲ [5] نیران دوزخ ۱۲

نرخ کی گرانی ہے اور اکبر عذاب امام مہدیؑ کا نکلنا ہے مع شمشیر آبدار اور بعضوں نے کہا ہے کہ ادنیٰ عذاب دنیا کی خواری ہے اور اکبر عذاب عقبیٰ کی
نگونساری یعنی گناہ میں پڑنا اور درجات۔ قرب الٰہی سے گرنا **بیت**

دور ماندن از وصال او عذاب اکبرست آتش سوز فراق او عذاب بدترست

وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہے بڑا ظالم مِمَّنْ ذُكِّرَ اُس شخص سے جو نصیحت کیا جائے بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اپنے رب کی آیتوں کے ساتھ یعنی
قرآن سے ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ط پھر مُنھ پھیرے اُس سے اور اُس میں غور و تامل نہ کرے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ○ بیشک
ہم مشرکوں سے بدلہ لینے والے ہیں ہلاک اور عذاب کرکے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہم نے دی مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو کتاب توریت
جس طرح تمھیں دیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ پس نہ ہو شک میں مِّنْ لِّقَآئِهٖ دیدار موسیٰ علیہ السلام سے
وسیط میں ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے وعدہ کیا تھا کہ دنیا سے رحلت کرنے کے قبل تم حضرت موسیٰ کو دیکھو گے
یہاں اُس وعدہ کی تاکید کے واسطے فرماتا ہے کہ موسیٰ کی ملاقات میں شک نہ کرو جب حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو معراج ہوئی تو حضرت موسیٰ کو
چھٹے آسمان پر دیکھا عرش پر جاتے وقت بھی اور زمین پر آتے وقت بھی وَجَعَلْنٰهُ اور کردی ہم نے وہ کتاب جو موسیٰ پر اُتاری تھی هُدًى
لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ ج راہ دکھانے والی بنی اسرائیل کو وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اور کردیے بنی اسرائیل میں سے اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ
پیشوا کہ خلق کو اُنھوں نے راہ دکھائی احکام توریت کے ساتھ بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے لَمَّا صَبَرُوْا ط جبکہ اُنھوں نے صبر کیا ایمان پر یا قوم کی
شدتوں پر یا عبادت کرکے یا بُری باتوں سے بچکر وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تھے کہ ہماری آیتوں سے یعنی اُن علامتوں کے ساتھ جو ہم نے موسیٰ کو دی
تھیں يُوْقِنُوْنَ ○ یقین رکھتے تھے اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ يَفْصِلُ وہ حکم کریگا بَيْنَهُمْ لوگوں کے درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قیامت کے دن فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ اُس میں کہ تھے جس میں يَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے امر دین میں سے تو حکم الٰہی اُس دن جدا کردیگا
اُسے جو حق پر تھا اُس سے جو باطل پر تھا اور ہر ایک کو اُس کے مناسب حال جزا ملے گی اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا راہ نہیں دکھائی اور بیان نہیں
کیا اہل مکہ کے واسطے عذابوں میں سے جو تکذیب کرنے والوں کو پہونچا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کردیے ہم نے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُن سے
مِّنَ الْقُرُوْنِ قرنوں والوں میں سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود کہ يَمْشُوْنَ چلتے ہیں وہ یعنی اہل مکہ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ط اُن کے مکانوں اور
مسکنوں میں اور سفر کے حال میں وہاں ان کا گذر ہوتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ جو ہم نے اگلے زمانے والوں کو ہلاک کردیا اس ہلاک کرنے
میں لَاٰيٰتٍ ط البتہ عبرتیں ہیں اگلی امتوں کے واسطے اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ○ کیا پھر نہیں سنتے یعنی عقل کے کان سے نہیں سُنتے اَوَلَمْ
يَرَوْا کیا وہ نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اس بات کو کہ ہم پانی چلاتے ہیں یعنی مینھ اور بہیا بھیجتے ہیں اِلَى الْاَرْضِ
الْجُرُزِ بے گھاس کی زمین پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ جُرُز ملک یمن میں ایک موضع کا نام ہے کہ نہروں کا پانی وہاں نہیں پہونچتا تو حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ ہم پانی اُس خشک زمین میں پہونچاتے ہیں فَنُخْرِجُ بِهٖ پھر نکالتے ہیں ہم اُس پانی کے سبب سے زَرْعًا کھیت اور بعضوں نے کہا ہے
کہ غلے اور درخت مراد ہیں تَاْكُلُ مِنْهُ کھاتے ہیں اُس میں سے اَنْعَامُهُمْ چار پائے اُنکے گھاس اور درخت کے پتے وَاَنْفُسُهُمْ ط
اور وہ خود کھاتے ہیں دانے اور میوے اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ○ کیا پھر نہیں دیکھتے وہ یہ قدرت کی نشانی تاکہ کمال قدرت الٰہی پر دلیل پکڑیں
اور جان لیں کہ جو خدا خشک زمین میں گھاس اُگانے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد لوگوں کو پھر زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے وَيَقُوْلُوْنَ
اور کہتے ہیں کفار مکہ کہ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ کب ہوگی یہ فتح جو مومن کہتے ہیں کہ اللہ عنقریب ہمیں مشرکوں پر فتح دے گا یعنی کافروں نے جلدی کی

ثلثۃ ع

لکھا ہے کہ ابی معمر بن جمیل بن اوس زبان آور اور منشی آدمی تھا بار ہا کہتا کہ میرے دو دل ہیں ایک سے سمجھتا ہوں اُس سے زیادہ جو محمد سمجھتے ہیں
اور عرب اُسے ذوالقلبین یعنی دو دل والا کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگا ہوا مکۂ معظمہ کو جاتا تھا تو ایک جوتا اُس کے ہاتھ میں تھا ایک پانوں میں
ابو سفیان اسے ملا اپنی قوم کی خبر پوچھی دو دلے نے جواب دیا کہ بعضے قتل ہوئے کچھ بھاگ گئے ابو سفیان بولا کہ تیری جوتیوں کا کیا حال ہے
ایک پانوں میں ہے ایک ہاتھ میں ابو معمر نے دیکھا تو واقعی ایک پانوں میں ہے ایک ہاتھ میں ہے پس کہنے لگا کہ میں تو جانتا تھا کہ دونوں جوتے
میرے پانوں میں ہیں پس حق تعالیٰ نے اُسے جھوٹا کر دیا اور معلوم ہو گیا کہ اُس کے دو دل نہیں ہیں اور اس باب میں آیت نازل ہوئی کہ مَا
جَعَلَ اللّٰهُ نہیں پیدا کیا اللہ نے لِرَجُلٍ کسی مرد کے واسطے مِّنْ قَلْبَيْنِ دو دل سے فِيْ جَوْفِهٖ اس کے درون یعنی سینہ میں
اس واسطے کہ دل روح حیوانی کا معدن اور قوتوں کا منبع ہے تو ایک دل سے زیادہ نہ ہونا چاہیے اس واسطے کہ روح حیوانی ایک ہی ہے
زاد المسیر میں ہے کہ منافق کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہیں ایک ہمارے ساتھ ایک اپنے اصحاب کے ساتھ پس
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ منافق جھوٹے ہیں حق تعالیٰ نے کسی کو دو دل نہیں دیے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِ اور نہیں کیا خدا نے تمہاری
عورتوں کو وہ عورتیں کہ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ظہار کرتے ہو تم اُن سے اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری مائیں یعنی تم جس عورت کو کہتے ہو کہ اَنْتِ
عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ یعنی تو ہمسر ہماری ماں کے برابر ہے اُس عورت کو اللہ نے تمہاری ماں نہیں کر دیا اس واسطے کہ جورو ہونے اور ماں ہونے کا
اجتماع ایک عورت میں محال ہے کہ ہو سکے جورو ہونا چاہتا ہے کہ عورت مرد کی خدمت کرے ماں ہونا چاہتا ہے کہ مرد اس عورت کی خدمت
کرے جو ماں ہے وَمَا جَعَلَ اور نہیں کیا خدا نے اَدْعِيَآءَكُمْ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو اَبْنَآءَكُمْ سگے بیٹے تمہارے اس واسطے کہ
بیٹا ہونا امر اصلی ہے اور مُنہ سے بیٹا کہہ کر پکارنا صورت عارضی ہے تو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہ ہو عرب کے نزدیک ظہار طلاق تھی
اور منہ بولا بیٹا سگے بیٹے کے مثل میراث لیتا تھا حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس طرح دو دل ایک سینہ میں اکٹھا نہیں ہوتے اسی طرح جورو ہونا
اور ماں ہونا بھی ایک عورت میں اور متبنّٰی ہونا اور حقیقی فرزند ہونا ایک شخص میں جمع نہیں ہوتا ذٰلِكُمْ یہ کہ ظہار کی ہوئی عورت کو طلاق دی ہوئی
جانتے ہو اور بنائے ہوئے بیٹے کو اصلی بیٹا کہتے ہو قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ بات ہے کہ اپنی زبانوں سے کہتے ہو اور اس بات کی کچھ حقیقت
نہیں وَاللّٰهُ اور اللہ تعالیٰ يَقُوْلُ الْحَقَّ کہتا ہے حق بات جو مطابق واقع کے ہے وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ○ اور وہ راہ
دکھاتا ہے حق راہ یہ آیت حضرت زید ابن حارث کے واسطے نازل ہوئی کہ لوگ انھیں زید بن محمد کہتے تھے حالانکہ حضرت زید ام المومنین
حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے اور حضرت خدیجہ نے حضرت زید کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نذر کیا
اور بخش دیا تھا اور آنحضرتؐ نے حضرت زید کو آزاد کر دیا اور فرزند کی طرح پرورش فرماتے تھے لوگ حضرت زید کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بیٹا کہتے تھے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ پکارو بیٹوں کو اور نسبت دو انھیں لِاٰبَآئِهِمْ اُن کے باپوں کے ساتھ هُوَ یہ پکارنا
اَقْسَطُ بہت سچ ہے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ پہلے ہم زید
بن محمد ہی کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو زید بن حارث کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا پھر اگر نہ جانو اٰبَآءَهُمْ اُن کے باپوں کو کہ
اُن کی طرف منسوب کرو فَاِخْوَانُكُمْ تو وہ تمہارے بھائی ہیں فِي الدِّيْنِ دین اسلام میں اور کہو یا اخی یعنی اے میرے بھائی وَ
مَوَالِيْكُمْ اور دوست تمہارے ہیں یا مولائی کہہ کر اُن سے خطاب کرو یعنی دوست کہہ کر پکارو وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ اور نہیں ہے تم پر
جُنَاحٌ کچھ گناہ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ اُس چیز میں کہ خطا کی تم نے بِهٖ اُسکے سبب سے جیسے زید بن محمد کہنا وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ اور مگر گناہ ہے

اُس چیز میں کہ قصد کریں قُلُوْبُكُمْ دل تمہارے اور قصداً کسی کو اُس کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب کرو وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا اُسے جو خطا کرے رَّحِیْمًا ۝ مہربان صاحب قصد پر جب وہ توبہ کرے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى پیغمبر سزاوار بہت ہے بِالْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں کے ساتھ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اُن کی ذاتوں سے ہر کام میں اس واسطے کہ پیغمبر صاحب جو حکم کریں گے بندوں کی عین صلاح اور فلاح ہے برنسبت اُنکے نفس کے کہ نفس کا حکم شقاوت کا سبب ہوتا ہے پس چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ کے نزدیک زیادہ دوست ہوں اُس کے نفس کی برنسبت یعنی حضرتؐ کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکھنا چاہیے حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک اُسے میرے ساتھ محبت نہ ہو اپنے ماں باپ اولاد اور اپنے نفس اور سب لوگوں کی محبت سے زیادہ لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ فرمایا تو سب مسلمانوں کو نکلنے کا حکم کیا بعضوں نے کہا کہ اپنے ماں باپ سے اجازت لے لیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صاحب اولیٰ تر ہیں مومنوں کے واسطے اُن کی جانوں کی برنسبت تو چاہیے کہ آپ کا حکم سب حکموں سے زیادہ اپنے اوپر لازم جانیں عین المعانی میں ہے کہ آپ کی ذات کے ساتھ محبت زیادہ رکھنا سزاوار ہے اپنی جان کے ساتھ یا اوروں کے ساتھ محبت رکھنے سے نظم

آشناں را در دو عالم اوست دوست	دوستی با دیگراں بر بوے اوست
دوستی با اصل باید کرد بس	فرع را ہر چہ دارد دوست کس
اصل داری فرع ہرگز گو مباش	تن بمان و جاں بگیر اے خواجہ تاش

وَاَزْوَاجُهٗۤ اور بیبیاں آپ کی اُمَّهٰتُهُمْ مائیں ہیں مومنوں کی تحریم اور تعظیم کی جہت سے محرمیت اور وراثت کے سبب سے نہیں اس واسطے کہ اُنھیں دیکھنا روا نہیں اور مسلمان اُن کے مال کے وارث نہیں ہیں حضرت اُبی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قرأت میں یہ عبارت یوں تھی کہ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ اس سے شفقت تمام اور رحمت لاکلام مراد ہے اور چونکہ ابتداء اسلام میں ہجرت کے سبب سے اور دوستی اور بھائی چارے کی وجہ سے میراث لیتے تھے تو حق تعالیٰ نے وہ حکم منسوخ فرمایا وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور قرابت والے بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ بعضے اُن کے بہت سزاوار ہیں بعض کے ساتھ وارث ہونے میں فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ لوح محفوظ میں یا اُس میں جو بھیجا ہے قرآن میں سے یعنی وہ آیت جس میں وراثت کا بیان ہے اور حکم فرمایا کہ اُولُو الْاَرْحَام بہت مستحق ہیں میراث پانے کے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں سے یعنی انصار سے وَالْمُهٰجِرِیْنَ اور مہاجروں سے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ان کے باہم برادری کر دی تھی اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا مگر یہ کہ کرو اپنی زندگی میں اِلٰۤى اَوْلِیٰٓئِكُمْ اپنے دوستوں کے ساتھ مَّعْرُوْفًا نیکی یا وصیت کرو اُس کے واسطے جسے دوست رکھتے ہو كَانَ ذٰلِكَ ہے یہ جو ذکر کیا گیا پیغمبر کا اولیٰ ہونا اور ذوی الارحام کا میراث لینا فِی الْكِتٰبِ لوح محفوظ میں یا قرآن میں مَسْطُوْرًا ۝ لکھا ہوا اور ثابت وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کر اُسے کہ لیا ہم نے مِنَ النَّبِیّٖنَ پیغمبروں سے مِیْثَاقَهُمْ عہد ان کا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کریں اور خدا کی عبادت کی طرف بلائیں اور ایک دوسرے کی تصدیق کریں اور اُمت کو نصیحت کریں یا ہر ایک کو بشارت دیں اُس پیغمبر کی کہ اُن کے بعد ہوں گے اور یہ عہد پیغمبروں سے روز الست میں لیا تھا وَمِنْكَ اور لیا ہم نے تم سے بھی عہد اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکھنا چاہیے ۱۲

۱ یعنی سب مسلمانوں پر حرام ہیں ماں کی طرح اور سب مسلمانوں پر اُن کی تعظیم واجب ہے ماں کے مثل ۱۲ ۲ یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے باپ ہیں اور آپ کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں ۱۲

وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور ان سب پیغمبروں سے بھی عہد لیا جن کا ذکر ہوا ان پیغمبروں کے ذکر کی تخصیص اس واسطے ہے کہ یہ اولوالعزم ہیں اور ہمارے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا ذکر سب سے مقدم آپ کی تعظیم کی جہت سے ہے وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہم نے سب پیغمبروں سے مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ عہد مضبوط قسم کے ساتھ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ تاکہ پوچھے خدا سچوں یعنی پیغمبروں سے عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ اُن کی سچائی اُس بات میں جو اُنھوں نے اپنی قوم سے کہی یا قوم کی تصدیق کا حال کہ انھوں نے ان پیغمبروں کی تصدیق کی وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہے خدا نے لِلْكٰفِرِيْنَ کافروں کے واسطے جو رسولوں کا ایمان نہیں لائے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوْا یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت اللہ کی جو اُس نے انعام کی تم پر اِذْ جَآءَتْكُمْ جب آئے تمھارے پاس جُنُوْدٌ لشکر جیسے قریش غطفان کنانہ یہود دس ہزار آدمی کے قریب فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پھر بھیجا ہم نے اُن پر رِيْحًا ہوا کو اس سے بادصبا مراد ہے وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ اور وہ لشکر جن کو تم نے نہیں دیکھا یعنی فرشتے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرًا ۝ۚ دیکھنے والا اس آیت میں جنگ احزاب کا بیان ہے اور مجملاً وہ قصہ اس طرح پر ہے کہ بنی نضیر کو جلا وطن کرنے کے بعد یحییٰ بن اخطب یہود کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ میں گیا اور ابوسفیان اور اس کے تابعوں سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرنے پر عہد باندھا اور قریش اور علما رعرب میں سے دس ہزار سے زیادہ جمع کر کے مدینۂ منورہ کی طرف عازم ہوا یہ خبر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی مدینۂ منورہ سے تین ہزار آدمی لے کر آپ روانہ ہوئے اور آپ کا لشکرگاہ جبل سلع کے سامنے مقرر ہوا وہاں سب مسلمان اُترے آپ نے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے باب میں اصحاب سے مشورہ کیا وہ شمار میں بہت اور ہتھیاروں سے آراستہ تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خندقوں کی وضع سے واقف تھے کہ عجم کے شہروں میں ہوتی ہیں اُن کا کچھ حال بیان کیا حضرتؐ کی رائے عالی نے اُسے قبول فرمایا پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر زمین تقسیم فرما دی اور خندق کھودنے کا اشارہ فرمایا صحابہ اُس کام میں مشغول ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفس نفیس مٹی نکالنے میں مشغول تھے اور صحابہ کو فتح کی خوشخبری دیتے اور زبان مبارک پر یہ دعا جاری تھی کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ[1] اس اثنا میں ایک بہت بڑا پتھر خندق میں ظاہر ہوا کہ تبر وغیرہ اُس پر کام نہ کرتا تھا صحابہ نے حضرتؐ کو خبر کی آپ پتھر کے قریب تشریف لائے اور کدال دست مبارک میں لیا بسم اللہ کہہ کر اُس پتھر پر کدال مارا دو انگل پتھر اُس میں سے ٹوٹا اور ایک نور بجلی کی طرح چمکا اس روشنی میں نظر مبارک ملک شام کے محلوں پر پڑی پس آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر ملک شام کی کنجیاں مجھے عطا ہوئیں دوبارہ پھر آپ نے اُس پتھر پر کدال مارا تھوڑا پتھر ٹوٹا اور نور چمکا اُس میں ملک یمن کے محل حضور کو نظر آئے آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر یمن کی کنجیاں میرے قبضۂ اختیار میں دیں تیسری مرتبہ تمام پتھر ٹوٹ گیا اور بہت نور اُس میں سے چمکا کسریٰ کے اونچے اونچے مکانات آپ کو اُس نور میں نظر آئے فرمایا کہ اللہ اکبر فارس کے ملک میرے قبضۂ قدرت میں آئے منافق بولے کہ یہ مرد خلق کو دم دیتا ہے دشمنوں کے خوف سے آج تو خندق کھودتا ہے اور ملک فارس اور یمن اور شام فتح کرنے کا وعدہ کرتا ہے غرضکہ چھ دن میں خندق کی مہم ختم ہوئی اور خندق کھد چکی تو دشمنوں کا لشکر وہاں پہونچا مالک بن عوف اور عتبہ بن حصن اور غطفان اور فزارہ اور یہود اُس میدان کے اوپر سے آئے جو مدینہ کے مشرق طرف ہے اور ابوسفیان وغیرہ کفار قریش اُس میدان کی دوسری طرف سے کہ مغرب کی جانب ہے ظاہر ہوئے اور بنو قریظہ جنھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد باندھا تھا ابن اخطب کے بھڑکانے سے وہ عہد توڑ کر کافروں کے

[1] اے اللہ بیشک عیش آخرت کی عیش ہے تو بخش دے مہاجرین اور انصار کو ۱۲

مددگار ہو گئے اور کفار کے لشکر کی ہیبت اور کثرت دیکھ کر ضعیف مسلمانوں کے دل ہٹ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ یاد کرو اُسے کہ جب آ پڑے تم پر لشکر مِّنْ فَوْقِكُمْ تمھارے اوپر سے یعنی میدان کے اوپر کی جانب سے وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور تمھارے نیچے سے یعنی میدان کے جانب اسفل سے وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ اور جب بدل گئیں آنکھیں اپنے گڑھوں میں اور کمی کرنے لگیں خوف کے مارے وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور پہونچے دل حلقوں میں خوف کے مارے اس واسطے کہ پھیپڑا شدت سے پھول جاتا ہے اور دل اُس کی بلندی کے سبب سے حلق تک پہونچتا ہے وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ○ اور گمان کیے اللہ کے ساتھ انواع و اقسام کے گمان مخلصوں کو تو یہ گمان کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کرے گا اور مومنوں کو فتح دے گا اور منافقوں کو یہ گمان کہ لشکر اسلام ان لشکروں سے لڑنے کی تاب نہ لا کر تباہ ہو جائے گا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وہاں آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم لوگ راہ تزلزل سے ممتاز ہوئے وَزُلْزِلُوْا اور ہلا دیے گئے زِلْزَالًا شَدِيْدًا ○ ہلانا سخت یعنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے یہاں تک کہ بد دل لوگوں نے سفر کا ارادہ کر دیا اور بے صبروں نے جدا ہو جانے کا قصد کیا۔ بیت

آرام ز دل بشد دل از جائے
ہوش از سر رفت و قوت از پائے

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کر یہ کہ کہا منافقوں نے جیسے ابن قشیر نے وَالَّذِيْنَ اور اُن لوگوں نے فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہے یعنی ضعف اعتقاد کہ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وعدہ نہیں دیا ہم کو اللہ وَرَسُوْلُهٗٓ اور اُسکے رسول نے شام اور یمن کی فتح کا اِلَّا غُرُوْرًا ○ مگر وعدہ فریب کے ساتھ یعنی وہ دل لگی اور دم دینے کی بات تھی وَاِذْ قَالَتْ اور اُسے بھی یاد کرو کہ کہا طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے منافقوں میں سے جیسے اوس بن قبطی اور ابو عرابہ اور ابن ابی نے کہ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ اے یثرب والو یثرب ایک زمین ہے کہ مدینہ طیبہ اُسکے ایک ناحیہ میں واقع ہے غرضکہ ان منافقوں نے مدینہ کے لوگوں سے کہا کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ نہیں جگہ رہنے کی ہے تمھارے واسطے محمد عربی کے لشکرگاہ میں یا یہاں تمھیں کھڑے ہونے کی کیا وجہ فَارْجِعُوْا ج تو پھر جاؤ تم اپنے گھروں کو مدینہ میں یا دین اسلام پر قائم رہنے کی تم کو کوئی وجہ نہیں تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر جاؤ اور محمد عربی کو دشمنوں کے حوالے کر دو پس دیکھا کہ وَيَسْتَاْذِنُ اور پھر جانے کی اجازت چاہتے ہیں فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ ایک گروہ کے لوگ منجملہ اُنکے نبی سے یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اجازت چاہنے لگے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں کہ اِنَّ بُيُوْتَنَا یقینی ہمارے گھر مدینہ میں عَوْرَةٌ ج خالی ہیں اور مضبوط نہیں وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ حال آنکہ اُنکے گھر خالی نہ تھے اور اُن میں کچھ نقصان نہ تھا خوب مضبوط تھے اِنْ يُّرِيْدُوْنَ نہ چاہتے تھے اس جانے سے اِلَّا فِرَارًا ○ مگر بھاگ جانا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل ہو جائیں مدینہ میں لشکر کفار عَلَيْهِمْ اُن پر مِّنْ اَقْطَارِهَا اُسکے اطراف سے یعنی اگر دفعتہ کفار مدینہ میں آ جائیں اور اُسکے گرداگرد گھیر لیں ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ پھر سوال کیے جائیں بھاگنے والے فتنہ کا یعنی اگر کفار مدینہ میں گھیر کر اُن سے کہیں کہ تم شرک اختیار کر دو یا مسلمانوں سے لڑو تو لَاٰتَوْهَا ضرور وہ برپا کر دیں فتنہ یعنی کفار کا کہا مان لیں وَمَا تَلَبَّثُوْا اور نہ دیر کریں بِهَآ فتنہ اُٹھانے کی اِلَّا يَسِيْرًا ○ مگر تھوڑی سے بلکہ بہت جلد مشرک ہو جائیں یا مسلمانوں سے محاربہ اور مقاتلہ کرنے لگیں وَلَقَدْ كَانُوْا اور تحقیق کہ تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ انابت کی رو سے عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تھا اُنھوں نے مِنْ قَبْلُ اُس کے پہلے سے یعنی جنگ اُحد کے دن اُنھوں نے عہد کیا تھا کہ ہرگز لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ط پیٹھیں نہ پھیریں گے لڑائی میں وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہے عہد خدا کا مَسْئُوْلًا ○ پوچھا گیا یعنی اُس پر سوال کیا جائے گا اور عہد توڑنے یا وفا کرنے کی جزا اُن کو دیں گے قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ

نقف معا عند المتقدمین

علیہ وآلہ وسلم کو کسی وجہ سے لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ فائدہ نہ دے گا تم کو بھاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ اگر بھاگو گے تم مِّنَ الْمَوْتِ موت سے اَوِ الْقَتْلِ
یا قتل سے اس واسطے کہ ہر شخص کو وقت معین پر موت آنا یا قتل ہونا لازم ہے کہ حکم قضا اُس کے ساتھ جاری ہوتا ہے وَاِذًا اور اُس وقت جب کہ
بھاگ جائیں یعنی اگر بھاگنا نفع کرے اور تمھاری مہم تاخیر میں پڑے تو لَّا تُمَتَّعُوْنَ نہ فائدہ دیے جائیں گے اِلَّا قَلِيْلًا۝ مگر تھوڑا زمانہ
اس واسطے کہ آخر فنا ہونا ہے **بیت**

که بازروی براه عدم نمی آرد • کرے نهد قدم اندر سرائے کون و فساد

قُلْ کہہ کہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ کون ہے وہ جو بچائے تم کو مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ سُوْٓءًا
تمھارے ساتھ برائی اور شکست اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ یا چاہے تمھارے ساتھ نعمت اور نصرت تو وہ کون ہے جو منع کرے اُسے وَلَا يَجِدُوْنَ
لَهُمْ اور نہیں پاتے ہیں لوگ اپنے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَلِيًّا کوئی دوست کہ نفع پہونچائے وَّلَا نَصِيْرًا۝ اور نہ کوئی
یا رو مددگار کہ ضرر کو روکے اور زاد المسیر میں ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکرگاہ سے مدینہ منورہ میں گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ
عیش وطرب کا اسباب مہیا کیے ہوئے شراب اور نقل اپنے سامنے رکھے تھا وہ بولا کہ اے بھائی تو یہاں عیش وطرب میں گزرانے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نیزہ اور تلوار کریں بھائی نے جواب دیا کہ تو آ بیٹھ کہ تجھے اور تیرے دوستوں کو بلا گھیرے ہوئے ہے محمد عربی ہرگز اس معرکہ سے
سلامت نہ بچیں گے وہ مرد پھرا اور بولا کہ جاتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیری باتوں کی خبر سناتا ہوں جب حضرت کے پاس پہونچا حضرت
جبریلؑ اُس سے پہلے ہی آچکے تھے اور یہ آیت لاچکے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ تحقیق کہ جانتا ہے اللہ الْمُعَوِّقِيْنَ باز رکھنے والوں کو
نصرتِ رسولؐ سے مِنْكُمْ تمھارے گروہ میں سے وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں سے کہ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ
آؤ ہماری طرف اور بعضوں نے کہا ہے کہ منافق لوگ مسلمانوں کو ڈراتے تھے یا ابوسفیان یا یہود منافقوں کو کہتے تھے کہ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور
محمد عربی کی یاری اور مددگاری سے بھاگو منافقوں نے یہود کی بات سُنی اور لڑائی سے پہلوتہی کرتے تھے جیسا کہ خود فرماتا ہے کہ وَلَا يَاْتُوْنَ
الْبَاْسَ اور نہیں آتے ہیں منافق لوگ کفار کی لڑائی میں اِلَّا قَلِيْلًا۝ۙ مگر تھوڑا آنا یا تھوڑی لڑائی کرتے ہیں دکھانے سنانے کی
راہ سے اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ اُس حال میں کہ بخیل ہیں مدد دینے میں یا خرچ دینے میں یا یہ نہیں چاہتے کہ فتح اور غنیمت تم کو پہونچے فَاِذَا جَآءَ
الْخَوْفُ پھر جب آتا ہے دشمن کا خوف رَاَيْتَهُمْ دیکھتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ کمال بددلی کی وجہ سے يَنْظُرُوْنَ
اِلَيْكَ دیکھتے ہیں تمھاری طرف تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ پھرتی ہیں اُن کی آنکھیں اپنے گڑھوں میں كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مانند اُسکے
جس پر پوشیدہ کیا ہو یعنی غش کھا کر بیہوش ہوگیا ہو مِنَ الْمَوْتِ ۚ سکرات موت کے سبب فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پھر جب جاتا رہے خوف
تو سَلَقُوْكُمْ قریب ہے کہ رنج دیں تم کو دشمن اور سخت کہیں بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ سخت زبان سے یعنی تیز زبانی کریں اَشِحَّةً اُس حال میں
کہ بخیل ہیں عَلَى الْخَيْرِ ؕ مال غنیمت پر یعنی جب غنیمتوں کے مال تقسیم ہوتے وقت لڑتے جھگڑتے ہیں تو اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا وہ لوگ
نہیں ایمان لائے ہیں فَاَحْبَطَ اللّٰهُ پس باطل کر دیے ہیں اللہ نے اَعْمَالَهُمْ ؕ عمل اُن کے یعنی جو جہاد اُنھوں نے دیا اور غرض کے سبب سے
کیا ہے وہ باطل اور نامقبول ہے یا اللہ ظاہر کر دے گا اُن کے اعمال کا باطل ہونا وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہ ظاہر کر دینا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا۝
خدا پر آسان يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ گمان کرتے ہیں یہ گروہ احزاب کو یعنی کافروں کے لشکر کو کہ وہ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ نہیں چلے گئے ہیں
یعنی منافق ایسے ڈرے ہیں اور اس طرح اُنھوں نے جی چھوڑ دیے ہیں کہ باوجود اس بات کے کہ منافق لوگ شکست کھا گئے ہوں مگر یہ منافق یہی

گمان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ کو گھیرے ہوئے لڑنے کو کھڑے ہیں وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ اور اگر آئیں وہ لشکر دوبارہ تو یَوَدُّوْا دوست رکھتے ہیں منافق اور تمنا کرتے ہیں لَوْ اَنَّهُمْ یہ کہ وہ بَادُوْنَ صحرانشین ہوں فِی الْاَعْرَابِ درمیان عرب کے یعنی منافق لوگ بے دلی کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ مدینہ کے اندر نہ رہیں بلکہ جنگلوں میں جاکر بیٹھ رہیں یَسْاَلُوْنَ پوچھتے ہیں آنے جانے والوں سے عَنْ اَنْبَآئِكُمْ تمھاری خبروں میں سے اور دشمنوں کی کیفیت اور جو کچھ تمھارے اُن کے درمیان گذری ہو وَلَوْ كَانُوْا اور اگر ہوں فِیْكُمْ تمھارے درمیان یعنی مدینہ میں اور دشمنوں سے مقابلہ ہو تو مَّا قٰتَلُوْٓا نہ قتال کریں اِلَّا قَلِیْلًا ؏ مگر تھوڑا سا لَقَدْ كَانَ تحقیق کہ ہے لَكُمْ تمھارے واسطے اے لا دو اور اے بے دلو فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ کے افعال میں اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اقتدا اچھی یعنی آپ کی متابعت جس طرح آپ لڑائی میں ثابت قدم اور سختیوں مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں تم بھی ویسا ہی کرو یا آپ کی ذات میں پیروی کرنے کے واسطے نیک خصلتیں ہیں لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ اُس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہے ثواب الٰہی یا لقائے الٰہی کی وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ اور روز آخرت کی نعمتوں کی وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ۝ اور اُسکے واسطے جس نے یاد کیا خدا کو بہت دل اور زبان سے موضح میں ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دیدی تھی احزاب یعنی کفار کے لشکروں کے آنے کی اور فرما دیا تھا کہ اُن کے اکٹھا ہونے سے تم پر کام سخت ہو جائے گا اور آخر تم ہی اُن پر فتح پاؤ گے وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ اور جب دیکھا ایمان والوں نے لشکروں کو جنگ خندق کے دن کہ لشکر اسلام کے سامنے اُنھوں نے صف باندھی تو قَالُوْا کہا مسلمانوں نے کہ هٰذَا یہ ہے مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وہ چیز جس کا وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ نے کہ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَرَسُوْلُهٗ اور وہ جو فرمایا تھا خدا کے رسول نے کہ سَیَشْتَدُّ الْاَمْرُ بِاجْتِمَاعِ الْاَحْزَابِ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ اور سچ کہا خدا نے اور اُس کے رسول نے وَمَا زَادَهُمْ اور نہیں زیادہ کیا لشکروں کے دیکھنے نے مسلمانوں کے واسطے اِلَّآ اِیْمَانًا مگر باور کرنا اللہ کے وعدوں کا وَّتَسْلِیْمًا ۝ اور گردن جھکا دینا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے اس واسطے کہ دونوں جہان کی سعادت اس گردن جھکانے میں مندرج ہے **بیت**

ہر کہ دارد چوں قلم سر برخطِ فرمانِ او — مے نویسد بخت طغرائے شرف بر نامِ او

لکھا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعضوں نے نذر کی تھی جیسے حضرت حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن النضر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے کہ جب میدان جنگ میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں ثابت قدم رہ کر کفار سے خوب مقابلہ اور مقاتلہ کریں گے اور جب تک شربت شہادت نہ پییں آرام نہ لیں گے تو حق تعالیٰ اُن کی صفت میں فرماتا ہے کہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں میں سے رِجَالٌ صَدَقُوْا مرد ہیں کہ سچ کی ہے اُنھوں نے مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ وہ چیز کہ عہد باندھا ہے خدا کے ساتھ اُس چیز پر کہ قتال پر ثابت رہنا ہے حضرت ملک متعال کی رضامندی کے واسطے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی تو اُن میں سے کوئی ہے جس نے گذارا یعنی وفا کی نَحْبَهٗ اپنی نذر اور قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے حمزہ اور مصعب اور انس رضی اللہ عنہم وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ اور اُن میں سے کوئی ہے کہ انتظار کرتا ہے جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا بَدَّلُوْا اور نہیں بدلا انھوں نے اپنا عہد تَبْدِیْلًا ۝ بدل کر اور اپنی بات سے نہیں پھرے لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ تاکہ جزا دے اللہ الصّٰدِقِیْنَ سچوں کو یعنی عہد وفا کرنے والوں کو بِصِدْقِهِمْ اُن کی سچائی پر یعنی فرمانبرداری پر

ل کیا گمان کیا تم نے یہ کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں آئی تم کو حالت اُن لوگوں کی کہ گذرے پہلے تم سے ۱۲ ت قریب ہے کہ سخت ہو جائے کام لشکروں کے جمع ہونے سے ۱۲

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اور تاکہ عذاب کرے منافقوں کو اِنْ شَآءَ اگر چاہے کہ وہ نفاق پر مریں اَوْ يَتُوْبَ یا پھرے توفیق توبہ کے ساتھ عَلَيْهِمْ ۭ اُن پر یعنی اُن کو توبہ کی توفیق دے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے غَفُوْرًا بخشنے والا جو توبہ کرے رَّحِيْمًا ۚ مہربان اُس پر جو توبہ پر مرے لکھا ہے کہ بیس روز یا ستائیس دن لشکر ظاہر مدینہ پر ٹھہرے روز خندق کے کنارے آتے اور دونوں طرف سے تیر اور پتھر کی لڑائی ہوتی راتوں کو شبخون مارنے کا ارادہ کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس صحابہ کو ساتھ لے کر شبخون کے دفع میں مشغول ہوتے ایک دن عمرو بن عبید نام کافر کہ شجاع عرب تھا اور اُسے ہزار جنگی آدمیوں سے مقابل کرتے تھے عرب کے چار شجاع کافر ساتھ لیے ہوئے خندق اُتر کر سامنے آیا اور مقابل طلب کیا پس عمرو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور نوفل کو مسلمانوں نے سنگسار کیا اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُس کی کمر دو ٹکڑے کر دی پس کافروں کا دل ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ منگل بدھ تین دن تک مسجد میں فتح کے واسطے دعا کی بدھ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان میں فتح کا انتظار ہوا اور حق تعالیٰ نے بادصبا کو لشکر اسلام کی مدد کے واسطے بھیجا **بیت**

باد صبا ہبست میاں نصرت ترا دیدی چراغ را کہ کند بادیا وری

پس صبا نے اُس لشکر میں زلزلہ ڈال دیا اور اُن کی آگیں بجھانے لگی اور فرشتوں نے آسمان سے اُتر کر اُنکے خیموں کی رسیاں توڑ دیں اور میخیں اُکھاڑ ڈالیں وہ عاجز ہو کر بھاگ نکلے اور بے دغدغہ قتال یمن واقبال کی کنجیوں سے فتح و نصرت کے دروازے کھُل گئے **بیت**

بے دردسر نیزہ وآمد شد شمشیر آں فتح کہ مفتاح اماں بود برآمد

وَرَدَّ اللّٰهُ اور پھیرا اللہ نے مدینہ سے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُن لوگوں کو جو ایمان نہ لائے اُس کا یعنی احزاب کا بِغَيْظِهِمْ اُن کے غصہ کے ساتھ یعنی وہ غصہ میں بھرے ہوئے پھرے لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ نہ پائی اُنھوں نے نصرت اور غنیمت وَكَفَى اللّٰهُ اور کفایت کی اللہ نے الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ مومنوں کو لڑائی بادصبا اور فرشتوں کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا اور ہے اللہ قوی قادر جو کچھ چاہے اُسکے پیدا کرنے پر عَزِيْزًا ۚ غالب سب چیزوں پر کافروں کے بھاگ جانے کے بعد حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑائی کے واسطے مسلمان جائیں اس واسطے کہ اُنھوں نے عہد توڑ کر کافروں کی مدد کی تھی لشکر اسلام نے پندرہ دن رات اُن کا محاصرہ کیا اور اُن پر کام تنگ ہوا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہ امیر لشکر تھے اُن کے حکم سے مسلمان اُترے اور سعد نے حکم فرمایا کہ اُن کے مردوں کو قتل کریں عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنائیں اور اُن کے مال مومنوں پر تقسیم کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد تم نے وہ حکم کیا کہ حق تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر وہی حکم دیا تھا تو حق تعالیٰ اس واقعہ کی خبر دیتا ہے کہ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ اور اُتارا خدا نے اُن لوگوں کو جنھوں نے مدد دی ہے احزاب کو اور اُن کے پشت پناہ ہو گئے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت میں سے یعنی یہود قریظہ کو مِنْ صَيَاصِيْهِمْ اُن کے قلعوں سے وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈال دیا اُن کے دلوں میں خوف پیغمبر اور اُن کے لشکر کا فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو نو سو تک اُن میں سے یا سات سو تک قتل ہوئے وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ اور بردہ اور قیدی پکڑتے ہو ایک گروہ یعنی ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کرتے ہو وَاَوْرَثَكُمْ اور میراث دی تم کو اَرْضَهُمْ اُن کی زمین یعنی کھیت اور باغ وَدِيَارَهُمْ اور اُن کے گھر یعنی قلعے وغیرہ وَاَمْوَالَهُمْ اور اُن کے مال نقد جنس چارپائے وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـــُٔوْهَا ۭ اور دی تم کو وہ زمین کہ نہیں گئے ہو اُس میں یا اُس کے مالک نہیں ہوئے ہو اس سے مراد خیبر ہے یا دیار روم یا ممالک فارس اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو زمین قیامت تک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے وہ اس خبر میں داخل ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۧ ہر چیز پر قادر تو تمھوں کے

ع ۳

فتح کرنے اور اُن پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم کردینے پر بھی قادر ہے **بیت**

لشکر عزم ترا فتح وظفر ہمراہ است
لاجرم ہر نفس اقلیم دگر میگیرد

ارباب سیر اس بات پر ہیں کہ ہجرت کے نویں برس حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے بیبیوں سے جدائی اختیار کرکے قسم کھائی کہ مہینہ بھر تک اُن سے نہ ملوں گا اور سبب یہ تھا کہ بیبیاں روٹی کپڑا آپ کے مقدور سے زیادہ مانگتی تھیں جیسے بردیمانی[۱] اور دق مصری[۲] اور مثل اس کے اور ایسی چیزوں کی طمع کرتی تھیں جو آپ کے قبض وتصرف میں نہ تھیں اور اسباب مانگتی تھیں جو کتب سیر میں مذکور ہے اور بہر تقدیر آپ نے غمگین اور ملول ہوکر اُن سے کنارہ کیا اور مسجد کے ایک گوشہ میں آپ رونق افروز رہے اُنتیس[۲۹] دن کے بعد کہ وہ مہینہ بھی اُنتیس[۲۹] دن کا ہوا تھا حضرت جبریل یہ آیت تخییر[۳] لائے کہ **یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ** اے پیغمبر **قُلْ لِاَزْوَاجِكَ** کہہ دو اپنی بیبیوں سے کہ **اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ** اگر ہو تم چاہتیاں **الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا** زندگی دنیا کی یعنی دنیا میں عیش وآرام کرنا **وَزِیْنَتَهَا** اور آرایش دنیا کی جیسے لباس فاخرہ اور زیور پُر تکلف **فَتَعَالَیْنَ** تو آؤ **اُمَتِّعْكُنَّ** دوں میں تم کو متاع طلاق **وَاُسَرِّحْكُنَّ** اور رہا کردوں میں تم کو **سَرَاحًا جَمِیْلًا** ۝ رہا کرنا خوب رغبت سے کراہت سے نہیں **وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ** اور اگر ہو تم کہ چاہتی ہو ثواب اللہ کا **وَرَسُوْلَهٗ** اور اُسکے رسول کی خوشی **وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ** اور نعمت آخرت کی **فَاِنَّ اللّٰهَ** تو بیشک اللہ نے **اَعَدَّ** تیار کیا ہے **لِلْمُحْسِنٰتِ** نیک کام کرنے والی عورتوں کے واسطے **مِنْكُنَّ** تم میں سے یعنی وہ بیبیاں جو دوسری شئ اختیار کریں اُن کے واسطے ہے **اَجْرًا عَظِیْمًا** ۝ اجر بڑا کہ دنیا کی مزخرف چیزیں اُسکے مقابلہ میں حقیر اور کم ہیں لکھا ہے کہ بیبیوں میں سب سے پہلے جس نے خدا اور رسول کو اختیار کیا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں **یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ** اے پیغمبر کی بیبیو **مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ** جو کوئی لائے تم میں سے **بِفَاحِشَةٍ** بُرے کام **مُّبَیِّنَةٍ** کھلے ہوئے کہ وہ رسول مقبول کی نافرمانی ہے اور بکرنے مُبَیِّنَہ کی یے کو زبر پڑھا ہے یعنی کام ناپسندیدہ ظاہر کیا ہوا جو تم میں سے کریں گی تو **یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ** دونا کیا جائے گا اُس کے واسطے عذاب **ضِعْفَیْنِ** دو حصے اُس کی بہ نسبت جو اوروں کی عورتوں کے واسطے ہو اس واسطے کہ ان بیبیوں سے گناہ کا ہونا بہت بُرا ہے **وَكَانَ ذٰلِكَ** اور ہے یہ عذاب کا دونا کرنا **عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا** ۝ اللہ پر آسان فقط

وَمَنْ یَّقْنُتْ اور جو کوئی کرے ہمیشہ فرمانبرداری **مِنْكُنَّ** تم میں سے کہ پیغمبر کی بیبیاں ہو **لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ** اللہ اور اُس کے رسول کی **وَتَعْمَلْ صَالِحًا** اور کرے نیک کام تو **نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا** دیں گے ہم اُس کو اُن کا اجر **مَرَّتَیْنِ** دوبار ایک بار تو خدا کی فرمانبرداری کرنے کے واسطے اور ایک بار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ڈھونڈھنے کے لیے **وَاَعْتَدْنَا** اور تیار کی ہے ہم نے **لَهَا** اُس بی بی کے واسطے **رِزْقًا كَرِیْمًا** ۝ روزی اچھی بہشت میں اُس کے اجر سے زیادہ **یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ** اے پیغمبر کی بیبیو **لَسْتُنَّ** نہیں ہو تم **كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ** مانند ہر ایک کے عورتوں میں سے اس واسطے کہ تم کو سب عورتوں پر بڑی فضیلت ہے **اِنِ اتَّقَیْتُنَّ** اگر تم ڈرتی ہو خدا سے اور اُس کا حکم مانتی ہو **فَلَا تَخْضَعْنَ** تو نرمی اور عاجزی نہ کرو **بِالْقَوْلِ** بات کرنے میں جب کسی سے بات کرو **فَیَطْمَعَ** کہ آرزو کرے تم میں **الَّذِیْ** وہ شخص **فِیْ قَلْبِهٖ** جس کے دل میں **مَرَضٌ** بیماری ہے نفاق کی یا چاہ ہے گناہ کی **وَقُلْنَ** اور کہو **قَوْلًا مَّعْرُوْفًا** ۝ بات نیک اور اچھی کہ شبہ سے دور ہو **وَقَرْنَ** اور آرام لو **فِیْ بُیُوْتِكُنَّ** اپنے گھروں میں

---

[۱] بردچادرہ [۲] دق لباس پشمینہ [۳] تخییر اختیار دینا ۱۲

الجزء الحادی والعشرون ۲۲

وَلَا تَبَرَّجْنَ اور بناؤ نہ دکھاؤ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ دکھانا پہلی جاہلیت کی عورتوں کا ایسا کہ اُس جاہلیت کے دنوں کو جاہلیت جُہلا کہتے ہیں اور وہ حضرت ادریس کے زمانے سے حضرت نوح علیہما السلام کے زمانے تک تھی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ جاہلیت اولیٰ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے زمانے میں تھی کہ عورتیں پوشاک موتیوں کی بنا کر پہنتی تھیں اور اپنے کو مردوں کے سامنے پیش کرتی تھیں اور جاہلیت اُخریٰ حضرت عیسیٰ اور جناب سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہما وسلم کے زمانے کے درمیان میں تھی اور بعضے مفسروں نے اس آیت کے معنی یوں کہے ہیں کہ زمین پر نہ چلو اُس انداز کی چال جیسے زمانۂ جاہلیت اولیٰ کی عورتیں چلتی تھیں وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ اور قائم رکھو نماز کہ عبادات بدنیہ کی جڑ ہے وَآتِينَ الزَّكَاةَ اور دو زکوٰۃ کہ عبادات مالیہ میں بڑی عبادت ہے وَأَطِعْنَ اللَّهَ اور حکم مانو خدا کا فرائض میں وَرَسُولَهُ اور اُس کے رسول کا سنتوں میں إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ سوا اس کے نہیں کہ چاہتا ہے خدا لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ تا کہ لے جائے تم سے گناہ أَهْلَ الْبَيْتِ اے پیغمبر کی بیبیو وَيُطَهِّرَكُمْ اور پاک کرے تم کو گناہوں سے تَطْهِيرًا پاک کرنا صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بیبیاں آپ کی اہلبیت ہیں اور وسیط میں عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ اہل بیت سے حضرت کی بیبیاں مراد ہیں اس دلیل پر کہ پہلے بھی اُنھیں سے خطاب تھا اور آیندہ بھی اُنھی سے خطاب ہے اور یُطَہِّرَکُمْ میں مذکر کی ضمیر تغلیب کی جہت سے ہے اس واسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن میں تھے اور زاد المسیر میں ایک قول لکھا ہے کہ اہل بیت عام ہے بیبیوں اور اولاد کو اور احقاف میں ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہی منقول ہے اور صاحب عین المعانی نے کہا ہے کہ ظاہر تفسیر اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہلبیت آپ کی بیبیاں ہی ہوں مگر ام المؤمنین حضرت بی بی عایشہ اور بی بی ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے کہ اہل بیت جناب سیدہ حضرت بی بی فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہیں اور اس آیت کا شان نزول اس طرح پر لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے گھر میں کملی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بچھائی آپ اُس پر بیٹھے تھے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور سبو سے پکا ہوا گوشت آپ کے واسطے لائیں حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ علیؓ اور اپنے بیٹوں کو بلا کہ اس خوان پر وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں جب وہ آئے اور کھانا کھا چکے تو آپ نے اُس کملی کا خالی کونا اُن پر اُڑھایا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں ان سے گناہ لے جا اور انھیں پاک کر دے تو یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے اپنا سر کملی کے اندر کر کے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ کے اہلبیت میں سے نہیں ہوں آپ نے فرمایا کہ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ یعنی تم خوبی پر ہو اسی جہت سے انھی پانچ شخصوں کو آل عبا بولتے ہیں شعر

آلُ عَبَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ اِبْنَتُہٗ وَالْمُرْتَضٰی ثُمَّ سِبْطَاہُ اِذَا جُمِعُوْا

تیسیر میں اور بعضی اور تفسیروں میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ جب نماز کے وقت حضرت بی بی فاطمہؓ کے دروازے پر گذرتے تو کہتے کہ الصَّلٰوۃُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا وَاذْكُرْنَ اور یاد کرو اے پیغمبر کی بیبیو مَا يُتْلَىٰ جو چیز پڑھی جاتی ہے فِي بُيُوتِكُنَّ تمھارے گھروں میں مِنْ آيَاتِ اللَّهِ آیات کلام اللہ میں سے وَالْحِكْمَةِ اور پیغمبر کی باتوں میں سے کہ محض حکمت ہے اور یہ آیت آمادہ کرتی ہے قرآن اور حدیث حفظ کرنے پر إِنَّ اللَّهَ كَانَ بیشک خدا ہے لَطِيفًا نیک کام کرنے والا تمھارے ساتھ خَبِيرًا جاننے والا تمھاری باتیں اور تمھارے کام یہ آیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے باب میں نازل ہونے کے بعد مسلمان عورتوں کی ایک جماعت نے کہا کہ ہمارے واسطے کچھ بھی نہیں نازل ہوا تو

حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بیشک مسلمان مرد وَالْمُسْلِمٰتِ اور مسلمان عورتیں وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والے اور ایمان والیاں وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ اور فرمانبرداری پر ثابت رہنے والے مرد اور عورتیں وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ اور سچے بات اور کام میں مرد اور سچی عورتیں وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اور صبر کرنے والے طاعتوں پر یا گناہوں سے مرد اور عورتیں وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ اور روزہ رکھنے والے فرض اور نفل کا مرد اور عورتیں وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ اور اپنی شرمگاہیں حرام سے بچانے والے اور بچانے والیاں وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اور بہت ذکر کرنے والے اللہ اور ذکر کرنے والیاں اَعَدَّ اللّٰهُ تیار کی ہے اللہ نے لَهُمْ اُن سب مردوں اور عورتوں کے واسطے مَّغْفِرَةً مغفرت گناہوں سے وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۝ اور اجر زیادہ اُن کی طاعت سے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینب بنت جحش کی خواہش حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہم کے واسطے کی بی بی زینب نے اس گمان پر یہ پیام قبول کرلیا کہ حضرت اپنے لیے میری خواہش کرتے ہیں جب اُنھیں معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے یہ خواہش ہے تو انکار کیا اس واسطے کہ بہت خوبصورت تھیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی کی بیٹی تھیں بولیں کہ میں آزاد کیے ہوئے غلام کی جورو کیوں بنوں اُن کے بھائی عبد اللہ بھی اس انکار میں اپنی بہن کے شریک تھے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہیں ہے کسی ایمان والے مرد یعنی عبد اللہ بن جحش کو وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اور نہ کسی ایمان والی عورت یعنی بی بی زینب کو اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ جب حکم کر چکا خدا اور اُس کا رسول اَمْرًا کسی کام کو یعنی حضرت زید کے ساتھ بی بی زینب کے نکاح کو اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ یہ ہو اُن کے واسطے کچھ اختیار کہ پسند کریں مِنْ اَمْرِهِمْ اپنے کام میں سے کچھ بلکہ اُن پر واجب ہے کہ اپنے اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کا تابع کر دیں وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی گنا ہگار ہو جائے اور مخالفت کرے خدا اور رسول سے یا قرآن اور حدیث کے حکم سے درگذرے فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک وہ گمراہ ہوا ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۝ گمراہی کھلی ہوئی اس واسطے کہ اگر اعتقاد کی رو سے خلاف کرے تو کفر ہے یہ آیت نازل ہونے کے بعد بی بی زینب بھی راضی ہو گئیں اور اُن کے بھائی بھی اور حضرت زید کے ساتھ اُنکا نکاح ہو گیا اور حق تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم دیا کہ میرے علم قدیم میں یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ زینب تمھاری بیبیوں میں داخل ہوں گی پھر حضرت زید اور بی بی زینب میں ناموافقت ظاہر ہوئی یہاں تک کہ کئی مرتبہ انھوں نے طلاق دینے کا ارادہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہا تم نے لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اُس شخص کے واسطے جس پر انعام کیا اللہ نے اسلام کی دولت عطا کر کے اور تمھاری خدمت اور متابعت کی توفیق دے کر وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اور تم نے انعام کیا اُس پر پرورش اور آزاد اور متبنّٰی کر کے یعنی زید جو خدا اور رسول کی نعمتوں کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں اُن سے تم نے کہا کہ اَمْسِكْ عَلَیْكَ روک رکھ اپنے واسطے زَوْجَكَ اپنی عورت یعنی بی بی زینب کو وَاتَّقِ اللّٰهَ اور ڈر خدا سے اُس کے کام میں اور ضرر کی راہ سے اُس کو طلاق نہ دے وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ اور چھپاتے ہو تم اے ہمارے حبیب اپنے جی میں مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وہ چیز جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے یعنی اس بات کو کہ زینب تمھاری بیبیوں میں داخل ہو گی وَتَخْشَى النَّاسَ ج اور ڈرتے ہو تم لوگوں کی ملامت سے کہ کہیں گے اپنے متبنّٰی کی زوجہ کی خواہش کی وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ط اور خدا بہت لائق اس بات کے ہے کہ اُس سے

تم ڈرو اس بات میں جس میں ڈرنا چاہیے اور یقینی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلق میں خدا سے بہت ڈرنے والے تھے اس واسطے کہ خوف علم کے سبب سے ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُ و اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِاللّٰہِ وَاَخْشٰکُمْ کے حکم کے موافق سب اہل عالم سے زیادہ آپ کو خوف خدا تھا نظم

خوف وخشیہ نتیجۂ علم ست | ہر کرا علم بیش خشیت بیش
ہر کرا خوف شد رفیق رہش | باشد از جملہ رہرواں درپیش

لکھا ہے کہ حضرت زید نے بی بی زینب کو طلاق دے دی تو مدت عدت گذرنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھیجا کہ آپ کے واسطے اُن کی خواہش کرے یہ بات حضرت زینب کے سامنے پہونچی تو اُنھوں نے کمال خوشی کی وجہ سے شکر کا سجدہ کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھی اور یوں دعا کی کہ یا اللہ تیرے رسول نے میری خواہش کی ہے اگر میں اُن کے لائق ہوں تو مجھے اُن کے نکاح میں دے بس فوراً اُن کی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ پھر جب پہونچا زید مِّنْھَا زینب سے وَطَرًا اُس حاجت کو جو رکھی تھی اور موضح میں ہے کہ حضرت زید کی مراد بی بی زینب کی طلاق تھی جب اُن سے اپنی مراد پائی یعنی اُنھیں طلاق دی اور عدت پوری ہوئی تو زَوَّجْنٰکَھَا جوڑا کر دیا ہم نے تمھیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کا یعنی تمھارا نکاح زینب کے ساتھ کر دیا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ تاکہ نہ ہو تمھارے بعد عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ مومنوں پر تنگی یا گناہ یا وبال فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِھِمْ جاہنے میں اپنے متبناؤں کی جوروؤں کو اِذَا قَضَوْا مِنْھُنَّ وَطَرًا جب پہونچیں اُن سے اپنی مراد کو یعنی طلاق دیں اور عدت گذر جائے وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ اور ہے کام جو خدا چاہتا ہے مَفْعُوْلًا ۝ کیا ہوا بے شبہ جیسے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کام پس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت نازل ہونے کے بعد ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں اُن کی بے اجازت چلے گئے وہ بولیں کہ یا رسول اللہ بے خطبہ اور بے گواہ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے نکاح کر دیا اور جبریل گواہ ہیں حضرت زینب اور سب بیبیوں پر فخر کرتی تھیں کہ میرا نکاح خود خدا نے اپنے رسول کے ساتھ کر دیا اور تمھارے نکاحوں کے مہتم اور متولی تمھارے ولی لوگ تھے مَا کَانَ نہیں ہے عَلَی النَّبِیِّ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنْ حَرَجٍ کچھ بار اور وبال فِیْمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ اُس چیز میں جو مقدر اور مقرر کر چکا ہے اللہ اُس کے واسطے اور یہ صورت اُن کے واسطے مخصوص نہیں ہے بلکہ سُنَّۃَ اللّٰہِ سنت ٹھہرادی ہے اللہ نے سنت فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا اُن لوگوں میں جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے اور انبیا مراد ہیں کہ حق تعالیٰ نے اُن پر سے حرج مٹایا اُس چیز میں جو اُن پر مباح کر دی وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ اور ہے خدا کا کام قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۝ اندازہ مقرر کیا ہوا کہ اُس کے خلاف ہونا محال ہے اِلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ وہ لوگ جو پہونچاتے ہیں رِسٰلٰتِ اللّٰہِ پیغام خدا کے اپنی اُمتوں کو وَیَخْشَوْنَہٗ اور ڈرتے ہیں اُس سے وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اور نہیں ڈرتے ہیں کسی سے اِلَّا اللّٰہَ مگر خدا سے وَکَفٰی بِاللّٰہِ اور بس ہے اللہ حَسِیْبًا ۝ کافی ڈرنے والوں کو یا شمار کرنے والا بندوں کو اور جب شمار اُس کے ہاتھ ہے تو چاہیے کہ خوف بھی اُسی سے ہو ام المومنین حضرت زینب کے اس معاملۂ نکاح کے بعد بے ادبوں نے زبان طعن دراز کی کہ محمد عربی لوگوں کو تو نصیحت کرتے ہیں کہ بیٹے کی جورو تم پر حرام ہے اور خود زید کو بیٹا بنایا اور اُن کی عورت سے نکاح کر لیا وہ لوگ متبنی کو حکم شرع میں اصلی بیٹے کے برابر جانتے تھے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ باپ کسی مرد کے تم میں سے اگرچہ حضرت طیب

اور طاہر اور قاسم اور ابراہیمؑ کے باپ تھے مگر یہ چاروں پیغمبر زادے مردی یعنی جوانی کی حد تک نہیں پہونچے تو درحقیقت آپ کی صلب سے
کوئی بیٹا نہیں کہ اُس کی زوجہ آپ پر حرام ہو وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ اور مگر وہ رسولؐ ہیں اللہ کے وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ اور مُہر ہیں
پیغمبروں کی یعنی آپ کے سبب سے نبوت پر مُہر ہو گئی اور پیغمبری آپ پر ختم کی گئی اور خاتم آخر کے معنی میں بھی ہے یعنی آپ آخر انبیا ہیں
نور ظہور میں جس طرح اُن کے اول تھے ظہور نور میں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝ ع ہر چیز جاننے والا جانتا ہے کہ کون
شخص اس کے لائق ہے کہ اُس پر نبوت ختم ہو عین الاجوبہ میں ہے کہ ہر نوشتے کی صحت مُہر کے سبب سے ہے اور حق تعالیٰ نے پیغمبر کو مُہر کہا
تاکہ لوگ جان لیں کہ محبت الٰہی کے دعویٰ کی تصحیح آپ کی متابعت ہی سے کر سکتے ہیں اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ ہر کتاب کا شرف اور
بزرگی مُہر کے سبب سے ہے تو سب پیغمبروں کو شرف حضرتؐ کی ذات سے ہے اور ہر کتبہ کی گواہ اُس کی مُہر ہوتی ہے تو محکمۂ قیامت میں
گواہ آپ ہوں گے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ اور جہاں کتاب پر مُہر کی گئی تو کتابت تمام ہو جاتی ہے
چونکہ نبوت پر حضرتؐ کی ذات مُہر ہے تو آپ کے سبب سے نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور چونکہ سب انبیا سے مُہر نبوت کے ساتھ آپ مخصوص
ہوے تو اُن کی ختمیت کے ساتھ بھی آپ نے اختصاص پایا مثنوی میں ہے **نظم**

بہر او خاتم شدست او کہ بجود	مثل او نے بود نے خواہد بود
چونکہ در صنعت برد اُستاد دست	تو بگوئی ختم صنعت بر وی ست

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوا اللّٰهَ یاد کرو اللہ کو ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ ؕ بہت یاد کرنا یعنی اکثر اوقات یا بہت طرح سے
یاد کرو لا الٰہ الا اللہ کہہ کر الحمد للہ کہنے سے اللہ اکبر کہہ کر وَّسَبِّحُوْهُ اور تسبیح کرو اُس کی یا نماز ادا کرو اُسکے واسطے بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝
صبح شام اس واسطے کہ صبح اور شام کے وقت نماز ادا کرنا بہت شاق ہے سلمی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ ذکر کثیر سے دلی ذکر مراد ہے
اس واسطے کہ ہمیشہ ذکر کرنا دل ہی سے ہوتا ہے زبان سے ممکن نہیں لطائف قشیری میں ہے کہ ذکر کثیر کا حکم اشارہ ہے حق تعالیٰ کی
محبت کی طرف یعنی اُسے دوست رکھو اس واسطے کہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ یعنی جو کسی کو دوست رکھتا ہے تو اکثر اُس کا ذکر کرتا ہے
ذکر کی کثرت محبت کی علامت ہے محبت چھوڑتی ہی نہیں کہ زبان یا دل دوست کے ذکر سے خالی رہے **بیت**

در ہیچ مکان نیم ز فکرت خالی	در ہیچ زمان نیم ز ذکرت غافل

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وہ ہے خدا کہ درود بھیجتا ہے یعنی رحمت نازل کرتا ہے عَلَيْكُمْ تم پر وَمَلٰٓئِكَتُهٗ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں
یعنی مغفرت چاہتے ہیں تمہارے گناہوں کی اور یہ خدا اور فرشتوں کا درود تم پر لِيُخْرِجَكُمْ اس واسطے ہے کہ نکالے تم کو مِّنَ الظُّلُمٰتِ
تاریکیوں سے کفر کی اِلَى النُّوْرِ ؕ نور ایمان کی طرف نکالنے سے مراد ہمیشہ نکالے رکھنا اور نکلنے پر قائم کر دینا ہے اس واسطے کہ خدا اور
فرشتوں نے جب اُن پر درود بھیجا تو اُس وقت وہ تاریکیوں میں نہ تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نکالنا ظلمت معصیت سے تھا نور طاعت کی
طرف یا شک سے یقین کی جانب یا تدبیر کے اندھیرے سے یقین کے اُجالے کی طرف بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ ظلمات بشریت سے نور روحانیت
کی طرف وَكَانَ اور ہے خدا بِالْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والوں کے ساتھ رَحِيْمًا ۝ مہربان کہ اُن پر خود تو رحمت کرتا ہے اور فرشتوں کو اُنکی
بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہے تَحِيَّتُهُمْ تحیت مومنوں کی خدا کی طرف سے يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ؕ جس دن دیکھیں گے اُسے
سلام ہے وہ سلام جو ہر آفت اور ہر خوف سے سلامتی کی خبر دے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یلقونہ میں ہو کی ضمیر ملک الموت کی طرف پھرتی ہے

یہ کنایہ غیر مذکور ہے یعنی وہ جس دن حضرت عزرائیلؑ کو دیکھیں گے تو عزرائیلؑ ان پر سلام کہیں گے وَ اَعَدَّ اور تیار کیا ہے خدا نے لَهُمْ مومنوں کے واسطے باوجود اُن پر تحیت کرنے کے اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ اجر بزرگ کہ جنت اور اُس کی نعمت ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے پیغمبر یہ بزرگی کا پکارنا ہے اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بیشک بھیجا ہم نے تجھے شَاهِدًا گواہ امت کی تصدیق اور تکذیب پر وَّ مُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا ہماری رحمت کی وَّ نَذِيْرًا ۝ اور ڈرانے والا ہمارے عذاب سے وَّ دَاعِيًا اور پکارنے والا اِلَى اللّٰهِ خدا کی عبادت کی طرف اور اُس کی توحید کے اقرار کی جانب بِاِذْنِهٖ اُس کے حکم سے یا اُس کی توفیق سے وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ اور چراغ روشن یا صاحب چراغ روشن کہ وہ چراغ قرآن ہے یعنی قرآن کی تلاوت کرنے والا آیات باہرات میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے پیغمبر کو چراغ کہا اس واسطے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو مٹا دیتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور وجود نے کفر کے اندھیرے کو جہان سے نیست و نابود کر دیا **بیت**

چراغے روشن از نورِ خدائی جہاں را دادہ از ظلمت رہائی

دوسرے یہ کہ جو کچھ گھر میں گم ہو جاتا ہے اُسے چراغ کی روشنی میں پا سکتے ہیں اور جو حقائق لوگوں سے پوشیدہ تھے اس چراغ کے نور سے انوار معرفت حاصل کرنے والوں پر روشن ہو گئے **نظم**

ازو جاں را بدانش آشنائی ست وزو چشم جہاں را روشنائی ست
درِ گنجِ معانی برکشادہ وزاں صاحبدلاں را مایہ دادہ

تیسرے یہ کہ چراغ گھر والوں کو امن و امان اور راحت کا سبب ہوتا ہے اور چور کو خجلت اور عقوبت کا باعث ہوتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دوستوں کے واسطے سلامت اور کرامت کے سبب ہیں اور منکروں کے لیے حسرت و ندامت کے باعث ہیں اور منیرا تاکید ہے یعنی آپ چراغ ہیں اور چراغوں کی طرح نہیں اس واسطے کہ اور چراغ کبھی بجھتے ہیں کبھی روشن ہوتے ہیں اور آپ اول سے آخر تک روشن ہیں اور چراغ ہوا سے جھلملاتے ہیں اور کوئی آپ کے نور کو مغلوب نہیں کر سکتا یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ اور چراغ رات کو روشن کیے جاتے ہیں دن کو نہیں آپ نے ظلمت دنیا کی رات کو دعوت اسلام کے نور سے روشن کر دیا اور قیامت کے دن کو بھی مشعل شفاعت سے آپ روشن کر دیں گے **نظم**

شد بدنیا رخش چراغ افروز شب ما گشت ز التفاتش روز
باز فردا چراغ افروزد کہ ازاں جرم عاصیاں سوزد

کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے آفتاب کو چراغ فرمایا وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور ہمارے پیغمبر کو بھی چراغ فرمایا آفتاب چراغ آسمان ہے اور جناب رسالت مآبؐ چراغ زمین و زماں وہ چراغ دنیا ہے آپ چراغ دین وہ منازل فلک کا چراغ آپ محافل ملک کے چراغ ہیں وہ چراغ آب و گل ہے آپ چراغ جان و دل ہیں چراغ آفتاب جلنے سے لوگ خواب سے بیدار ہوتے ہیں آپ کے نور کا چراغ روشن ہونے سے سب خواب عدم سے اُٹھ کر میدان وجود میں آئے **بیت**

از ظلمات عدم راہ کہ بردے بروں گر نشدے نور تو شمع روان ہمہ

اور کسی نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے **بیت**

زاقلیم عدم می آمدی وپیش رو آدم
بجراغ بود بردستش ہم از نور نخستینت

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والوں کو بِاَنَّ لَهُمْ اس بات کے ساتھ کہ بیشک اُنکے واسطے ہے
مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ فضل بڑا اُن کے کام کے اجر سے زیادہ یعنی دولت لقا کہ بہت بڑی عطا اور بہت خوب جزا
ہے وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور کہا نہ مان کافروں اور منافقوں کا یعنی اُن کے کہے پر ثابت نہ رہ وَدَعْ اور ہاتھ اُٹھا اور چھوڑ دے
اے ہمارے حبیب اَذٰىهُمْ اُن کی اذیت کا بدلا جو اذیت تمھیں پہونچتی ہے یعنے اُن سے بدلا لینے کے درپے نہ رہو کہ میں اُن کی بُرائی کو کفایت
کرتا ہوں وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اور توکل کر خدا پر اُنھیں دفع کرنے میں وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہے اللہ وَكِيْلًا ۝ کارساز اور ہمراز
یا نگہبان یا ضامن تمھارے واسطے نصرت اور غالبیت کے وعدہ پر يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ
جب نکاح میں لاؤ ایمان والیوں کو ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ پھر طلاق دو تم اُنھیں مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ پہلے اس سے کہ چھوؤ تم
اُن کو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مس کنایہ ہے مباشرت سے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلوت صحیحہ مس کا حکم
رکھتی ہے تو جب طلاق دو تم عورتوں کو دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے فَمَا لَكُمْ تو نہیں ہے تمھارے واسطے عَلَيْهِنَّ اُن طلاق دی ہوئی
عورتوں پر مِنْ عِدَّةٍ کوئی عدت کہ تَعْتَدُّوْنَهَا گنو تم اُس کے دن فَمَتِّعُوْهُنَّ تو کچھ فائدہ دو اُنھیں اُسکے سبب سے جو تم نے مہر مقرر کیا ہے
اُس طلاق دی ہوئی عورت کو نصف مہر دینا لازم اور مُتعہ یعنی فائدہ دینا مستحب ہے امام اعظمؒ کے نزدیک اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور
اگر مہر نام رکھا گیا ہو تو فائدہ دینا مال اور فراغت کی قدر واجب ہے وَسَرِّحُوْهُنَّ اور چھوڑ دو اُنھیں سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ چھوڑنا
اچھا یعنی چونکہ عدت نہیں ہے تو اُن کو اپنے گھروں سے رخصت کرو اور اُن کو کچھ ضرر نہ پہونچاؤ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا
لَكَ بیشک ہم نے حلال کردیں تمھارے واسطے اَزْوَاجَكَ بیبیاں تمھاری الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ وہ کہ دیئے ہیں تم نے اُجُوْرَهُنَّ
مہر اُنکے حلال کردینے کو مفید کرنا مہر عطا کرنے کے ساتھ طریق افضل کے ایثار کی جہت سے ہے حلال ہونا اُس پر موقوف ہونے کی وجہ سے
نہیں وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ اور حلال کردی ہم نے تجپر وہ عورت جس کا مالک ہوا ہے تمھارا ہاتھ یعنی تمھاری لونڈیاں مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ
اُس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اللہ عَلَيْكَ تجپر غنیمتوں میں سے جیسے حضرت صفیہ اور ریحانہ اور مثل اُن کے وَبَنٰتِ عَمِّكَ اور بیٹیاں
تیرے چچا کی وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ اور بیٹیاں تیری پھوپھیوں کی اولاد عبد المطلب میں سے وَبَنٰتِ خَالِكَ اور بیٹیاں تیرے
ماموں کی وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ اور بیٹیاں تیری خالاؤں کی عبد مناف بن زہرہ کی اولاد میں سے الّٰتِيْ هَاجَرْنَ وہ عورتیں ذکر کی ہوئی
جنھوں نے ہجرت کی مَعَكَ تیرے ساتھ احتمال ہے کہ ذکر کی ہوئی عورتوں کو حلال کرنا ہجرت کی قید کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حق میں خاص ہے اور بی اُم ہانی کا یہ قول اس احتمال کی تائید کرتا ہے کہ حضرتؐ نے میرے ساتھ نکاح کا پیام دیا اور اس آیت کے سبب سے
میں آپ پر حرام ہوگئی اس واسطے کہ میں نے ہجرت نہ کی تھی وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اور ایمان والی عورت ہم نے حلال کردی اِنْ وَّهَبَتْ
اگر بخشدے نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اپنی ذات پیغمبر کے واسطے اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اگر ارادہ کرے پیغمبر اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ یہ کہ نکاح میں
لائے اُسے خَالِصَةً خالص کیا گیا حلال کردینا اُس کا خالص کرکے لَّكَ تیرے واسطے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ سوا مومنوں
کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوصات سے یہ بات ہے کہ فقط ہبہ کے ساتھ ہی بے مہر اور بے نکاح عورت پر آپ تصرف
کرسکتے تھے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح بندھ جاتا ہے مگر مہر مثل لازم ہے اور اس بات میں اختلاف ہے

کہ یہ صورت کس بی بی کے ساتھ واقع ہوئی بہت مشہور یہ بات ہے کہ ہبہ واقع ہوئی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُنھیں ام المساکین کہتے ہیں یا حضرت خولہ بنت حکیم سے یا حضرت میمونہ بنت حارث سے یا حضرت ام شریک بنت جابر رضی اللہ عنہن سے تبیان کبیر میں کہا ہے کہ حضرت ام سہل سے کہ قبیلۂ بنی اسد سے تھیں اور اگر ہبہ کرنے والی حضرت زینب تھیں تو اُن کی ہبہ رمضان سن تین ہجری میں واقع ہوئی اور آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم میں رہ کر ربیع الاول سن چار میں وفات پائی مگر اہل سیر کے نزدیک حضرت ام شریک سے ہبہ واقع ہوئی اور ان بی بی صاحبہ کو دولت عقد حاصل نہیں ہوئی قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہم نے جانا ہے مَا فَرَضْنَا جو کچھ فرض کیا ہے ہم نے عَلَيْهِمْ اُن پر یعنی امت پر شرائط عقد فِيٓ اَزْوَاجِهِمْ نکاح میں اُن کی عورتوں کے یعنی مہر گواہ نفقہ وجوب ع قسم چار آزاد عورتوں تک کو نکاح میں رکھنا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ اور اُن کی لونڈیاں رکھنے میں یعنی اس ہیں کام کو وسعت دینا ہے اور اے ہمارے حبیب ہم نے تم پر عورتیں فقط ہبہ کے سبب سے بے مہر اس واسطے حلال کر دیں لِكَيْلَا يَكُوْنَ تاکہ نہ ہو عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ تم پر تنگی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا وہ چیزیں جن سے بچنا دشوار ہے رَّحِيْمًا ۝ مہربان وسعت دے کر اُس مقام پر جہاں حرج کا گمان ہو تُرْجِيْ پیچھے رکھ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہ مِنْهُنَّ اپنی بیبیوں میں سے وَتُؤْيِٓ اور جگہ دے اِلَيْكَ اپنی طرف یعنی اپنے ساتھ رکھ مَنْ تَشَآءُ ؕ جسے چاہ اُن میں سے وسیط میں ہے کہ باری بانٹنا اس آیت کے سبب سے حضرت پر سے ساقط ہو گیا اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ کے سوا اور سب بیبیوں میں حضرت نے آخر عمر تک باری کی رعایت رکھی اس واسطے کہ حضرت سودہؓ نے اپنی باری ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشدی تھی صاحب کشاف نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ بیبیوں کو الگ رکھا یعنی ام المومنین حضرت سودہؓ حضرت صفیہ حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہن کو اور ان میں باری کی رعایت فرماتے تھے جب چاہتے اور جس طرح چاہتے اور چار بیبیوں کو اپنے ساتھ رکھا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ حضرت حفصہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہن کو وَمَنِ ابْتَغَيْتَ اور جس کو تم چاہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اور دلجوئی کرو مِمَّنْ عَزَلْتَ اُن میں سے جن سے کنارے رہتے ہو اور اُنھیں الگ رکھتے ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ تو کچھ گناہ اور تنگی نہیں ہے تم پر ذٰلِكَ یہ معزول بیبیوں کو طلب کرنا اور دور رہنے والیوں کو اپنے پاس بلانا اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ بہت قریب ہے اس بات سے کہ روشن ہو جائیں اَعْيُنُهُنَّ اُن کی آنکھیں وَلَا يَحْزَنَّ اور غمگین نہ ہوں وَيَرْضَيْنَ اور راضی رہیں بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ساتھ اُس چیز کے جو دو تم اُن کو سب کو یعنی جب اُنھوں نے جان لیا کہ جو کچھ تم کرتے ہو الگ رکھنا اور ساتھ رکھنا اور پاس بُلانا اور دُور کر دینا یہ سب خدا کے حکم سے ہے تو رنجیدہ نہ ہوں گی اور بسر و چشم مان لیں گی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وہ چیز جو تمھارے دلوں میں ہے رغبت اور کراہت وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جاننے والا حَلِيْمًا ۝ بردبار کہ گنہگاروں پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا لَا يَحِلُّ حلال نہیں اے میرے حبیب لَكَ النِّسَآءُ تیرے واسطے عورتیں مِنْۢ بَعْدُ بعد اُن نو بیبیوں کے جو تمھارے عقد نکاح میں ہیں اس واسطے کہ آپ کے حق میں نو بیبیاں ویسی ہیں جیسے اُمت کے حق میں چار وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ اور نہ حلال ہے یہ کہ بدلو تم بِهِنَّ اُنھیں مِنْ اَزْوَاجٍ اور بیبیوں سے یعنی اُن میں سے ایک کو طلاق دو اور اُس کی جگہ دوسری سے نکاح کر لو یہ بھی حلال نہیں وَّلَوْ اَعْجَبَكَ اگرچہ خوشی میں لائے تم کو حُسْنُهُنَّ حسن اُن کا اِلَّا استثنا ہے نسا سے یعنی یہ نو بیبیاں جو رکھتے ہو ان کے بعد تم پر حلال نہیں اور عورتیں مگر مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وہ جس کا مالک ہو ہاتھ تمھارا یعنی جو عورت تمھارے قبض و تصرف میں آئے اور تمھارے ہاتھ کا مال ہو جائے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر

ع یعنی باری بانٹنا واجب ہوا ۱۲

رَقِیْبًا ○ مہربان اور نگہبان جو کوئی حق تعالیٰ کے رقیب ہونے سے آگاہ ہے اُسے مراقبہ سے چارہ نہیں ہے مراقبہ یہی ہے کہ حق تعالیٰ کو دانا بینا جاننا اور ظاہر اور پوشیدہ ادب اور حرمت سے زندگی بسر کرنا **بیت**

چو دانستی کہ حق دانا و بیناست　　　　نہان و آشکار خویش کن راست

لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم خدا سے بی زینب کو قبول کیا تو ولیمہ ترتیب دیا لوگوں کو بلا کر دعوت دی جب کھانا کھا چکے تو لوگ باتیں کرنے لگے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا گھر کے گوشے میں دیوار کی طرف منہ کیے بیٹھی تھیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چاہتے تھے کہ لوگ چلے جائیں آخر آپ خود مجلس سے اُٹھ کر چلے گئے اور اکثر صحابہ بھی چلے گئے تین آدمی اُسی طرح باتیں کرتے رہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر کے دروازے پر آئے اور اُن سے عذر چاہنے میں آپ شرماتے تھے بہت انتظار کے بعد خلوت ہوئی حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت بی زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے میں نے چاہا کہ میں بھی اندر جاؤں آپ نے حجرہ کے دروازہ پر پردہ ڈال لیا اور پردہ کی یہ آیت نازل ہوئی کہ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہو لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو بُیُوْتَ النَّبِیِّ گھروں میں پیغمبر کے اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ مگر یہ کہ اجازت دیے جاؤ یعنی جب تم کو بلائیں اِلٰی طَعَامٍ کھانا کھانے کو تو اُس وقت آؤ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اُس حال میں کہ نہ منتظر ہو یعنی انتظار نہ کرو اِنٰىهُ کھانا پہونچنے کا کچھ لوگ تھے کہ وقت تاکے رہتے جب باورچی خانہ میں دھواں ہوتا تو آکر بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ ایسا نہ کیا کرو وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ اور مگر جب بلائے جاؤ فَادْخُلُوْا تو گھر میں جاؤ فَاِذَا طَعِمْتُمْ پھر جب کھانا کھا چکو فَانْتَشِرُوْا تو متفرق ہو جاؤ اور نہ ٹھہرو وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ اور نہ بیٹھے رہو آرام سے لِحَدِیْثٍ باتیں کرنے کو اِنَّ ذٰلِکُمْ تحقیق کہ تمہارا ٹھہرنا کھانے سے فراغت کرکے باتوں کے واسطے کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ ہے رنجیدہ کرتا پیغمبر کو فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ پھر شرماتے ہیں پیغمبر صاحب تم سے کہ کہیں باہر جاؤ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ اور خدا نہیں شرماتا مِنَ الْحَقِّ حق بات کہنے سے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ اور جب مانگو پیغمبر کی بیبیوں سے مَتَاعًا کوئی چیز گھر کے اسباب میں سے کہ اُس سے اپنا کام کرلو فَسْـَٔلُوْهُنَّ تو مانگو اُن سے مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ پردہ کی آڑ سے ذٰلِکُمْ یہ پردہ کی آڑ سے مانگنا اَطْهَرُ بہت پاکیزہ اور بہت پاک رکھنے والا ہے لِقُلُوْبِکُمْ تمہارے دلوں کو وَقُلُوْبِهِنَّ اور اُن بیبیوں کے دلوں کو خیالات شیطانی اور خطرات نفسانی سے یہ آیت حجاب نازل ہونے کے اسباب میں اور روایتیں بھی ہیں وَمَا کَانَ اور نہیں پہونچتا اور نہ چاہیے لَکُمْ تم کو اَنْ تُؤْذُوْا یہ کہ رنج دو رَسُوْلَ اللّٰهِ رسول خدا کو اور نہ چاہیے کہ وہ بات کرو جو اُنھیں بُری معلوم ہو وَلَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اور نہ چاہیے تم کو یہ کہ نکاح میں لاؤ اَزْوَاجَهٗ اُن کی بیبیوں کو جو اُن کے تصرف میں آئی ہوں مِنْ بَعْدِهٖٓ بعد اُن کی وفات کے یا اُن کی طلاق دینے کے بعد اس واسطے کہ پیغمبر صاحب کی بیبیاں تمہاری مائیں ہیں اور ماں بیٹے پر حرام ہے تو تم کو اُن کے ساتھ نکاح نہ کرنا چاہیے اَبَدًا ہرگز کبھی اِنَّ ذٰلِکُمْ تحقیق کہ ایذا آنحضرتؐ کی اور آپ کی بیبیوں سے نکاح کرنا کَانَ عِنْدَ اللّٰهِ ہے خدا کے نزدیک عَظِیْمًا ○ بڑا گناہ اس واسطے کہ آنحضرتؐ کی حرمت آپ کی حیات میں اور آپ کی وفات کے بعد لازم ہے بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم اور حرمت آپ کی حیات میں اور وفات کے بعد حقوق تعظیم ادا کرنے میں یکساں ہے اس واسطے کہ خلافت عظمیٰ کا خلعت حالتِ حیات میں اور شفاعت کبریٰ کا لباس وفات کے بعد آپ کے قد و قامت سراپا رفعت پر چسپت کر دیا ہے **بیت**

قبائے سلطنت ہر دو کون تشریف ست　　　　کہ جز بقامت اقبال او نیاید راست

لکھا ہے کہ صحابہ میں سے ایک شخص نے یہ بات کہی تھی کہ اگر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات فرمائیں تو میں حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کروں اور دوسرے کسی صحابی کے دل میں یہ بات گذری تھی زبان پر نہ آئی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنْ تُبْدُوْا اگر ظاہر کرو شَیْئًا کچھ یعنی بعض امہات مومنین کے ساتھ نکاح کرنے کا لفظ زبان پر لاؤ اَوْ تُخْفُوْهُ یا اس بات کو اپنے دل میں چھپاؤ زبان سے نہ کہو فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بس بیشک خدا ہے بِكُلِّ شَیْءٍ ہر چیز کو چھپی ہو یا کھلی عَلِیْمًا ○ جانتا اور اُس پر تم کو جزا دے گا لکھا ہے کہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد حکم ہوا اور سب بیبیاں پردے بیٹھیں تو اُن کے باپوں اور بھائیوں اور قرابتداروں نے عرض کی کہ یارسول اللہ جب عورتوں کو پردہ کا حکم ہوا تو اب ہم کو پردہ کی آڑ میں اُن سے بات چیت کرنا چاہیے یا نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا جُنَاحَ نہیں ہے کچھ گناہ عَلَیْهِنَّ عورتوں پر فِیْٓ اٰبَآئِهِنَّ اپنے باپوں کو منھ دکھانے میں وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ اور نہ اپنے بیٹوں کو وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھائیوں کو وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھتیجوں کو وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ اور نہ اپنے بھانجوں کو وَلَا نِسَآئِهِنَّ اور نہ اپنی عورتوں یعنی ایمان والی عورتوں کو وَلَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ اور نہ اُن کو جو اُن کے ہاتھ کا مال ہیں لونڈی غلام اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ لونڈیوں کو فقط اور اس مبحث میں سے کچھ سورۂ نور میں مذکور ہو چکا پھر حق تعالیٰ نے غیبت سے خطاب کی طرف رجوع فرمائی سختی اور دھمکی کے واسطے اور حکم فرمایا کہ اے بیبیوں پردے اور حجاب میں رہو وَاتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ اور خدا سے ڈرو اور حیا کا پردہ سامنے سے نہ اُٹھاؤ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ ہر چیز پر تمھارے افعال اور اقوال میں سے شَهِیْدًا ○ گواہ اور جو کچھ تمھارے دل میں خیال گذرتا ہے اُس پر آگاہ

نظم

دیدہ بپوشید ز نامحرماں دور شوید از رہ وہم و گمان
در پس زانوے حیا و وقار خوش بنشینید بصبر و قرار

اے عزیز از جان اس بات کو جان کہ ان آیتوں سے جو مذکور ہوئیں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرائط تعظیم اور وظائف تکریم کو لازم پکڑنا معلوم اور مفہوم ہوتا ہے تو ان آیتوں سے ملی ہوئی ایسی ایک آیت نازل فرمائی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال مرتبہ عنایت کو ظاہر کرتی ہے ارشاد ہوا کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے یُصَلُّوْنَ درود بھیجتے ہیں عَلَى النَّبِیِّ ؕ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا صَلُّوْا عَلَیْهِ درود بھیجو اُن پر وَسَلِّمُوْا اور سلام بھیجو تَسْلِیْمًا ○ سلام بھیجنا یا اطاعت کرو اُن کے حکم کی اطاعت کرنا حق تعالیٰ کا درود رحمت اور اوروں کا درود طلب رحمت ہے ایک گروہ علما کے نزدیک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی یہ ہیں کہ یا اللہ تعظیم کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں اُن کا دین بلند کر کے اور دعوت ظاہر فرما کر اور ذکر کو بزرگی دے کر اور شریعت کو باقی رکھ کر اور آخرت کے دن اُمت کے حق میں اُن کی شفاعت قبول فرما کر اور ثواب دونا کر کے اور اولین اور آخرین پر اُن کی بزرگی ظاہر کر کے اور سب انبیا و مرسلین اور ملائکہ اور آدمیوں پر اُنھیں مقدم رکھ کر اور جمہور علما اس بات پر ہیں کہ اس آیت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم محمول ہے وجوب پر مگر اُس واجب کی مقدار میں اختلاف ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تمام عمر میں ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ مندوب اور مستحب ہے اور بعض مواضع میں استحباب بہت تاکیدی ہے یعنی نماز میں پہلے تشہد کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر اور دوسرے تشہد میں واجب ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ اور چند علما شافعیہ کے نزدیک سنت ہے اور حضرت کا نام لینے اور سننے کے وقت درود کے باب میں

علما کا اختلاف ہے بعضے اس بات پر ہیں کہ ہر بار درود پڑھنا واجب ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں ایک یا تین بار درود پڑھنا واجب ہے بس اور فتویٰ اس بات پر ہے کہ ایک مجلس میں ہر چند آپ کا نام مکرر لیا جائے درود پڑھنا ایک بار تو واجب ہے باقی سنت اور درود کی کیفیت میں حدیثیں متعدد اور انواع و اقسام کی وارد ہوئی ہیں امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ افضل یہ ہے کہ طرق احادیث مذکورہ کے درمیان جمع کرے کہ اکثر وہ حدیثیں صحت کو پہونچی ہیں اور سب الفاظ وارده کو درود میں لے آئے اس طرح پر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اور درود کے فضائل اور وقت اور شرائط اور آداب جن کی رعایت کرنا چاہیے تحفۃ الصلوۃ کے مطالعہ پر حوالہ ہے

نظم

یا سیّد الانام درودِ جناب تو — وردِ زبان ماست مہ و سال و صبح و شام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما از دور — در دست ما ہمیں صلوات ست والسلام

اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ رنج دیتے ہیں اللہ کو یعنی اُس کام کے مرتکب ہوتے ہیں جو خدا کے نزدیک مکروہ ہے اُس کے ساتھ شریک اور جورو لڑکے کی نسبت کرنا اور کفر کے کلمے کہنا وَرَسُوْلَہٗ اور رنج دیتے ہیں اُس کے رسول کو زبان سے کہ ساحر اور شاعر کہتے ہیں اور ہاتھ سے کہ آپ کے چہرے اور دندان مبارک پر صدمہ پہونچاتے ہیں لَعَنَھُمُ اللّٰہُ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُن موذیوں کو اپنی رحمت سے فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت میں وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہے لَھُمْ اُن کے واسطے آخرت میں عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ عذاب ذلیل کرنے والا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور وہ لوگ جو رنج دیتے ہیں ایمان والے مردوں کو جیسے صفوان سہمی کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتوں کو جیسے حضرت بی عایشہؓ کو بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا بغیر اس کے کہ انھوں نے حاصل کیا ہے یعنی بے ایسا کام کیے ہوے جس کے سبب سے ایذا کے مستحق ہوں فَقَدِ احْتَمَلُوْا تو بیشک اُٹھاتے ہیں یہ موذی بُھْتَانًا جھوٹ بڑا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ع اور گناہ کھلا ہوا یعنی بہتان اور ظاہری گناہ کے سبب سے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت منافقوں کی شان میں اُتری کہ نالائق باتوں سے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو رنج دیتے تھے اور اس آیت کے اسباب نزول میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی بناؤ سنگار کیے دیکھی کہ بدکاری کی طرف میل رکھتی تھی اُسے ملامت کی بلکہ ادب دے کر جھڑکا لونڈی اپنے آقا پاس شکایت لے گئی اُس بے ادب نے سخت اور بُری باتیں حضرت فاروقؓ کے منھ پر کہیں اور یہ آیت اُس کے باب میں نازل ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ زناکاروں کی شان میں نازل ہوئی کہ راتوں کو سرِ راہ بیٹھتے اور لونڈیوں پر دست درازی کرتے اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اُس وقت میں آزاد عورتوں کی یہ علامت تھی کہ سر کو چادر سے چھپا کر راہ میں چلتیں اور لونڈیاں ننگے سر پھرتیں چونکہ وہ بدکار لوگ اُن عورتوں سے دور رہتے جو سر چھپائے رہتی تھیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اے نبی قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ کہہ اپنی بیبیوں کو وَبَنٰتِکَ اور اپنی بیٹیوں کو وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور مومنوں کی عورتوں کو کہ گھر سے باہر نکلتے وقت یُدْنِیْنَ نزدیک کریں اور ڈال لیں عَلَیْھِنَّ اپنے مونھوں اور بدنوں پر مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ط اپنی چادریں یعنی اپنے منھ اور بدن اُس سے چھپا لیں ذٰلِکَ یہ سر اور منھ اور بدن چھپانا اَدْنٰٓی بہت قریب ہے اَنْ یُّعْرَفْنَ اس واسطے کہ وہ پہچان لی جائیں نیکبختی اور پاکدامنی کے ساتھ یا پہچان لی جائیں کہ آزاد بیبیاں ہیں لونڈیاں نہیں فَلَا یُؤْذَیْنَ ط پھر ایذا نہ دی جائیں یعنی وہ زناکار مرد اُن سے تعرض نہ کریں وَکَانَ اللّٰہُ

اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا پچھلے گناہ جب توبہ کریں رَّحِيْمًا ۝ مہربان کہ بندوں کی مصلحت اُن سے بیان کرتا ہے لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ اگر باز نہ آئیں منافق اپنے نفاق سے وَالَّذِيْنَ اور الگ نہ ہو جائیں وہ لوگ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ جن کے دلوں میں بیماری ہے یعنی زناکار لوگ زنا کے قصد اور بُری باتوں کی طرف میل سے اگر باز نہ آئیں وَّالْمُرْجِفُوْنَ اور اگر ترک نہ کریں بدخبر اُڑانے والے یعنی وہ لوگ جو بُری خبریں مشہور کرتے ہیں فِي الْمَدِيْنَةِ مدینہ میں اسلام کے لشکروں کی اور مومنوں کے عیب لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ضرور مسلط کریں گے تجھے اے ہمارے حبیب اُن پر اور حکم کریں گے ہم اُن کے قتل کا ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ پھر پڑوس میں نہ رہیں گے تیرے فِيْهَآ مدینہ میں اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑے دن یعنی شہر سے جلدی نکل جائیں گے مَّلْعُوْنِيْنَ راندے ہوئے اور عاجز ہو کر اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا جہاں کہیں پائے جائیں اُخِذُوْا پکڑے جائیں یعنی چاہیے کہ اُنھیں گرفتار کرلیں وَقُتِّلُوْا اور قتل کیے جائیں یعنی چاہیے کہ اُنھیں قتل کریں تَقْتِيْلًا ۝ قتل کرنا ذلت کے ساتھ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت رکھی ہے اللہ نے سنت یعنی عادت فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا اُن لوگوں میں جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی اگلی امتوں میں یہ بات مقرر تھی کہ انبیا کو منافقوں کے قتل کا حکم تھا وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائے گا تو لِسُنَّةِ اللّٰهِ سنت یعنی عادت الٰہی کو تَبْدِيْلًا ۝ بدلنا اور تغییر دینا يَسْئَلُكَ النَّاسُ پوچھتے ہیں تجھے لوگ یعنی کفار امتحان اور ہنسی کی راہ سے عَنِ السَّاعَةِ ساعت قیامت سے قُلْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا نہیں ہے اُس کا علم مگر عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے پاس اور کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اُس کی اطلاع نہیں دی ہے وَمَا يُدْرِيْكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجکو یعنی تم مطلق نہیں جانتے لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید قیامت کا آنا تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ ہو قریب اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ راندا کافروں کو یعنی بعث و نشر کے منکروں کو اور اپنی رحمت سے دور کر دیا وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہے لَهُمْ اُنکے واسطے سَعِيْرًا ۝ عذاب جلتی ہوئی آگ کا خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ ہمیشہ رہیں گے اُس میں اَبَدًا ہمیشہ یہ تاکید ہے یعنی ہمیشہ آگ میں مبتلائے عذاب رہیں گے لَا يَجِدُوْنَ نہ پائیں گے وَلِيًّا کوئی دوست جو اُنھیں دوزخ سے باہر نکالے وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب اُن پر سے ٹالے يَوْمَ تُقَلَّبُ یاد کرو وہ دن کہ پھیرے جائیں گے وُجُوْهُهُمْ اُن کے منہ فِي النَّارِ آگ میں ایک طرف سے دوسری طرف یعنی دوزخ میں کبھی اُنھیں چت لٹائیں گے کبھی پٹ يَقُوْلُوْنَ کہیں گے کافر کہ يٰلَيْتَنَآ کاشکے ہم اَطَعْنَا اللّٰهَ اطاعت کرتے ہم خدا کی وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ اور اطاعت کرتے ہم رسول کی وَقَالُوْا اور کہیں گے تابع اور رذیل قوم کے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّآ اَطَعْنَا بیشک ہم نے اطاعت کی سَادَتَنَا اپنے سرداروں کی جو ہمارے قبیلوں میں تھے وَكُبَرَآءَنَا اور اپنے بڑوں اور پیشواؤں کی فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ تو گمراہ کر دیا اُنھوں نے ہم کو یعنی ہمیں راہ سے بے راہ کر دیا اور قصّے کہانیاں کہہ کر فریب دیا رَبَّنَآ اے ہمارے رب ہمارا فیصلہ کر اٰتِهِمْ دے اُنھیں ضِعْفَيْنِ دونا مِنَ الْعَذَابِ اُس عذاب سے جو تو نے ہم کو دیا ہے اس واسطے کہ وہ خود بھی گمراہ تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے تھے وَالْعَنْهُمْ اور راند اُنھیں لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ راندنا بڑا کہ پھر بُلانا نہ ہو یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ جس کو حق تعالیٰ راندتا ہے دوسرا اُسے پھر نہیں بُلا سکتا **بیت**

ہر کرا قہر تو راند کہ تواند خواندن   واں کرا لطف تو خواند کہ تواند راندن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَكُوْنُوْا نہ ہو كَالَّذِيْنَ مانند اُن لوگوں کے جنھوں نے اٰذَوْا مُوْسٰى ایذا دی موسیٰ کو یعنی تم ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ایذا دو جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی تھی اور اُنکی طرف

معانقہ عند المتاخرین

ربع

ع ۱۰

زنا کی نسبت کی تھی اور اُس کا شمہ قارون کے قصہ میں گذرا فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ پھر پاک کر دیا اُسے خدا نے مِمَّا قَالُوْا ؕ اُس بات سے جو اُنھوں نے کہی تھی اور جس عورت کو اُنھوں نے رشوت دی تھی کہ حضرت موسیٰؑ کے حق میں افترا کرے اُسی نے اُن کی پاکی کا اقرار کیا یا جس وقت ہارون علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تھے اور حضرت ہارون نے وہاں وفات پائی تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ کو کہا کہ تم نے اُن پر حسد کیا اور انھیں قتل کر دیا تو حق تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا اور فرشتے اُنھیں قبر سے نکال لائے اور قوم میں لا کر رکھ دیا تو معلوم ہوا کہ مقتول نہیں ہیں یا حق تعالیٰ نے حضرت ہارون کو زندہ کر دیا اور اُنھوں نے خود اپنے بھائی موسیٰؑ کے بریّ الذمہ ہونے کا اقرار کیا یا بنی اسرائیل کہتے تھے کہ حضرت موسیٰؑ میں کوئی عیب ہے اس واسطے کہ یہ تنہا نہاتے ہیں تو ایک دن اُنھوں نے اپنے کپڑے اُتار کر پتھر پر رکھدیے اور خود پانی میں اُترے بس وہ پتھر کپڑوں سمیت چلا اور قوم میں آیا حضرت موسیٰ بھی اُسکے پیچھے ننگے دوڑے آئے اور بنی اسرائیل کو معلوم ہو گیا کہ اُن میں کوئی عیب نہیں وَكَانَ اور تھے موسیٰ علیہ السلام عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَجِيْهًا ؕ صاحب وجاہت اور صاحب قربت یا مقبول یا مستجاب الدعوات يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے ایمان والو ڈرو خدا سے ناگوار باتیں کرنے میں اور بجز رسول کو ایذا دینے سے وَقُوْلُوْا اور کہو قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ بات سچی اور درست اور پکی ایمان والوں کے باب میں یہ اُسکے ضد اور خلاف سے نہی مراد ہے یعنی جھوٹ نہ بولو اور بات میں کجی نہ کرو جیسے حضرت عایشہ پر تہمت کی بات اور حضرت زینب کا قصہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ قول سدیدہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے یا جس بات سے خدا کی رضامندی ڈھونڈھیں اور قول جامع اس باب میں یہ ہے کہ قول سدیدہ وہ بات ہے جو سچ ہو جھوٹ نہ ہو صواب ہو خطا نہ ہو جد ہو ہزل نہ ہو خالص ہو ملی نہ ہو تو ایسی بات کہو يُّصْلِحْ تاکہ درست کرے اللّٰه لَكُمْ تمھارے واسطے اَعْمَالَكُمْ تمھارے کام یعنی تمھارے اعمال کو قبول ہونے کی صلاحیت دے اور اُن پر ثواب مرتب کرے وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدے تمھارے واسطے ذُنُوْبَكُمْ ؕ تمھارے گناہ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جس نے اطاعت کی اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ اور اُسکے رسول کی جس چیز میں اُس نے حکم کیا فَقَدْ فَازَ تو یقینی چھوٹ گیا وہ اطاعت کرنے والا برائی سے اور پہونچ گیا بھلائی کو اور اپنی مراد کو پہونچا فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ پہونچنا بڑی مراد کو کہ وہ خدا کا دیدار ہے یا بہشت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ بیشک ہم نے پیش کی امانت کہ وہ طاعت ہے یا شرع کی حدیں اور موضح میں ہے کہ وہ نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد امانتداری ہے یا فضول بات سے زبان کو بچانا اور بعضوں نے کہا ہے کہ غسل جنابت ہے بہر تقدیر ہم نے پیش کی امانت عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین پر وَالْجِبَالِ اور پہاڑوں پر ثواب اور عذاب کی شرط پر اُس وقت جبکہ اِن میں سمجھ پیدا کی تھی فَاَبَيْنَ تو انکار کیا اُنھوں نے اَنْ يَّحْمِلْنَهَا اس سے کہ اُٹھالیں امانت کو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا اور ڈرے اُس سے اور بولے کہ ہم اُس میں حکم کے تابع ہیں اس واسطے تو نے ہمیں پیدا کیا نہ ہمیں ثواب کی حاجت ہے نہ عذاب کھینچنے کی طاقت یا پیش کی امانت اہل آسمان پر کہ فرشتے ہیں اور زمین اور پہاڑوں کے رہنے والوں پر کہ دریائی اور خشکی کے جانور ہیں اور اُنھوں نے بار امانت اُٹھانے سے انکار کیا خوف کی راہ سے مخالفت کی وجہ سے نہیں وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اور اُٹھالیا اُسے انسان ضعیف اور ناتوان نے اِنَّهٗ كَانَ یقینی ہے انسان ظَلُوْمًا ظلم کرنے والا اپنے نفس پر اس واسطے کہ اس نے وہ بار امانت اُٹھالیا جس سے بڑے بڑے اجرام یعنی آسمان زمین پہاڑوں نے پہلو تہی کی اور اس نے باوصف اپنی عاجزی کے وہ امانت قبول کر لی جَهُوْلًا ۙ نادان اُس کے انجام سے یعنی اُس امانت میں خیانت کے عذاب سے اور امانت پیش کی لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ تاکہ عذاب کرے اللہ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو امانت ضایع کرنے کے سبب وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور عذاب کرے مشرک مردوں پر عورتوں کو امانت میں خیانت کرنے کے سبب وَيَتُوْبَ اللّٰهُ اور تاکہ پھرے رحمت کے ساتھ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ایمان والوں

۹ع۵

اور ایمان والیوں پر امانت کی حفاظت کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والوں کو رَّحِيْمًا مہربان اُن
پر عالموں اور عارفوں نے اِس آیت کی بہت طرح تفسیریں کی ہیں اُن میں سے ایک شمہ یہاں لایا جاتا ہے ایک گروہ نے اس آیت کے معنی یوں
ڈھالے ہیں کہ اُس امانت کی شان اتنی بڑی ہے کہ اگر ان بڑے اجرام پر پیش کی جائے اور اُن کو شعور اور فہم دی جائے تو اُس امانت کو اٹھانے
سے انکار کریں اور حق بات یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان اجرام کو شعور اور ادراک دیا اور اُن پر اس امانت کو پیش کیا اختیار دے کر پیش
کرنا تو انھوں نے اُسے اُٹھالینے سے انکار کیا اپنی عاجزی کی حیثیت سے معصیت کی راہ سے نہیں اور انسان نے وہ امانت اٹھالی ہمت
کی راہ سے قوت کی وجہ سے نہیں **بیت** -

آسماں بار امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

امام قشیری رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ اِن اجرام پر امانت عرض کی اور انسان پر فرض کی وہاں عرض تھی انھوں نے انکار کیا یہاں فرض تھی انہوں
نے اٹھالی شیخ جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ آدمؑ کی نظر خدا کے پیش کرنے پر تھی امانت پر نہیں پیش کرنے کے مزے نے امانت کا بوجھ بھلا دیا تو
ضرور لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اُٹھالینا تیری طرف سے ہے اور نگہبانی میری جانب سے چونکہ تو نے خوشی سے میری امانت کا
بوجھ اُٹھالیا میں نے بھی سب میں سے تجھ کو اُٹھالیا کہ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ **بیت** -

راہ او را بد و تواں پیمود بار او را بد و تواں برداشت

صاحب انوار نے کہا ہے کہ چاہیئے امانت سے مراد عقل اور تکلیف ہو چونکہ آسمان زمین اور پہاڑوں کو اُسے اُٹھانے کی استعداد نہ تھی تو انسان
نے اپنی قابلیت کے سبب سے قبول کیا اس واسطے کہ ظلوم ہے قوت غضبی کے غلبہ کے سبب سے اور جہول ہے قوت شہوی کے غلبہ کی جہت سے اور عقل سے
یہ فائدہ ہے کہ دونوں قوتوں کو زیادتی سے بچا کر طریقۂ اعتدال پر ثابت رکھے اور تکالیف سے بڑا مقصود انہی دونوں قوتوں کو اعتدال
پر کر دینا ہے جو صفت سبعی اور بہیمی کی نتیجہ ہیں پس ظلومی اور جہولی امانت اُٹھالینے کی علت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان کی شان سے ظلم اور
جہل ہے جیسا تو کہے کہ پانی طہور ہے یعنی طہارت اُس کی شان سے ہے اسی طرح یہ دونوں صفتیں آدمیوں کی شان سے ہیں لیکن چونکہ آدمی
امانت اُٹھانے والے ہوئے تو بعضوں نے ظلم اور جہل چھوڑ دیا اور ایک گروہ اُسی حال پر رہا یا خود یہ دونوں صفتیں آدمی کے واسطے اس اعتبار
سے ثابت ہیں کہ اکثر آدمیوں میں پائی جاتی ہیں اور احقاف میں ہے کہ ظلوم وجہول ہے خلق کے نزدیک حق تعالیٰ کے نزدیک نہیں اور خواجہ
محمد پارسا کی تفسیر میں مذکور ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اہل آسمان اہل زمین اہل جبال پر امانت پیش کی انھوں نے اپنی بے استعدادی
کی وجہ سے اُس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور چونکہ انسان کو اُس کے اٹھانے کی استعداد تھی اس نے بے تنگی اور مبالغہ کے قبول کر لی اور وہ ظلم
کرنے والا ہے اپنے نفس پر کہ اپنی ذات کو فنا کرتا ہے ہویت مطلقہ میں اور جہول یعنی نادان ہے کہ خدا کے سوا کسی کو نہیں پہچانتا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰہ کہہ کر ماسوائی کی نفی کرتا ہے فتوحات میں لکھا ہے کہ امانت اسمائے حسنیٰ کے ساتھ متصف ہونا ہے کہ سب موجودات پر پیش کی اور انسان نے
قبول کر لی وہ ظلوم ہوتا یعنی اپنے اوپر ظلم کرتا اگر یہ امانت اُٹھا نہ لیتا اور جہول یعنی عالم ہے اس واسطے کہ اللہ کو جاننے کی نہایت یہ ہے کہ
اُسے پہچاننے سے اپنے عاجز اور جاہل ہونے کا اقرار ہو **مصرع**

اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ

اور حضرت میر قاسم انوار نے اپنے بعضے رسالوں میں امانت کو خلافت ربانی پر ڈھالا ہے اور یہ بات لکھی ہے کہ ظلم اور جہل عدل اور علم کا

ضد ہے لیکن اِذَا جَاوَزَ شَیْءٌ حَدَّہٗ اِنْعَکَسَ ضِدَّہٗ کے معنی کو یہاں جلوے دیے اور ظلوم وجہول دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں جب یہ دونوں صفتیں حد سے متجاوز ہوئیں تو ضرور اپنے ضد کے ساتھ مبدل ہو جائیں گی اور روح الارواح میں کہا ہے کہ ظلوم وجہول یہاں پر مدح ہے مذمت نہیں آدم علیہ السلام نے بار امانت اپنی ہمت سے اُٹھالیا جو ان کی طاقت سے بڑھ کر تھا اُن سے کہا کہ تم نے ظلم کیا اپنی جان پر نہ سمجھے کہ بوجھ بھاری ہے جواب دیا کہ میں غیر حق سے جاہل تھا پس اُس کی ظلومی اور جہولی کا شہرہ دونوں عالم میں ہو گیا اور اہلِ عالم اِس کے بھید سے غافل ہیں۔ لوامع میں ہے کہ وہ بوالعجبی جو عشق کو عالم بشریت میں ہے مملکت ملکیت میں نہیں اس واسطے کہ ملائک مہربانی اور پاکی کے سایہ میں پرورش ہوئے ہیں اور سایہ میں پرورش پایا ہوا مراد اور محبب بے درد کچھ قدر اور قیمت نہیں رکھتا عشق کے لائق وہی گروہ ہیں کہ اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا جن کے بازار کا سرمایہ ہے اور اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا جن کے روزگار کا پیرایہ ہے بیت

عاشقانرا درد و بدنامی خوش ست   عاشقانرا سوز و ناکامی خوش ست

جب آفتاب امانت عرض الوہیت کے برج سے چمکا تو آسمان بولا کہ مجھے بلندی کی صفت حاصل ہے زمین چلائی کہ مجکو کشادگی کی صفت ثابت ہے پہاڑ سے آواز آئی کہ مجھے ثابت قدمی کا وصف حاصل ہے ہم اِس بوجھ کا تحمل نہیں رکھتے شاید ہم پر آفت نہ آئے اور یہ صفت ہم سے چھن نہ جائے آدم خاکی بولا کہ مجھمیں کیا ہے جو مجھ سے چھین لیں گے مردانہ وار سامنے آیا اور جو بوجھ آسمانوں کے جسم نہ اُٹھا سکے اپنے کاندھے پر لے کر ہَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ کا نعرہ مارنے لگا پس حکم ہوا کہ اے خاکی دلیر یہ سب قوت تو کہاں سے لایا پس یہ مشت خاک زبان حال سے بولا کہ بار گراں یار مہربان کی مدد سے کھینچ سکوں گا بیت

آں بار کہ از بردنِ او عرش اباکرد   باقوت تو حاملِ آں بار تواں بود

غرضکہ انسان جس کے نام نامی پر اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کا پروانہ لکھا ہے اُس کے قامت با استقامت کے سوا اور کسی کے قد پر امانت اُٹھانے کا خلعت ٹھیک نہ ہوا اور جب اتنا بڑا کام اور ایسی بھاری مہم اُس کے نامزد ہوئی تو حسد کرنے والے شیطان جو اُس کے پُرانے دشمن ہیں اُن کی نظر بد سے حفاظت کے لیے غیرت کی آگ میں ڈال کر اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا کا اسپند اُس پر کر دیا مصرع

تا کور شود ہر آنکہ نتواند دید

سُوْرَۃُ السَّبَا مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ سبا مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چوّن آیتیں ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے الَّذِیْ لَہٗ وہ اللہ کہ اُسی کے واسطے ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانوں میں ہیں بڑی نعمتوں کے وسایط وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہیں مہربانیوں اور بخششوں کے روابط وَلَہُ الْحَمْدُ اور اُسی کے واسطے ہے تعریف فِی الْاٰخِرَۃِ ط آخرت میں حکم کرنے کی راہ سے نہیں بلکہ خوشی کی وجہ سے جیسا کہ کہیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ اور بعضوں نے کہا ہے کہ سب آخرت والے اُس کی حمد کریں گے دوست اُس کے فضل کے سبب حمد و ثنا کریں گے اور دشمن اُسکے عدل کے باعث سے ستائش کریں گے وَھُوَ الْحَکِیْمُ اور وہ ہے کام جاننے والا الْخَبِیْرُ ○ جاننے والا بندوں کے احوال ظاہر اور پوشیدہ یَعْلَمُ جانتا ہے مَا یَلِجُ جو چیز اُترتی ہے فِی الْاَرْضِ زمین میں جیسے مینھ کا پانی وَمَا

یخرج اور جو چیز نکلتی ہے منھا زمین سے جیسی بوٹی پتی یا جاننے والا ہے اُسے جو کچھ زمین کے اندر ہے خزانے دفینے مُردے اور جو کچھ زمین کے اوپر ہے حیوان چشمے سونا چاندی وما ینزل اور جانتا ہے اُسے جو کچھ اُترتا ہے من السماء آسمان سے جیسے فرشتے کتابیں روزی اور مینھ کے اندازے وما یعرج اور جو کچھ اوپر جاتا ہے فیھا آسمان میں جیسے فرشتے اعمالنامے بندوں کے اور دعائیں اور کلمات طیبہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر میں ہے کہ جو آسمان سے اُترتا ہے اس سے حضرت جبرئیلؑ مراد ہیں اور جو آسمان پر جاتا ہے اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا شب معراج میں آسمان پر تشریف لے جانا مقصود ہے صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اُس کے علم قدیم پر پوشیدہ نہیں جو اترتے ہیں اولیا کے دلوں پر واردات اور کشوفات اور جو کچھ اوپر جاتے ہیں اولیا اور اصفیا کے نفائس انفاس سب اوقات میں یا جو کچھ اُترتا ہے الطاف وکرم کی بارگاہ قدم سے دلوں کی طرف متوجہ ہوا ہے جہاں کہیں آشنائی کی بو آتی ہے وہیں منزل اور مقام کرتا ہے الا ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات الا فتعرضوا لھا اور جو کچھ اوپر جاتا ہے توبہ کرنے والوں کا نالہ اور مفلسوں کی آہ ہے جب صبح کو اُن کے سینے کے خلوت خانہ سے یہ نالہ وآہ درگاہ رحمت پناہ کی طرف مُنھ کرتی ہے فوراً قبول ہو جاتی ہے کہ انین المذنبین احب الیٰ من زجل المسبحین[1] بیت

غلغل تسبیح شیخ ارچند مقبول ست لیک — آہ درد آلود رندان را قبول دیگرست

وھو الرحیم اور وہ مہربان ہے نعمت پوری کرنے میں الغفور ۝ چھپانے والا گناہوں کا پردہ رحمت میں وقال الذین کفروا اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے انکار یا ہنسی کی راہ سے کہ لا تاتینا الساعۃ ط نہیں آتی ہے ہم پر قیامت قل کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بلیٰ وہ بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو ہاں وربی قسم میرے رب کی لباب میں کہا ہے کہ ابو سفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ بعث ونشر کچھ بھی نہیں ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تم بھی قسم کھاؤ کہ میرے رب کی قسم کہ جلدی لتاتینکم ضرور آئے گی تم پر قیامت علم الغیب لا یہ رب کی صفت ہے یعنی ایسے رب کی قسم جو جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا لا یعزب دور نہیں ہوتا عنہ اُس کے علم سے یا نہیں چھپتا اُس سے مثقال ذرۃ چھوٹی چیونٹی کے برابر یا ہوا میں جو ذرے اڑتے ہیں اُن میں سے ایک ذرہ کی قدر فی السموٰت آسمانوں میں ولا فی الارض اور نہ زمین میں ولا اصغر اور نہیں ہے بہت چھوٹی چیز من ذٰلک ذرہ سے ولا اکبر اور نہ بہت بڑی اُس سے الا فی کتٰب مگر یہ کہ لکھی ہوئی ہے کتاب مبین ۝ روشن میں یعنی لوح محفوظ میں اور یہ سب چھوٹی بڑی چیزیں لوح محفوظ میں موجود ہیں لیجزی الذین اٰمنوا تاکہ جزا دے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے وعملوا الصٰلحٰت ط اور کیے اُنھوں نے کام اچھے اولٰئک وہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کا گروہ لھم اُن کے واسطے ہے مغفرۃ مغفرت خطاؤں سے ورزق کریم ۝ اور روزی بزرگی والی یعنی بے طلب اور بے رنج وتعب والذین سعوا اور جو لوگ دوڑتے ہیں فی اٰیٰتنا ہمارے کلام کی آیتوں میں یعنی جنھوں نے ہماری آیتیں باطل کرنے میں کوشش کی معٰجزین عناد کرنے والے یا کوشش کرنے والے اس بات میں کہ لوگ اُن آیتوں سے نفرت کریں یا اپنے زعم میں ہم پر سبقت لے جانے والے تاکہ اُن پر سے ہمارا عذاب فوت ہو جائے اولٰئک وہ لوگ لھم اُن کے واسطے ہے عذاب عذاب من رجز الیم ط بہت سخت عذاب میں سے دُکھ دینے والا عذاب ویری الذین اور لوح محفوظ میں سب چیزوں کا ثبت کرنا اس واسطے ہے تاکہ جان لیں

[1] نالہ اور فریاد گنہگاروں کی دوست تر ہے میرے نزدیک غل اور شور تسبیح کنندگان سے ۱۲

وہ لوگ جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے علم اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں یا مومنین اہل کتاب اور بہر تقدیر مراد یہ ہے کہ اہل کتاب جانتے ہیں الَّذِیْٓ اُنْزِلَ وہ چیز جو اُتاری گئی ہے اِلَیْکَ تیری طرف مِنْ رَّبِّکَ تیرے رب کی طرف سے یعنی قرآن هُوَ الْحَقَّ وہ صحیح اور درست ہے وَیَهْدِیْٓ اور وہ یعنی اُتارا ہوا ہدایت کرتا ہے اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ راہ خدائے غالب الْحَمِیْدِ۝ تعریف کیے ہوئے کی جس کی حمد کی جاتی ہے نعمتوں پر نہایت حمد وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہیں یعنی بعث و نشر کے منکروں میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ هَلْ نَدُلُّکُمْ کیا دلالت کریں ہم یعنی بتائیں تم کو عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُکُمْ اُس مرد پر جو خبر دیتا ہے تم کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو کہتے ہیں کہ اِذَا مُزِّقْتُمْ جب ٹکڑے ٹکڑے کیے جاؤ گے یعنی متفرق ہو جائیں گے تمھارے سب اجزا کُلَّ مُمَزَّقٍ لا بالکل ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے یعنی جب تمھارے جسم بالکل خاک میں ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو اِنَّکُمْ بیشک تم لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۝ ج ضرور نئی پیدائش میں ہو گے یعنی پھر نئے سرے سے زندہ کیے جاؤ گے کافروں نے باہم کہا کہ جو مرد یہ خبر دیتا ہے اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ باندھا ہے اللہ پر کَذِبًا جھوٹ جان بوجھ کر اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ط یا اُسے جنون ہے کہ جو چیز نہیں جانتا وہ کہتا ہے بَلِ الَّذِیْنَ ایسا نہیں جو وہ کہتے ہیں بلکہ جو لوگ لَا یُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا فِی الْعَذَابِ عذاب میں ہیں اُس جہاں میں وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ۝ اور دور کی گمراہی میں ہیں اس جہاں میں کہ وہ گمراہی راہ صواب سے بہت دور ہے اَفَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں دیکھتے اور نہیں ایمان لاتے کافر اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ اُس کی طرف جو اُن کے سامنے ہے وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو اُن کے پیچھے ہے مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط آسمان اور زمین سے یعنی آسمان و زمین میں اُن کا رو اور پشت گھیرے ہوئے ہیں اور یہ آسمان اور زمین میں محبوس اور محصور ہیں اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اگر ہم چاہیں تو دھنسا دیں ان کو زمین میں اَوْ نُسْقِطْ یا ڈال دیں ہم عَلَیْهِمْ اُن پر کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ط ٹکڑا آسمان سے اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک آسمان و زمین پر نظر کرنے میں یا زمین میں دھنسا دینے اور آسمان کا ٹکڑا گرا دینے کی جو قدرت ہمیں ہے اس میں غور و تامل کرنے میں لَاٰیَةً البتہ دلالت اور عبرت ہے لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ۝ ع رجوع کرنے والے بندہ کے واسطے جو حق کی طرف رجوع کرتا ہے اس واسطے کہ وہ غور اور فکر کرتے ہیں ہماری قدرت اور حکمت کی دلیلوں میں وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ اور بیشک ہم نے دی داؤد کو مِنَّا اپنے پاس سے فَضْلًا ط زیادتی اُس زمانہ کے سب لوگوں پر کہ نبوت تھی یا زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رغبت فیصلہ کرنے میں یا عدل کی توفیق یا ضعیفوں اور عاجزوں پر بخشش یا مناجات کی حلاوت یا علم اس بات کا کہ اُس کی بارگاہ کے سوا اور کوئی التجا اور پناہ کی جگہ نہیں ہے عین المعانی میں ہے کہ فضل سے اچھی آواز مراد ہے اس واسطے کہ داؤد علیہ السلام جب زبور پڑھنے میں مشغول ہوتے درندے اور وحشی جانور اپنے مقاموں سے نکل آتے اور اُن کی آواز دلنواز سُنا کرتے اور پرند اُن کے نغمات جانفزا سے مضطرب ہو کر اپنے کو ہوا سے زمین پر گراتے نظم

صوتِ دلکشش جاں تازہ گشتے — رواں را ذوق بے اندازہ گشتے
سپہر چنگ پُشتِ ارغنوں ساز — ازاں پرحال ترشنودہ آواز

اور بعضوں نے کہا ہے کہ فضل یہ ہے جو اس کے بعد فرماتا ہے کہ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ کہا ہم نے اے پہاڑو پھیرو اپنی آوازیں مَعَهٗ داؤد کے ساتھ اُن کی تسبیح کے وقت یعنی اُن کے ساتھ موافقت کرو یا جہاں وہ جائیں اور تم کو بھی بلائیں تم اُن کے ساتھ سیر کرو اور یہ

ع ۹

حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب وہ چاہتے تو پہاڑ ان کے ساتھ چلتے وَالطَّيْرَ ج اور مسخر کر دیا اُس کا پرندوں کو کہ ذکر کے وقت
اُن کے ساتھ موافقت کرتے تھے لکھا ہے کہ جب حضرت داؤد تسبیح کہتے تو پہاڑ آواز سے اُنھیں مدد دیتے اور پرند اُن کے سر کے اوپر صف
باندھ کر الحان دل آویز سے اُن کی مدد کرتے اور وہ نغمے سننے والے بہتیرے اپنی جان دیتے **بیت**

چو گردد مطرب من نغمہ پرداز زشوقش مرغ روح آید بپرواز

ایک دن ایک فرشتہ حضرت داؤد کی زیارت کو آیا اور بولا کہ آپ خدا کے پیغمبر اور خلیفہ ہیں اولیٰ یہ ہے کہ آپ کا کھانا آپ کی کمائی سے ہو داؤد
علیہ السلام نے خدا سے پیشہ طلب کیا حکم ہوا کہ زرہ بنایا کرو اور یہ پیشہ حق تعالیٰ نے اُن پر آسان کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے کہ وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ لا
اور نرم کر دیا ہم نے اُن کے واسطے لوہے کو بے آگ کے ایسا کہ ان کے ہاتھ میں موم کی طرح لوہا نرم ہو جاتا تھا اور اُس لوہے میں جو تصرف
چاہتے کرتے اور حکم کر دیا ہم نے اَنِ اعْمَلْ یہ کہ بناؤ سٰبِغٰتٍ زرہیں فراخ دامن کشادہ وَّ قَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکھ فِي السَّرْدِ
اُس کے بُننے میں یعنی اُس کی کڑیاں برابر برابر بناؤ تاکہ اُس کی وضع مناسب پڑے تیسیر میں ہے کہ حضرت داؤد ہر روز ایک زرہ بناتے اور
چھ ہزار درم کو بیچتے چار ہزار تصدق کرتے اور دو ہزار اہل و عیال پر خرچ کرتے لباب میں کہا ہے کہ جب حضرت داؤد نے وفات فرمائی تو
چھ ہزار زرہیں اُن کے گھر میں تھیں وَاعْمَلُوْا اور کہا ہم نے کہ اے داؤد تو اپنے لوگوں کے ساتھ عمل کر صَالِحًا ط عمل نیک یعنی غرضوں سے
خالص اِنِّيْ بیشک میں بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے جو تم لوگ کرتے ہو بَصِيْرٌ○ دیکھنے والا ہوں اور اُسی کے لائق جزا دوں گا۔
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کر دی گئی سلیمان علیہ السلام کے واسطے ہوا غُدُوُّهَا شَهْرٌ صبح کو اس کا چلنا ایک مہینے کی راہ وَ
رَوَاحُهَا شَهْرٌ ج اور شام کو اُس کی چال ایک مہینے کی راہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان چلتے اور اصطخر شیراز میں قیلولہ کرتے شام کو
کابل میں پہونچ کر شب باش ہوتے وَاَسَلْنَا لَهٗ اور جاری کر دیا ہم نے سلیمان کے واسطے عَيْنَ الْقِطْرِ ط چشمہ تانبے کا گھلا ہوا کہ وہ
کھان سے پانی کی طرح نکلتا اور کھان قریب صنعان ملک یمن کے ایک موضع میں تھی ہر مہینے میں تین دن تانبا اُس سے بہتا جو کچھ چاہتے بناتے وَمِنَ
الْجِنِّ اور تابع کر دیے گئے سلیمان کے جنوں میں سے مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ جو کوئی کام کرتا اُن کے سامنے بِاِذْنِ رَبِّهٖ ط اپنے
رب کے حکم سے وَ اور مقرر کر دیا ہم نے کہ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ جو کوئی جن پھرے اور مڑے اور سرکشی کرے عَنْ اَمْرِنَا ہمارے حکم اور
سلیمان کی اطاعت سے تو نُذِقْهُ چکھائیں ہم اُسے مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ○ عذاب میں سے جلتی ہوئی آگ کے عقبیٰ میں اور بعضے
کہتے ہیں کہ دنیا میں جو فرشتہ آگ کا کوڑا ہاتھ میں لیے رہتا ہے وہ جنوں پر مقرر اور مسلط تھا کہ جو جن حضرت سلیمان کے حکم سے باہر ہو وہ آگ کا
کوڑا اُسے مار کر جلا دے يَعْمَلُوْنَ کام بناتے تھے جن لَهٗ سلیمان کے واسطے مَا يَشَآءُ جو چاہتے تھے سلیمان مِنْ مَّحَارِيْبَ دراور
والان اچھے اور دیواریں خوب وسیط میں ہے کہ محراب اُس مکان کو کہتے ہیں کہ ایک درجہ چڑھ کر اُس پر جا سکیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ محاریب
سے یہاں حرب یعنی لڑائی کی جگہ مراد ہے جیسے اونچے قلعے اور چوڑے دُھس جنوں نے ولایت یمن میں حضرت سلیمان کے واسطے عجیب عجیب
قلعے بنائے تھے جیسے مرداوح مینون اور قلقوم اور غمدان اور حنیدہ اور مثل اُس کے وَتَمَاثِيْلَ اور بناتے تھے مورتیں اور فرشتوں اور
انبیا علیہم السلام کی صورتیں اُس وضع پر جس پر کہ وہ عبادت کے وقت رہتے تھے تاکہ لوگ اُن تصویروں کو دیکھ کر اُسی صورت سے عبادت کریں
اور اُس زمانہ میں تصویر لینا اور رکھنا مباح تھا عین المعانی میں ہے کہ لوہے سے آدمیوں کی مورتیں بناتے تھے اور جب دشمنوں سے لڑائی کا
وقت آتا تو حق تعالیٰ اُن میں روح پھونک دیتا تاکہ قتال میں قوی اور سخت رہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو شیر بنائے تھے حضرت سلیمانؑ کے

تخت کے نیچے اور دو کرگس تخت کے اوپر جب حضرت سلیمان چاہتے کہ تخت پر چڑھیں تو وہ دونوں شیر اپنے شانے پھیلا دیتے اور اُن پر قدم رکھ کر حضرت سلیمان تخت پر چڑھ جاتے اور جب تخت پر بیٹھتے تو دونوں کرگس اپنے پروں سے ان پر سایہ کرلیتے وَجِفَانٍ اور بناتے تھے حضرت سلیمان کے واسطے لکڑی وغیرہ کے کاسے كَالْجَوَابِ بڑے حوضوں کے مثل وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ط اور دیگیں اونچی اونچی تپائی پر رکھیں پہاڑوں کے مانند اور بارہ ہزار باورچی تھے کہ وہ ان دیگوں میں کھانا پکاتے اور اب تک[1] شام میں بعض مقام پر ایسی دیگیں پتھر سے تراشی ہوئی موجود ہیں اِعْمَلُوْٓا کہا ہم نے کہ نیک کام کرو اٰلَ دَاوٗدَ اے آل داؤد شُكْرًا ط واسطے شکر ان نعمتوں کے کہ ثابت ہیں سنائی قدس سرہ نے کہا ہے کہ آل داؤد نے دن رات کی گھڑیاں تقسیم کی تھیں ہر ساعت اُن میں سے ایک شکر الٰہی اور عنایت بادشاہی پر قائم تھا وَقَلِيْلٌ اور تھوڑے ہیں مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝ میرے بندوں میں سے شکر گزار اور شکور اُسے کہتے ہیں جو دل اور زبان اور ہاتھ پاؤں سے اکثر اوقات مراسم شکر گزاری ادا کرے اور شکر میں باوصف اس قدر ڈوبے رہنے کے اپنے کو ادائے شکر سے عاجز جانے اس واسطے کہ شکر کی توفیق ایک اور نعمت ہے کہ دوسرے شکر کو چاہتی ہے اور اسی جگہ سے کہا ہے کہ اَلشَّكُوْرُ مَنْ يَّرٰى عَجْزَهٗ مِنَ الشُّكْرِ یعنی شکر کرنے والا وہ ہے جو دیکھے اپنا عجز ادائے شکر سے مثنوی

حدِ شکرِ حق ندانند ہیچکس ۔۔۔ حیرت آمد حاصل دانا و بس

آں بزرگے گفت باحق در نہاں ۔۔۔ کاے پدید آرندۂ ہر دو جہاں

اے منزہ از زن و فرزند جفت ۔۔۔ کے توانم شکر نعمتہات گفت

بیک حضرت داؤس از ایزد پیام ۔۔۔ گفتش از تو ایں بود شکرے مدام

چوں دریں رہ ایں قدر بشناختی ۔۔۔ شکر نعمتہائے ما پرداختی

لکھا ہے کہ بیت المقدس کی بنا حضرت داؤد علیہ السلام نے شروع کی تھی اور حضرت سلیمان نے اُسے پورا کرنے میں بڑی کوششیں کیں ابھی اُس کے پورا ہونے میں سال بھر کا کام باقی تھا کہ موت کا پیام حضرت سلیمان کو آ پہونچا اخیر وقت حضرت سلیمان نے اپنے لوگوں کو وصیت کی کہ میری موت ظاہر نہ کرنا اور مرنے کے بعد مجھے میرے عصے کی آڑ لگا کر کھڑا کر دینا تاکہ جن اپنے کام سے باز نہ رہیں اور مسجد کا کام پورا ہو جائے پھر حضرت سلیمان جب اس جہاں سے گذر گئے تو اُنھیں غسل دیا اور جنازہ کی نماز پڑھی اور عصے کی آڑ میں کھڑا کر دیا جن دور سے اُنھیں زندہ جانتے تھے اور اپنے اپنے کام پر مستعد تھے یہاں تک کہ ایک سال گزرنے کے بعد عصے کو نیچے کی طرف سے گھُن نے کھا لیا اور حضرت سلیمان زمین پر گرے تو سبھوں کو اُن کی موت کا حال معلوم ہوا جن بھاگے اور پہاڑوں کی گھاٹیوں اور جنگلوں کے درمیان میں چل دیے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَلَمَّا قَضَيْنَا پھر جب حکم کیا ہم نے عَلَيْهِ الْمَوْتَ سلیمان پر موت کا اور مرنے کے بعد اُنھیں عصے کی آڑ لگا کر لوگوں نے کھڑا کر دیا تو مَا دَلَّهُمْ دلالت نہ کی جنوں کو عَلٰى مَوْتِهٖٓ سلیمان کی موت پر اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ مگر گھُن نے کہ زمین سے نکلتا تَاْكُلُ کھاتا تھا مِنْسَاَتَهٗ ج اُس کے عصے کو فَلَمَّا خَرَّ پھر جب گر پڑے سلیمان علیہ السلام تو تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ جان لیا جنوں نے اَنْ لَّوْ كَانُوْا یہ کہ اگر ہوتے کہ البتہ يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ جانتے غیب کو جنوں کو یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہیں اور لوگوں سے ایسا ہی ظاہر کرتے تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو مَا لَبِثُوْا نہ ٹھہرتے سال بھر تک فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ط ذلیل کرنے والے

[1] یعنی صاحب تفسیر حسینی کے زمانہ تک ۱۲

عذاب میں یعنی عمارت بنانے میں جو سخت تکلیفیں اُن کو تھیں وہ نہ اُٹھاتے لَقَدْ كَانَ بیشک تھی لِسَبَاٍ واسطے اولاد سبا کے جو یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا تھا فِي مَسْكَنِهِمْ اُن کے گھر میں آور بعضے نے مساکنہم جمع کا صیغہ پڑھا ہے یعنی اُن کے گھروں میں اٰيَةٌ ج ایک علامت اور دلالت وجود صانع پر اور اُس کی قدرت کاملہ پر مختار میں ہے کہ سبا کے فرزندوں کے واسطے ولایت یمن میں مآرب کے حوالی میں ایک مقام تھا دو پہاڑوں کے درمیان اُس کے اوپر سے نیچے تک اٹھارہ فرسخ تھا اور اُن کا گھاٹ جہاں سے پانی لیتے تھے جنگل کے جانب اعلیٰ میں تھا ایک چشمے سے پہاڑ کی انتہا پر اور کبھی ایسا ہوتا کہ ولایت شجر کا بڑھا ہوا پانی ان کے پانی میں مل جاتا اور خرابی کرتا بلقیس جو اُن کی ولایت کی والی تھی اُنھوں نے اُس سے درخواست کی اور اُس نے آڑ کے واسطے ایک بڑی مضبوط دیوار کھینچ دی دونوں پہاڑوں کے منھ پر کہ اصلی اور زیادہ پانی وہاں جمع ہوتا اور اُس باندھ پر تین سوراخ ترتیب دیے تاکہ پہلے اوپر والا سوراخ کھول دیں اور اپنے کھیت سینچ لیں اور جب پانی گھٹ جائے تو بیچ والا کھولیں آخر کو نیچے والا اور وہ لوگ اپنے مکانوں کے داہنے بائیں باغ رکھتے تھے اُن باغوں میں میوہ دار درخت تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا جَنَّتٰنِ نشانی جو اہل سبا کے مکانات میں رکھی گئی دو باغ تھے عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ ط داہنی بائیں طرف اُن کے مکانوں سے اگرچہ باغ بہت تھے ہر طرف مگر درخت قریب قریب ہونے سے سب باغ ایک باغ کے مثل تھے كُلُوْا کہا پیغمبر نے اُن سے کہ کھاؤ مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ اپنے رب کی دی ہوئی روزی میں سے اُن کے باغوں میں میوے اس کثرت سے تھے کہ اگر کوئی شخص زنبیل سر پر رکھ کر درختوں کے نیچے چلتا تو بے ہاتھ ہلائے وہ زنبیل میووں سے بھر جاتی تو پیغمبر نے کہا کہ ان نعمتوں میں سے کھاؤ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط اور شکر کرو خدا کا بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ یہ شہر جس میں یا جس سے روزی دیتا ہے خدا تم کو شہر پاکیزہ ہے اور ہوا تندرست رکھنے والی اور پانی میٹھا اور خاک پاک بیت

شہرے چو بہشت از نکوئی　　　چوں باغ ارم بتازہ روئی

وہاں مچھر کھٹمل بچھو کچھ نہ تھے اور کپڑوں میں چلوے نہ پڑتے تھے جو مسافر وہاں پہونچتا اُس کے کپڑوں کے چلوے بھی مر جاتے وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝ اور رب روزی دینے والا اور تم سے شکر چاہنے والا اور بخشنے والا ہے اُسے جو شرک سے توبہ کرے فَاَعْرَضُوْا پھر اُنھوں نے منھ پھیرا اپنے پیغمبر سے اور شکر گذاری نہ کی حدیث میں ہے کہ تیرہ پیغمبر اُن کے پاس آئے اُنھوں نے سب کی تکذیب کی اخیر پیغمبر زد والاد غار بن حیشان کی بادشاہی کے زمانہ میں آئے حضرت ادریس علیہ السلام کے اُٹھ جانے کے بعد اُس پیغمبر کو اُن ناشکروں نے بہت ایذا دی تو حق تعالیٰ نے جنگلی چوہے اُس پانی کے باندھ کے نیچے پیدا کر دیے اور اُنھیں حکم فرمایا کہ اُس باندھ میں اُنھوں نے سوراخ کر دیے آدھی رات کو جب سب سوتے تھے باندھ ٹوٹ گیا اور بہیا آئی پس اُن ناشکروں کے مکان اور باغ خراب گئے اور بہت آدمی اور چارپائے ہلاک ہو گئے جیسا کہ خود اُس نے فرمایا ہے کہ جب اُنھوں نے انکار کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ تو بھیجا ہم نے اُن پر سَيْلَ الْعَرِمِ سیلاب سخت آور بعضوں نے کہا ہے کہ عرم اُس پانی کے باندھ کا نام تھا یا اُس جنگل کا نام تھا جس سے پانی آتا تھا یا اُس جنگلی چوہے کا نام جس نے باندھ میں سوراخ کیا تھا وَبَدَّلْنٰهُمْ اور بدل دیا ہم نے اُنھیں بِجَنَّتَيْهِمْ اُن کے باغوں سے جَنَّتَيْنِ دو باغ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ میوے والے کڑوے وَّاَثْلٍ اور جھاؤ اور ایسے مقام کو باغ کہنا مشاکل باغ ہونے کے سبب سے ہے وَّشَيْءٍ اور کچھ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ بیریاں چھوٹی اور تھوڑی سی یعنی اُن شور زمینوں میں تھوڑے سے بیر کے درخت ہم نے پیدا کر دیے تاکہ اُن کے سبب گذرے ہوئے میوے یاد کریں ذٰلِكَ یہ عذاب کر کے جَزَيْنٰهُمْ جزا دی ہم نے اُن کو بِمَا كَفَرُوْا ط بسبب اس کے کہ ناشکری کر کے رسولوں پر ایمان نہ لائے وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اور کیا سزا دیتے ہیں ہم اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ مگر ناشکرے کو آور بعضے نے وَہل یجازی الا الکفور پڑھا ہے فعل غائب مجہول اور کفور کی رے کو پیش یعنی کیا سزا دیا جاتا ہے مگر ناشکرا جزا عام ہے ہر مومن اور کافر کو اور مجازات کفار

کے واسطے خاص ہے لکھا ہے کہ شہر سبا میں جو لوگ باقی رہ گئے تھے انھون نے پیغمبر کے پاس آکر کہا کہ ہم نے اپنے خدا اور رسول کو پہچان لیا اسکے بعد اگر پھر وہ ہم کو نعمت عطا فرمائے تو ہم ناشکری نہ کرین گے اور اتنی عبادت کرتے رہین گے کہ کبھی کسی قوم نے نہ کی ہو حق تعالیٰ نے دوسری بار نعمت کا دروازہ اُن پر کھول کر فرمایا کہ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ اور کر دیا ہم نے درمیان سبا کے وَبَیْنَ الْقُرَى الَّتِي اور درمیان اُن دیہات کے کہ اپنے کرم سے بٰرَکْنَا برکت دی ہے ہم نے فِیْهَا اس میں کہ وہ ولایت شام مین سے ہے جیسے فلسطین اور اردن اور اریحا اور ایلیا قُرًى ظَاهِرَةً دیہات آباد ظاہر ایک دوسرے سے ملے ہوے عین المعانی مین کہا ہے کہ مآرب جو اہل سبا کا مقام تھا وہان سے شام تک چار ہزار سات سو گانوٴن آباد ہو گئے وَقَدَّرْنَا اور اندازہ کیا ہم نے فِیْهَا السَّیْرَ ؕ اُن دیہات میں چلنا لوگون کا یا مرحلوں کی مقدار مین ہم نے بیان کر دین اور ہم نے کہہ دیا کہ سِیْرُوْا چلو فِیْهَا اُن دیہات مین لَیَالِیَ وَاَیَّامًا راتون اور دونون کو اٰمِنِیْنَ ۝ امان پائے ہوئے دشمنون اور درندون سے خلق کی کثرت کے سبب سے یا امان پائے ہوے بھوک پیاس سے دیہات آباد ہونے کے سبب سے سبا میں جو لوگ باقی رہ گئے تھے انھون نے تجارت شروع کی یمن سے شام کو جاتے تھے کچھ دن چڑھے ایک گانوٴن مین ہوتے اور شام کو ایک گانوٴن مین امیرون کو غریبوں پر حسد آیا کہ ہم مین اور ان مین کچھ فرق نہین پیادے اور مفلس یہ راہ اُسی آرام سے چلتے ہیں جیسے سوار مالدار فَقَالُوْا پھر ان امیرون نے کہا کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب بٰعِدْ دوری ڈال دے بَیْنَ اَسْفَارِنَا ہمارے سفر کی منزلون مین یعنی ایک منزل سے دوسری منزل تک میدان پیدا کر دے تاکہ لوگ بے خرچ راہ اور بے سواری کے سفر نہ کرسکیں وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور ظلم کیا انھون نے یہ دعا کر کے اپنی جانوں پر اور ہم نے اُن دیہات کو خراب کر دیا فَجَعَلْنٰهُمْ تو کر دیا ہم نے اہل سبا کو اَحَادِیْثَ باتین یعنی وہ لوگ تعجب سے کہنے لگے کہ ہم نے آبادی سے بربادی کی طرف رغبت کی وَمَزَّقْنٰهُمْ اور پراگندہ کیا ہم نے انھیں كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ سب پراگندہ کرنا یہان تک کہ اُن میں سے ایک بھی مآرب میں نہ رہا قبیلہ اغسان تو شام مین چلا گیا اور قضاعہ مکہ مین اور اسد بحرین میں اور انمار یثرب مین اور جزام تہامہ میں اور ازد عمان مین اور یہ کلمہ حد کو ضرب المثل ہو گیا کہ تفرقوا ایدی سبا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے ذکر کیا اس میں لَاٰیٰتٍ البتہ عبرتیں ہیں لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو محنتوں پر صبر کرتا ہے شَكُوْرٍ ۝ شکر کرنے والے کے لیے جو نعمتوں پر شکر کرتا ہے کشف الاسرار مین ہے کہ اہل سبا خوشحالی کے ساتھ بسر کرتے تھے بے صبری اور ناشکری کے سبب سے گزری جو کچھ اُن پر گذری **بیت**

روزگارِ عافیت شکرت نکردم لاجرم — دستے در آغوش بو داکنون بدندان میگزم

وَلَقَدْ صَدَّقَ اور بیشک سچ پایا عَلَیْهِمْ اہل سبا پر اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ سب کافرون پر اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ ابلیس نے اپنا گمان یعنی شیطان نے گمان کیا تھا کہ آدمیون پر میں قابو پاؤن گا ان کی شہوت اور غصہ کے سبب سے جو اُن کے اندر پیدا ہے اور اسی سبب سے میں ان کو گمراہ کرون گا تو اس کا گمان گمراہون کے باب میں سچا ہوا فَاتَّبَعُوْهُ تو اس کی پیروی کی شرک اور معصیت میں اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ مگر مومنوں کے ایک گروہ نے کہ وہ مستثنیٰ ہیں وَمَا كَانَ اور نہ تھا لَهٗ عَلَیْهِمْ ابلیس کو کہ ان لوگوں پر جن کے باب میں اُس کا گمان محقق ہوا مِّنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط اور غلبہ اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اس واسطے کہ ہم جدا کرین مَنْ یُّؤْمِنُ اُسے جو ایمان لاتا ہے بِالْاٰخِرَةِ آخرت پر مِمَّنْ هُوَ اُس شخص سے جو مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ آخرت سے شک مین ہے تاکہ ہمارے دوست اہل ایمان والوں اور شک والوں کو پہچان لین وَرَبُّكَ اور تیرا رب عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر حَفِیْظٌ ۝ نگہبان ہے قُلِ کہہ

ع ۲ ۱۴

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی تبلیغ کو کہ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ پکارو ان کو جن کو گمان کیا ہے تم نے کہ خدا ہیں مِّن دُونِ اللَّهِ ج خدا کے
سوا یعنی جن فرشتوں کو پوجتے ہو انھیں پکارو تو دیکھو نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے میں ان سے مدد پاتے ہو یعنی بے خدا کی مدد کے
انھیں کچھ اختیار اور قدرت نہیں ہے یا سب کافروں سے کہو کہ اپنے خداؤں کو پکارو کہ تمھارا کہا مانیں اور کیونکر وہ تمھاری عرض قبول کر سکتے
ہیں اس واسطے کہ لَا يَمْلِكُونَ مالک نہیں ہیں وہ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرہ برابر بھلائی اور برائی کے فِي السَّمَاوَاتِ آسمانوں میں وَلَا
فِي الْأَرْضِ اور نہ زمین میں وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہے بتوں یا فرشتوں کو فِيهِمَا آسمان اور زمین میں مِن شِرْكٍ کچھ شرکت نہ پیدا کرنا
اور نہ تصرف کرنا وَمَا لَهُ اور نہیں ہے خدا کے واسطے مِنْهُم بتوں اور فرشتوں میں سے تقدیرا اور تدبیر میں مِّن ظَهِيرٍ ○ کوئی یار اور
مددگار وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ اور فائدہ نہ کرے گی کسی شفاعت عِندَهُ خدا کے پاس یعنی فرشتوں یا بتوں کے ساتھ جو تم شفاعت کا گمان
رکھتے ہو محقق نہ ہوگا اس واسطے کہ شفاعت کرنا کچھ فائدہ نہ کرے گا إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ط مگر جس کے واسطے اجازت دے خدا شفاعت
کرنے کی یا وہ اذن دیا گیا ہو شفاعت کرنے کی اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور وہ جس کی شفاعت کرے گا دونوں منتظر رہیں گے
اور خوف میں ہوں گے کہ دیکھیے حضرت رب العزت سے کیا حکم ہوتا ہے اور اسی انتظار میں رہیں گے حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ یہاں تک کہ جب
اٹھا لیں گے خوف عَن قُلُوبِهِمْ ان کے دلوں سے اور شفاعت کی اجازت دیں گے قَالُوا کہیں گے بعضے ان کے بعض کو کہ مَاذَا
قَالَ کیا کہا رَبُّكُمْ ط تمھارے رب نے شفاعت کے باب میں تو قَالُوا الْحَقَّ ج وہ کہیں گے کہ صحیح اور درست کہا اور حکم کیا کہ مومنوں کی
شفاعت کریں کافروں کی نہیں وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○ اور خدا برتر اور بڑھ کر ہے اس بات سے کہ پیغمبر اور فرشتے بغیر اس کے اذن کے
شفاعت کر سکیں قُلْ مَن يَرْزُقُكُم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون روزی دیتا ہے تم کو مِّنَ السَّمَاوَاتِ آسمانوں سے مینھ
برسا کر وَالْأَرْضِ ط اور زمین سے سبزہ اگا کر قُلِ اللَّهُ لا خود یہ بھی کہو کہ اللہ روزی دیتا ہے تم کو اس واسطے کہ اس سوال کا اس کے سوا
اور کچھ جواب ہی نہیں ہے اگرچہ کافر الزام کے خوف سے زبان پر نہ لائیں مگر دل سے اس کے مقر ہیں وَإِنَّا اور ان سے یہ بھی کہو کہ ہم مومن
جو روزی دینے والے کو ایک کہتے ہیں اور اس وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں جو ہر صفت میں ایک ہے أَوْ إِيَّاكُمْ یا تم مشرک کہ جماد
کو جو ممکنات میں مرتبہ کی راہ سے سب سے کمتر ہیں واجب الوجود کے ساتھ شریک کرتے ہو لَعَلَىٰ هُدًى سیدھی راہ پر ہیں أَوْ فِي ضَلَالٍ
مُّبِينٍ ○ یا کھلی ہوئی گمراہی میں قُل لَّا تُسْأَلُونَ کہہ کہ نہ پوچھے جاؤ گے تم عَمَّا أَجْرَمْنَا اس سے جو کچھ کرتے ہیں ہم برائی
وَلَا نُسْأَلُ اور ہم نہ پوچھے جائیں گے عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ اس چیز سے جو تم کرتے ہو بلکہ ہمارا پروردگار ہر ایک سے اسی کے
اعمال پوچھے گا اور اس کے مناسب جزا دے گا قُلْ يَجْمَعُ کہہ جمع کرے گا بَيْنَنَا درمیان ہمارے رَبُّنَا رب ہمارا قیامت کے
دن ثُمَّ يَفْتَحُ پھر حکم کرے گا بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط ہمارے درمیان حق حق پس جو لوگ حق پر ہیں انھیں باغ وصال میں بھیجیگا اور جو باطل پر ہیں
ان کو زندان وبال میں وَهُوَ الْفَتَّاحُ اور وہ ہے حکم کرنے والا مشکل قضیوں میں الْعَلِيمُ ○ جاننے والا حکم کی کیفیت قُلْ أَرُونِيَ
الَّذِينَ کہہ دکھاؤ مجھے ان لوگوں کو کہ أَلْحَقْتُم ملایا ہے تم نے انھیں بِهِ خدا کے ساتھ شُرَكَاءَ شریک یعنی دکھاؤ تو کہ کس صفت کے
سبب سے بتوں کو خدا کا شریک بناتے ہو عبادت میں كَلَّا ط یہ شریک کرنا درست نہیں ہے بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ بلکہ وہ ہے خدا غالب
سب پر کوئی اس کا شریک ہونے کا دم نہیں مار سکتا الْحَكِيمُ ○ جاننے والا ہے احکام موصوف اس حکمت کے ساتھ جو حد کو پہونچی
ہوئی ہے تو کسے اس کے ساتھ شرکت کا مرتبہ دے سکے نظم

وحدہ لا شریک لہ صفتش — وہو الفرد اصل معرفتش
شرک راسوے وحدتش رہ نیست — عقل از کنہ ذاتش آگہہ نیست
ہست در راہ کبریاے جلال — شرک نا لائق و شریک محال

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا كَآفَّةً مگر بھیجنا عام اور شامل لِّلنَّاسِ واسطے سب لوگوں لال کالے جن انس کے یا نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے ہمارے حبیب مگر تمام خلق کی طرف اور یہ فضیلت خاص آنحضرتؐ کی ہے کہ آپ مبعوث ہوے سب آدمیوں اور جنوں وغیرہ کی طرف اور کوئی نبی تمام جن اور انس کی طرف مبعوث نہیں ہوا **نظم**

ترا دانند منشور سعادت — وزاں پس نوع انسان آفریدند
پری راجملہ در خیل تو کردند — پس آنگاہے سلیمان آفریدند

اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافۃ کی ہے مبالغہ کے واسطے ہے جیسے علامہ اور نسابہ یعنی نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر باز رکھنے والا لوگوں کو شرک سے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا افضل کی اُسے جو توحید کا اقرار کرے وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا عدل سے اُسے جو شرک پر اصرار کرے وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے ہیں تمہاے فضائل اور کمالات اور جہل مرکب اُن کو تمھاری مخالفت پر رکھتا ہے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں فرط جہالت سے کہ مَتٰى کب ہوگا هٰذَا الْوَعْدُ یہ وعدہ عذاب کا یا قیامت قائم ہونا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے یعنی رسول اور مومن سب قُلْ لَّكُمْ کہہ تمہارے واسطے مِّيْعَادُ يَوْمٍ وعدہ اس دن کا ہے کہ جب وہ آپہونچے گا تو لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ نہ پیچھے رہوگے عَنْهُ اس دن سے سَاعَةً ایک ساعت یعنی ذرہ دیر بھی وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ ع۲ اور نہ آگے بڑھوگے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے اہل کتاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال پوچھا وہ بولے کہ ان ہم نے اپنی کتابوں میں انکی نعت پڑھی ہے وہ پیغمبر برحق ہیں ابوجہل وغیرہ بولے کہ ہم تمھاری کتابوں کا بھی ایمان نہیں رکھتے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اُن لوگوں نے جو نہ ایمان لائے اہل کتاب سے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ نہیں ایمان رکھتے ہم بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن کا جو محمد عربی پر اُترتا ہے وَلَا بِالَّذِيْ اور نہ اس کتاب کا بھی جو اُتری ہے بَيْنَ يَدَيْهِ اس سے پہلے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھو تم اے ہمارے حبیب اِذِ الظّٰلِمُوْنَ جب ظالم مَوْقُوْفُوْنَ ٹھہرائے گئے ہوں گے عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ صلے اپنے رب پاس یعنی محاسبہ کے موقف میں تو البتہ دیکھو گے تم امر سخت اور کام پر خوف يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ پھیرتے ہیں بعضے انکے اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ بعض کی طرف بات کو یعنی باہم باتیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف بات پھیرتا ہے يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا کہتے ہیں وہ لوگ جو ذلیل بیچارے پکڑے گئے تھے یعنی تابع اور پیرو لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اُن لوگوں سے جو حق بات سے سرکشی کرتے تھے یعنی پیشوا اور بزرگ لوگ کہ لَوْلَآ اَنْتُمْ اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہم کو اغوا اور گمراہ نہ کرتے لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝ تو البتہ ہو جاتے ہم مومن مگر تم نے ہم کو گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہیں گے وہ لوگ جنھوں نے تکبر کیا تھا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اُن لوگوں سے جو دنیا میں حقیر اور عاجز گرفتار تھے کہ اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ کیا ہم نے باز رکھا تم کو عَنِ الْهُدٰى ایمان اور ہدایت قبول کرنے سے بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بعد اس کے کہ آیا تمھارے پاس ایمان بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم اپنی ذات سے مُّجْرِمِيْنَ ۝ گناہگار اور مشرک وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اور کہیں گے وہ لوگ جو کمزور بیچارے تھے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا ان لوگوں کو جنھوں نے حق بات ماننے سے سرکشی کی کہ بَلْ ایسا نہیں ہے کہ ہم خود کافر ہوگئے بلکہ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ

نصف ع۳

مکر و فریب تمہارا دن رات ہم کو ایمان سے باز رکھنے والا تھا اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ جب حکم کرتے تھے تم ہم کو اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ یہ کہ کافر ہوں ہم خدا کے ساتھ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اور ٹھہرالیں ہم اُس کے واسطے اَنْدَادًا ہمسر اور شریک وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور دونوں گروہ کہنے سننے کے بعد پشیمان ہوں گے اور اپنے عمل چھپائیں گے یا پشیمانی کو ایک دوسرے سے چھپائیں گے جب تک ملامت کرتے کرتے تھک نہ جائیں اور بعضے مفسر اسرار کو اظہار کے معنی میں جانتے ہیں اور یہ لغت اضداد سے ہے یعنی ظاہر کریں گے اپنی پشیمانی اور شرمندگی لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ جبکہ دیکھیں گے عذاب وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ اور ڈال دیں گے ہم آگ کے طوق فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ گردنوں میں ان لوگوں کی جو نہ ایمان لائے تابع اور متبوع مستقبل کو لفظ ماضی کے ساتھ لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہے اور اسم ظاہر کو ضمیر کی جگہ پر لانا اس بات پر آگاہ کرتا ہے کہ طوق آتشین ان کی گردنوں میں کفر کے سبب سے ہوں گے هَلْ يُجْزَوْنَ کیا جزا دیے جائیں گے لوگ یعنی نہ جزا دیے جائینگے اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مگر اس چیز کے سبب سے کہ تھے عمل کرتے پھر حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہیں بھیجا ہم نے فِيْ قَرْيَةٍ کسی گانوں اور شہر میں مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر اِلَّا قَالَ مگر یہ کہا کہ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اُس گانوں کے مالداروں اور متکبروں نے اُن پیغمبر کو کہ اِنَّا بیشک ہم بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم اُس کے ساتھ اپنے زعم میں كٰفِرُوْنَ ۝ کافر اور منکر ہیں وَقَالُوْا نَحْنُ اور کہا اُن متکبروں نے کہ ہم اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ بہت زیادہ ہیں اموال اور اولاد کی راہ سے یعنی ہمارے مال اور فرزند تم سے زیادہ ہیں تو ہم رسالت کا دعویٰ کرنے کی لیاقت تم سے بڑھ کر رکھتے ہیں وَّمَا نَحْنُ اور نہیں ہیں ہم بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ عذاب کیے ہوئے یعنی خدا ہم پر عذاب نہ کرے گا اس واسطے کہ ہمیں نعمت کے سبب سے بڑا اور بزرگ کیا ہے تو مصیبت کے سبب سے ذلیل نہ کریگا قُلْ اِنَّ رَبِّيْ کہہ بیشک میرا رب يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے چاہتا ہے مشرکوں اور گناہگاروں میں سے اپنی مشیت کی رو سے اُس کی بڑائی اور بزرگی کی وجہ سے نہیں وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنی حکمت کی جہت سے اُس کی ذلت کی رو سے نہیں وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے اور گمان کرتے ہیں کہ مال اور اولاد کی کثرت شرافت اور بزرگی کے واسطے ہے اور شاید کہ مہلت دینے اور تھوڑا تھوڑا عذاب سے قریب کرنے کی جہت سے ہو وَمَآ اَمْوَالُكُمْ اور نہیں ہیں مال جو ہم نے تم کو دیے ہیں وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ اولاد جو ہم نے تم کو عطا کی ہے بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ اس خصلت کے ساتھ جو قریب کرنے تم کو عِنْدَنَا ہمارے نزدیک زُلْفٰٓى قریب کرنا اس واسطے کہ خدا کی نزدیکی نیک کاموں کے سبب سے ہوتی ہے اور تم کو وہ حاصل نہیں تو مال اور اولاد کسی کو حق تعالیٰ سے قریب نہیں کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر اُس شخص کو جو ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ اور کرے وہ کام جو قبولیت کے قابل ہوں یعنی اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرے اور اولاد کو دین کا علم سکھائے اور صلاحیت میں تربیت کرے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ لَهُمْ اُن کے واسطے ہے جَزَآءُ الضِّعْفِ جزا دونی یعنی زیادہ پر زیادہ ایک کے بدلے دس بلکہ زیادہ سات سو تک بِمَا عَمِلُوْا بسبب اسکے کہ کیں انہوں نے نیکیاں وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اور وہ بہشت کے بالاخانوں میں اٰمِنُوْنَ بیخوف ہیں ناگوار چیزوں اور آفتوں اور سختیوں سے وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ اور وہ لوگ جو جلدی اور کوشش کرتے ہیں فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری آیتوں میں یعنی قرآن میں اور اُس پر طعن کرتے ہیں مُعٰجِزِيْنَ اُس حال میں کہ گمان کرنے والے ہیں کہ ہم کو عاجز کر سکتے ہیں اُسے نازل کرنے سے یا لوگوں کو اُسے ماننے اور اُس پر ایمان لانے سے اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ وہ لوگ عذاب دوزخ میں حاضر کیے گئے ہیں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ رَبِّيْ بیشک میرا رب يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

ع ۴

جس کسی کے واسطے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے کافر ہوں یا عاصی اپنی مشیت کے موافق وَيَقْدِرُ لَهٗ ط اور تنگ کرتا ہے جس کسی کے واسطے
کہ چاہتا ہے اپنی حکمت کی رو سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِّنْ شَيْءٍ اسی چیز میں سے جو تم کو حاصل ہے راہ خدا میں
فَهُوَ تو خدا يُخْلِفُهٗ ج عوض دیتا ہے اس کو دنیا میں یا ذخیرہ رکھتا ہے تمہارے واسطے آخرت میں حدیث میں ہے کہ صبح کو دو فرشتے
آسمان سے اترتے ہیں ایک کہتا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا یعنی اے اللہ ہر خرچ کرنے والے کو بدلا دے اور دوسرا دعا کرتا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ
كُلَّ مُمْسِكٍ تَلَفًا یعنی اے اللہ ہر بخیل کا مال تلف کر۔ بیت

بدہ در راہِ حق تا موجبِ عز و شرف گردد   مشو بر روئے ہم کاندک زمانے ال تلف گردد

وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے یعنی اُس کے سوا جو کوئی کسی کو کچھ دیتا ہے وہ روزی پہونچانے میں واسطہ
ہے اور رزاق حقیقی وہی ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن کو جس دن جمع کرے گا
اللہ بنو ملیح کو ثُمَّ يَقُوْلُ پھر کہے گا اور بکر نے دونوں لفظوں سے پڑھے ہیں نَحْشُرُهُمْ اور نَقُوْلُ یعنی ہم انھیں جمع کریں گے پھر ہم کہیں
گے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتوں کو کہ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ کیا یہ گروہ ہیں کہ تم کو كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ تھے پوجتے اور یہ سوال مشرکوں کی جھڑکی کے
واسطے ہوگا اور اس لیے کہ فرشتوں کی شفاعت سے قطع امید کریں تو قَالُوْا کہیں گے فرشتے سُبْحٰنَكَ پاکی تیرے واسطے ہے اس بات سے
کہ تیرے غیر کو پوجیں اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہے خداوند ہمارا اور معبود ہمارا اور ہم خود اپنے کو تیری عبادت میں کمی کرنے والا جانتے ہیں
تو اپنا معبود ہونا ہم کس وجہ سے روا رکھیں! تو ہی ہے ہمارا دوست مِنْ دُوْنِهِمْ ج ان کے سوا یعنی ہمارے ان کے درمیان کچھ دوستی
نہیں ہے اور حاشا ہم نے اپنی پرستش کی ان کو اجازت نہیں دی بَلْ كَانُوْا بلکہ تھے کہ نادانی کی وجہ سے يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ج پوجتے تھے جنوں
کو یعنی ان کی فرمانبرداری کرتے تھے باطل معبودوں کی پرستش میں یا جن انواع و اقسام کی صورتیں پکڑ کر اُن پر ظاہر ہوتے تھے اور ان کے خیال میں
ڈالتے تھے کہ ہم فرشتے ہیں اَكْثَرُهُمْ اکثر لوگ بِهِمْ جنوں پر مُّؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لانے والے ہیں یعنی ان کی متابعت کرتے ہیں فَالْيَوْمَ
تو آج کہ بالکل حکم خدا ہی کے واسطے ہے لَا يَمْلِكُ مالک نہیں ہوتے بَعْضُكُمْ بعضے تم میں سے لِبَعْضٍ بعض کے واسطے نَّفْعًا کچھ نفع
کے وَّلَا ضَرًّا ط اور نہ کچھ نقصان کے یعنے کسی معبود باطل کو اپنی پرستش کرنے والے کے واسطے نہ فائدہ پہونچانے کی قوت ہے نہ نقصان دور
کرنے کی طاقت وَنَقُوْلُ اور کہیں گے ہم لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا اپنی جان پر بے محل عبادت کرکے کہ ذُوْقُوْا چکھو
عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ عذاب ایسی آگ کا کہ كُنْتُمْ بِهَا تھے تم اُس کی تُكَذِّبُوْنَ ○ تکذیب کرتے اور اُسے جھوٹ جانتے وَاِذَا تُتْلٰى
اور جب پڑھی جاتی ہیں عَلَيْهِمْ کافروں پر اٰيٰتُنَا آیتیں ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ کھلی ہوئی آیتیں تو قَالُوْا کہتے ہیں کہ مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ
نہیں ہے یہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ایک مرد کے يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ چاہتا ہے یہ کہ روکے تم کو عَمَّا
كَانَ اس چیز سے کہ تھے جسے ہمیشہ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ج پوجتے تمہارے باپ دادا یعنی اس مرد کا مدعا یہ ہے کہ تم بت پرستی سے باز رکھے اور
جو نیا آئین اُس نے بنایا ہے اس پر لائے اور ان لوگوں کو اپنا تابع بنائے وَقَالُوْا اور کہا انھوں نے کہ مَا هٰذَآ نہیں ہے یہ کلام جو وہ مرد
پڑھتا ہے یعنی قرآن اِلَّآ اِفْكٌ مگر جھوٹ مُّفْتَرًى ط باندھا ہوا اور خدا کی طرف اُسے منسوب کیا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا
اُن لوگوں نے جو نہ ایمان لائے کفار مکہ میں سے لِلْحَقِّ سچے پیغمبر پر لَمَّا جَآءَهُمْ لا جب آیا اُن کے پاس یعنی قرآن کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہے
یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ مگر جادو کھلا ہوا یہ لوگ یہ بات کہاں سے کہتے ہیں وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور حال یہ ہے کہ نہیں دی ہے ہم نے اُن کو

مِنْ كُتُبٍ کتابوں میں سے جو اتاری گئی ہیں کہ برابر يَّدْرُسُوْنَهَا پڑھیں اُسے اور اُس میں سے قرآن باطل ہونے کی کوئی دلیل لائیں وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ اور نہیں بھیجا ہم نے ان کی طرف قَبْلَكَ پہلے تجھسے یعنی فترت کے زمانہ میں مِنْ نَّذِيْرٍ ؕ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر جو انھیں حق کی طرف دعوت کرے اور اُس کی تکذیب پر ڈرائے وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ لا اور تکذیب کی انبیا کی اُن لوگوں نے جو اُن سے پہلے تھے وَمَا بَلَغُوْا اور حال یہ ہے کہ نہیں پہونچے اہل مکہ مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اس کے دسویں حصے کو جو ہم نے دی تھی اگلے کافروں کو بڑی قوت اور لمبی عمر اور مال بکثرت یا یہ معنی ہیں کہ اے ہمارے حبیب تمھارے زمانہ کے کافروں کے واسطے جو دلیلیں اور ہدایت کے اسباب ہم نے ظاہر کیے اگلے کافروں کے لیے اس کا دسواں حصہ بھی نہ تھا فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ وقفہ پھر تکذیب کی اگلے کافروں نے ہمارے پیغمبروں کی فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا نَكِيْرِ ۝ع انکار میرا اُن پر یعنی اُن کو میرا نا پسند کرنا اور اُن پر عذاب کرنا تو چاہیے کہ تمھاری قوم کے لوگ بھی ایسے حالات سے ڈریں قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سوا اس کے نہیں کہ نصیحت کرتا ہوں میں تم کو اور ارشاد کرتا ہوں بِوَاحِدَةٍ ج ایک چیز اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ وہ چیز یہ ہے کہ اُٹھو پیغمبر کی مجلس سے خدا کے واسطے اور پراگندہ ہو مَثْنٰى وَفُرَادٰى دو دو تاکہ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور ایک ایک تاکہ ازدحام سے تمھاری خاطر مشوش نہ ہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا قف پھر تم تفکر کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر میں اُن کے ابتدائے حال سے ابتک کے اُن کے اطوار یاد کرو تاکہ تمھیں معلوم ہو جائے کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہیں ہے اس تمھارے یار کو مِّنْ جِنَّةٍ ط کچھ دیوانگی کہ اُس کے باعث سے اُس نے رسالت کا دعوی کیا ہو بلکہ تم پہچان لوگے اُن کا کمال عقل اور اُن کی بات سچ ہونے میں کافی ہے اِنْ هُوَ نہیں ہے وہ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ مگر ڈرانے والا تم کو بَيْنَ يَدَيْ پہلے واقع ہونے عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ عذاب سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہے قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ کہہ جو کچھ مانگتا ہوں میں تم سے مِّنْ اَجْرٍ بدلا ادائے رسالت پر فَهُوَ لَكُمْ ط تو وہ تمھارے واسطے ہے یعنی جو بدلا کہ ادائے رسالت پر میں چاہتا ہوں وہ تم کو بخشا اس سے سوال کی نفی مراد ہے یعنی کچھ بدلا میں نہیں چاہتا اِنْ اَجْرِيَ نہیں میری دعوت اسلام کا بدلا اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ج مگر خدا پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ع اور وہ سب چیزوں پر شَهِيْدٌ ۝ گواہ ہے قُلْ اِنَّ رَبِّيْ کہہ بیشک میرا رب يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ج ڈالتا ہے حق یعنی وحی القا کرتا ہے جس پر چاہتا ہے یا صحیح اور درست بات کو آفاق میں منتشر کرتا ہے اس سے دین اسلام کا افشا اور اس کے احکام کا اظہار مراد ہے عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ وہ ہے خوب جانتا پوشیدہ باتیں اور کوئی چیز اُس پر مخفی نہیں قُلْ جَآءَ الْحَقُّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی صحیح اور درست بات یعنی قرآن یا اسلام یا پیغمبر کا مبعوث ہونا وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ اور نہیں پیدا کرتا باطل یعنی ابلیس یا بت کوئی چیز نہیں پیدا کرتا وَمَا يُعِيْدُ ۝ اور پھرتا نہیں اُسے یعنی پہلے پہل پیدا کرنے پر قادر ہے نہ دوبارہ زندہ کرنے پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ کہہ اگر ڈگائیں راہ حق سے جیسا تم نے میرے ساتھ گمان کیا ہے فَاِنَّمَآ اَضِلُّ تو سوا اس کے نہیں کہ ڈگاہوں میں عَلٰى نَفْسِيْ ج اپنے نفس پر یعنی اس کا وبال مجھ پر ہے وَاِنِ اهْتَدَيْتُ اور اگر سیدھی راہ پر چلوں فَبِمَا يُوْحِيْٓ تو بسبب اسکے ہے کہ وحی بھیجتا ہے اِلَيَّ میری طرف رَبِّيْ ط میرا رب اس واسطے کہ ہدایت کی توفیق اُس کی عنایت کے ساتھ بندھی ہے اِنَّهٗ بیشک حق تعالے سَمِيْعٌ سننے والا ہے بندوں کی دعا قَرِيْبٌ ۝ قریب ہے آرزومندوں کی امید سے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھو تم اے ہمارے حبیب کافروں کو اِذْ فَزِعُوْا جب ڈریں گے موت کے قریب یا دوبارہ زندہ ہو کر اُٹھنے کے وقت یا جنگ بدر کے دن دیکھو گے تم عجیب امر ہولناک فَلَا فَوْتَ تو نہ ہوگا کچھ فوت یعنی بھاگنے اور قلعہ میں پناہ لینے سے کچھ بھی عذاب اُن سے فوت نہو گا وَاُخِذُوْا اور پکڑے جائیں گے مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ نزدیک جگہ سے یعنی زمین کے اوپر سے زمین کے نیچے یا موقف سے دوزخ میں یا میدان بدر سے

کنوے میں آور بعضی تفسیروں میں ہے کہ یہ آیت سفیان اور اس کی قوم کی شان میں ہے کہ اخیر زمانہ میں خروج کرے گا اور ملک شام سے ایک لشکر کعبہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً کو خراب کرنے کے واسطے مرتب کرے گا اور وہ سب میدان میں زمین کے اندر دھنس جائیں گے تو اس تفسیر کے موافق اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ کے معنی یہ ہیں کہ اپنے قدموں کے نیچے سے ماخوذ ہوں گے اور اس تمام لشکر میں سے دو آدمی نجات پائیں گے ایک تو اُن کے دھنسنے کی خوشخبری مکہ معظمہ میں لے جائے گا اور دوسرا اُس کو ناجیہ جہنی کہیں گے اس کا منہ گدی کی طرف ہو جائے گا اور وہ قوم کے دھنسنے کی خبر سفیان کو پہونچائے گا وَّقَالُوْٓا اور کہیں گے مکہ کے مشرک موت کے وقت یا لشکر سفیان کے لوگ زمین میں دھنستے وقت کہ اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہیں ہم خدا کا یا پیغمبر کا یا حشر کا ہمیں پھر بھیجو دنیا میں وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ اور کہاں سے ہوگا اُن کے واسطے ایمان اختیار کر لینا اور بکرنے تناؤش ہموز پڑھا ہے یعنی کہاں سے ہوگا اُن کو پھرنا مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۚ۝ دور جگہ سے کہ وہ عالم آخرت ہے اور تکلیف ایمان کی جگہ دنیا ہے اور پاس کے قریب آخرت مشاہدہ ہوتی تو ایمان کچھ نفع نہ کرے گا وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ اور حال یہ ہے کہ نہیں ایمان لائے خدا اور رسول اور آخرت کا مِنْ قَبْلُ ۚ پہلے اس سے جب تعمیل حکم کی جگہ میں تھے وَيَقْذِفُوْنَ اور ڈالتے تھے بِالْغَيْبِ پوشیدگی میں مہمل باتیں یعنی اپنے گمان پر باتیں کرتے تھے اور قرآن اور رسول پر طعن کرتے تھے مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ دور جگہ سے یعنی جو کچھ کہتے تھے اُس سے بہت دور تھے اور نہ جانتے تھے کہ کیا کہتے ہیں وَحِيْلَ اور جدائی کی گئی بَيْنَهُمْ درمیان اُن کے وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ اور درمیان اُس چیز کے جو آرزو کرتے تھے ایمان قبول کرنا اور دنیا میں پھر آنا كَمَا فُعِلَ ایسا ہی کیا گیا یہ کام بِاَشْيَاعِهِمْ ان کے مشابہوں پر کہ زمانہ گذشتہ کے کافر تھے مِّنْ قَبْلُ ۭ اس سے پہلے یعنی اُن سے ایمان یاس قبول نہیں کیا گیا اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک تھے وہ فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ۧ گمان میں تہمت لگانے والے اور مضطرب کرنے والے

سورۃ فاطر مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	خمس و اربعون اٰیۃ
سورۂ فاطر مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پینتالیس آیتیں ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جو حمد کہ چاہیے اور جو ثنا کہ لائق ہو خدا کے واسطے ہے جو حمد و ثنا کے قابل ہے فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نیا بنانے والا اور ظاہر کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ کرنے والا فرشتوں کو رُسُلًا رسول یعنی انھیں رسالت کے ساتھ انبیا کے پاس بھیجتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ کی رسالتیں پیغمبروں کے پاس پہونچاتے ہیں وحی کے سبب سے اور اولیا کے پاس الہام کر کے اور مومنوں کو سچے خوابوں کے ساتھ پھر حق تعالیٰ فرشتوں کی صفت کرتا ہے کہ اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ بازو والے مَّثْنٰى دو دو بازو اڑنے کے واسطے وَثُلٰثَ اور تین تین وَرُبٰعَ ۭ اور چار چار آرائش کے لیے اس سے ان عددوں کی خصوصیت اور زیادہ کی نفی مراد نہیں ہے اس واسطے کہ حدیث میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہیں يَزِيْدُ زیادہ کرتا ہے فِي الْخَلْقِ اپنی خلق میں مَا يَشَاۗءُ ۭ جو کچھ چاہتا ہے یعنی فرشتوں کے بازو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ چار سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ خلق سے آدمی مراد ہیں اور اُن میں زیادتی یا عقلی ہوتی ہے جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا حسی ہوتی ہے جیسے خوبصورتی اور ملاحت اور بڑی آنکھیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اچھا خط مراد ہے یا خلق کے دلوں میں محبت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عالی ہمتی یا تقدیر پر راضی ہونا یا مرتبۂ قرب کا شوق مقصود ہے حقائق سلمی میں لکھا ہے

ف۱ زیادہ کرے اس کو شرف کی رو سے یعنی اس کی بزرگی زیادہ کرے ف۲ پاس خوف اور عذاب ۱۲ غیاثات

کہ اشراف میں خاکساری اور غنیوں میں سخاوت اور فقیروں میں عفت اور مومنوں میں سچائی اور محبوں میں شوق اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ عَلٰی
کُلِّ شَیۡءٍ سب چیزوں پر فرشتوں کو رسول کرنے پر اور خلق میں زیادتی کرنے پر قَدِیۡرٌ۝ قادر ہے مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ جو کچھ کھولتا ہے اللہ
لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے اور بھیجتا ہے اُن پر مِنۡ رَّحۡمَۃٍ اپنی رحمت میں سے جیسے نعمت عافیت صحت علم تو یہ فَلَا مُمۡسِکَ تو
کوئی پھیر لینے والا نہیں ہے لہٰذا اس کو وَمَا یُمۡسِکۡ لا اور جو چیز پھیر لیتا ہے لوگوں سے جیسے اپنی بخشش کے آثار فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ
تو کوئی بھیجنے والا نہیں اس کو مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ط اُسے پھیر لینے کے بعد وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ اور وہ غالب ہے پھیر لینے میں الۡحَکِیۡمُ۝ پکا
کام کرنیوالا بھیجنے میں صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ ارباب فہم اس بات پر ہیں کہ یہ آیت اشارہ ہے مومنوں اور اہل عرفان کے فتوح کی طرف
اور فتوح اسے کہتے ہیں جو غیب سے بے ڈھونڈھے اور بے چاہے آئے اور وہ دو قسم پر ہے ایک مواہب صوری جیسے روزی بے کمائے اور دوسرے
مطالب معنوی اور وہ علم لدنی ہے بے سیکھے ہوئے شریعت کے موافق بے سُنے ہوئے دل سے آشنا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ آہ اس
بے سیکھے ہوئے علم سے کبھی تو اُس میں غرق ہوں کبھی اس سے جلتا ہوں **نظم**

دست لطفش نسخۂ علم و حکم — بے قلم در صفحۂ اول زد رقم
علم اہل دل نہ از مکتب بود — بلکہ از تلقین خاص رب بود

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اذۡکُرُوۡا اے آدمیو یاد کرو نِعۡمَتَ اللّٰہِ نعمتیں رب العالمین کی جو اُس نے انعام کی ہیں عَلَیۡکُمۡ ط تم پر جیسے رسولوں
کا بھیجنا روزی پہونچانا ہَلۡ مِنۡ خَالِقٍ کیا ہے کوئی پیدا کرنے والا غَیۡرُ اللّٰہِ یَرۡزُقُکُمۡ سوا خدا کے کہ روزی دیتا ہے تم کو مِّنَ السَّمَآءِ
آسمان سے مینھ برسا کر وَالۡاَرۡضِ ط اور زمین سے درخت اُگا کر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ زصلے کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں مگر وہ فَاَنّٰی
تُؤۡفَکُوۡنَ۝ پھر کہاں پھیرے جاتے ہو راہ توحید سے وَاِنۡ یُّکَذِّبُوۡکَ اور اگر تکذیب کریں تمہاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکہ کے لوگ فَقَدۡ کُذِّبَتۡ تو بیشک تکذیب کیئے گئے ہیں رُسُلٌ رسول مِّنۡ قَبۡلِکَ ط تم سے پہلے اور انھوں نے صبر کیا پس تم بھی ان
کی طرح صبر کرو وَاِلَی اللّٰہِ اور اللہ کی طرف تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ۝ پھیرے جاتے ہیں سب کام تم کو صبر کی جزا ان کو تکذیب کی سزا دیگا
یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ بیشک وعدہ اللہ کا حشر اور جزا کے باب میں حَقٌّ سچ ہے اور اُس میں خلاف نہیں فَلَا
تَغُرَّنَّکُمُ پس چاہیے کہ نہ دھوکا دے تم کو اور نہ فریب میں لائے الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا قف زندگی دنیا کی کہ آخرت کو بھول جاؤ وَلَا یَغُرَّنَّکُمۡ
اور چاہیے کہ فریب نہ دے تم کو بِاللّٰہِ اللہ کے کرم کے ساتھ الۡغَرُوۡرُ۝ شیطان فریب دینے والا یعنی ایسا نہو کہ گناہ پر اصرار کے ساتھ مغفرت
کی آرزو تمہارے دل میں ڈالے اور اگرچہ یہ بات ممکن ہے مگر ایسی بات ہے جیسے کوئی زہر کھائے اس امید پر کہ طبیعت دفع کر دیگی یا طبیب
سنبھال لے گا بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ابلیس کے فریبوں میں سے ایک فریب توبہ میں تسویف ہے یعنی بندہ کی توبہ کو تاخیر میں ڈالتا ہے اور کہتا
ہے کہ فرصت باقی ہے نقد عیش و عشرت ہاتھ سے نہ کھو **بیت**

امشب ہمہ شب یار می و شاہد باش — چوں روز شود توبہ کن و زاہد باش

عاقل کو چاہیے کہ یہ فریب کھا کر راہ سے نہ پھرے اور الفرصۃ تمر مر السحاب کے نکتہ سے غافل نہ ہو جائے خدا سب کو توفیق دے **مصرع**

عذر با فردا فگندی عمر فردا را کہ دید

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ یقینی شیطان تمہارا دشمن ہے اور اُسے تمہارے ساتھ قدیمی اور میراثی عداوت ہے فَاتَّخِذُوۡہُ

عَدُوًّا ط پس ٹھہرا لو تم بھی اسے دشمن اور اس سے بچتے رہو ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ ہم کیونکر شیطان کے ساتھ دشمنی کریں ان بزرگ نے فرمایا کہ اس کی آرزو کی پیروی نہ کرو اور اپنے نفس کی خواہش کے تابع نہ ہو اور جو کچھ کرو وہ چاہیے کہ شرع کے موافق اور طبع کے مخالف ہو اِنَّمَا یَدْعُوْا سوا اس کے نہیں کہ پکارتا ہے شیطان خواہش کی اتباع اور دنیا کی رغبت کی طرف حِزْبَهٗ اپنے گروہ کو یعنی اپنے پیرووں اور فرمانبرداروں کو لِیَکُوْنُوْا تاکہ ہوں آخرت میں اس کے ساتھ مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ؕ آگ کے یاروں اور مصاحبوں یعنی دوزخیوں میں سے اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوئے اور جنھوں نے شیطان کا کہا مانا لَهُمْ ان کے واسطے ہے عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ۬ عذاب سخت آخرت میں وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے اور شیطان کے ساتھ مخالفت کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے کام اچھے اور خاص اور پاکیزہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ ان کے واسطے ہے مغفرت اُن کے رب کے پاس سے وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ؑ اور اجر بڑا یعنی ثواب بہت بہشت میں اَفَمَنْ زُیِّنَ کیا کوئی کہ آراستہ کی گئی لَهٗ اس کے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اس کے کام کی فَرَاٰهُ تو دیکھا اس نے برے کام کو حَسَنًا ط اچھا مثل اس شخص کے جو اچھے کو برے سے تمیز کرتا ہے اور ہر ایک کو اس صفت پر دیکھتا ہے جو واقع میں ہے موضح میں لکھا ہے کہ اس سے ابوجہل یا عاص بن وائل مراد ہے اور ان کا برا کام شرک اور تکذیب ہے ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہود اور نصارا مراد ہیں اور ان کا کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عناد اور جھگڑا ہے یا خارجی اور رافضی مراد ہیں اور ان کا برا کام باطل تاویلیں ہیں فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ یُضِلُّ چھوڑ دیتا ہے اور گمراہ کرتا ہے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖ٘ اور ہدایت کرتا ہے اور توفیق دیتا ہے جسے چاہتا ہے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس چاہیے کہ نہ جائے جی تیرا یعنی ہلاک ہونے کی طرف مائل نہ ہو عَلَیْهِمْ ان کی گمراہی پر حَسَرٰتٍ ط حسرتوں کے واسطے جو برابر تم ان پر کرتے ہو اور طرح طرح کے تاسف جو ان کے برے کاموں پر کرتے ہو یعنی تحسر کہ ان میں سے ہر ایک بہت سی حسرتوں کا مقتضی ہے ان پر نہ کرو اور ان کے کاموں کے پیچھے اپنا جی نہ دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِیْمٌ جاننے والا ہے بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ اس چیز جو وہ کرتے ہیں اور ان کاموں پر ان کو جزا دیگا وَاللّٰهُ اور خدائے برحق الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ وہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں یعنی اڑتی ہوئی اور دکھنی اور پروائی فَتُثِیْرُ تو انھوں نے اٹھایا سَحَابًا ابر لفظ مضارع کے ساتھ ماضی کا لانا اس جہت سے ہے کہ اس صورت کے حاضر کرنے میں حکمت ہے فَسُقْنٰهُ پھر ہنکا دیا ہم نے وہ ابر تکلم کی طرف پھرنا یعنی پہلے غائب کا صیغہ لا کر پھر متکلم کا صیغہ لانا فعل خاص ہونے کی جہت سے ہے یعنی یہ فعل ہم ہی کر سکتے ہیں کہ ابر کو ہنکاتے ہیں اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ مردہ اور افسردہ زمین کی طرف اسے زندہ اور تازہ کرنے کو فَاَحْیَیْنَا بِهٖ پھر زندہ کر دیا ہم نے اس پانی کے سبب سے جو ابر سے برسا تھا الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا ط اس کے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ؏ ایسا ہی زندہ کرنا ہے یعنی مری ہوئی چیزوں کو جلانا اور مردوں کو قبروں سے اٹھانا دونوں اس کی قدرت میں یکساں ہیں مَنْ كَانَ جو کوئی ہو کہ اپنے واسطے یُرِیْدُ الْعِزَّةَ چاہتا ہو عزت اس سے کہدو کہ خدا کی عبادت کرنے سے عزت چاہے فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ط کہ خدا کے واسطے ہیں سب عزتیں اور اسی کی عزت سے رسول اور مومنوں نے عزت حاصل کی ہے کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ عزت اس کی ملازمت میں ہے اور ذلت اس کی مخالفت میں بیت

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت ۔ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ اسکی رضامندی کی طرف اور اس کی درگاہ قبولیت کی جانب بلند ہوتی ہیں باتیں پاک یا جن صحیفوں میں نیک باتیں لکھی ہیں وہ بلند ہونا چاہتے ہیں وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ط اور نیک کام اٹھاتا ہے اس کو اور محل قبول میں پہونچاتا ہے

ع ۲

اِس واسطے کہ اکیلی بات بے نیک کام کے کہ اخلاص ہے نفع دینے والی نہیں یا کلمہ طیب دعا ہے اور عمل صالح مساکین کو صدقہ دینا اس واسطے کہ اکثر دعائیں قبول ہونا صدقے دینے کے سبب سے ہے یا کلمہ اماموں کی دعا ہے اور عمل صالح مقتدیوں کا آمین کہنا یا کلمہ غازیوں کی تکبیر ہے اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہے اور عمل ندامت اور ان سب صورتوں میں کلموں کا اٹھانے والا عمل ہے اور بعضے مفسر یَرْفَعُہٗ میں فاعل کی ضمیر کلمہ طیب کی طرف پھیرتے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور کہتے ہیں کہ توحید عمل کو اٹھاتی ہے اِس واسطے کہ اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہے اور ایک صورت کشاف میں یہ لکھی ہے کہ خدا اٹھاتا ہے عمل صالح کو یعنی اُس کے مرتبہ کی قدر بلند کرتا ہے اُس سے موحد مخلص کے عمل مراد ہیں کہ کوئی چیز اُس کی قدر و قیمت پر نہیں ہے اور جس کام میں ریا ملی ہو وہ کام سب چیزوں زیادہ خوار اور بے مقدار ہے نظم

گرت ہیچ اخلاص در بوم نیست — ازیں در کسے چوں تو محروم نیست
زر قلب آلودہ بے قیمت ست — زرے را کہ خالص بود حرمت ست

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور جو لوگ چھپاتے ہیں اور کرتے ہیں مکر برے اس سے قریش کے مکر مراد ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت دار الندوہ میں انھوں نے فکر کی تھی کہ آپ کو قید کیجیے یا قتل کر ڈالیے یا نکال دیجیے جیسا کہ سورۂ انفال میں مذکور ہو چکا لَهُمْ اُن کے واسطے یعنی مکر کرنے والوں کے لیے عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ عذاب سخت ہے آخرت میں وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ اور مکر اس گروہ کا هُوَ يَبُوْرُ ۝ وہ بیکار اور خراب و کھوٹا ہو جائے گا اور آگے نہ چلے گا وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تم کو یعنی تمہارے باپ آدم کو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر پیدا کیا تم کو نطفہ سے ثُمَّ جَعَلَكُمْ پھر کر دیا تم کو اَزْوَاجًا ؕ جوڑے مرد اور عورت کہ باہم جفت ہوتے ہو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہیں حاملہ ہوتی کوئی عورت وَلَا تَضَعُ اور نہیں وضع حمل کرتی یعنی نہ حمل میں لڑکا رہتا ہے کسی عورت کے نہ کوئی عورت جنتی ہے اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی حمل رہنا اور جننا اور مدت اور زمانہ سب اُسے معلوم ہے وَمَا يُعَمَّرُ اور زندگی نہیں دیا جاتا مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی بڑی عمر والا وَّلَا يُنْقَصُ اور گھٹائی نہیں جاتی مِنْ عُمُرِهٖۤ عمر میں دوسرے عمر والے کے جو پہلے عمر والے کی عمر کو نہ پہونچے مراد یہ ہے کہ عمر کی کمی زیادتی نہیں ہے اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ مگر لوح محفوظ میں ہے یعنی بڑی عمر اور تھوڑی عمر ہونا مقرر اور مقدر ہو چکا ہے اِنَّ ذٰلِكَ بیشک زیادتی اور کمی عمر کی مقدر اور مقرر کرنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ خدا پر آسان ہے وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ اور نہیں برابر ہیں دو دریا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ وہ پانی میٹھا گوارہ ہے شَرَابُهٗ اُس کا پینا وَهٰذَا اور وہ دوسرا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ پانی کھاری یا کڑوا ناگوار وَمِنْ كُلٍّ اور ہر ایک ان دونوں دریاؤں میں سے تَاْكُلُوْنَ کھاتے ہو لَحْمًا طَرِيًّا گوشت تازہ یعنی مچھلی وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ اور نکالتے ہو دریائے شور سے خاص کر کے حِلْيَةً زیور موتی مونگے کا کہ تَلْبَسُوْنَهَا ۚ تم پہنتے ہو یعنی تمہاری عورتیں پہنتی ہیں بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ یہ مثال مومن اور کافر کی ہے کہ ان دونوں میں برابری کی کوئی صورت نہیں اس واسطے کہ ایک حلاوت ایمان کے سبب سے میٹھا پانی ہے اور دوسرا گناہ کی تلخی سے کھاری پانی بیت

آں آب حیات آمد ایں نقش سراب ست — ایں عین خطا باشد و آں محض صواب ست

وَتَرَى الْفُلْكَ اور دیکھتا ہے تو کشتیوں کو فِيْهِ ہر ایک میں ان دونوں دریاؤں میں سے مَوَاخِرَ پانی پھاڑنے والی اور پانی پر چلنے والی لِتَبْتَغُوْا تا کہ طلب کرو مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل میں سے یعنی نفع تجارت میں وَلَعَلَّكُمْ اور شاید کہ تم تَشْكُرُوْنَ ۝ شکر کرو خدا کا ایسی نعمت پر يُوْلِجُ الَّيْلَ اندر کر دیتا ہے رات کو فِي النَّهَارِ دن یعنی یعنی رات کو کسی قدر دن میں بڑھا دیتا ہے جبکہ دن رات سے بڑھ جاتا ہے

ثلثة

وَیُولِجُ النَّهَارَ اور داخل کر دیتا ہے دن کو فِی الَّیْلِ رات میں یعنی دن کی گھڑیوں میں سے رات کی گھڑیوں میں بڑھاتا ہے کہ رات کی ساعتیں دن کی ساعتوں سے زیادہ ہو جاتی ہیں وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو یعنی اپنے حکم کا تابع کر لیا کُلٌّ یَّجْرِیْ ہر ایک آفتاب اور ماہتاب چلتے ہیں لِاَجَلٍ مُّسَمًّی نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے یعنی زمانہ معلوم تک کہ اپنا دَور تمام کریں یا قیامت کے دن تک کہ اپنی سیر سے باز رہیں ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خدا جو خالق اور فاعل اِن چیزوں کا ہے رَبُّكُمْ پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا تمہارا ہے لَهُ الْمُلْكُ اُس کے واسطے ہے بادشاہی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ اور جن معبودوں کو پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مَا یَمْلِكُوْنَ وہ مالک نہیں ہوتے مِنْ قِطْمِیْرٍ کھجور کی گٹھلی پر کے چھلکے کے پس مالک مطلق اور معبود برحق وہی ہے اِنْ تَدْعُوْهُمْ اگر پکارو تم اُن کو جو تمہارے معبود باطل ہیں یعنی اگر اُن سے نفع حاصل کرنے کو یا مضرت زائل کرنے کو تم دعا کرو تو لَا یَسْمَعُوْا نہیں سنتے دُعَآءَكُمْ دعا تمہاری اِس واسطے کہ وہ کنکر پتھر جیسے ہیں اور ایسی چیزوں کے کان نہیں ہوتے کہ سنیں وَلَوْ سَمِعُوْا اور اگر بالفرض سنیں بھی تو مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ تو قبول نہیں کرتے تمہارے واسطے اور تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے اِس واسطے کہ فائدے پہونچانے اور ضرر دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور قیامت کے دن یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ کافر ہونگے تمہارے شرک کرنے پر یعنی اِس بات کا اقرار کریں گے کہ جو شرک تم نے کیا وہ باطل ہے یا منکر ہو جائیں گے تمہاری پرستش کے اور کہیں گے کہ مَا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہ تھے تم ہم کو پوجتے وَلَا یُنَبِّئُكَ اور خبر نہ کرے گا تجکو کاموں کی حقیقت سے کوئی خبر کرنے والا مِثْلُ خَبِیْرٍ مثل اُس کے جو حقیقت امور جانتا ہے کہ وہ حق سبحانہ تعالیٰ ہے صاحب لباب نے لکھا ہے کہ اضافت مثل خدا کی جائز نہیں تو یہ ایک مثل کلام عرب میں پھیلی ہوئی ہے اور ایسے مخبر کی خبروں میں اسے استعمال کرتے ہیں جس کا کلام نفس الامر میں معتمد اور پختہ ہو یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ تم محتاج ہو اِلَی اللّٰهِ اللہ کی طرف یعنی اُس کی روزی اور بخشش اور خوشی اور بہشت کے وَاللّٰهُ اور اللہ تعالیٰ هُوَ الْغَنِیُّ وہ بے نیاز ہے اپنی مطلق بے نیازی کے ساتھ نعمت دینے والا ہے سب موجودات کو الْحَمِیْدُ تعریف کیا ہوا نعمت عام اور فضل شامل پر جاننا چاہیئے کہ ماہیات ممکنہ اپنے وجود میں محتاج ہیں فاعل کی اور انتم الفقراء اشارہ اُس کی طرف ہے کہ حق تعالیٰ اپنے کمال ذاتی کے سبب سے عالم اور اہل عالم کے وجود سے مستغنی ہے اور اللہ ہو الغنی اُسی سے عبارت ہے اور چونکہ کمال اسمائی کا ظہور موقوف ہے اعیان ممکنات کے وجود پر تو اُن کا ایجاد بڑی نعمت ہے کہ ایجاد کرنے والا حمد و ثنا کا مستحق ہے اور کلمۂ الحمید اُس کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس رباعی سے یہ معنی سمجھ میں آسکتے ہیں رباعی

تا حق گردد بجملہ اوصاف عیاں — واجب باشد کہ ممکن آید بمیاں
ورنہ بکمال ذاتی از عالمیاں — فردست و غنی چنانکہ خود کرد بیاں

اِنْ یَّشَاْ اگر چاہے یُذْهِبْكُمْ لے جائے تم کو روئے زمین سے یعنے ہلاک کرے وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ اور لائے خلق نئی یعنی ایسی قوم جو تم سے زیادہ فرمانبردار ہو یا ایسا گروہ پیدا کرے کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سُنا ہو وَمَا ذٰلِكَ اور نہیں ہے تمہارا لیجانا اور دوسروں کا لانا عَلَی اللّٰهِ خدا پر بِعَزِیْزٍ دشوار وَلَا تَزِرُ اور نہ اُٹھائے گا وَازِرَةٌ کوئی نفس گمراہ کرنے والا وِّزْرَ اُخْرٰی دوسرے کے گناہ کا بوجھ وَاِنْ تَدْعُ اور اگر پکارے مُثْقَلَةٌ جو نفس گراں بار ہے گناہ سے دوسرے کو اِلٰی حِمْلِهَا اُس کے بعض گناہ اُٹھا لینے کو تو لَا یُحْمَلْ نہ اٹھائی جائے گی مِنْهُ شَیْءٌ اُس کے گناہ میں سے کوئی چیز یعنی جو پکارا گیا ہے وہ کچھ پکارنے والے کے

گناہ میں سے نہ اٹھائے گا وَلَوْ كَانَ اور اگر ہو ذَا قُرْبٰى ط قرابت والا یعنی ہر چند کوئی گناہ گار اپنے قرابت والوں کو پکارے اور چاہے کہ کچھ اس کی خطاؤں میں سے اٹھالیں کوئی جواب بھی نہ دے گا اس واسطے کہ سب اپنے حال میں عاجز اور درماندے ہوں گے اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ سوا اس کے نہیں کہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراتے ہو ان لوگوں کو جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہیں اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدہ یعنی خلوتوں میں ڈر کا اثر ان پر ظاہر ہے صحبتوں میں نہیں یا اس کا عذاب ان سے چھپا ہوا ہے اور بے دیکھے اس عذاب سے ڈرتے ہیں وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط اور قایم رکھی ہے انھوں نے نماز ڈرانے کے ساتھ ڈرانے والوں اور نماز پڑھنے والوں کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ یہ لوگ ڈرانے سے فائدہ اٹھائے ہوئے ہیں وَمَنْ تَزَكّٰى اور جو کوئی پاکیزہ ہو گناہوں سے فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ پاکیزہ ہوگا لِنَفْسِهٖ ط اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ پاکیزگی کا نفع اس کی طرف پھرتا ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ اور اللہ کی طرف ہے پھرنا سب کا تو پاکیزہ لوگوں کو ان کی پاکیزگی پر جزا دیگا وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى اور برابر نہیں ہے اندھا یعنی کافر یا جاہل یا گمراہ وَالْبَصِيْرُ ○ لا اور آنکھوں والا یعنی مومن یا عالم یا راہ پایا ہوا وَلَا الظُّلُمٰتُ اور برابر نہیں اندھیرے یعنی باطل یا گناہ وَلَا النُّوْرُ ○ لا اور نہ روشنی یعنی حق یا طاعت وَلَا الظِّلُّ اور برابر نہیں سایہ یعنی ثواب یا بہشت یا راحت وَلَا الْحَرُوْرُ ○ ج اور نہ حرارت یعنی عذاب یا دوزخ یا زحمت وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ اور برابر نہیں زندے وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اور نہ مردے یعنی مومنوں کو کافروں کے ساتھ برابری نہیں اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ بیشک اللہ سناتا ہے اور سمجھاتا ہے مَنْ يَّشَآءُ ج جسے چاہتا ہے توفیق اور ہدایت کے ساتھ وَمَآ اَنْتَ اور نہیں ہو تم اے ہمارے حبیب بِمُسْمِعٍ سنانے والے بات کے مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ○ ع اس کو جو قبروں میں ہے مَنْ فِى الْقُبُوْرِ کا ذکر مردوں کے ساتھ کافروں کی تمثیل ہے اِنْ اَنْتَ نہیں ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا نَذِيْرٌ ○ مگر پیغمبر ڈرانے والے تم پر یہی ہے پہنچانا اور ڈرانا ہے بس مصرع

نیست بر پیغمبران الا البلاغ

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک بھیجا ہم نے تم کو بِالْحَقِّ دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا ثواب کی وَّنَذِيْرًا ط اور ڈرانے والا عذاب سے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اور نہ تھی اگلی امتوں میں سے کوئی امت اِلَّا خَلَا مگر یہ کہ گزرا فِيْهَا اس میں نَذِيْرٌ ○ پیغمبر ڈرانے والا یا عالم آگاہی دینے والا وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور اگر تکذیب کریں تیری قریش کے معاند تو تعجب کر فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ کہ یقینی تکذیب کی ان لوگوں نے جو مِنْ قَبْلِهِمْ ج پہلے ان سے تھے اپنے پیغمبروں کی جَآءَتْهُمْ آئے انکے پاس رُسُلُهُمْ رسول ان کے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں یا ظاہر معجزوں کے ساتھ وَبِالزُّبُرِ اور آسمانی چھوٹی کتابوں کے ساتھ جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے صحیفے وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○ ج اور روشن کتابوں کے ساتھ یعنی حلال حرام کے احکام بیان کرنیوالی کتابوں کے ساتھ جیسے توریت انجیل ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر تکذیب کے بعد پکڑ لیا ہم نے ان کو جو نہ ایمان لائے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ○ ع پس کیسا تھا انکار ہمارا عذاب اور عقاب کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج آسمان یا ابر سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہم نے غیبت سے تکلم کی طرف عدول فعل کی تخصیص کی جہت سے ہے یعنی ہم ہی اس پانی سے نکال سکتے ہیں ثَمَرٰتٍ سب میوے مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ط اس حال میں کہ مختلف ہیں اس کے رنگت یعنی ان کی جنسیں یا قسمیں رنگ برنگ کی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ان کی شکلیں اور ہیئتیں مراد ہیں وَمِنَ الْجِبَالِ اور جو چیز پیدا کی ہم نے پہاڑوں سے جُدَدٌ راہیں ہیں مختلف رنگ کی تفسیر مقدسی میں ہے کہ جدد رنگا رنگ کی لکیریں ہیں بِيْضٌ سفید یاں

ع ۱۲

وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا اور سرخیاں ہیں کہ طرح طرح کے ہیں اُن کے رنگ تیز اور ہلکے ہونے میں یعنی بعض تو نہایت سرخ اور بعض ہلکے رنگ کے وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ○ اور سیاہیاں نہایت سیاہ وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیوں میں سے وَالدَّوَآبِّ اور جنبش کرنوالوں میں سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایوں میں سے مُخْتَلِفٌ ہے وہ چیز کہ ہوتے ہیں طرح طرح کے اَلْوَانُهٗ اُس کے رنگ كَذٰلِكَ اسی طرح یعنی پھلوں اور پہاڑوں کے رنگ مختلف ہونے کے مانند اور جو کوئی نہ جانے گا خدا کی قدرت چیزیں پیدا کرنے میں اور ہر چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنے کا علم نہ رکھتا ہوگا وہ کیونکر خدا سے ڈرے گا اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ سوا اُس کے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اُس کے بندوں میں سے عالم لوگ اس واسطے کہ جس سے ڈرتے ہیں اُسے اور اُس کا علم اور صفتیں اور افعال جاننا ڈرنے میں شرط ہے تو جس کو علم زیادہ ہوتا ہے اُس کو خوف زیادہ ہوتا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اِنِّیْ اَعْلَمُکُمْ وَ اَخْشَاکُمْ بِاللّٰہِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ تحقیق کہ اللہ غالب ہے بدلا لینے میں اُس سے جو خدا سے نہ ڈرے غَفُوْرٌ○ بخشنے والا ہے ڈرنے والوں کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ بیشک جو لوگ پڑھتے ہیں یا متابعت کرتے ہیں كِتٰبَ اللّٰهِ کتاب الٰہی کی کہ قرآن ہے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی اُنھوں نے نماز اُس کے آداب اور شرائط کے ساتھ وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا اُنھوں نے ہماری راہ میں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اُس چیز میں سے جو روزی دی ہے ہم نے اُن کو سِرًّا چھپا کر اس خوف سے کہ ریا نہ مل جائے وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر اس طمع پر کہ اس سبب سے اوروں کو صدقہ دینے کی رغبت ہو یا چھپانا مسنون صدقوں میں ہوتا ہے اور ظاہر کرنا اُن میں جو فرض ہیں يَّرْجُوْنَ وہ لوگ امید رکھتے ہیں اُن کاموں کے سبب سے تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ○ سوداگری کی جو نہ ہلاک ہو اور نہ بگڑے اور اُس میں نقصان پہونچے ہی نہیں بلکہ بازار قیامت کے دن اُن کے اعمال کی متاع خوب رواج پائے اُن عملوں پر جو اُنھوں نے کیے ہیں لِيُوَفِّيَهُمْ تاکہ پورا کردے اللہ یعنی تمام و کمال انھیں پہونچائے اُجُوْرَهُمْ اجر اُن کے کاموں کے وَيَزِيْدَهُمْ اور بڑھائے اُن کی نیکیاں مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی اُن کا اجر بڑھائے اور اُن کو شفاعت کا مرتبہ عطا فرمائے اور لباب میں ہے کہ اُنکی شفاعت اُن لوگوں کے باب میں قبول کرے جن پر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہے اِنَّهٗ بیشک اللہ تعالیٰ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ○ بخشنے والا ہے گنہگاروں کو اجر دینے والا ہے شکر گزاروں کو وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اور جو کچھ وحی کیا ہے ہم نے اِلَيْكَ تیری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے هُوَ الْحَقُّ وہ صحیح اور درست ہے مُصَدِّقًا موافق لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اُس چیز کے جو اُس سے پہلے تھی کتابوں میں سے یعنی اگلی آسمانی کتابوں کے مطابق ہے اُس کے عقائد اور اصول احکام میں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بِعِبَادِهٖ اپنے بندوں کے ساتھ لَخَبِيْرٌ البتہ خبر رکھنے والا ہے اُن کے دل کی باتیں جانتا ہے بَصِيْرٌ○ دیکھنے والا ہے اُن کے ظاہری کام دیکھتا ہے اور بندوں کے حالات اُس پر پوشیدہ نہیں ہیں کہ قرآن کی تصدیق کرتے ہیں یا تکذیب پھر فرمایا کہ ہم نے اگلی کتابیں تو اگلی امتوں پر بھیجیں ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر میراث دیا ہم نے الْكِتٰبَ قرآن یعنی تاخیر کی ہم نے اُس کو نازل کرنے میں تاکہ عطا کریں ہم الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا اُن لوگوں کو جنھیں برگزیدہ کیا ہے ہم نے مِنْ عِبَادِنَا اپنے بندوں میں سے یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عطا کو حق تعالیٰ نے میراث فرمایا اس واسطے کہ میراث وہ مال ہوتا ہے جو بے محنت اور بے مانگے ہاتھ آئے اسی طرح یہ بڑا عطیہ یعنی قرآن بے مومنوں کی جستجو کے محض عنایت ربانی سے اُنکو پہونچا ہے یا جس طرح بیگانہ میراث میں داخل نہیں اسی طرح دشمن بھی قرآن سے بے نصیب ہیں یا میراث کے حصوں میں تفاوت ہے جیسے آٹھواں حصہ چھٹا حصہ چوتھائی ایک تہائی نصف دو تہائیاں اور کوئی میراث پوری ہی لے لیتا ہے تو اسی طرح اہل قرآن کے حصے بھی متفاوت ہیں

ہر ایک اپنے استحقاق اور استعداد کے موافق قرآن کے حقائق سے بہرہ مند ہوتا ہے مصرع

زیں بزم یکے جرعہ طلب کرد و یکے جام

فَمِنْهُمْ پس بعضے بندوں میں سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ظالم ہیں اپنے نفس پر قرآن کے موافق عمل کرنے میں کمی کرکے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعض اُن میں سے میانہ رو ہیں کہ اکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہیں وَمِنْهُمْ اور ایک گروہ اُن میں سے سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ پیشی لے جانے والے ہیں نیکیوں میں کہ ہمیشہ قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہیں بِإِذْنِ اللّٰهِ خدا کے اذن سے اور اس کے حکم اور توفیق سے ذٰلِكَ یہ وارث کردینا اور برگزیدہ کرلینا هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ وہ ہے فضل بڑا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ ہم میں سے سابق یعنی پیشی لے جانے والا سب پر پیشی لے گیا ہے اور ہمارے مقتصد یعنی میانہ رو نے نجات پائی اور ہم میں جو ظالم ہے وہ بخشا ہوا ہے تفسیر ثعلبی میں ہے کہ حضرت پیغمبر نے ان تینوں گروہوں کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ سابق وہ لوگ ہیں جو بحساب بہشت میں جائیں گے اور مقتصد وہ جن کا حساب آسانی سے ہو جائیگا اور ظالم وہ جو ایک مدت تک موقف حساب میں رہیں گے اور حق تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ سے اُن کے حال کی تلافی کریگا ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ہمارے سابق اہل جہاد ہیں اور ہمارے مقتصد وہ ہیں جو گھر میں رہیں جہاد میں نہ جائیں مگر جماعت نماز میں حاضر ہوں اور ہمارے ظالم وہ ہیں جو میدانوں میں رہتے ہیں نہ جہاد پر کمر باندھتے ہیں نہ جماعت کی دولت پاتے ہیں امام ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سابق وہ ہے جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا اور مقتصد وہ ہے جو ہجرت کے بعد مکۂ معظمہ فتح ہونے کے قبل ایمان لایا اور ظالم وہ ہے جو فتح مکہ کے بعد اسلام میں داخل ہوا اصحاب تفسیر و تذکیر اور ارباب تحقیق و تدقیق نے ان تینوں گروہوں کے باب میں بہت کچھ کہا ہے تبرکاً چند باتیں یہاں بیان کی جاتی ہیں اُس ترتیب پر جو قرآن میں مذکور ہے یعنی پہلے ظالم درمیان میں مقتصد اخیر میں سابق سہل بن عبداللہ تستری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ وہ جاہل ہیں اور علم حاصل کرنے والے اور عالم اور بعضوں نے کہا ہے کہ طالب دنیا ہیں اور مائل عقبیٰ اور متوجہ بمولیٰ یا صاحب کبیرہ اور مرتکب صغیرہ اور جرم سے مبرا یا گناہ پر مصر اور تائب توبہ شکن اور تائب ثابت توبہ پر اول سے آخر تک یا جس کی معاش معاد پر غالب ہو اور وہ جو دونوں سے متعلق ہو اور وہ جس کی معاد معاش پر غالب ہو یا عبادت کرنے والا عادت کے طور پر اور عبادت کرنے والا خوف اور طمع سے اور عبادت کرنے والا للہ فی اللہ یا بے صبری کرنے والا بلا پر اور صبر کرنے والا بلا پر اور لذت پانے والا بلا سے یا حرام کھانے والا اور مائل مال مشتبہ پر اور حلال کھانے والا یا ذکر سے غافل اور ذکر میں مشغول اور مذکور کی طرف متوجہ یا گناہگار اور تائب اور متقی یا غافل اور طالب اور واجد یعنی پانے والا یا وہ جس کی برائیاں نیکیوں پر زیادہ ہوں اور وہ جس کی برائیاں اور نیکیاں برابر ہوں اور وہ جس کی نیکیاں برائیوں پر زیادہ ہوں یا وہ جس کا ظاہر باطن سے بہتر ہو اور وہ جس کا ظاہر و باطن یکساں ہو اور وہ جس کا باطن ظاہر سے بہتر ہو یا وہ جو دوسرے سے لے اور دے نہیں اور وہ جو لے بھی اور دے بھی اور وہ جو دے اور لے نہیں یا وہ جو اپنی روزی سے زیادہ ڈھونڈھے اور وہ جو ضرورت کی قدر روزی ڈھونڈھے اور وہ جو بالکل ڈھونڈھے ہی نہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ اہل سخاوت اور اہل جود اور اہل ایثار ہیں طالب نجات اور طالب درجات اور طالب مناجات ہیں حقائق سلمی میں ہے کہ دیکھنے والا آپ سے اپنی طرف اور دیکھنے والا آپ سے آخرت کی جانب اور دیکھنے والا حق سے حق کو صاحب فتوحات نے فرمایا ہے کہ ظالم وہ ہے جو ہمیشہ خواب غفلت میں رہے اور مقتصد وہ ہے کہ کبھی خواب غفلت سے چونکے بھی اور سابق وہ ہے جو ہمیشہ بیدار رہے لطائف میں کہا ہے کہ ظالم وہ ہے

جو نعمت سے منعم کی طرف نہ پھرے اور مقتصد وہ ہے جو منعم سے نعمت کی طرف نہ پھرے اور سابق وہ ہے جو منعم کی طرف نہ پھرے یعنی منعم کے مشاہدے میں رہے اور اُس سے نعمتیں حاصل کرے بیت

نعیم ہر دو جہاں میکنند برما عرض
دل از میانہ تمنا ندار و الا دوست

حق تعالیٰ نے اگلی امتوں میں سے کسی امت کو یہ نوازش نہیں فرمائی اور یہ بزرگی عطا نہیں برگزیدگی کا نشان سب کے صفحۂ حال پر کر دیا اور ظالم سے ابتدا کی تاکہ شرمندہ نہ ہوں اور رحمت بے غایت سے امیدوار رہیں بیت

نباید از من آلودہ طاعت خالص
و بے برحمت و فضلت امیدواری ہست

اور بعضوں نے کہا ہے کہ ظالم کی تقدیم فضل کی وجہ سے ہے اور اُسکی تاخیر عدل کی راہ سے ہے اور حق تعالیٰ فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور سابق کی تاخیر اس جہت سے ہے تاکہ ثواب سے قریب ہو جائے اور ثواب دخول جنت ہے یا اس جہت سے کہ اپنے عمل پر اعتماد نہ کرے اور طاعت پر خود پسند نہ ہو جائے اس واسطے کہ خود بینی وہ آگ ہے کہ جب جلائی جائے تو عبادت کے ہزار گھڑیاں اُس سے جل جاتے ہیں نظم

اے پسر عجب آتشے عجب ست
گرم سازِ تنور بو لہب سب

ہر کجا شعلۂ او وا فروخت
ہر چہ از علم و زہد بود بسوخت

جَنّٰتُ عَدۡنٍ باغ اقامت کے یَدۡخُلُوۡنَهَا داخل ہوں گے اُس میں یہ تینوں گروہ یُحَلَّوۡنَ زیور پہنائے جائیں گے فِیۡهَا اُن باغوں میں شل مِنۡ اَسَاوِرَ کنگن کے کہ ہوں گے مِنۡ ذَهَبٍ خالص سونے کے وَّلُؤۡلُؤًا اور صاف موتی کے عین المعانی میں ہے کہ سونے کے کنگن اور موتی عرب کے بادشاہوں کا زیور تھا اور وہ اس زیور کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے جس طرح بادشاہان عجم کے واسطے تاج مخصوص ہے وَلِبَاسُهُمۡ اور لباس گروہ کے لوگوں کا فِیۡهَا حَرِیۡرٌ بہشت میں ریشمی ہوگا دنیا کے ریشمی کپڑوں کا سا نہیں یعنی نہ اُس تاگا ہوگا نہ وہ کسی کا بنا ہوا ہوگا وَقَالُوا اور کہیں گے یہ گروہ جب دوزخ کے گڑھے سے رہائی پاکر باغ جنت میں داخل ہوں گے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سب حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے الَّذِیۡۤ اَذۡهَبَ وہ خدا جو لے گیا عَنَّا الۡحَزَنَ ہم سے رنج دوزخ کا یا جو خوف طاعت رد ہونے سے ہم رکھتے تھے طاعت قبول فرماکر وہ ہم سے دفع کر دیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس سے دنیا کے رنج و غم مراد ہیں جیسے موت کا ڈر یا شیطان کا وسوسہ یا بھوک پیاس کا ضرر یا بادشاہ کا خوف یا لوگوں کے حسد اور بغض کرنے کا دغدغہ اِنَّ رَبَّنَا بیشک ہمارا رب لَغَفُوۡرٌ البتہ بخشنے والا گناہگاروں کا شَکُوۡرُ ۙ جزا دینے والا شکر گزاروں کو الَّذِیۡۤ اَحَلَّنَا وہ خدا جو اُتارے گا ہم کو دَارَ الۡمُقَامَةِ قیام کرنے کے گھر میں کہ وہ جنت ہے اور اُس سے اور جگہ پھر جانا نہ ہوگا مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ وہاں اُتارے گا اپنے فضل و کرم سے ہمارے عمل کے سبب سے نہیں لَا یَمَسُّنَا فِیۡهَا نہ پہونچے گا ہم کو اُس اقامت کے مقام میں نَصَبٌ کچھ رنج طلب معیشت کی جہت سے اور نہ سب مشقتیں جو دنیا میں تھیں وَّلَا یَمَسُّنَا فِیۡهَا اور نہ پہونچے گی ہم کو اُس جگہ لُغُوۡبٌ ۝ ماندگی اور رنج اسواسطے کہ جنت میں کچھ کلفت اور محنت نہیں ہے بلکہ عیش اور حضور اور فرحت اور سرور ہی ہے وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اور جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا لَهُمۡ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ اُن کے واسطے ہے آگ دوزخ کی لَا یُقۡضٰی نہ حکم کیا جائے گا عَلَیۡهِمۡ اُن پر مرنے کا جب کہ وہ دوزخ میں ہوں گے فَیَمُوۡتُوۡا کہ وہ مر جائیں اور عذاب سے چھوٹیں وَلَا یُخَفَّفُ اور نہ تخفیف کیا جائے گا عَنۡهُمۡ اُن سے مِّنۡ عَذَابِهَا ؕ کچھ عذاب دوزخ میں سے بلکہ جب آگ کے شعلے کم ہو جائیں گے تو

اُس کو زیادہ جلائیں اور بھڑکائیں گے کَذٰلِكَ اسی جزا کی طرح نَجْزِیْ جزا دیتے ہیں ہم كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ ہر ناشکرے کو جو کفر اور ناشکری میں نہایت کو پہونچا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی کافر یَصْطَرِخُوْنَ فریاد چاہتے ہوں گے فِیْهَا ج دوزخ میں اور کہتے ہوں گے رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَخْرِجْنَا ہم کو نکال اور دنیا میں بھیج نَعْمَلْ صَالِحًا تاکہ کریں ہم کام اچھے غَیْرَ الَّذِیْ سوا اُسکے کہ كُنَّا نَعْمَلُ ط تھے ہم عمل کرتے اس واسطے کہ اب عذاب ہم نے آنکھوں سے دیکھ لیا اور جان لیا کہ دنیا میں ہمارے کام اچھے نہ تھے حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ کیا ہم نے زندگی نہیں دی تھی تم کو اور عمر عطا نہیں کی تھی اُس قدر کہ نصیحت پکڑے فِیْهِ اُس عمر میں مَنْ تَذَكَّرَ جو چاہے کہ نصیحت پکڑے اس سے وہ عمر مراد ہے جس میں مکلّف فکر کرنے اور نصیحت پکڑنے کے ساتھ متمکن ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ عمر بیس اور ساٹھ برس کے درمیان میں ہے اور زاد المسیر میں ہے کہ ستر برس تک زمانہ نصیحت پکڑنے کا ہے اُسکے بعد بڑھاپے کا زمانہ ہے مقصود کلام یہ ہے کہ ہم نے تم کو عمر عطا فرمائی اس واسطے کہ تم نصیحت قبول کرو اور متنبہ ہو جاؤ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ط اور آیا تمھارے پاس ڈرانے والا یعنی وہ پیغمبر جو تم کو نصیحت کرتا تھا یا کتاب عقل یا قرابت والوں اور پڑوسیوں کی موت کہ كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا اور اکثر علما اس بات پر ہیں کہ ڈرانے والے سے بڑھاپا مراد ہے اس واسطے کہ بڑھاپے کا زمانہ شعلۂ حیات کو بجھانے والا اور آئینۂ ذات پر زنگ بڑھانے والا ہے مثنوی

نوبتِ پیری چو زند کوس درد	دل شود از خوشدلی و عیش فرد
در تن و اندام چو آید شکست	لرزہ کند پائے ز سستی چو دست
موے سفید از اجل آرد پیام	پشت خم از مرگ رساند سلام
دولت اگر دولتِ جمشیدی ست	موے سفید آیتِ نومیدی ست

موضح میں ہے کہ جب دوزخی استغاثہ کریں گے اور غل مچائیں گے اور کہیں گے کہ یا اللہ ہمیں پھر دنیا میں بھیج تاکہ نیک کام کریں تو جب سے دنیا پیدا ہوئی اور جب تک ختم ہوئی اتنے زمانہ تک فریاد کیا کریں گے حق تعالیٰ استفسار فرمائے گا کہ ہیں نے تم کو دنیا میں زندگی دی تھی وہ جواب دیں گے کہ ہاں ہم نے زندگی بھی پائی تھی ڈرانے والے کو بھی دیکھا تھا حق تعالیٰ فرمائے گا کہ فَذُوْقُوْا پھر چکھو عذاب دوزخ کا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ پس نہیں ہے ظالموں کے واسطے یعنی مشرکوں کیلئے مِنْ نَّصِیْرٍ ۝ کوئی یار اور مددگار کہ اُن پر سے عذاب اُٹھائے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جاننے والا ہے پوشیدہ کا جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے تو کافروں کا احوال اُس پر پوشیدہ نہ ہوگا اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بیشک وہ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اُس چیز کو جو چھپی ہے سینوں میں هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ وہ ہے جس نے کر دیا تم کو خَلٰٓئِفَ خلیفہ فِی الْاَرْضِ ط زمین میں یعنی تم کو اگلوں کی جگہ پر صاحب مکان بنایا اور زمین میں تصرف کرنے کی کنجیاں تمھارے قبضۂ اقتدار میں چھوڑ دیں اور یہ بڑی نعمت ہے فَمَنْ كَفَرَ پھر جو کوئی ناشکری کرے اس نعمت پر یا نعمت دینے والے پر ایمان نہ لائے فَعَلَیْهِ تو اُس پر ہے كُفْرُهٗ ط جزا اُس کے کفر کی وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اور نہیں زیادہ کرتا ہے کافروں کو كُفْرُهُمْ نہ ایمان لانا اُن کا عِنْدَ رَبِّهِمْ اُنکے رب پاس اِلَّا مَقْتًا ج مگر سخت دشمنی یعنی اُن کے کفر کا نتیجہ نہیں ہے مگر بغض ربانی کہ سبب غضب جاودانی وہی ہو سکے گا وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اور زیادہ نہ کرے گا کافروں کو كُفْرُهُمْ کفر اور شرک اُنکا اِلَّا خَسَارًا ۝ مگر نقصان آخرت میں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اَرَءَیْتُمْ کیا دیکھا تم نے شُرَكَآءَكُمْ اپنے

ع ۱۱

شریکوں کو اَلَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ اُن کو جنھیں تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ سوا اللہ کے اَرُوْنِیْ دکھاؤ اور خبر دو مجھ کو کہ ان شریکوں نے مَاذَا خَلَقُوْا کیا چیز پیدا کی مِنَ الْاَرْضِ زمین میں سے اور اُس میں سے جو کچھ اُس کے اوپر اور اُس کے اندر ہے اَمْ لَهُمْ کیا ہے اُن کے واسطے شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ج شریک آسمانوں کے پیدا کرنے میں اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کیا دی ہم نے اُن کو كِتٰبًا کوئی کتاب یہ بات کہنے والی کہ ہم نے شریک ٹھہرالیا ہے فَهُمْ پس وہ عَلٰی بَیِّنَتٍ کھلی ہوئی دلیلوں پر ہوں مِّنْهُ ج اُس کتاب سے بکرنے بَیِّنَتٍ یے کو زبر پڑھا ہے اُس کے موافق یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے بَیِّنَةٍ کی یے کو زیر پڑھا ہے بَلْ ایسا نہیں ہے بلکہ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ وعدہ نہیں دیتے ہیں مشرک بَعْضُهُمْ بعضے اُن کے کہ رؤسا اور اشراف ہیں بَعْضًا بعض کو کہ رذیل اور تابع لوگ ہیں بتوں کی شفاعت کا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ مگر مکر اور فریب کی رُو سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نگاہ رکھتا ہے آسمانوں اور زمین کو اَنْ تَزُوْلَا ج اس واسطے کہ زائل نہ ہو جائیں اپنی جگہوں سے اس لیے کہ ممکن کو بقا کے حال میں نگاہ رکھنے والا ضرور چاہیئے لکھا ہے کہ جب یہود اور نصارا نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو خدا کے بیٹے ہونے کے ساتھ نسبت کیا تو قریب تھا کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں حق تعالےٰ نے فرمایا کہ میں اپنی قدرت سے ان کو نگاہ رکھتا ہوں تاکہ زوال نہ پائیں یعنی اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائیں وَلَئِنْ زَالَتَآ اور اگر زائل ہو جائیں اِنْ اَمْسَكَهُمَا تو نہیں ہے نگاہ رکھنے والا اُن کو مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ زائل ہونے کے بعد کہ جگہ پر لائے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے حَلِیْمًا بردبار کہ یہود و نصارا پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا اُسے جو اس بات سے رجوع کرکے اُس کی وحدانیت پر ایمان لائے اور جان لے کہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ اُس کی صفت ہے۔

نظم

خداوندیکہ معبودست وواحد	نہ گوید کس کہ مولودست ووالد
کسے کورا نباشد کفو و مانند	بدو نسبت نشاید کرد فرزند

رؤسا قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی تو آپس میں کہتے تھے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاریٰ پر یہ کیسے دو گروہ ہیں کہ اپنے پیغمبر کی تکذیب کرتے ہیں خدا کی قسم کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم اُن سے زیادہ راہ پائے ہوئے ہوتے اور اُس کی تصدیق میں بڑی جلدی کرتے حق تعالےٰ نے خبر دی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی انھوں نے اللہ کی جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسموں کی کہ لَئِنْ جَآءَهُمْ اگر آئے اُن کے پاس نَذِیْرٌ کوئی پیغمبر ڈرانے والا لَّیَكُوْنُنَّ تو البتہ ہوں گے اَهْدٰی زیادہ راہ پائے ہوئے مِنْ اِحْدَی الْاُمَمِ ج ایک سے اگلی اُمتوں کے جیسے یہود و نصاریٰ وغیرہ فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جب آیا اُن کے پاس نَذِیْرٌ ڈرانے والا یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مَّا زَادَهُمْ نہ زیادہ کیا اُس نذیر کے آنے نے اُن کو اِلَّا نُفُوْرَا ۝ۙ مگر بھاگنا حق سے اور دُور ہونا اِسْتِكْبَارًا اور نہ بڑھا اُن میں مگر حکم الٰہی سے تکبر اور سرکشی فِی الْاَرْضِ زمین میں وَمَكْرَ السَّیِّئِ ؕ اور یہ کہ مکر کیا اُنھوں نے بُرا مکر یعنی اُس نذیر کو ہلاک کرنے کے لیے حیلے اور بہانے سوچے وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ اور نہیں پھرتا مکر بُرا مگر مکر کرنے والے کی طرف یعنی ہر مکر کرنے والے کا مکر احاطہ کرتا ہے اور اُس کے اطراف وجوانب لے لیتا ہے اور جو کچھ کسی دوسرے کے باب میں وہ سوچا ہو وہی اپنے بارے میں مشاہدہ کرتا ہے اس باب میں ابن یامین کا قطعہ ہے

قطعہ

در باب من زروے حسد یک دو ناشناس ‏ ‏ وہمازدند وکورہ تزویر تافتند
زاعمال نفسہم ہمہ نیکی بمن رسید ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ والیشاں جزائے فعل بد خویش یافتند

فَهَلْ يَنْظُرُونَ پھر کیا انتظار کرتے ہیں تکذیب کرنے والے اور مکار یعنی انتظار نہیں کرتے اور امید نہیں رکھتے اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ مگر عادت الٰہی کی جو اگلوں میں جاری تھی کہ وہ اہل تکذیب پر عذاب اور مکاروں پر عقوبت ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ پس نہ پاؤ گے اے ہمارے حبیب عادت الٰہی کے واسطے تَبْدِيْلًا ۚ کچھ تبدیلی یعنی عذاب کو ثواب سے کوئی نہیں بدل سکتا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ اور نہ پاؤ گے عادت الٰہی کے واسطے تَحْوِيْلًا ○ پھرنا یعنی تکذیب کرنے والوں اور مکاروں سے دوسرے کی طرف کوئی نہیں پھیر سکتا اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہیں کرتے اہل مکہ فِي الْاَرْضِ زمین میں فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ تاکہ دیکھیں شام اور یمن کی راہ میں کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اُن لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ اور تھے وہ سخت تر مکہ والوں سے قُوَّةً ط قوت کی رُو سے اور باوجود اس کے اُنھوں نے عذاب سے رہائی نہ پائی اور ہر قوم کی ہلاکت کے آثار اُن کے شہر و دیار میں باقی ہیں وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ اور نہیں ہے اللہ کہ عاجز کرے اُس کو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز فِي السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں وَلَا فِي الْاَرْضِ ط اور نہ زمین میں تو وہ جو چاہے کرے کوئی اُس کے حکم پر پیشی نہیں کرتا اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہ ہے عَلِيْمًا جانتا سب چیزوں کا احوال قَدِيْرًا ○ قادر اُن میں تصرف کرنے پر وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ اور اگر پکڑتا خدا النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا لوگوں کو جزا پر اُس چیز کے جو اُنھوں نے کمائی کی شرک اور معصیت مَا تَرَكَ تو نہ چھوڑتا عَلٰى ظَهْرِهَا زمین کی پشت پر مِنْ دَآبَّةٍ کسی جنبش کرنے والے کو آدمیوں میں سے یا جن اور انس میں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سب حیوانات مراد ہیں کہ بنی آدم کے گناہوں کی شامت سے ہلاک ہوتے ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں کہ مشرکوں کے کفر کی نحوست سے سب جانور بھی ہلاک ہوئے مگر وہ جانور جو کشتی میں تھے تو اس وقت بھی اگر ان کو گناہگاروں کے گناہ کے وبال میں پکڑیں تو سب نیست و نابود ہو جائیں وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ مگر پیچھے رکھتا ہے اُن کو اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وقت نام رکھے ہوئے تک کہ اُن کے ہلاک ہونے کا زمانہ ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ پھر جب آئے گا وقت اُن کے ہلاک ہونے کا فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ كَانَ بِعِبَادِهٖ ہے اپنے بندوں کو بَصِيْرًا ○ دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ ہلاک ہونے کا مستحق کون ہے اور نجات پانے کے قابل کون اور ہر ایک کو اُس کے حال کے موافق جزا دے گا **نظم**

آنرا بہ لوا مع رضا بنوازد ‏ ‏ ‏ ‏ دیں را نبوائر غضب بگدازد
کس را بقضائے قدرتش کارے نیست ‏ ‏ ‏ ‏ آنست صلاح خلق کو میسازد

سورۃ یٰسٓ مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	ثلث و ثمانون آیۃ
سورۂ یٰسٓ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	تراسی آیتیں ہیں

آیاتہا ۸۳ کلماتہا ۷۲۹ حروفہا ۳۰۹۱

يٰسٓ ○ وقف لب ینابیع میں ہے کہ حروف مقطعہ میں سے ہر ایک حرف ایک بھید ہے خزانۂ غیب کے بھیدوں میں سے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو اُس پر اطلاع دی بعد اُس کے جبرئیل علیہ السلام ان پر نازل ہوئے اور خدا اور رسولؐ کے سوا کوئی اُس بھید سے واقف نہیں بعضے علماء نے یٰس کی تفسیر میں کہا کہ قرآن کا نام ہے اور حقائق سلمی میں ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور بعضوں نے کہا ہے

کہ سورت کا نام ہے اور یہ حدیث کہ اِنَّ اللّٰہَ قَرَءَ طٰہٰ وَ یٰسٓ قَبْلَ اَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ اس قول کی تائید کرتی ہے اور تفسیر باوردی میں ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات نام قرآن میں مذکور ہوے ہیں اُن میں سے ایک یٰس ہے اور وہ جو اہلبیت کو آل یٰس کہتے ہیں اس کی تائید کرتا ہے **مصرع**

لِلّٰہِ دَرُّکُمْ یَا آلَ یَاسِیْنَا

امام قشیری قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ یے اشارہ ہے یوم میثاق کی طرف اور سین عبارت ہے اُس کے سِر سے اے شوق والے دوستو بحر الحقائق میں ہے کہ یٰس کے معنی یہ ہیں کہ قسم ہے یمن نبوت حبیب کی اور اُن کے سِر مطہر کی اور بعضے اس بات پر ہیں کہ یٰس کے معنی یا انسان ہیں بنی طے کی لغت میں یٰس اصل میں یا انیسین تھا کثرت ندا کی جہت سے اُس میں اختصار کر دیا ہے جس طرح ایمن اللہ میں من اللہ کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ کلام عرب میں کلمہ کو ایک حرف سے تبدیل کر دیتے ہیں جیسے قَدْ قُلْتُ لَہَا قِفِیْ فَقَالَتْ لِیْ قَافْ یعنی وقفت تو چاہیئے کہ حرف سین کلمہ کی طرف اشارہ ہو اور جو قول کہ گذرا اُس کے موافق انسان کی طرف اشارہ ہے اور انسانیت کے ساتھ مخاطب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اس واسطے کہ کمال انسانیت کی صفت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ثابت ہے اور شاید کہ کلمہ سید کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہے کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یہ ان حرفوں کی تفسیر ہو اور جاننا چاہیئے کہ حرفوں میں سین کو سویت اعتدالیہ ہے کہ اُس کے زُبُر وَ بَیِّنَات میں توافق اور تساوی ہے اور کسی حرف کا یہ حال نہیں تو لاجرم حضرت ختمیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اس واسطے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید میں خواہ احکام شرع میں آپ کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے **نظم**

تراست مرتبۂ اعتدال در ہمہ حال   کہ در خصائص توحید اعدلی ز ہمہ
تمکن ست ترا در مقام جمع الجمع   بدیں فضیلت مخصوص افضلی ز ہمہ

اور کلمات سابقہ کے فحوائے قَلْبُ[1] الْقُرْاٰنِ یٰس کی خوشبو سونگھ سکتے ہیں **فرد**

خدایت لشکرے دادہ ز قرآں   پس انگہ قلب آں لشکر ز یٰس

جوامع الاصول میں صحیح ترمذی سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لِکُلِّ[2] شَیْءٍ قَلْبٌ وَ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰس اور جو کوئی سورۂ یٰس پڑھے یا لکھے وہ قرآن کے بارہ[12] پاروں کا ثواب پاتا ہے اور اس سورت کو مُتمم کہتے ہیں یعنی اپنے پڑھنے والے پر دونوں جہان کی نیکی تمام کر دیتی ہے اور دافعہ کہتے ہیں کہ اُس سے سب بُرائیاں دفع کرتی ہے اور قاضیہ کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کی سب حاجتیں روا کرتی ہے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمدؐ تم رسول ہو خدا نہیں ہو تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یٰسٓ اے سید وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۙ قسم ہے قرآن محکم یا حق حکم کرنے والے کی یا قرآن صاحب حکمت کی اِنَّكَ بیشک اور بے شبہ تم لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ رسولوں میں سے جنھیں خدا نے خلق کی طرف بھیجا ہے اور جو تھے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ سیدھی راہ پر کہ توحید ہے یا تم بھیجے گئے ہو طریقۂ استقامت کے ساتھ کہ وہ راہ مقصود کو پہونچا دینے والی ہے تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ بھیجا قرآن کو بھیجنا خدائے قوی نے اپنے ملک میں اور بکر نے تنزیلُ کے لام کو پیش پڑھا ہے یعنی قرآن اُتارا ہوا ہے خدائے غالب الرَّحِیْمِ ۙ مہربان کا خلق پر اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم رسولوں میں سے ہو لِتُنْذِرَ تاکہ تم ڈراؤ عذاب ربانی سے قَوْمًا اُس گروہ کو کہ مَّاۤ اُنْذِرَ نہیں

[1] دل قرآن کا یٰس ہے ۱۲   [2] ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل یٰس ہے ۱۲

ڈرائے گئے ہیں اٰبَآؤُهُمْ اُن کے باپ قریب زمانے کے زمانۂ فترت سے دوری اور دیری کے سبب سے یا ڈراؤ اُن کو اُس چیز سے کہ ڈرائے گئے
اُن کے باپ دادا زمانہ دور کے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عہد میں فَهُمْ غٰفِلُوْنَ۝ پھر وہ غافل ہیں لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ بیشک
حق ہوا قول عذاب کا عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ اکثر کافروں پر یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ کا کلمہ حق ہوا ان پر فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝
تو وہ نہیں ایمان لائے اس سے وہ کافر مراد ہیں جن کو خدا ازل میں جانتا تھا کہ کفر ہی پر مریں گے یا شرک پر قتل ہوں گے جیسے ابوجہل اور اُس کے
مثل اِنَّا جَعَلْنَا بیشک کیے ہم نے فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اُن کی گردنوں میں طوق فَهِيَ پھر وہ طوق لپٹ گئے اِلَى الْاَذْقَانِ
اُن کی ٹھوڑیوں کی طرف اور چھوڑتے ہی نہیں کہ سر ہلائیں فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ۝ پس وہ سر اُٹھائے ہوئے ہیں اور آنکھیں بند کیے گئے
یہ تمثیل مشرکوں کی ہے اُس گروہ کے ساتھ جو گردن میں طوق ڈالے ہوں لکھا ہے کہ ابوجہل نے قسم کھائی کہ پیغمبر صاحب کو نماز میں دیکھے تو آپ کا
سر توڑ دے ایک دن دیکھا کہ آنحضرت نماز پڑھتے ہیں پتھر اُٹھایا اور آپ کے پاس آیا جب پتھر مارنے کو ہاتھ اُٹھایا تو وہ ہاتھ اُسی کی گردن میں لپٹ
گیا اور پتھر اُس کے ہاتھ میں جم کر گردن میں رہ گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے اُن کو باز رکھا جس طرح طوق اور ہتکڑی پہنے ہوئے دی
کاموں سے باز رکھے جاتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ قوم بنی مخزوم نے ابوجہل کا ہاتھ اُس کی گردن سے بمشکل تمام چھڑایا اور ایک مخزومی
بولا کہ میں جاتا ہوں اور اسی پتھر سے محمدؐ کو قتل کرتا ہوں جب آپؐ کے قریب آیا تو اندھا ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا اور کری
ہم نے مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اُن کے منہ کے سامنے سَدًّا دیوار اور آڑ وَّمِنْ خَلْفِهِمْ اور اُن کے پیچھے سَدًّا آڑ
اور روک فَاَغْشَيْنٰهُمْ پھر چھپا دیں ہم نے اُن کی آنکھیں فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۝ پھر وہ نہیں دیکھتے محققوں نے کہا ہے کہ
سامنے کی آڑ اُمید بڑی کرنا ہے اور پیچھے کی آڑ گزرے ہوئے گناہوں سے غفلت ہے اور جس کو ایسی دو آڑیں گھیرے ہوں تو دلائل قدرت
میں نظر کرنے سے اُس کی آنکھ ڈھپی ہو گی اور ایسے لوگ فلاح اور ہدایت کی راہ نہیں دیکھتے وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اور برابر ہے اُن پر
ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ ڈراؤ تم اے ہمارے حبیب اُن کو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا نہ ڈراؤ تم اُن کو لَا يُؤْمِنُوْنَ۝ وہ نہیں ایمان لاتے
اس واسطے کہ علم قدیم اور تقدیر ازلی خدائے حکیم کی کفر پر اُنکے قتل اور موت کا حکم لگا چکی ہے اِنَّمَا تُنْذِرُ نہیں ڈراتے اور نہیں آگاہ کرتے
ہو تم اے ہمارے حبیب ایسا ڈرانا کہ مفید ہو مگر مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ اُس چیز کو جو پیروی کرتا ہے قرآن کی اور اُس کی نصیحتیں قبول کرنے کو
سُنتا ہے وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ اور ڈرتا ہے خدا سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی میں یعنی چھپا ہوا اُس سے ڈرتا ہے خلق کی نظر میں نہیں یا
خدا سے اُس چیز میں ڈرتا ہے جو اُس سے غائب ہے یعنی اُمورِ آخرت میں فَبَشِّرْهُ پھر خوشخبری دو اُس ڈرانے والے کو بِمَغْفِرَةٍ پچھلے
گناہ بخشنے کی وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ۝ اور بڑے اجر کی آئندہ زمانہ میں یعنی بہشت کی لکھا ہے کہ بنو سلمہ نے کہا یا رسول اللہ ہمارے گھر مسجد سے
دُور ہیں اگر مسجد کے قریب ہم گھر لیں تو کیسا بس یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْيِ الْمَوْتٰى زندہ کرتے ہیں مُردوں کو قبروں
سے اُٹھا کر یا مُردہ دلوں کو ہدایت فرما کر وَنَكْتُبُ اور لکھتے ہیں ہم مَا قَدَّمُوْا جو کچھ انھوں نے پہلے سے بھیج رکھا ہے نیک یا بد کام وَاٰثَارَ
هُمْ اور ہم لکھتے ہیں اُن کے پاؤں یعنی اُنکے پاؤں کے نشان کہ چل کر مسجد میں جاتے ہیں مُراد یہ ہے کہ اُن کی خطائیں مٹا دیں گے اور ہر قدم
پر عنایت کا نشان اُنکے صفحۂ اعمال پر کھینچا جائے گا وَكُلَّ شَيْءٍ اور سب چیزیں اَحْصَيْنٰهُ ہم نے نگاہ رکھی ہیں یا ہم نے بیان کی ہیں
فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۝ اُس دفتر میں جو پیشوا ہے کھلا ہوا یعنی لوح محفوظ پر یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اے بنو سلمہ تم اپنے گھروں میں رہو اس واسطے کہ تمہارے قدموں کے نشان کا ثواب لوح محفوظ میں لکھتے ہیں صحیحین میں ہے کہ نمازیوں میں

وقف غفران ۱۲ ع

سب سے زیادہ بزرگ وہ آدمی ہے کہ مسجد میں جس کے آنے کی راہ بہت دُور ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ آثار عام ہے اس بات سے کہ نیک ہوں جیسے وہ علم جو لوگوں کو سکھائیں یا وہ وقف جو نیک مقاموں پر کریں یا جاری رہنے والا صدقہ جیسے پُل سرا یا مسجد یا آثار بد ہوں جیسے باطل امروں کو شائع کرنا اور ظلم کی جڑ مضبوط کرنا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہیں سب آثار لکھتا ہوں اور وقت پر ہر امر کے مناسب جزا دوں گا **نظم**

از مکافات عمل غافل مشو　　　گندم از گندم بروید جو ز جو

ایں چنیں گفت ست پیر معنوی　　　کاے برادر انچہ کاری بدروی

وقف لازم

وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کر واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ مثل اہل دیہ انطاکیہ کی اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ج جب آئے اُس گانوں میں بھیجے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اٹھ جانے کے قبل شمعون الصفا کے ساتھ دو حواریوں کو انطاکیہ کی طرف بھیجا شمعون الصفا حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اُٹھ جانے کے بعد اُن کے خلیفہ ہوئے تھے اور وہ دو حواری جو اُن کے ساتھ انطاکیہ کو گئے تھے انکے نام یحییٰ اور تومان ہیں یا ناروس ماروس اور ثعلبی نے کہا ہے کہ صادق اور صدوق اور حضرت عیسیٰ نے ان کو اس واسطے انطاکیہ کی طرف بھیجا تھا کہ خلق کو خدا کی طرف بلائیں یہ جب شہر کے قریب پہونچے تو ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریاں چراتا ہے اُسے سلام کیا اُس نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو یہ بولے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں خلق کو ضلالت کے جنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم بُلاتے ہیں وہ بوڑھا آدمی بولا کہ اپنا دعویٰ سچے ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو انھوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم بیماروں کو اچھا کر دیتے ہیں سفید داغ والے اور مادر زاد اندھے کو حالت صحت پر پھیر لاتے ہیں بڈھا بولا کہ برسوں گذر گئے میرا بیٹا بیمار رہے اور طبیب اُس کے علاج سے عاجز ہیں اگر تم اُس کے درد کی دوا کر دو تو میں تمھارے خدا پر ایمان لاؤں انھوں نے اُس بیمار کے سرہانے آکر دعا کی بیمار نے صحت کامل پائی **بیت**

قدم نہادی و بر ہر دو دیدہ جا کر دی　　　بیک نفس دل بیمار را دوا کر دی

بس وہ بڈھا ایمان لایا وہی حبیب نجار ہے کہ اُسے صاحب یٰس کہتے ہیں اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چھ سو برس قبل آپ پر ایمان لایا تھا ایمان میں سبقت لے جانے والوں میں سے ایک وہ بھی ہے غرضکہ حضرت عیسیٰ کے ان دونوں بھیجے ہوئے آدمیوں کی خبر انطاکیہ میں مشہور ہوئی اور بہت بیماروں نے ان کی برکت سے صحت پائی بادشاہ شہر کہ معالم میں اُس کا نام انطیخس رومی لکھا ہے بُت پوجتا تھا اُس نے اِن دو شخصوں کی خبر پائی اور اُن کی دعوت کے مضمون کی بھی خبر پائی کہ یہ خدائے واحد کی طرف بندوں کو بلاتے ہیں اور بُت پرستی سے منع فرماتے ہیں بس ان کو قید خانہ میں بھیجدیا اور شمعون ان کے پیچھے آئے اور بادشاہ کے خواص سے دوستی اور آشنائی شروع کی اور علم و حکمت کی وجہ سے بادشاہ کے مقرب ہو گئے تو حق تعالیٰ نے اس قصہ سے خبر دی کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ یاد کر جب بھیجا ہم نے اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ انطاکیہ کے لوگوں کی طرف دو پیغمبر یعنی عیسیٰ اور شمعون نے ہمارے حکم سے دو حواری بھیجے فَكَذَّبُوْهُمَا تو تکذیب کی اُن گانوں والوں نے اُن دونوں کی اور اُن کو قید خانہ میں بھیجدیا فَعَزَّزْنَا پھر قوت دی ہم نے اُن کو اور بکرنے عَزَزْنَا بے تشدید پڑھا ہے یعنی غالب کر دیا ہم نے اُن کو بِثَالِثٍ تیسرے بھیجے ہوئے کے سبب سے کہ قول اصح پر وہ شمعون الصفا ہیں اور بعضوں نے کہا ہے شمعان یا سلوم یا یونس ہیں فَقَالُوْٓا تو کہا اُن بھیجے ہوؤں نے اہل انطاکیہ سے کہ اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ بیشک ہم تمھاری طرف بھیجے ہوئے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے یا اُن کے خلیفہ کے پاس سے قَالُوْا کہا اُس شہر کے لوگوں نے کہ مَآ اَنْتُمْ نہیں ہو تم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُنَا مانند ہمارے اکثر صفات

بشر یہ میں پھر تم کو رسالت کے ساتھ کیوں خاص کیا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ اور نہیں بھیجی اللہ تعالےٰ نے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز وحی و رسالت میں سے اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم اِلَّا تَكْذِبُوْنَ مگر جھوٹ بولتے ہو دعویٰ رسالت میں قَالُوْا رَبُّنَا کہا اُن بھیجے ہوؤں نے کہ ہمارا رب یَعْلَمُ جانتا ہے کہ اِنَّآ بیشک ہم اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں وَمَا عَلَیْنَآ اور نہیں ہے ہم پر اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ مگر پہونچا دینا کھلا ہوا اور ہم اپنا کام کر چکے اور ہم نے پیغام پہونچا دیا اگر تم ہماری دعوت نہ قبول کرو گے اور ہمارا دین نہ اختیار کرو گے تو تم پر عذاب نازل ہوگا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ وہ بولے کہ ہم نے بدفالی تمہارے آنے سے کہ جب سے تم اس شہر میں آئے ہو مینہ نہیں برسا اور ہماری سب کھیتیاں خشک ہو گئیں لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا اگر باز نہ آؤ گے تم اپنے دعوے سے تو لَنَرْجُمَنَّكُمْ ضرور پتھروں سے مار ڈالیں گے ہم تم کو وَلَیَمَسَّنَّكُمْ اور البتہ پہونچے گا تم کو مِنَّا ہم سے عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ عذاب دُکھ دینے والا قَالُوْا طَآئِرُكُمْ کہا پیغام پہونچانے والوں نے کہ فال بد تمہاری مَّعَكُمْ تمہارے ساتھ ہے یعنی تمہارے فاسد عقیدوں اور باطل عملوں کی شامت ہے اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ کیا تم نصیحت کیے جاتے ہو تو فال بد لیتے ہو اور مار ڈالنے پر دھمکاتے ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ گروہ ہو ڈینگیے اور حد سے گزرے ہوئے لکھا ہے کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بُت خانہ میں آئے اور حق تعالےٰ کو سجدہ کیا جب سجدہ کرتے لوگ جانتے کہ وہ بُت کو پوجتے ہیں بادشاہ اُن پر بڑا اعتماد کرنے لگا بے اُن کے مشورہ کے کسی مہم پر قدم نہ مارتا ایک دن شمعون نے پوچھا کہ بادشاہ سلامت میں نے سنا ہے کہ آپ نے دو مسافر غریب قید کیے ہیں اُن کو قید کرنے کی کیا علّت ہے بادشاہ بولا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تمہارے بُتوں کے سوا اور خدا ہے شمعون نے تعجب کی رو سے کہا کہ حکم کیجئے ذرا انھیں حاضر تو کریں کہ وہ تو عجیب بات کہتے ہیں بادشاہ نے حکم دیا وہ دونوں حاضر کیے گئے جب انھوں نے شمعون کو دیکھا تو اپنے دل میں خوش ہوئے اور دلیر ہو گئے شمعون نے اُن سے پوچھا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ بولے کہ ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں جس نے زمین آسمان پیدا کیا شمعون نے کہا تمہارا خدا کیا کرتا ہے وہ بولے کہ اندھے کو آنکھوں والا کر دیتا ہے شمعون نے بادشاہ سے التماس کی اور کئی اندھے حاضر کیے گئے شمعون نے اُن دونوں سے کہا کہ بھلا اپنے خدا سے کہو تو کہ ان اندھوں کو آنکھوں والا کر دے انھوں نے دعا کی پس فوراً پلک مارتے ہی اُن اندھوں کی آنکھیں کھل گئیں شمعون بولے کہ بادشاہ سلامت ہم بھی اپنے خداؤں سے درخواست کریں کہ وہ بھی یہی کام کر دکھائیں بادشاہ نے چپکے سے کہا کہ شمعون تم نہیں جانتے کہ یہ خدا نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہیں شمعون نے دوبارہ کہا کہ اے جوانوں تمہارا خدا اور کیا کر سکتا ہے وہ دونوں غریب بولے کہ مُردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا خدا یہ کام کرتا ہے تو ہم سب اُس پر ایمان لاتے ہیں تو ایک بادشاہ کو جسے مرے ہوئے مدت گذر گئی تھی یا سات دن کے کسی مُردے کو انھوں نے دعا کر کے زندہ کر دیا پس بادشاہ تمام قوم سمیت اُسی وقت ایمان لایا اور کچھ لوگوں نے مومنوں کو ایذا رسانی اور قتل کا قصد کیا حبیب بخار کو خبر ہوئی وہ اپنی جگہ اس طرف متوجہ ہوا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ اور آیا دور کنارہ شہر سے یعنی اس شہر سے بہت دور جگہ پر سے رَجُلٌ ایک مرد یَّسْعٰى دوڑتا ہوا اُن بھیجے ہوؤں کو جتانے کے واسطے اور پہونچتے ہی قَالَ یٰقَوْمِ بولا کہ اے میری قوم اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ○ پیروی کرو بھیجے ہوؤں کی اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ پیروی کرو اُن لوگوں کی جو نہیں مانگتے تم سے اَجْرًا کچھ بدلا پیغام پہونچانے پر وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں خیر کے ساتھ دونوں جہان میں **وَمَالِیَ** اور کیا ہے ہم کو کہ سچائی کی رُو سے لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ نہیں عبادت کرتے اُس کی جس نے ہم کو پیدا کیا اور معدوم سے موجود کر دیا

وَاِلَيۡهِ اور اُس کے حکم اور جزا کی طرف تُرۡجَعُوۡنَ ۝ پھیرے جاؤ گے قیامت کے دن اپنی طرف پیدا کرنے کی اضافت شکر ظاہر کرتا ہے اور پھر زندہ ہو کر اُٹھنے کی اضافت کافروں کے ساتھ زجر اور تہدید میں مبالغہ ہے ءَاَتَّخِذُ کیا ٹھہراتا ہوں میں مِنۡ دُوۡنِهٖۤ خدا کے سوا اٰلِهَةً بہت سے خدا یعنی بُت اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ اگر چاہے خدا مجھ کو بِضُرٍّ ضرر کے ساتھ یعنی اگر چاہے کہ کچھ ضرر مجھ کو پہونچائے تو لَّا تُغۡنِ عَنِّىۡ کفایت نہیں کرتی مجھ سے شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـئًا شفاعت بتوں کی کچھ بھی اُس کے ضرر میں سے یعنی بُت مجھ سے بلا کو دفع نہیں کرتے وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ۝ؕ اور نہ رہائی دیتے ہیں مجھ کو اور نہ خلاص کرتے ہیں پس اگر میں اُسے پوجوں جو نہ نفع پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے نہ ضرر سے بچانے کی اور جو نفع پہونچانے اور ضرر سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اُس سے ہاتھ اُٹھاؤں تو اِنِّىۡۤ اِذًا بیشک میں اُس وقت ہوں لَّفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی میں جب کافروں نے حبیب نجار سے یہ بات سُنی تو اُنھیں قتل کرنے کا قصد کیا تو وہ پیغمبر کی طرف متوجہ ہو کر بولے کہ اِنِّىۡۤ اٰمَنۡتُ بیشک میں ایمان لایا بِرَبِّكُمۡ تمھارے رب پر فَاسۡمَعُوۡنِ ۝ؕ تو تم سنو میرا ایمان تاکہ کل قیامت کے دن میرے ایمان کی گواہی دو اور بعضوں نے کہا ہے کہ قوم کی طرف مخاطب ہو کر یہ بات کہی اور قوم کے لوگ اُنھیں پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ وہ مر گئے اور بازار انطاکیہ میں اُن کی قبر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ لوگوں نے اُنھیں مار ڈالا اور حق تعالےٰ نے پھر زندہ کر کے بہشت میں داخل فرمایا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ لوگوں نے جب اُنھیں قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالیٰ نے کرامت اور بزرگی کی وجہ سے اُنھیں بہشت میں پہونچا دیا قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَـنَّةَ ؕ کہا گیا کہ داخل ہو جنت میں جب وہ بہشت میں گئے تو قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِىۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝ۙ وہ بولے کہ کاشکے میری قوم کے لوگ جانتے بِمَا غَفَرَ لِىۡ وہ چیز جس کے سبب بخش دیا مجھ کو رَبِّىۡ میرے رب نے وَجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ۝ اور کر دیا مجھ کو اُن لوگوں میں سے جو نوازے ہوئے ہیں بزرگی کے ساتھ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ بھیجے ہوئے پیغام پہونچانے والے اور بادشاہ اور مومن سب قتل ہو گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اور سب تو سلامت بچ گئے فقط حبیب نجار قتل ہوئے یا آسمان پر چلے گئے وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا اور نہیں بھیجا ہم نے عَلٰى قَوۡمِهٖ حبیب کی قوم پر مِنۡۢ بَعۡدِهٖ اُن کے قتل ہونے یا اُٹھ جانے کے بعد مِنۡ جُنۡدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے وَمَا كُنَّا اور نہ تھے ہم مُنۡزِلِيۡنَ ۝ اُتارنے والے لشکر کسی قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے یعنی کافر ایسے ذلیل و خوار اور بے قدر ہیں کہ اُنھیں ہلاک کرنے کے واسطے آسمانی لشکر نہ چاہیے اور جنگ بدر اور حنین کے دن آسمان سے فرشتے جو اُترے یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے واسطے تھا نہ اس لیے کہ کافروں کا لشکر کسی حساب میں ہو اِنۡ كَانَتۡ نہ تھا اہل انطاکیہ پر عذاب اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک چیخ کہ جبرئیل علیہ السلام نے اُنکے شہر کے دونوں بازار گھیر کر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمۡ تو ہیں وہ خٰمِدُوۡنَ ۝ مرے پڑے تھے یعنی جبرئیل علیہ السلام کی ایک ہی چیخ سے سب مر گئے جیسے ایک ہی بار آگ بجھ جاتی ہے يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ اے افسوس کافر بندوں پر کہ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ نہیں آیا اُنکے پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ مگر تھے کہ اُسکے ساتھ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ ہنسی کرتے تھے اَلَمۡ يَرَوۡا کیا انھوں نے نہیں دیکھا اور نہیں جانا کہ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا کتنے ہلاک کر دیے ہم نے قَبۡلَهُمۡ اُنکے پہلے مِّنَ الۡقُرُوۡنِ زمانوں والوں میں سے اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ نہیں دیکھا انھوں نے یہ کہ جو اگلے زمانہ میں ہلاک ہوئے وہ اُن کی طرف لَا يَرۡجِعُوۡنَ ۝ؕ نہیں پھرتے یعنی دنیا میں پھر نہیں آتے وَاِنۡ كُلٌّ اور نہیں ہیں وہ سب لَّمَّا جَمِيۡعٌ جبکہ باہم جمع ہوں لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ۝ ہمارے پاس حاضر کیے گئے قیامت کے دن جزا کے واسطے یعنی اُن اگلے کافروں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا یا یہ مخالف پیچھے رہے ہوئے سب میدان حشر میں ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے اور اپنے افعال اور اقوال کے موافق جزا اور سزا پائیں گے یعنی بڑے عذاب میں مبتلا ہوں گے اور محرومی کے قیدخانہ میں ہمیشہ کے واسطے قید ہوں گے بریت

وقف غفران

ع ۲

وزنعمتِ جناں ہمہ محروم جاوداں　　　　مخزوں و مستمند ہمہ محبوس و مبتلا

وَاٰیَةٌ اور ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚ کافروں کے واسطے زمین مری ہوئی ہے یعنی خشک بے گھاس کہ ہم نے مینھ کے سبب سے اَحْیَیْنٰهَا زندہ کر دیا ہم نے اس کو وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا اور نکالا ہم نے اس سے حَبًّا دانہ کاٹ لینے کے قابل اس سے اناج مراد ہے فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ○ تو اس دانہ میں سے کھاتے ہیں وَجَعَلْنَا فِیْهَا اور پیدا کر دیے ہم نے زمین میں جَنّٰتٍ باغ مِّنْ نَّخِیْلٍ خرموں کے اقسام وَّاَعْنَابٍ اور انگوروں کے انواع میں سے وَّفَجَّرْنَا اور جاری کر دیے ہم نے فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ۙ○ زمین میں چشموں میں سے لِیَاْكُلُوْا تاکہ کھائیں وہ مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ میوے میں سے جو کہ ذکر ہوا وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اور نہیں کیا اُن کے ہاتھوں نے یعنی اُن کے ہاتھوں نے یعنی اُن میووں میں سے کھاتے ہیں جن میں اُن کے ہاتھوں نے کچھ کام ہی نہیں کیا بلکہ محض قدرت سے پیدا کیے گئے ہیں اور بکر نے عَمِلَتْهُ پڑھا ہے اور ما موصولہ کہا ہے یعنی جاری کیا ہم نے باغوں میں جو کچھ کیا ہے اُنکے ہاتھوں نے شیرۂ انگور وغیرہ کے مثل اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ○ کیا پھر شکر نہیں کرتے ان نعمتوں کے مقابلہ میں اور منعم کی پرستش نہیں کرتے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ اہل اشارت کی زبان پر اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ زمین دل کو ہم نے زندہ کر دیا عنایت کے مینھ سے اور پیدا کیا ہم نے اس سے طاعت کا دانہ کہ روحیں اس سے غذا پاتی ہیں اور پیدا کر دیے ہم نے باغ ذکروں کے خرموں اور شوقوں کے انگوروں کے اور حکمت کے چشمے اس میں ہم نے جاری کر دیے کہ مکاشفوں اور مشاہدوں کے پھلوں سے فائدہ لیتے ہیں اور جو کام کہ انھوں نے کیے ہیں خیر و صدقے اُسکے نتیجوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں کیا شکر گزاری نہیں کرتے یعنی شکر کرنا چاہیے اس ظاہری اور باطنی نعمت پر تاکہ اُس کی زیادتی کا سبب ہو کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ[1] نظم

گر شکر کنی زیادہ گردد نعمت　　　　وز دل ببرد دغدغۂ بیش و کمت

پس زود بسر منزلِ مقصود رسی　　　　از منہج شکر گر نہ لغزد قدمت

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا پاک ہے وہ جس نے قدرت کاملہ سے پیدا کیں سب قسمیں اور نوعیں مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اُس چیز سے جو اُگاتی ہیں زمین جیسے چھوٹے بڑے درخت وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ اور اُن کی ذاتوں میں سے یعنی بشر مرد اور عورت وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ○ اور اُس چیز میں سے جو نہیں جانتے ہیں اقسام خلائق میں سے وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚ اور دوسری نشانی اُن کے واسطے ہماری قدرت پر رات ہے کہ حکمت کی رُو سے نَسْلَخُ کھینچتے ہیں اور دور کرتے ہیں ہم مِنْهُ النَّهَارَ اُس سے دن کی روشنی کو فَاِذَا هُمْ پھر اُس وقت وہ مُّظْلِمُوْنَ ۙ○ آنے والے ہیں تاریکی میں وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ اور نشانی آفتاب ہے کہ چلتا ہے لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا اُس قرارگاہ کی طرف جو اُس کے واسطے ہے صحیح مسلم میں ہے کہ آفتاب کی قرارگاہ عرش کے نیچے ہوتی ہے اور کہتے ہیں کہ قرارگاہ سے مراد حد معین ہے کہ آفتاب کا دورا اُس پر تمام ہو ذٰلِكَ وہ اُس کا قرارگاہ کی طرف جانا تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ؕ○ اندازہ ہے خدا کا جو غالب ہے اپنی قدرت کے سبب سے ہر مقدور پر جاننے والا ہے ہر معلوم کو وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ اور چاند کو مقرر کر دیا ہم نے یعنی اُس کی سیر مَنَازِلَ منزلوں میں کہ اٹھائیس ہیں بارہ برجوں میں اس واسطے کہ ہر برج کا حصہ دو منزلیں اور ایک تہائی ہوتی ہے اور ہر روز ایک منزل کے قریب قطع کرتا ہے اور منازل اجتماعیہ میں اُس کا نور بڑھتا ہے اور منازل استقبالیہ میں گھٹتا ہے اور جھکنے اور کمان ہونے کی طرف میل کرتا ہے حَتّٰی عَادَ اُس وقت تک کہ ہوتا ہے اخیر منزل میں باریکی اور زردی اور کجی کے سبب سے كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ○

[1] اگر شکر کروگے تم البتہ زیادہ کروں گا میں ۱۲

مانند اس لکڑی کے جو یکسالہ شاخ خرما کی ہو خشک اور ٹیڑھی ہلال کی شکل لَا الشَّمْسُ نہ آفتاب یَنْۢبَغِیْ لَھَاۤ چاہیے اُس کو اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ یہ کہ پا جائے چاند کو اپنے جلدی سیر کرنے میں اس واسطے کہ چاند سب برجوں کو ایک مہینے میں قطع کرتا ہے اور آفتاب ایک برس میں تو آفتاب اگر جلد سیر کرنے میں چاند کے مثل ہو جائے تو سال کی چاروں فصلیں اپنی وضع سے گر جائیں اور اُگنے والی چیزیں پیدا ہونے اور حیوانات کی زندگی میں خلل پڑے وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ط اور نہ رات آگے بڑھنے والی ہے دن کے کہ دن کی روشنی پر غالب ہو جائے اور ہر وقت رات ہی رہے بلکہ رات دن کے پیچھے ہے بعضوں نے کہا ہے کہ دن رات سے اُن کی دونوں نشانیاں یعنی ماہتاب اور آفتاب مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر آفتاب جلدی کی راہ سے ماہتاب کو نہیں پاتا ہے تو ماہتاب بھی روشنی میں آفتاب پر بڑھ نہیں جاتا ہے وَكُلٌّ اور سب ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ع آسمان میں تیرتے ہیں جیسے مچھلی پانی میں وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اور نشانی اُن کے واسطے اَنَّا حَمَلْنَا یہ ہے کہ اٹھایا ہم نے ذُرِّيَّتَهُمْ ان کے باپوں کو یعنی بٹھلایا ہم نے فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ عب لا کشتی میں جو بھری ہوئی تھی آدمیوں اور سب حیوانوں سے یعنی کشتی نوح ؑ میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذریت سے اولاد مراد ہے کہ اُسے تجارت کو بھیجتے ہیں یا عورتیں اور بچے مراد ہیں کہ اُن کو سفر میں لے جاتے ہیں یعنی چونکہ ان کے بچوں کو خشکی میں سفر کرنے کی قوت نہیں اور ان کے واسطے ہم نے کشتی مقرر کر دی وَخَلَقْنَا لَهُمْ اور پیدا کیا ہم نے لوگوں کے واسطے مِّنْ مِّثْلِهٖ اُس کے مثل مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ وہ چیز جس پر سواری کرتے ہیں جیسے ڈونگی پٹیلا اور مثل اُن کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اونٹ مراد ہیں کہ وہ میدانوں کی کشتی ہیں وَاِنْ نَّشَاْ اور اگر ہم چاہیں تو نُغْرِقْهُمْ ڈبو دیں اہل کشتی کو فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ تو کوئی فریاد رس نہیں ان کا جو اُنھیں ڈوبنے سے بچائے وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اور نہ وہ چھوڑائے جائیں گے موت سے اِلَّا رَحْمَةً مگر یہ کہ رحمت کریں ہم مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے وَمَتَاعًا اور فائدہ دیں ہم اُن کو فائدہ دینا اِلٰى حِيْنٍ ۝ اُس زمانہ تک کہ اُن کی اجل پہونچے وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا ہے لَهُمُ اتَّقُوْا کافروں کو کہ ڈرو مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ اس عذاب سے جو تم نے پہلے تکذیب کرنے والے گروہوں کو پہونچا وَمَا خَلْفَكُمْ اور اُس عذاب سے جو تمھارے پیچھے ہے یعنی آخرت میں اور مراد یہ ہے کہ ایمان لاؤ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید رحم کیے جاؤ تو وہ انکار کر کے لڑائی جھگڑا بڑھاتے ہیں وَمَا تَاْتِيْهِمْ اور نہیں آتی ہے اُن کے پاس مِّنْ اٰيَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اُن کے رب کی نشانیوں میں سے یعنی قرآن یا وحدت کی دلیلوں میں سے اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہیں۔ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ اُس سے منہ پھیرنے والے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہے اُن سے کہ درویشوں اور محتاجوں پر اَنْفِقُوْا خرچ کرو مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ لا اُس چیز میں سے جو روزی دی ہے تم کو اللہ نے تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہیں وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی کفار عرب لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں یعنی کافر لوگ استہزا کے طور پر ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ کیا کھانا دیں ہم یعنی نہ دیں گے مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اُسے کہ اگر چاہتا خدا تو اَطْعَمَهٗٓ ق صلے کھانا دیتا اُس کو یعنی تمھارے زعم میں خدا خلق کو رزق پہونچانے پر قادر ہے تو چاہیے کہ اُن کو کھانا دیتا جب اُسی نے نہ دیا تو ہم بھی نہیں دیتے اور کہا کافروں نے مومنوں کو کہ اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم اے مومنو اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ مگر کھلی ہوئی گمراہی میں کہ ہم کو مشیت الٰہی کے خلاف کرنے کا حکم کرتے ہو اور اُن کی یہ بات خطا اور غلط تھی اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے بعضے لوگوں کو مالدار کیا ہے اور بعضوں کو فقیر اور امتحان کے واسطے حکم فرمایا کہ مالدار مال میں سے جو خدا نے مقرر کیا ہے محتاجوں کو بہرہ مند کریں تو مشیت کو بہانہ کرنا اور خرچ

کرے۔ کے باب میں جو خدا نے حکم فرمایا اُسے چھوڑ دینا محض خطا اور نرا ظلم و جفا ہے نظم

درویش را خدا بتوانگر حوالہ کرد — تا کار او بساز دو فارغ کند دلش
از روئے بخل گر نشود ملتفت بدو — فردا بود ندامت و اندوہ حاصلش

وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں کافر کہ مَتٰى کہاں ہے هٰذَا الْوَعْدُ اور وعدہ کیا ہوا تمہارا یعنی قیامت قائم ہونا اور دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کا وقت اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے مَا يَنْظُرُوْنَ وہ انتظار نہیں کرتے اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ مگر ایک آواز سخت کا کہ لیلے اُن کو یعنی نفخۂ صاعقہ کہ نفخۂ فزع کے بعد ہے اُن کو لے لیگا وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ○ حال آنکہ وہ اُس وقت سودے اور معاملہ میں لڑائی جھگڑے کے ساتھ مشغول ہوں گے اور دنیا کے کام بنا رہے ہوں گے کہ حضرت اسرافیل ایک بار صور پھونکیں گے اور تمام خلق وہیں مرجائے گی مگر جسے اللہ بچائے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تو نہ کہ سکیں گے تَوْصِيَةً وصیت کرنا اُن لوگوں کو جو اُن کے پاس حاضر ہوں وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ اور نہ اپنے ان لوگوں کی طرف جو غیر حاضر ہوں يَرْجِعُوْنَ ○ پھریں گے یعنی بازار سے گھر جانے کی مجال نہ پائیں گے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور چالیس برس کے بعد پھونکیں گے صور دوبارہ فَاِذَا هُمْ تو اُس وقت وہ مِّنَ الْاَجْدَاثِ قبروں سے باہر نکل کر اِلٰى رَبِّهِمْ اپنے رب کی طرف يَنْسِلُوْنَ ○ دوڑیں گے اور یہ چالیس برس کافروں پر عذاب نہ ہوگا جب اٹھائے جائیں گے تو قَالُوْا يٰوَيْلَنَا کہیں گے کہ اے وائے ہم کو مَنْۢ بَعَثَنَا کس نے اُٹھایا ہمیں مِنْ مَّرْقَدِنَا ہماری قبروں سے تو فرشتے جواب دیں گے کہ هٰذَا یہ ہے مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے بعث و نشر کا، اور تم کہتے تھے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے قبروں سے اُٹھنے اور جزا پانے کے باب میں اور تم نے اُن کا کہا باور نہ کیا اِنْ كَانَتْ نہ ہوگا یہ واقعہ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک نعرہ کہ وہ نفخۂ اخیر ہے یعنی ایک ہی نفخہ کے ساتھ زندہ ہوجائیں گے فَاِذَا هُمْ تو اُس وقت وہ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہوں گے فَالْيَوْمَ تو اُس دن کہ جزا کا دن ہے لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ نہ ظلم کیا جائے گا کوئی جی شَيْئًا کچھ بھی اپنے کاموں کی جزا میں سے یعنی نہ تو اُنکے ثواب گھٹائیں گے نہ عذاب میں بڑھائیں گے جس قدر جزا یا سزا کے مستحق ہیں اُسی قدر پائیں گے وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاؤ گے اے اہل محشر اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر اُس چیز کی کہ تھے تم کرتے بھلا اور برا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بیشک جنتی لوگ الْيَوْمَ اُس دن فِيْ شُغُلٍ کام میں ہوں گے فٰكِهُوْنَ ○ شاداں اور نازاں میوے کھاتے اور مزے اُڑاتے اور وہ کام کنواریوں کے پاس رہنا ہے یا سماع یا آپس کی ملاقات یا خدا کے مہمان ہونا یا نعمت حاصل کرنے میں مشغول ہوں گے اور دوزخیوں کے امور اور عذابوں میں تامل کرنے سے فارغ ہوں گے یا خدا اُنھیں ایسے شغل میں مشغول فرمائے گا کہ جو لوگ دوزخ میں ہوں گے اُنھیں یہ بھول جائیں گے اس واسطے کہ اُنھیں یاد کرنے سے عیش میں خلل نہ پڑے تبحر الحقائق میں ہے کہ اصحاب جنت سے طالبان بہشت مراد ہیں کہ اُن کو جنت کی نعمتیں ہی مقصود تھیں حق تعالیٰ اُن کو نعمتیں حاصل کرنے میں مشغول کرے گا اور یہ حال اگرچہ دوزخیوں کی بہ نسبت بڑی نعمت ہے مگر طالبان حق کی نسبت نہایت کم دکھائی دیتا ہے اور اس جگہ سے اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ کا بھید مل سکتا ہے کہتے ہیں کہ یہ آیت شبلی قدس سرہ کے سامنے پڑھی تو اُنھوں نے نعرہ مارا اور بیہوش ہوگئے اور جب ہوش میں آئے تو بولے کہ بیچارے اگر جانیں کہ کس سے غافل ہو کر کس چیز میں مشغول ہیں تو ابھی ہلاکت میں پڑیں کشف الاسرار میں شیخ الاسلام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ بہشت کی نعمت میں مشغول ہونا تمام مومنوں کا

حصہ ہے لیکن مقربان حضرت مطالعۂ شہود اور ملاحظۂ نور وجود سے ایک لحظہ نعمت بہشت کی طرف نہ مشغول ہوں گے نظم

روزیکہ مرا وصل تو درچنگ آید ۔۔۔ از حال بہشتیاں مرا ننگ آید
در بے تو بصحرائے بہشتم خوانند ۔۔۔ صحرائے بہشت بر دلم تنگ آید

هُمْ وہ یعنی اصحاب جنت وَاَزْوَاجُهُمْ اور اُن کی عورتیں جو دنیا میں تھیں یا حوریں فِیْ ظِلٰلٍ سایوں میں عالیشان مکانوں کے یعنی ایسے مقام پر جو حرارت آفتاب سے دُور ہوگا عَلَى الْاَرَآئِكِ آراستہ تختوں پر مُتَّكِــُٔوْنَ تکیہ لگائے ہوں گے اور تخت پر تکیہ لگانا تنعم کی دلیل ہے لَهُمْ فِيْهَا اُن کے واسطے ہیں بہشت میں فَاكِهَةٌ میوے پھلوں کے اقسام میں سے وَّلَهُمْ اور اُن کے واسطے ہے مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ جو کچھ چاہیں اور آرزو کریں گے اتحاف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں سے جنتی جو کچھ خیال کرے گا بے اس کے کہ زبان پر لائے اُسے اپنے سامنے حاضر دیکھے گا اور اُن کے واسطے ہوگا سَلٰمٌ سلام قَوْلًا خطاب بے واسطہ مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ پروردگار مہربان سے معالم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بہشت اپنی نعمت میں ڈوبے ہوں گے کہ ناگاہ ایک نُور اُن پر ظاہر ہوگا جب وہ سر اٹھائیں گے تو حضرت رب العزت فرمائے گا کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ بیت

سلام دوست شنیدن سعادت است و سلامت ۔۔۔ بوصل یار رسیدن فضیلت ست و کرامت

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اور جدا ہو جاؤ آج اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اے مشرکو موحدوں سے اور اے منافقو مخلصوں سے اس واسطے کہ تم کو دشمنوں کے قیدخانہ میں ہنکاتے ہیں اور انھیں دوستوں کے باغ میں بُلاتے ہیں اَلَمْ اَعْهَدْ کیا عہد نہیں کیا میں نے اِلَيْكُمْ تمہارے ساتھ اور نہیں حکم کیا تھا میں نے تم کو يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اے فرزندان آدم اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ یہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی بتوں کو شیطان کے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمہارا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ دشمن ہے کھلا ہوا اور تمہارے باپ آدم کے ساتھ اُس کی دشمنی سب پر ظاہر ہے وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ اور نہیں عہد کیا تھا میں نے کہ میری ہی عبادت کرو کہ میں تمہارا دوست خیرخواہ ہوں هٰذَا یہ میری عبادت صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ راہ ہے سیدھی جنت کی وَلَقَدْ اور بیشک اور بے شبہ اَضَلَّ گمراہ کر دیا شیطان نے مِنْكُمْ تم میں سے اے آدمیو جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ بہتری خلق کو تم سے پہلے اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا نہیں ہو تم کہ سمجھو اور اپنے کو اُس کے ہاتھ اور پھندے سے چھوڑاؤ اور اس کے فریب میں نہ آؤ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ یہ دوزخ ہے الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ وہ دوزخ کہ وعدہ دیے گئے تھے تم اُس کا دنیا میں اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ پہونچو اس میں آج بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ بسبب اس کے کہ چھپاتے تھے تم حق اور انبیا کی تصدیق نہ کرتے تھے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ آج مہر کر دیں گے ہم عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ اُن کے مونہوں پر جبکہ انکار کرتے ہیں کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے رسولوں کی تکذیب نہیں کی اور شیطان کو ہم نے نہیں پوجا وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ اور باتیں کریں گے ہم سے اُن کے ہاتھ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں بِمَا كَانُوْا اُس چیز کی جو کچھ تھی دنیا میں يَكْسِبُوْنَ ۝ کمائی کرتے کشف الاسرار میں فرمایا ہے کہ جس طرح دشمنوں کے ہاتھ پاؤں اُن کے بُرے کاموں کی گواہی دیں گے اسی طرح دوستوں کے ہاتھ پاؤں اُن کی طاعت اور عبادت پر گواہی دیں گے جیسا کہ آثار میں وارد ہوا ہے کہ حق تعالےٰ بندۂ مومن سے خطاب کرے گا کہ کیا لایا ہے تو وہ بندۂ مومن شرمائے گا کہ اپنی عبادات اور طاعات اور خیرات شمار میں لائے پس حق تعالےٰ اُن کے

وقف غفران

اعضاء سے باتیں کروائے گا اور ہر ایک عضو اپنے اعمال کہیں گے یہاں تک کہ انگلیاں تسبیحوں کی گواہی دیں گی جیساکہ وارد ہوا ہے کہ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطِقَاتٌ وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر چاہیں ہم دنیا میں تو لَطَمَسْنَا البتہ ناپید کر دیں ہم یعنی مٹا دینے کا نشان ہم کر دیں عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ اُن کی آنکھوں پر فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ تو بڑھ جائیں وہ راہ جسے چلنے کے وہ عادی ہیں فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○ جب پھر کیونکر دیکھیں اُسے وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ اور اگر چاہیں ہم تو البتہ مسخ کر دیں ہم اُن کو اور اُن کی صورتیں ہم بدل دیں بندروں اور سوروں کی صورتوں سے عَلٰى مَكَانَتِهِمْ اُن کی جگہوں پر تاکہ سب وہیں ٹھنڈے ہو جائیں فَمَا اسْتَطَاعُوْا پھر نہ سکیں اور قادر نہ ہوں مُضِيًّا چلنے پر آگے وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ○ اور نہ پھیریں اور نہ پھر سکیں پیچھے کہ پہلی صورت پر پھر آجائیں وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اور جس کسی کو ہم عمر بڑی دیتے ہیں اُسے پھیرتے ہیں اُس کی پیدائش میں یعنی قوت کو ضعف سے اور جسم کی باڑھ کو کمی سے اور دانائی کو نادانی سے ہم بدل دیتے ہیں اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ○ کیا پھر وہ نہیں سمجھتے کہ جو کوئی صورت بنانے اور بدل دینے پر قادر ہے وہ مٹا دینے اور مسخ کر دینے پر بھی قادر ہوگا۔ **بیت**

نزد قدرت کارہا دشوار نیست　　کار او را حاجتے در کار نیست

لکھا ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمدؐ عربی شاعر ہیں تو حق تعالیٰ ان کی بات رد فرماتا ہے کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہیں سکھایا ہم نے محمدؐ کو شعر وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اور نہ چاہیئے اُن کو شعر کہنا اس واسطے کہ اگر آپ شعر کہتے تو قوم کے دلوں میں شبہہ آتا کہ آپ کو قرآن شریف نظم اور فصیح کرنے کی قدرت اُس قوت اور تیزی کے سبب سے ہے جو آپ شاعری میں رکھتے ہیں تو حق تعالیٰ نے آپ کو شعر نہیں سکھایا تاکہ یہ شبہہ پیدا نہ ہو اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بیت تمثیل کے طور پر ادا فرماتے تو آپ کی زبان مبارک پر اس طرح جاری ہوتی کہ وزن سے گر جاتی چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا **مصرع**

كَفَى الْاِسْلَامُ وَالشَّيْبُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ کہنے والے نے تو یوں کہا ہے کہ

كَفَى الشَّيْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا

پھر حضرتؐ نے اُسی طرح پڑھا جس طرح پہلی بار پڑھا تھا بس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اَشْهَدُ اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا عَلَّمَكَ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَكَ اور آپؐ کی زبان مُبارک سے جو کلمات موزوں نکلے ہیں جیسے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یہ بے تکلف اور بے قصد کے تھے اِنْ هُوَ نہیں ہے وہ جو ہم نے اُن کو سکھایا اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت اور ارشاد وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ لا اور کتاب کھلی ہوئی معانی اور حقائق میں یا جو احکام اور حدود ہم نے بھیجے انھیں ظاہر کرنے والی لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا تاکہ ڈرائے اور فائدہ دے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کو جو زندہ دل ہو یعنی عقل اور فہم والا اس واسطے کہ غافل اور جاہل مردہ کے مثل ہے یا اُسے جو اللہ کے علم میں مومن ہے اس واسطے کہ حیات ابدی اور بقائے سرمدی ایمان کے سبب سے ہے اور مومن کے ساتھ ڈرانے کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ وہ ڈرانے سے فائدہ اٹھاتا ہے وَيَحِقَّ الْقَوْلُ اور واجب ہوتا ہے عذاب کا کلمہ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ کافروں پر جو قرآن کو قبول نہیں کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے وہ کہ خَلَقْنَا لَهُمْ بیشک پیدا کیا ہم نے اُن کے لیے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اور چیز میں سے جو کیا اور بنایا ہم نے بے واسطہ اور بے شرکت اور بے وکالت یعنی ہم یکتا تھے اُسے پیدا

کرنے میں لوگوں کے درمیان یہ مثل ہے کہ جو کام کوئی تنہا کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے یہ کام اپنے ہاتھ سے بنایا ہے یعنی کسی دوسرے نے یہ کام بنانے میں میری مدد نہیں کی یہاں بھی فرماتا ہے کہ ہم نے پیدا کیے اُن کے واسطے اپنی خودی سے بے مشارکت کسی غیر کے اَنۡعَامًا چارپائے جیسے اونٹ گائے بکری فَهُمۡ لَهَا تو وہ لوگ اُسکے مٰلِكُوۡنَ ○ مالک ہیں اور اُسے تصرف میں لانے والے وَذَلَّلۡنٰهَا اور دھیرے کیے ہم نے اور تابع کر دیے چارپائے لَهُمۡ اُن کے واسطے فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ تو بعضے اُن میں سے اُن کی سواریاں ہیں کہ اُن پر وہ سوار ہوتے ہیں جیسے اونٹ وَمِنۡهَا يَاۡكُلُوۡنَ ○ اور ان میں سے بعضوں کو کھاتے ہیں جیسے بکری وَلَهُمۡ فِيۡهَا اور اُنکے واسطے ہیں اُن چارپاؤں میں مَنَافِعُ فائدے رووں اور بالوں اور کھال سے وَمَشَارِبُ ط اور پینے کی چیزیں دودھ سے اور اور فائدے بھی ہیں اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ○ کیا پھر وہ شکر نہیں کرتے خدا کی نعمت کا کہ اُس نے چارپائے پیدا کیے اور تمھارے تابع کر دیے اور چارپاؤں سے بڑے فائدے اُن کو پہونچائے وَاتَّخَذُوۡا اور ٹھہرالیے مشرکوں نے مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ بجز اُس خدا کے جو عبادت کے لائق ہے اٰلِهَةً بہت سے خدا لَعَلَّهُمۡ تاکہ شاید وہ يُنۡصَرُوۡنَ ○ نصرت کیے جائیں اُن کی مدد سے حالانکہ وہ بُت لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نہیں کر سکتے نَصۡرَهُمۡ لا اُن کی مدد اس واسطے کہ اُن کو کچھ شعور اور قدرت نہیں وَهُمۡ اور بُت پرست لَهُمۡ بتوں کے واسطے جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ○ لشکر ہیں حاضر کیے ہوئے آج کہ اُن کے نگاہبان ہیں یا کل قیامت کو اُن کے لشکر ہیں کہ اُنکے ساتھ دوزخ میں حاضر ہوں گے فَلَا يَحۡزُنۡكَ تو چاہیئے کہ نہ رنجیدہ کرے تم کو اے ہمارے حبیب قَوۡلُهُمۡ اُنکی بات جو حق تعالےٰ کی طرف نسبت کرتے ہیں کہ معاذاللہ وہ صاحب اولاد ہے اور اُس کے شریک ہیں یا تمھاری رسالت کے باب میں طعن کرتے ہیں اور شاعر اور ساحر بناتے ہیں اِنَّا نَعۡلَمُ بیشک ہم جانتے ہیں مَا يُسِرُّوۡنَ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں بغض اور عداوت وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں کفر کے کلمات اور ہم ان باتوں پر اُن کو جزا دیں گے۔ بیت

آشکار و نہاں ہر چہ کردی و گفتی جزا دہد تو دانائے آشکار و نہاں

لکھا ہے کہ عاص بن وائل یا ابو جہل اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ ابی بن خلف نے تھوڑی سی پُرانی ہڈیاں پیس کر ہاتھ میں ملیں اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آیا اور قریش کے بعضے سردار موجود تھے پس آکر بولا کہ وہ کون ہے جو ان متفرق اجزا یا کٹے ملے اعضا کو جمع کرکے دوبارہ زندہ کرے پس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خالق اکبر ان کو قیامت کے دن اٹھا کھڑا کرے گا اور تجھ کو بھی زندہ کرکے دوزخ میں لے جائے گا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اَوَلَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا آدمی نے یعنی ابی ابن خلف نے اَنَّا خَلَقۡنٰهُ یقینی پیدا کیا ہم نے اُس کو مِنۡ نُّطۡفَةٍ منی سے اور اُسے ٹھکا بنا کر درجہ درجہ ترقی دی یہانتک کہ ماں کے پیٹ میں لڑکا بنکر پیدا ہوا اور بچپنے سے بزرگی کو پہونچا اور باتیں کرنے والا اور دلیر ہوا فَاِذَا هُوَ تو اُس وقت وہ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ○ جھگڑالو ہے کھلا ہوا جھگڑے کے مقام پر آکر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا اور اُس نے بنائی میرے واسطے ایک مثل یعنی ایک عجیب امر لایا ہڈی پسی ہاتھ میں ملی خاک کی ہوا میں اُڑادی وَّنَسِىَ خَلۡقَهٗ ط اور بھول گیا میرا پیدا کرنا اُس کو قَالَ مَنۡ يُّحۡىِ الۡعِظَامَ بولا کہ کون زندہ کرتا ہے ہڈیاں وَهِىَ رَمِيۡمٌ ○ حالانکہ وہ گلی ہوئی ہیں اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہیں نہ اُن میں گوشت ہے نہ پوست نہ رگیں نہ پٹھے قُلۡ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُحۡيِيۡهَا الَّذِىۡۤ زندہ کرے گا اُسے وہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے اَنۡشَاَهَاۤ پیدا کیا اُسے اَوَّلَ مَرَّةٍ ط پہلی بار اور معدوم سے موجود کیا وَهُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ اور وہ سب مخلوق کو عَلِيۡمُ لا

وقف لازم

جانتا ہے تفصیل کے ساتھ مخلوقات اُسے معلوم ہیں اور اشخاص کے اجزا کو متفرق اور پراگندہ ہونے کی حالت میں پہچانتا ہے اور اُسے اکٹھا کرنے اور ملا دینے پر قادر ہے اِلَّذِیْ جَعَلَ وہ خدا جس نے پیدا کی لَکُمْ تمہارے واسطے مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ ہرے درخت سے نَارًا آگ فَاِذَآ اَنْتُمْ تو اُس وقت تم مِّنْهُ اُس درخت سے تُوْقِدُوْنَ ۞ جلاتے ہو آگ اکثر مقاموں پر عرب کے جنگل میں دو درخت ہیں مرخ اور عفار مرخ کی شاخ عفار میں رگڑتے ہیں تو آگ نکلتی ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ہرے درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہے کہ اُس میں تری آگ جو ہر کی ضد اور مخالف ہے وہ البتہ قادر ہے اُس چیز کی طراوت پھیر لانے پر بھی جو پہلے تر و تازہ ہو اور پھر خشک ہو گئی ہو اَوَلَیْسَ کیا نہیں ہے الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ جس نے پیدا کیے آسمان اور زمینیں اُن کے جرم اور جسم بڑے ہونے کے ساتھ بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثْلَهُمْ ؕ مثل اُن کے چھوٹے جسموں اور حقیر جرموں کے ساتھ بَلٰی ق ہاں وہ اس بات پر قادر ہے وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ۞ اور وہ پیدا کرنے والا ہے بہت خلق کا اور مخلوق کے احوال کی کنہ جاننے والا ہے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ سوا اسکے نہیں کہ اُس کی شان اِذَآ اَرَادَ جب وہ چاہتا ہے شَیْئًا کوئی چیز پیدا کرنا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ یہ ہے کہ کہتا ہے اُسے کہ میرے حکم سے کُنْ ہو جا فَیَكُوْنُ ۞ بس وہ ہو جاتی ہے بعض کے نزدیک یہ تمثیل ہے تاثیر قدرت کی اُس چیز میں جو مراد قدرت ہے اللہ کے حکم کے ساتھ اور تفسیر کبیر میں کہا ہے کہ اس کلام سے چیزوں کے پیدا کرنے میں حکم جلد جاری ہونا مراد ہے بہت جلدی کے طور پر جو ممکن ہو اور یہ کلمہ بولنا نہیں مقصود ہے اور بعض مفسر کہتے ہیں کہ یہ کلمہ ایک علامت ہے کہ جب فرشتے اس کو سُنیں تو جان لیں کہ کوئی چیز نئی پیدا ہوگی۔ بیت

حرفیست کاف و نون ز طوا میر صنع او ۞ از قاف تا بقاف بدیں حرف گشتہ دال

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ تو پاکی اور بے عیبی اُس کے واسطے ہے کہ بے شبہ بِیَدِهٖ اُس کے دست قدرت میں ہے مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ بادشاہی سب چیز کی وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ اور اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے اعمال کا بدلہ پانے کو یہ آیت دوستوں کو وعدہ اور دشمنوں کو وعید ہے کہ انکے واسطے شدید العقاب ہے اور اُنکے لیے طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ

وقف غفران ۔ ع ۵ ۱۶

سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞	مائۃ واثنتان وثمانون اٰیۃ
سورۂ صافات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتیں ہیں

ابا تھا ۱۸۲ ۔ رکوعاتھا ۵ ۔ کلماتھا ۸۶۳ ۔ حروفھا ۳۹۵۱

وَالصّٰٓفّٰتِ قسم فرشتوں کی جو صف باندھے ہوئے ہیں مقام عبودیت میں صَفًّا ۞ صف باندھ کر فَالزّٰجِرٰتِ پھر ہنکانے والے شیطان کو جڑا کر باتیں سننے سے زَجْرًا ۞ ہنکا کر فَالتّٰلِیٰتِ پھر پڑھنے والے ذِكْرًا ۞ خدا کی وحی انبیا پر حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے اُن فرشتوں کی جو ہوا میں صف باندھے کھڑے ہیں کہ جو کچھ حکم ہو اُس کی تعمیل کریں یا غازیوں کی قسم کھاتا ہے جو جہاد میں صف باندھتے ہیں یا ایمان والوں کی قسم کھاتا ہے جو نماز جماعت میں صف باندھتے ہیں یا عالموں کی قسم کہ فائدہ دینے کی صف میں فیض پہونچانے کی صف کے ساتھ قایم اور قرار پکڑنے والے ہوتے ہیں یا پرندوں کی قسم کہ ہوا میں صف باندھ کر اُڑتے ہیں اگر فرشتے مراد ہیں تو ہنکانے والے بھی وہی ہیں کہ بدی کو ہنکاتے ہیں اور پڑھنے والے بھی وہی ہیں کہ ہمیشہ تسبیح تحمید تمجید الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور اگر غازی لوگ مراد ہیں تو اُن کا ہنکانا یہ ہے کہ گھوڑوں کو ہنکاتے ہیں یا دشمنوں کو اور ان کا پڑھنا تکبیر اور تہلیل ہے اور اگر مومن ہیں تو انوار خدمت سے شیطانوں کو ہنکاتے ہیں یا

اپنے نفس کو گناہ سے روکتے ہیں اور اثنائے نماز میں قرآن پڑھتے ہیں اور اگر عالم ہیں تو وہ کفر اور فسق سے روکتے ہیں دلیلیں کر کے پڑھنے والے ہیں کہ خلق کو احکام شریعت پڑھ کر سناتے ہیں اور اگر پرند ہیں تو خدا کا ذکر کر کے انواع واقسام کی آفتیں اپنا اوپر سے ٹالتے اور ہنکاتے ہیں صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق تعالی راہ توحید کے سالکوں کے نفسوں کی قسم کھاتا ہے کہ وہ مشاہدہ کی موافقت پر صف باندھ کر شیطانی پکاروں اور شہوات نفسانی کے جھگڑوں کو دور کرتے ہیں اور انواع ذکر زبانی یا دلی یا سری یا روحی میں اپنے احوال کے موافق مشغول رہتے ہیں بحر الحقایق میں ہے کہ صافات یعنی صف باندھنے والی روحیں ہیں اور زاجرات الہامات ربانی ہیں کہ عوام کو مناہی سے خواص کو عبادتوں میں ریا سے اخص الخواص کو کونین کی طرف التفات کرنے سے روکتے ہیں اور تالیات ذکر نے والے نفس ہیں کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے موافق ہمیشہ حق تعالے کی یاد میں گزارتے ہیں۔ رباعی

اے یاد توام مونس جاں در ہمہ حال — بے ذکر تو آرام دلم ہست محال
جز فکر ثنائے تو ندارم شب و روز — جز نامہ حمد تو نخوانم مہ و سال

لکھا ہے کہ مکہ کے کافر تعجب کی راہ سے کہتے تھے کہ محمد عربی سب خداؤں کے بدلے ایک خدا لائے ہیں ایسا کیونکر ہو سکتا ہے اس واسطے کہ ہم اتنے خدا جو رکھتے ہیں ان کے سبب سے ہمارا کام درست نہیں ہوتا ایک خدا سے کیونکر ہوتا ہے تو حق تعالی نے اس آیت میں قسم یاد فرما کر ارشاد کیا کہ اِنَّ اِلٰـهَكُمْ بیشک تمہارا خدا اپنی ذات میں لَوَاحِدٌ ؕ البتہ ایک ہے اور یگانہ اور یکتا ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانوں کا ہے اور زمینوں کا وَمَا بَیْنَهُمَا اور پروردگار اُن چیزوں کو جو زمین آسمان کے درمیان ہیں سب چیزیں وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ اور پیدا کرنے والا تاروں کی مشرقوں کا اس واسطے کہ ہر تارے کی ایک مشرق ہے کہ وہاں سے طلوع کرتا ہے یا آفتاب کی مشرقین مراد ہیں اس واسطے کہ سال بھر میں ہر روز دوسری مشرق سے ظاہر ہوتا ہے اور آفتاب کی مغربیں بھی مختلف ہیں اس واسطے کہ ہر روز ایک دوسری مغرب میں چھپتا ہے حق تعالی نے فقط مشرقوں کے ذکر پر اکتفا کی اور مغربوں کا ذکر نہ فرمایا یہ دو ضدوں میں سے ایک کے ذکر پر اکتفا ہے جیسے سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ میں فقط حر یعنی گرمی کا ذکر فرمایا اور مراد گرمی جاڑا دونوں ہیں اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بیشک ہم نے آراستہ کیا آسمان کو جو بہت نزدیک ہے کرۂ زمین سے بِزِیْنَةِ ا۟لْكَوَاكِبِ ۙ ستاروں کی آرایش سے اور بکرنے بِزِیْنَةِ الْكَوَاكِبِ پڑھا ہے یعنی ستارے آراستہ کرنے سے کشاف میں ہے کہ کواکب سے اُن کی مختلف شکلیں مراد ہیں جیسے جوزا کی شکل اور ثریا کی ہیئت اور بنات النعش وغیرہ کی شکلیں اڑتالیس ۴۸ شکلوں میں سے اور چاند کی اٹھائیس ۲۸ منزلوں میں سے وَحِفْظًا اور نگاہ رکھا ہم نے آسمانوں کو نگاہ رکھنا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ چڑھنے سے ہر شیطان مَّارِدٍ ۚ سرکش اور نافرمان کے لَا یَسَّمَّعُوْنَ نہیں سنتے یعنی سننا اور کان رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى بہت بلند گروہ کے کلام کی یعنی بزرگ فرشتوں کی باتوں کی جو لوح محفوظ کے بعضے بھیدوں سے واقف ہیں اور ایک دوسرے سے کہا کرتے ہیں وَیُقْذَفُوْنَ اور ڈالے جاتے ہیں یعنی اُن پر ڈالتے ہیں آگ کے شعلے یا ہنکائے جاتے ہیں مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ ق ہر طرف سے جدھر سے آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں دُحُوْرًا اور ہنکانا ذلت اور خواری کے ساتھ وَلَهُمْ اور شیطانوں کے واسطے عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ عذاب سخت ہے آخرت میں یا ہمیشہ دنیا میں اور اُن کو فرشتوں کا کلام سننے کی قوت نہیں ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ مگر وہ جو اُڑالے جائے ایک اُڑالے جانا یعنی فرشتہ کی بات چرا کر سن آئے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے سے آتا ہے اُس کے شِهَابٌ ثَاقِبٌ ؕ ستارہ روشن

یا آگ جلانے والی اور جس شیطان پر وہ آگ ماری جاتی ہے اُسے ایذا پہونچاتی ہے یا جلا دیتی ہے اور وہ آگ مارے جانے سے بھاگتے ہیں اور پھر آسمان کا قصد کرتے ہیں لکھا ہے کہ رکانہ بن زید اور ابو الاشدین کہ بعث اور حشر کے منکر تھے ہمیشہ اپنی پکڑ اور قوت کا دعوی کرتے تھے اور قریش میں تکلف کی راہ سے ڈینگ کا جھنڈا کھڑا کیا کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے اُن کی شان میں آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے ان مشرکوں سے کہ مخلوقات میں سے أَهُمْ أَشَدُّ کیا وہ بہت سخت ہیں خَلْقًا پیدایش کی رُو سے أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ط یا وہ جن کو ہم نے پیدا کیا آسمان زمین تارے مشرقین آگ کے شعلے إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اُن کے دادا آدم کو مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۝ مٹی چپکتی ہوئی سے تو اُن کا اصل مادہ تو گلاوہ ہے اور وہ بنتا ہے پانی کے اجزا زمین کے اجزا ملنے سے اس کلام میں معاد کا ثابت کرنا اور اُسے کافروں کے محال ٹھہرانے کا رد مراد ہے اس واسطے کہ اگر مادہ کے ناقابل ہونے کی وجہ سے محال ٹھہراتے ہیں تو مادہ باقی ہے ملا دینے کے قابل اور اگر فاعل کو قدرت نہ ہونے کے سبب سے محال ہونے کے قائل ہیں تو جو کوئی ان ذکر کی ہوئی چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہو تو ضرور ان اجزا کو پھر ملانے اور اُن میں زندگی پھیر لانے پر بھی قادر ہوگا چونکہ قدرت صفت ذاتی ہے تو ہرگز متغیر نہیں ہوتی اور سب مقدور چیزوں کی نسبت قدرت یکساں ہوتی ہے تو جب قدرت کا آفتاب مطلع ارادت سے طلوع کرتا ہے تو مقدورات کے ذرے پیدا ہونے کی ہوا میں جلوہ نما ہوتے ہیں۔ مصرع

کاینک زعدم سوے وجود آمدہ ایم

معالم میں لکھا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ گمان تھا کہ جو کوئی سنتا ہے تو اس پر ایمان لاتا ہے اور مکہ کے مشرکوں نے سنا اور نہ ایمان لائے اور اُس پر ہنسی کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے متعجب ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بَلْ کلام اول کے قطع کو ہے اور زاد المسیر میں درع کے معنی پر کہا ہے یعنی کافروں کی باتوں سے درگزر اور ہاتھ اٹھا عَجِبْتَ عجب کیا تو نے اے ہمارے حبیب قرآن پر اُن کے ایمان نہ لانے سے وَيَسْخَرُونَ ۝ اور وہ مسخراپن کرتے ہیں قرآن کے ساتھ یا تم تعجب کرتے ہو کہ با وصف قدرت الٰہی کے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے سے کیوں انکار کرتے ہیں اور وہ ہنسی کرتے ہیں تمھارے وَإِذَا ذُكِّرُوا اور اُنکا اندازہ یہ ہے کہ جب نصیحت کیے جاتے ہیں کسی بات کی تو لَا يَذْكُرُونَ ۝ یاد نہیں کرتے اُس کو اور اُسکے باب میں نصیحت نہیں مانتے وَإِذَا رَأَوْا اور جب دیکھتے ہیں آيَةً کوئی معجزہ جو تمھاری بات سچ ہونے پر دلیل ہے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا تو يَسْتَسْخِرُونَ ۝ تو ایک دوسرے کو مسخرے پن کے ساتھ پکارتے ہیں وَقَالُوا اور کہتے ہیں کہ إِنْ هَٰذَا نہیں ہے یہ جو ہم نے دیکھا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ مگر جادو کھلا ہوا ءَإِذَا مِتْنَا کیا جب مریں گے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائیں گے ہم خاک وَعِظَامًا اور ہڈیاں بے گوشت اور بے پوست تو ءَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اُٹھائے گئے ہوں گے أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور یا ہمارے باپ پہلے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نَعَمْ ہاں اٹھائے جاؤگے اپنے باپوں سمیت وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ حالانکہ تم ذلیل اور بے قدر ہوگے جب قیامت آئے گی فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ تو سوا اسکے نہیں کہ قیامت ایک ہنکا دینا ہوگی یعنی ایک بار صور پھونک دینا فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝ تو اُسوقت زندہ ہو کر قبر سے نکل کر دیکھتے ہوں گے وَقَالُوا اور کہتے ہوں گے کہ يَا وَيْلَنَا اے افسوس ہم پر هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ یہ ہے جزا پانے کا دن ہم کو جس کا وعدہ کرتے تھے اور فرشتے کہیں گے کہ ہاں هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہ ہے دن حکم اور فیصلہ کا یا نیکوں کو بُروں سے جدا کرنے کا دن الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ وہ یہ کہ تھے تم اُس کی تُكَذِّبُونَ ۝ تکذیب کرتے اور اس کو باور نہ کرتے تھے پھر حق تعالیٰ کی جناب سے فرشتوں کو

ع ۲۱ ربع

حکم ہوئے گا کہ اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ جمع کرو اور اکٹھا کر لاؤ اُن لوگوں کو جنہوں نے ظَلَمُوْا ظلم کیا اپنے اوپر شرک کر کے وَاَزْوَاجَهُمْ اور اُنکے مشابہوں اور مثلوں کو یعنی بت پرست کو بت پرست کے ساتھ اور ستارہ پرست کو ستارہ پرست کے ساتھ اور علی ہذا القیاس یا اُن کے ساتھیوں کو شیطانوں میں سے یا اُن کی جوروؤں کو جو کافرہ تھیں اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ ظالموں سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے جور کر کے خلق پر ظلم کیا اور گناہ کر کے اپنے اوپر اور حشر یہ ہے کہ انھیں محشر میں رکھیں گے اُن کے مثلوں کے ساتھ زناکاروں کو زناکاروں کے ساتھ شراب خواروں کو شراب خواروں کے ساتھ یا اُن کے مددگاروں کے ساتھ یعنی اُن کے جو نوکر چاکر ظلم کرنے میں اُن کے مددگار تھے قوت القلوب میں ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں درزی ہوں اور کبھی کبھی ظالموں کا کپڑا سیتا ہوں بھلا اُس وقت ظالموں کے مددگاروں میں میرا شمار تو نہ ہو گا حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ نہیں تو مددگاروں میں نہیں بلکہ ظالموں میں سے ہے مددگار تو وہ لوگ ہیں جو سوئی تاگا تیرے ہاتھ بیچتے ہیں

نظم

یار ظالم مباش تا نشوی — روز حشر از شمارۂ ایشاں
گر تظلم پسند میداری — باشی از جملگی یکے ایشاں

اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ یہ ظالم مشرک ہیں اس دلیل سے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ حشر کرو اُن کو وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ اور اُس چیز کو جن کی وہ پرستش کرتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا بتوں وغیرہ میں سے یا ابلیس اور اُس کے لشکر کو یہ آیت عام ہے کہ اس نے اختصاص پایا ہے آیۂ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ الخ سے فَاهْدُوْهُمْ تو پکارو ظالموں کو اور اُن کے معبودوں کو یا راہ بتاؤ اُن کو اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ۝ راہ دوزخ کی طرف اور جب اُن کو دوزخ کی راہ پر لائیں گے تو کہا جائے گا کہ وَقِفُوْهُمْ اور ٹھہراؤ اُن کو موقف پر یا پل صراط پر اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ لا یقینی وہ سوال کیئے گئے ہیں یعنی اُن سے اُن کے عقائد اور اعمال پوچھیں گے زیادہ جھڑکنے اور گھُڑکنے کو اور اُن سے کہیں گے کہ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ کیا ہے تم کو کہ مدد نہیں کرتے ایک دوسرے کی اور موقف کی نبدے سے نہیں چھوڑا لیتے تو وہ جواب نہ دیں گے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ یہ ایک دوسرے کو مدد نہیں دیتے بَلْ هُمُ الْیَوْمَ بلکہ وہ آج مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ گردن جھکائے ہوئے اور مانے ہوئے ہیں عاجزی کی وجہ سے اور مطیع ہیں وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ اور موقف میں منہ کریں گے بعضے اُن میں سے عَلٰى بَعْضٍ بعض کی طرف یعنی قوم کے رئیس اور ضعیف ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ یہ کیا حال ہے جو ہم پر پیش آیا یا ایک دوسرے کو ملامت کریں گے قَالُوْٓا کہیں گے تابع لوگ اپنی قوم کے رئیسوں سے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا تھے تم کہ آتے تھے ہمارے پاس عَنِ الْیَمِیْنِ ۝ نصیحت اور خیر خواہی اور یُمن و برکت کی راہ سے اپنے زعم میں یا زور و ظلم کی راہ سے یا قسم کے طریق پر یعنی تم قسم کھاتے تھے کہ یہ دین حق ہے جس پر ہم تم کو بلاتے ہیں قَالُوْا کہیں گے رؤسا اُن کے جواب میں کہ ایسا نہیں ہے بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بلکہ نہ تھے تم مُؤْمِنِیْنَ ۝ ج ایمان والے یعنی تم خود سیدھی راہ پر نہ تھے کہ ہم نے تم کو گمراہ کر دیا ہو وَمَا كَانَ لَنَا اور نہ تھی ہم کو عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ج تم پر کوئی حجت اور قدرت کہ زبردستی جبر کر کے ہم نے تم کو گمراہی کی طرف بلایا ہو بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم اپنی ذات سے قَوْمًا طٰغِیْنَ ۝ گروہ حد سے گزرے ہوئے فَحَقَّ عَلَیْنَا تو واجب ہو گئی ہم سب پر قَوْلُ رَبِّنَآ ڦ بات ہمارے رب کی کہ کلمۃ العذاب ہے اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ۝ بیشک ہم چکھنے والے ہیں عذاب آج فَاَغْوَیْنٰكُمْ تو ہم نے تم کو پکارا گمراہی کی طرف اس جہت سے کہ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ۝ یقینی

ہم تھے گمراہ ہم نے چاہا کہ تم بھی ہمارے ایسے ہوجاؤ مثل ہے کہ جلا ہوا کھریان جلے کھریان کو ڈھونڈھتا ہے ۔ بیت

من ہستم وخواہم کہ تو ہم مست شوی ۔ تا ہمچو منی سوختہ از دست شوی

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَاِنَّهُمْ پھر تحقیق کہ وہ تابع اور متبوع یَوْمَئِذٍ اس دن فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ عذاب کھینچنے میں شریک ہوں گے جس طرح گمراہی میں شریک تھے اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم ایسا ہی نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ○ کرتے ہیں ہم مشرکوں کے ساتھ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا تحقیق کہ وہ ہیں ایسے کہ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ جبکہ کہا جاتا ہے اُن سے کہ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کلمۂ توحید تو یَسْتَكْبِرُوْنَ ○ سرکشی کرتے ہیں ، کلمہ کہنے سے یا کہوانے والے سے تکبر کرتے ہیں وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں یہ کافر کہ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا کیا ہم ہر آینہ چھوڑ دینے والے ہیں اپنے خداؤں کی عبادت لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○ ایک شاعر دیوانہ کے واسطے یعنی اُسکے کہنے سے ہم بت پرستی نہ چھوڑیں گے مکہ کے کافر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر اور جنوں کی طرف نسبت کرتے تھے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بَلْ جَآءَ ایسا نہیں جیسا وہ کہتے ہیں بلکہ آئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس بِالْحَقِّ راستی اور درستی کے ساتھ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اور اُنھوں نے تصدیق کی پیغمبروں کی جو اُن سے پہلے تھے اِنَّكُمْ بیشک تم اے کافر و لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ○ البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک طرح طرح کے دوزخ میں شرک اور تکذیب کے سبب سے وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاؤ گے اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ لا مگر جزا اُس چیز کی جو کہ ہو تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ مگر خدا کے وہ بندے الْمُخْلَصِیْنَ ○ جو پاک ہیں شرک اور شک کے میلوں سے جس کام میں ہیں اُس کی جزاء المضاعف پائیں گے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ دینی مخلص بندے لَهُمْ ان کے واسطے ہے رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ روزی جانی ہوئی یعنی ظاہر پوشیدہ نہیں یا معلوم ہیں اُس کے خاصے کہ ہمیشہ باقی رہنا اور محض لذت ہونا ہے فَوَاكِهُ وہ روزی میوے ہیں ہر طرح کے تر اور خشک وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ لا اور وہ نوازے ہوئے ہیں فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ لا جنتوں میں جو ناز اور نعمت والی ہیں عَلٰی سُرُرٍ آراستہ تختوں پر مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ روبرو ایک دوسرے کے تاکہ دیدار سے بھی خوش خرم ہیں یُطَافُ دورہ کیے جائیں گے عَلَیْهِمْ اُن پر یعنی بہشت کے ساقی اُن پر دورہ کریں گے بِكَاْسٍ جام کے ساتھ جو بھرا ہوا ہوگا مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ لا شراب سے جو چشموں سے ظاہر یا جاری ہوگی بَیْضَآءَ سفید شراب کہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگی لَذَّةٍ لذت والی خوش مزہ لِّلشّٰرِبِیْنَ ○ پینے والوں کے واسطے لَا فِیْهَا نہیں ہے اُس شراب میں غَوْلٌ کوئی آفت اور علت جو دنیا کی شراب میں ہوتی ہے جیسے خراب حالی اور بے عقلی اور دردسر وغیرہ وَّلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ جنتی لوگ اُس شراب سے یُنْزَفُوْنَ ○ مست ہوں گے کہ عقل اور فہم اُن سے جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور اُن کے پاس یعنی اُن کے مکانوں میں قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لونڈیاں ہوں گی نیچی نگاہ والیاں یعنی اپنے شوہروں کے سوا اور کسی کی طرف نہ دیکھیں گی عِیْنٌ ○ بڑی آنکھوں والیاں كَاَنَّهُنَّ گویا کہ وہ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ○ انڈے ہیں پوشیدہ حق تعالیٰ حوروں کو تشبیہ دیتا ہے لطافت اور پاکی اور خوش رنگی میں شتر مرغ کے بیضہ کے ساتھ اس واسطے کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ شتر مرغ اپنا انڈا پروں کے نیچے چھپائے رکھتا ہے کہ اُس پر گرد و غبار نہیں پڑتا اور اس کا انڈا سفید ہوتا ہے ذرا زردی لیے ہوئے اور بدن کا بہت خوب رنگ اہل عرب کے نزدیک یہی ہوتا ہے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ پھر منہ کریں گے بعضے جنتی عَلٰی بَعْضٍ ○ بعض کی طرف یَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پوچھتے ہوں گے دنیا کا احوال اور جو کچھ اُن پر گذری ہوگی دوست دشمن کے ساتھ قَالَ قَآئِلٌ کہے گا کہنے والا مِّنْهُمْ جنتیوں میں سے اپنے دوستوں سے کہ اِنِّیْ یقینی میں جب دنیا میں تھا تو كَانَ لِیْ تھا میرے واسطے قَرِیْنٌ ○ ایک یار ہمنشین کہ پھر زندہ ہو کر اٹھنے کا

منکر تھا مقاتل کہتے ہیں کہ وہ دو بھائی تھے کہ سورہ کہف میں اُن کا ذکر ہے یہودا مومن ہیں وہ جنتیوں سے کہیں گے کہ میرا ایک بھائی تھا قطروس نام
کہ دنیا میں ملامت کرتا ہوا یَقُوْلُ کہتا تھا کہ اَئِنَّكَ کیا تو لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ○ باور کرنے والا ہے حشر کو ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب
ہم مریں گے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائیں گے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیاں پرانی تو ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ○ کیا ہم جزا دیے گئے ہوں گے
یعنی کیا ہم کو پھر زندہ کر کے جزا دیں گے قَالَ کہے گا یہودا جنتیوں سے کہ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ کیا تم مطلع ہو یعنی دوزخیوں کو دیکھتے ہو
مراد یہ ہے کہ دوزخیوں کو دیکھو تاکہ میرے بھائی کا حال مجھے بتاؤ کہ دوزخ کے کس درک میں اور کس قسم کے عذاب میں مبتلا ہوا جنتی کہیں گے کہ تم
اُسے خوب پہچانتے ہو خود دوزخ میں دیکھ لو فَاطَّلَعَ تو نیچے دیکھے گا یہودا فَرَاٰهُ تو دیکھے گا قطروس کو فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ○ دوزخ
کے درمیان میں قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ کہے گا یہودا اُس سے کہ اے قطروس قسم خدا کی بیشک نزدیک تھا تو گمراہی کے سبب سے لَتُرْدِیْنِ ○
ضرور ہلاک کر دیتا تو مجھے وسوسہ کے سبب سے اور راہ سے بے راہ کر دیتا وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ اور اگر نہ ہوتی میرے رب کی نعمت اور رحمت کہ اُس نے
مجھے راہ حق دکھائی اور تیرے فتنہ سے بچایا تو لَكُنْتُ ضرور ہو جاتا میں مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ○ حاضر کیے ہوؤں میں سے دوزخ میں پھر
یہودا فرشتوں سے کہے گا اس طرح پر کہ اُسکا بھائی سنے اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ○ کہ کیا نہیں ہیں ہم مرنے بہشت میں یعنی ہم ہمیشہ جنت میں جیتے رہیں گے کبھی نہ مرینگے اِلَّا
مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی لیکن پہلا مرنا دنیا میں وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ اور نہیں ہیں ہم عذاب کیے ہوؤں میں سے فرشتے کہیں گے کہ ہاں ہرگز تم نہ مرو گے اور تم پر عذاب نہ ہوگا
پھر یہودا کہیں گے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک ہمیشہ رہنے اور عذاب سے بےخوف ہو جانے کی نعمت لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ البتہ وہ چھٹکارا بڑا ہے لِمِثْلِ هٰذَا ایسی نعمتوں کے واسطے
فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ پس چاہیئے کہ عمل کریں عمل کرنے والے دنیا کے مال و جاہ کے واسطے نہیں اسلیے کہ وہ زائل و منتقل ہو جانے والا ہے نظم

گر بار کشی بار نگارے بارے — درکار کنے برائے یارے بارے

در روئے مجاک راہ خواہی مالید — بر غارہ طرفہ سوارے بارے

وہ جو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ اَذٰلِكَ کیا یہ جو مذکور ہوئیں جنتیوں کے واسطے نعمتیں یہ خَیْرٌ بہتر ہیں نُّزُلًا نزول اور پیشکش اور ماحضر
کی رو سے اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ یا درخت زقوم کا یہ درخت ولایت تہامہ میں ہے چھوٹی چھوٹی پتیاں اُس میں ہوتی ہیں اور اُس کا پھل
نہایت کڑوا اور بدبودار ہوتا ہے حق سبحانہ تعالےٰ نے اُس درخت کا نام یہی رکھا جس کا میوہ دوزخیوں کو پیشکش ہوگا زبردستی اُن کو کھلایا جائے گا
اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا بیشک ہم نے کر دیا زقوم کے درخت کو فِتْنَةً محنت اور عذاب لِّلظّٰلِمِیْنَ ○ ظالموں کے واسطے آخرت میں
یا اُس درخت کو دنیا میں اُن کے واسطے ہم نے امتحان کر دیا اس واسطے کہ جب انھوں نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے دوزخ میں تو بولے کہ بھلا
یہ کیونکر ہو سکتا ہے حال آنکہ آگ تو لوہے کو گلا دیتی ہے اور انھوں نے یہ نہ جانا کہ جو آگ میں آتشی جانور پیدا کرنے پر قادر ہے
جیسے سمندر وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ آگ میں درخت پیدا فرمائے اور جل جانے سے اُس کو بچائے معالم میں ہے کہ ابن الزبعری نے
رؤسائے قریش سے کہا کہ محمد عربی ہمیں زقوم سے ڈراتے ہیں اور بربرہ اور افریقیہ کی زبان میں زقوم مکے اور خرمے کو کہتے ہیں تو ابوجہل کھڑا
ہو گیا اور عرب کے بڑے آدمیوں کو گھر میں لایا اور لونڈی سے بولا کہ زقینا یعنی ہمیں زقوم دے بس لونڈی مکا اور خرما لے آئی ابوجہل نے
کہا کہ کھاؤ یہی زقوم ہے جس سے محمد ہمیں ڈراتے ہیں تو حق تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہیں ہے جیسے یہ کافر گمان کرتے ہیں بلکہ
اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ○ یقینی وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کے گڑھے میں اور اُس کی شاخیں بلند
ہو کر سب درکوں میں پہونچتی ہیں طَلْعُهَا خوشے اُس درخت کے كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ○ سر ہیں شیطانوں کے

بڑے اور ہول ناک ہوتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ شیاطین سانپ ہیں بڑے ہول بھرے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکّہ معظمہ کے گرد کانٹے پتھر تھے انھیں
رؤس الشیاطین کہتے تھے فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ دوزخی لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا ضرور کھانے والے ہیں اُس درخت زقوم میں سے فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ پھر بھرنے والے ہیں اُس سے پیٹوں کو بھوک کے مارے یا زبردستی اُنھیں پیٹ بھر کر کھلائیں گے ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ پھر
بیشک دوزخیوں کو عَلَيْهَا اُسے کھانے پر لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ البتہ میل ہے گرم پانی سے ایسا گرم پانی کہ آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے
کردے یعنی جب زقوم کھائیں گے تو اُس کے اوپر گرم پانی اُنھیں پلائیں گے کہ وہ زقوم سے مل جائے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝
پھر یقینی پھرنا اُنکا زقوم کھانے اور کھولتا پانی پینے کے بعد البتہ دوزخ کی طرف ہے اور وہ زقوم اور پانی پیشکش اور ماحضر ہوگا اِنَّهُمْ بیشک اُنھوں نے
اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ پایا اپنے باپوں کو ضَآلِّيْنَ ۝ گمراہ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ تو وہ اُن کی ایڑیوں پر یعنی اُنکے قدم بقدم يُهْرَعُوْنَ ۝
دوڑتے ہیں یعنی اُن کی پیروی اور تقلید کرتے ہیں لَقَدْ ضَلَّ اور بے شک و شبہہ گمراہ ہوئے قَبْلَهُمْ ان تمھاری قوم کے لوگوں سے
قبل اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بہتیرے اگلے جیسے قوم نوح قوم عاد و ثمود کے لوگ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک و شبہہ بھیجے ہم نے فِيْهِمْ
مُّنْذِرِيْنَ ۝ ڈرانے والے یعنی پیغمبر کہ وہ اُن لوگوں کو ہمارے عذاب سے ڈراتے تھے اور اُن لوگوں نے نہ مانا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
پھر دیکھو تم اے ہمارے حبیب کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ انجام کار ڈرائے ہوؤں کا یعنی اُن پر عذاب نازل ہوا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر بندے اللہ کے پاک کیے ہوئے کہ ڈرانے کے سبب سے غیر حق سے الگ ہو گئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ اور بیشک و

ع ۵۳

شبہہ پکارا ہمیں نوح نے اور ہلاکت قوم کی دعا کی اور ہم نے دعا قبول کر لی فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ تو ہم خوب قبول کرنے والے ہیں
کہ قوم نوح کو طوفان کے سبب سے ہم نے غرق کر دیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہم نے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ۝ بڑے غم سے کہ غرق ہونا ہے یا قوم کی ایذا رسانی سے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ اور کر دیا ہم نے اُس کے تین بیٹوں کو کہ
هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وہ باقی ہیں نسل کی جہت سے قیامت تک اس واسطے کہ حدیث میں ہے کہ حضرت نوح کی اولاد میں سام اور حام
اور یافث کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور سب لوگ اُنھی کی نسل سے ہیں سام کی اولاد میں عرب فارس روم کے لوگ ہیں اور یافث کی اولاد میں
ترک خزر سقلاب کے لوگ اور حام کی نسل میں ہند اور حبش اور زنگ اور بربر کے لوگ وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہم نے عَلَيْهِ نوح پر
تعریف اور نیکی بیان کرنا فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلوں میں یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یا اُن کو ہم نے باقی چھوڑا کہ اُن کو امت آخرین
کہتے ہیں سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ سلام نوح پر فِى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ابتدائے کلام ہے اور حق تعالےٰ
حضرت نوح پر سلام کر کے فرماتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم نے جس طرح نوح علیہ السلام کو جزا دی اسی طرح نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝
جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو اِنَّهٗ بیشک نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے ایمان والے بندوں میں سے ہے
ثُمَّ پھر نوح علیہ السلام کی دعا کے بعد اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ ڈبو دیا ہم نے اوروں کو یعنی اُن کی قوم کے کافروں کو وَاِنَّ
مِنْ شِيْعَتِهٖ اور بیشک حضرت نوح کے پیروں میں سے لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ البتہ ابراہیم علیہما السلام ہیں یعنی حضرت ابراہیم

وقف لازم

اصول شرع اور طریق توحید میں نوح علیہما السلام کے پیرو تھے لباب میں فرا رحمہ اللہ تعالےٰ سے منقول ہے کہ شیعتہ میں حضرت خاتم الانبیاء
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ضمیر پھرتی ہے کنایہ غیر مذکور ہے اور ابراہیم علیہ السلام اگرچہ ظاہر میں سابق تھے مگر باطن میں
ہمارے رسولؐ کے تابع ہیں اس واسطے کہ پیروؤں کی طرح آپ کی فضیلت کے مقر تھے اور دین محمدی کی اُنھوں نے تعریف کی اور

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے دعا مانگی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْہِمْ رَسُوْلًا نظم

پیش از تو آمدند بسے انبیا ہتو — گر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توئی
خوانِ خلیل ہست نمکدانِ خوانِ تو — بر خوانِ اصطفا نمکِ انبیا توئی

اِذْ جَآءَ رَبَّہٗ یاد اُسے جبکہ آیا ابراہیم اپنے رب پاس بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ ایسے دل کے ساتھ کہ پاک تھا علاقوں سے یا خالی دنیا کی محبت سے یا غیروں کی محبت سے فارغ یعنی درگاہ رب العزت کی طرف حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ و التسلیم جب متوجہ ہوئے تو اُن کا دل پاک تھا کونین کے تعلق اور خط نفس سے اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگوں سے مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○ کہ کیا چیز ہے جسے تم پوجتے ہو اَئِفْکًا کیا جھوٹ کی رو سے اٰلِہَۃً خداؤں کو دُوْنَ اللّٰہِ خدائے برحق کے سوا تُرِیْدُوْنَ ○ چاہتے ہو فَمَا ظَنُّکُمْ تو کیا ہے تمہارا گمان بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ پروردگار اہل عالم کے ساتھ کہ وہ تم پر عذاب کریگا اس بات پر کہ وہ جو مستحق عبادت ہے اُس کی عبادت چھوڑ کر اُس کے غیر کو پوجتے ہو قوم کے لوگوں نے حضرت ابراہیم کو یہ جواب دیا کہ کل ہماری عید ہے اور صحرا کی طرف ہم جائیں گے آج کھانے پکاتے ہیں بتوں کے گرد رکھ جائیں گے تاکہ جب صحرا سے پھریں تو بتخانہ میں جا کر اُن کھانوں میں سے تبرکًا تقسیم کر لیں تم بھی آؤ اور ہمارے مجمع کا تماشا دیکھو اور وہاں سے ہمارے ساتھ بتخانہ میں آنا اور بتوں کی زیب و زینت اور شکل و ہیئت دیکھنا اور ہم جانتے ہیں کہ انھیں دیکھ کر ہمیں ملامت کرنے سے اپنی زبان بند کر لوگے اور ہم کو اُن کی پرستش کے باب میں معذور رکھو گے بیت

گوئی کہ چیراز عاشقی رنجوری — تو روئے ہم ندیدۂ معذوری

پس حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن اُن کے ماں باپ اور یاروں نے کہا اے ابراہیم آؤ چلیں فَنَظَرَ تو دیکھا حضرت ابراہیم نے نَظْرَۃً ایک دیکھنا فِی النُّجُوْمِ ○ ستاروں میں اور ان کے ملنے اور پھرنے کے موقع دیکھے یا علم نجوم کی کتاب میں دیکھا اور چونکہ اُن کی قوم کے لوگ علم نجوم مانتے تھے تو اُن کے ساتھ انھی کے علم کی رو سے کلام کیا فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے کہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ○ یقینی میں بیمار ہوں یعنی معلوم ہوتا ہے کہ مجھے طاعون ہوگا اور وہ لوگ طاعون سے گمان بد کرتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْہُ مُدْبِرِیْنَ ○ تو پھرے وہ اُس کے پاس سے منھ پھیرے ہوئے اس ڈر کے مارے کہ طاعون چونکہ امراض متعدیہ میں سے ہے ناگاہ اُن کو سرایت نہ کر جائے جب قوم کے لوگ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ کر صحرا میں گئے تو ابراہیم علیہ السلام بتخانہ کی طرف متوجہ ہوئے فَرَاغَ پھر پوشیدہ پھرے ابراہیم اِلٰٓی اٰلِہَتِہِمْ اُن کے بتوں کی طرف بتوں کو دیکھا کہ آراستہ ہیں اور کھانے کے خوان انکے سامنے چنے ہوئے ہیں فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے ہنسی کی راہ سے کہ اَلَا تَاْکُلُوْنَ ○ کیا نہیں کھاتے ہو تم یہ کھانے جب جواب نہ پایا تو ہنسی کی راہ سے دوبارہ کہا کہ مَا لَکُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ○ کیا ہے تم کو جو بات نہیں کرتے اور مجکو جواب نہیں دیتے فَرَاغَ پھر چھپے ہوئے آئے عَلَیْہِمْ ان پر اور ماری بتوں کو ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ ○ مار بڑی زور سے یا داہنے ہاتھ سے اُس قسم کے سبب سے جو حضرت ابراہیم نے کھائی تھی کہ تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ غرضکہ ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جیسا کہ سورہ انبیا میں گزر چکا جب نمرودی عیدگاہ سے بتخانہ میں آئے تو یہ حال دیکھا سمجھے کہ یہ کام ابراہیم ہی کا ہے فَاَقْبَلُوْٓا اِلَیْہِ تو پھر متوجہ ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف یَزِفُّوْنَ ○ جلدی کرتے تھے اُن کو پکڑنے میں آخر انھیں نمرود کے پاس پکڑ لائے بڑے مباحثہ کے بعد کہ اُس کا ایک شمہ ذکر ہو چکا قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ اَتَعْبُدُوْنَ کیا پوجتے ہو تم مَا تَنْحِتُوْنَ ○ وہ چیز جسے تراشتے ہو پتھر اور لکڑی سے اپنے ہاتھوں سے وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ○ اور اللہ نے پیدا کیا تم کو اور اُس چیز کو جو کرتے ہو تم اپنے

ہاتھوں سے اس آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ بندے اور بندوں کے کام سب خدا ہی کے پیدا کئے ہوئے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام نے اُن کو
الزام دیا تو قَالُوا ابْنُوا بولے نمرودی اور نمرود کے خواص کہ بناؤ لَهٗ ابراہیم کو جلانے کے واسطے بُنْيَانًا ایک عمارت اور لکڑیاں بھر کر اس میں
آگ دیدو فَأَلْقُوهُ پھر ڈال دو اُسے فِي الْجَحِيمِ ۝ جلتی ہوئی آگ میں. فَأَرَادُوا پھر چاہا نمرودیوں نے بِهٖ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
كَيْدًا مکر اور فتنہ کہ اُسے جلادیں فَجَعَلْنٰهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۝ پھر کیا ہم نے اُن کو بہت زیر اور خوار اس واسطے کہ اُن کی آگ کو ابراہیم
علیہ السلام پر باغ کردیا اور یہ حضرت ابراہیم کی حقیقت اور نمرودیوں کے بطلان پر کھلی ہوئی دلیل تھی وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے
جب آگ سے باہر آئے کہ إِنِّي ذَاهِبٌ بیشک میں جانے والا ہوں إِلٰى رَبِّي اُس طرف جہاں میرے رب نے حکم کیا ہے یعنی زمین شام
کی جانب سَيَهْدِينِ ۝ قریب ہے کہ وہ راہ دکھائے مجھے میرے مقصد کی یا دینوی اور آخروی مصلحتوں کی پھر حضرت ابراہیم ملک شام کی طرف
متوجہ ہوئے اور وہاں بی بی ہاجرہ حضرت سارہ کے ہاتھ آئیں اور حضرت سارہ نے بی بی ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشدیں اور جب حضرت
ہاجرہ حضرت ابراہیم کی ملک ہوگئیں تو آپ نے دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِي اے میرے رب عطا کر مجھے فرزند مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝ نیک اور
تعریف کئے ہوؤں میں سے کہ میرا معین اور مددگار ہو طاعت میں میرا مونس ہو غربت اور مسافرت میں فَبَشَّرْنٰهُ پھر خوشخبری دی ہم نے اُسے
بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ ۝ فرزند بردبار کی یعنی ایسے فرزند کی خوشخبری کہ جب وہ بلوغ کو پہونچے تو بردبار ہو پھر حق تعالےٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے
حضرت اسمٰعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا کئے اور حکم الٰہی کے موافق زمین شام سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو مکہ معظمہ میں
لائے اور حضرت اسمٰعیل وہاں بڑھے اور پرورش ہوئے ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام شام سے اپنے فرزند اسمٰعیل کو دیکھنے آتے تھے تین رات
برابر خواب میں یہ حکم سُنا کہ اپنے فرزند کو قربانی کر بقر عید کا دن تھا کہ حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کو ساتھ لیکر منا کی طرف چلے فَلَمَّا بَلَغَ پھر
جب پہونچے حضرت ابراہیم مَعَهُ اپنے فرزند اسمٰعیل کے ساتھ السَّعْيَ مقام سعی میں یعنی صفا اور مروہ کے درمیان اور بعضوں نے کہا ہے
کہ سعی سے منا میں چلنا مراد ہے تو قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ يٰبُنَيَّ اے میرے چھوٹے بیٹے یہ تصغیر ترحم کے واسطے ہے اور شفقت کیلئے
إِنِّي أَرٰى تحقیق کہ میں دیکھتا ہوں برابر فِي الْمَنَامِ خواب میں أَنِّي أَذْبَحُكَ یہ کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں یعنی برابر خواب میں یہی حکم
سنتا ہوں کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى تو تو بھی دیکھ اس کام میں کہ تو کیا دیکھتا ہے اور تیری رائے میں کیا بات آتی ہے قَالَ
کہا حضرت اسمٰعیلؑ نے کہ يٰأَبَتِ افْعَلْ اے میرے باپ کر مَا تُؤْمَرُ جو کچھ تو حکم کیا گیا ہے اس واسطے کہ انبیا علیہ السلام کا خواب بھی
وحی ہے سَتَجِدُنِي قریب ہے کہ پائے گا تو مجھے إِنْ شَاءَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا مِنَ الصّٰبِرِينَ ۝ صبر کرنے والوں میں سے ذبح پر یا
حکم قضا پر. فَلَمَّا أَسْلَمَا پھر جب گردن جھکادی حکم خدا کے سامنے دونوں نے حضرت ابراہیم تو بیٹے کو فدا کرنے پر آمادہ ہوگئے اور حضرت اسمٰعیل
نے اپنے کو قربان کرنے کی اجازت دی اور واقع ہوا جو کچھ واقع ہونا تھا وَتَلَّهٗ اور گرایا حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کو لِلْجَبِينِ ۝ پیشانی
کے بل یعنی اُن کی خواہش کے موافق انکی پیشانی زمین پر رکھی معالم میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو
اسمٰعیل علیہ السلام نے تین وصیتیں کیں ایک یہ کہ اے والد میرے ہاتھ پاؤں مضبوط باندھیے تاکہ میں تڑپوں نہ اسواسطے کہ ایسا نہو کہ تڑپنے کے وقت
آپ کے کپڑے خون آلودہ ہوجائیں اور میں اس بے ادبی کی وجہ سے گنہگار اور بدنام ہوں مجھے اُس جناب میں ندامت اور خسارت ہو ۔ بیت

اگر خونم بریزی غم ندارم زاں ہمی ترسم کہ ناگہ دامن پاکت شود از خونم آلودہ

دوسری یہ کہ جب گھر میں تشریف لے جائیے گا تو میری والدہ دلخستہ کو میرا سلام پہونچا کر میرا کُرتا انھیں حوالہ فرمائیے گا تاکہ اُن کو اس کرتے کے سبب سے

تسلی ہے تیسری یہ کہ میرا منھ زمین کی طرف کیجئے کہ ذبح کرتے وقت آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑنے پائے اور شفقت پدری جوش میں نہ آئے کہ مبادا حکم آلہی کی تعمیل میں تاخیر اور تقصیر ہو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا دل مضبوط کر کے بیٹے کے ہاتھ پاؤں باندھے اور چھری انکے حلق پر رکھی حق تعالےٰ نے تانبے کا پتر حلقہ کی شکل پر حضرت اسماعیل کے حلق میں پیدا کر دیا کہ اس نے چھری کو کاٹنے سے روکا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُن کی گردن کٹتی تھی اور پھر درست ہو جاتی تھی تو حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کا کام پسند فرمایا اور وہ ہمارا حکم بجالایا وَنَادَیْنٰهُ اور پکارا ہم نے اُسے اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۝ کہ اے ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا بیشک سچ کیا تو نے اپنا خواب اوسیط میں ہے کہ انھوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں اپنے فرزند کو قتل کرتا ہوں مگر خون کا اثر نہیں دیکھا تھا جاگتے میں بھی وہی صورت واقع ہوئی اِنَّا بیشک ہم كَذٰلِكَ اسی طرح شدت کے بعد آرام و راحت نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو اِنَّ هٰذَا بیشک یہ کام لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝ البتہ اس کے واسطے آزمائش ہے کھلی ہوئی کہ اسکے سبب سے مخلص اور غیر مخلص میں تمیز ہو جاتی ہے وَفَدَیْنٰهُ اور فدیہ دیا ہم نے اسمٰعیل کو بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ بڑا مینڈھا یعنی فربہ اور سینگوں والا تھا چالیس برس بہشت میں چرا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربان کیا تھا اور حق تعالےٰ نے اُن سے قبول کر لیا تھا ایک بکرا کوہ ثبیر سے اترا تھا پھر حضرت ابراہیم کے پاس آکھڑا ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آسمان پر سے لائے تھے اور قربانی کا قصہ اُسکی متعلق باتوں سمیت تفصیل مناسب کے ساتھ جواہر التفسیر میں مذکور ہے وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہم نے عَلَیْهِ ابراہیم علیہ السلام پر ثنا و صفت کرنا فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ پچھلوں میں یعنی امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یا اُسے ہم نے باقی رکھا کہ لوگ کہتے ہیں سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ۝ سلام ہو ابراہیم پر یا ہم اُن پر سلام کرتے ہیں كَذٰلِكَ اسی طرح نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو اِنَّهٗ بیشک ابراہیم علیہ السلام مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ہمارے ایمان والے بندوں میں سے ہے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ اور خوشخبری دی ہم نے اُسے یعنی حضرت ابراہیم کو اسمٰعیل علیہما السلام کے بعد ایک فرزند اسحاق نام کی کہ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ ایک پیغمبر ہے تعریف کئے ہوؤں میں سے وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ اور برکت اُتاری ہے ہم نے اُس پر وَعَلٰۤی اِسْحٰقَ اور اُس کے بیٹے اسحاق پر کہ اُسکی پشت سے انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ جیسے حضرت ایوب کو ہم نے پیدا کیا وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا اور ان دونوں کی ذریت میں سے مُحْسِنٌ کوئی نیک کام کرنے والا ہے ایمان اور طاعت کے ساتھ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ اور کوئی ظالم ہے اپنے نفس پر کفر اور معصیت کے سبب سے مُبِیْنٌ ۝ کھلا ہوا ہے ظلم اُسکا یعنی اُسکی نسل میں سے نیک کام کرنے والے ایماندار بھی ہیں اور کافر گنہگار بھی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بے شک و شبہ احسان رکھا ہم نے عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ موسیٰ اور ہارون پر نعمت نبوت عطا فرما کر وَنَجَّیْنٰهُمَا اور نجات دی ہم نے اُن دونوں کو وَقَوْمَهُمَا اور اُن کی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝ بڑے غم اور سختی سے یعنی قبطیوں کے غلبہ اور ایذا سے وَنَصَرْنٰهُمْ اور مدد دی ہم نے ان دونوں کو انکی قوم سمیت فَكَانُوْا هُمُ پس تھے وہ الْغٰلِبِیْنَ ۝ غلبہ کرنے والے دشمنوں پر وَاٰتَیْنٰهُمَا اور دی ہم نے موسیٰ اور ہارون کو الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ۝ کتاب ظاہر اور کھلی ہوئی وَهَدَیْنٰهُمَا اور ہدایت کی ہم نے اُن دونوں کو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ راہ سیدھی منزل مقصود کو پہونچانے والی وَتَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ اور باقی چھوڑی ہم نے دونوں پر تحسین اور ثنا پچھلی اُمتوں میں یا جو بات ہم نے باقی چھوڑی وہ یہ ہے کہ وہ کہیں سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر یا ہم سلام کہتے ہیں دونوں پر اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝

ع ۳ ۳۹

جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو اِنَّهُمَا بیشک وہ دونوں یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے
ایمان والے بندوں میں سے ہیں وَاِنَّ اِلْيَاسَ اور یقینی الیاس بن یاسین بن بشیر بن فخاص بن العیزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
رسولوں میں سے ہیں اِذْ قَالَ یاد کرو جب اُس نے کہا لِقَوْمِهٖ اپنے گروہ سے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہیں ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے
اَتَدْعُوْنَ کیا پوجتے ہو بَعْلًا بعل کو بعل ایک بت تھا بیس گز اونچا اور اُسکے چار منھ تھے اور بک نام ایک زمین کا ہے ملک شام میں
چونکہ بعل وہاں تھا تو اس جگہ کو بعلبک کہتے ہیں اور اسی نام سے وہ مقام مشہور ہے غرضکہ الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم پکارتے
اور پوجتے ہو بعل کو وَتَذَرُوْنَ اور چھوڑتے ہو اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ عبادت اسکی جو بہت خوب پیدا کرنے والا ہے خالقین سے
مصور مراد ہیں اللّٰهَ رَبَّكُمْ اللہ رب تمہارا ہے وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور رب تمہارے اگلے باپوں کا تو اُسی کی عبادت
کیا کرو اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حق تعالٰے نے حضرت الیاس کو بعلبک کے لوگوں کی طرف بھیجا اُن لوگوں کا ایک بادشاہ تھا
اُجَب نام پہلے وہ مسلمان تھا آخر کو اپنی جورو کے بہکانے سے بت پرستوں میں شریک ہو گیا پس حضرت الیاسؑ نے دعا فرمائی اور وہ لوگ
تین برس تک قحط میں مبتلا رہے اور حضرت الیاسؑ کی طرف رجوع کی اور اپنے خلل اور خرابی کا تدارک اور عذر خواہی کرنے لگے حضرت الیاسؑ نے
فرمایا کہ ایمان لانا چاہیئے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا چاہیئے اُن لوگوں نے تامل کیا پس حضرت الیاس نے فرمایا کہ اگر چاہتے ہو کہ میرے
اور تمہارے دین کا حق اور باطل ہونا ظاہر ہو جائے تو آؤ میں اپنے خدا کو پکاروں اور تم اپنے بتوں کو پکارو جو دعا قبول کرے وہ عبادت کے قابل ہے
پس وہ لوگ اس بات پر راضی ہوئے اور اپنے بت کو آراستہ کر کے اُسکی بڑی تعریف کی اور اُس سے مینھ مانگا دعا قبول ہونے کا اثر نہ ظاہر ہوا
پھر حضرت الیاسؑ نے جو دعا کی تو فوراً مینھ برسا اور اُن کی قوم نے انکار میں زیادتی کی فَكَذَّبُوْهُ پھر قوم کے لوگوں نے اُن کی تکذیب کی فَاِنَّهُمْ
لَمُحْضَرُوْنَ ۝ تو وہ لوگ ضرور حاضر کیے گئے ہوں گے دوزخ میں اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر بندے اللہ کے جو پاک کیے گئے
ہیں کفر اور نفاق کے شائبہ سے لکھا ہے کہ الیاس علیہ السلام نے رنجیدہ ہو کر خدا سے یہ بات چاہی کہ عذاب نازل ہونے کے قبل اُنھیں قوم میں سے
نکال دے حکم پہونچا کہ فلانے دن فلاں جگہ جائیں اور جو کچھ اُن پر ظاہر ہو اُس پر سوار ہوں حضرت الیاس اُسی وقت معین میں مقرر کی ہوئی جگہ پر
گئے ایک شیر یا گھوڑے کی صورت آگ کی اُن کے سامنے آئی اُس پر سوار ہو لیے اور حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ کر دیا اور حق تعالٰے نے اُنھیں بازو
اور پر عنایت کیے اور کھانے پینے اور عورت کی خواہش اُن سے دور کر کے فرشتوں کے ساتھ اُنھیں اُڑا لیا چنانچہ اُن کی صفت میں آیا کہ وہ آدمی
بھی ہیں فرشتہ بھی ہیں ارضی بھی ہیں آسمانی بھی اور وہ بیابانوں پر معین ہیں جیسے حضرت خضر دریاؤں پر عرفات پر باہم ملاقات کرتے ہیں اور
رمضان میں بیت المقدس پر افطار کرتے ہیں امت کے نیک لوگوں میں سے ایک گروہ اُن کو دیکھتا ہے وَتَرَكْنَا اور چھوڑ دیا ہم نے عَلَيْهِ
الیاس پر فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلوں میں بہت درود اور ثنا یا یہ بات چھوڑی کہ لوگ کہیں سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ سلام
قوم الیاس پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ الیاسین بھی اُن کا نام ہے جیسے میکال اور میکائیل اور سینا اور سینین اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح
نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو اِنَّهٗ بیشک یعنی الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے
ایمان والے بندوں میں سے ہے ایمان ایک اسم ہے جامع سب کمالات ظاہری اور باطنی کو اور بندگی ایک بزرگی خاص ہے اہل اختصاص کے واسطے نظم

اگر بندۂ خویش خوانی مرا — بہ از مملکت جاودانی مرا
شہانے کہ با تخت فرخندہ اند — ہمہ بندگانِ ترا بندہ اند

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اور یقینی لوط ابن ہارون رسولوں میں سے ہے اِذْ نَجَّيْنٰهُ یاد کر جب نجات دی ہم نے اُسے وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۙ اور اُس کے اہل بیت کو سب کو اِلَّا عَجُوْزًا مگر بڑھیا کو جو اُن کی جورو تھی اس واسطے کہ وہ ٹھہری فِی الْغٰبِرِيْنَ پیچھے رہنے والوں میں جو مبتلائے عذاب ہوئے اسواسطے کہ وہ کافرہ تھی اور اُس نے حضرت لوط کا ساتھ نہ دیا ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو اُن کی قوم میں سے اور اُن کے مکانات ہم نے اُلٹ پلٹ کر دیے وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ اور بیشک تم اے گروہ قریش گزرتے ہو عَلَيْهِمْ اُن کے مکانوں پر جب تجارت کے واسطے ملک شام میں جاتے ہو مُّصْبِحِيْنَ ۙ اُس حال میں کہ صبح کرنے والے ہوتے ہو وَبِالَّيْلِ ؕ اور رات کو یعنی اُن کے منازل اور مکانات پر دن رات تمہارا گزر ہوتا ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا پھر تم نہیں سمجھتے اور نہیں خیال کرتے ہو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام ہلاکت ہی ہے وَاِنَّ يُوْنُسَ اور تحقیق کہ یونس بن متّٰی لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ رسولوں میں سے ہے حق تعالیٰ نے اُنھیں نینوا کے لوگوں کی طرف بھیجا جو موصل کے شہروں میں سے ہے جیسا کہ سورۂ یونس میں مذکور ہوا قوم کے لوگوں نے اُن کی تکذیب کی اور حضرت یونس نے عذاب مانگا اور قوم کے لوگوں میں سے نکل گئے جب عذاب کا اثر ظاہر ہو چکا تو حضرت یونسؑ کی قوم کے لوگ ایمان لائے اور عذاب اُٹھ گیا حضرت یونسؑ نے یہ خبر پائی اور وہ قوم سے عذاب کا وعدہ کر چکے تھے کہ تم پر عذاب نازل ہوگا تو اس اندیشہ سے کہ قوم کے لوگ اُنھیں جھوٹا کہیں گے دریا کی طرف چلے اِذْ اَبَقَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھاگے یونس اپنی قوم سے اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ کشتی کی طرف جو بھری ہوئی تھی لوگوں اور مال و متاع سے لکھا ہے کہ جب یونس علیہ السلام دریا کے کنارے پہونچے تو تاجروں کے ایک گروہ نے کشتی پانی میں ڈالی تھی اور اُس پر سوار ہو رہے تھے جب یونس علیہ السلام اُن کے ساتھ کشتی پر چڑھے اور کشتی دھارے پر پہونچی تو ٹھہر گئی ملاح بولے کہ کوئی بھاگا ہوا غلام اس کشتی پر ہے کہ کشتی نہیں چلتی بس یونس علیہ السلام بولے کہ وہ بھاگا ہوا غلام میں ہوں اہل کشتی بولے حاشا کہ آپ غلام ہوں گے آپکے چہرۂ مبارک سے یہ بات چمک رہی ہے کہ آپ جوانمرد آزاد ہیں یونس علیہ السلام نے مبالغہ اور اصرار کیا کہ بھاگا ہوا میں ہی ہوں اور اس قوم کا داب یہ تھا کہ بھاگے ہوئے غلام کو دریا میں ڈال دیتے تھے تو کشتی رواں ہو جاتی تھی جب یونس علیہ السلام نے اس باب میں بہت گفتگو کی اور وہ لوگ آپ کی بات نہ سنتے تھے تو فرمایا کہ ہم قرعہ ڈالیں فَسَاهَمَ تو اہل کشتی نے باہم قرعہ ڈالا تین بار فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ تو ہوئے یونس علیہ السلام مدحضینوں میں سے یعنی تینوں مرتبہ قرعہ انھیں کے نام نکلا بس اہل کشتی نے اُنھیں اُٹھا کر قصد کیا کہ دریا میں ڈال دیں کہ یکایک بحکم خدا ایک مچھلی جو دریا کی تہ میں رہتی تھی کشتی کے پاس آئی اور حضرت یونس کی طرف مُنھ کھولا ملاحوں نے یہ حال دیکھ کر چاہا کہ حضرت یونسؑ کو اور طرف دریا میں ڈال دیں غرضکہ جدھر جدھر ملاح حضرت یونسؑ کو لے جاتے تھے اُدھر اُدھر مچھلی ظاہر ہوتی تھی آخر حضرت یونسؑ نے اپنا سر کملی میں چھپا کر اپنے تئیں آپ دریا میں ڈال دیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ تو نگل گئی انھیں مچھلی یکبارگی وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ اور وہ ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ قوم سے کیوں بھاگا بس مچھلی کو حکم پہونچا کہ میں نے اُسے تیرا کھانا نہیں کیا ہے بلکہ تیرے پیٹ کو اس کا قید خانہ بنایا ہے خبردار اُن کے اعضا کی ترکیب میں فرق نہ پڑے بس مچھلی ان کی نگہبانی میں ایسی رعایت کرنے لگی جیسے رعایت ماں اپنے فرزند کی حفاظت میں کرتی ہے اور سر پانی سے باہر نکال کر تیرتی تھی اور حضرت یونس اُسکے پیٹ میں سانس لیتے تھے تین دن یا سات دن اُسکے پیٹ میں رہے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے اور مچھلی سات دریاؤں میں پھری اور حق تعالیٰ نے اُس کا گوشت اور پوست ایسا باریک و صاف کر دیا تھا جیسے شیشہ کہ یونس علیہ السلام نے دریا کے عجائب غرائب مشاہدہ کیے اور برابر خدا کی یاد میں مشغول رہے فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ تو اگر نہ یہ ہے کہ یونس علیہ السلام كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۙ تھے تسبیح کرنے والوں میں سے مچھلی کے پیٹ میں کہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ

ع ۲۵

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کہتے تھے یا اگر نہ یہ ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں جانے کے پہلے ذکر کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں میں سے ہوتے لَلَبِثَ تو البتہ ٹھہرتے
فِیْ بَطْنِهٖٓ مچھلی کے پیٹ میں اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۚ اُس دن تک کہ اُٹھائے جائیں گے لوگ قبروں میں سے مگر خدا کے ذکر کی برکت نے
اُنھیں بہت جلد رہائی دی فَنَبَذْنٰهُ پھر ڈال دیا ہم نے اُسے یعنی مچھلی کو ہم نے حکم دیا تو اُس نے یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے نکال
کر ڈال دیا بِالْعَرَآءِ زمین ہاموں پر یعنی ایسے میدان میں جہاں درخت گھاس پتی پہاڑ کچھ نہ تھا ایسی جگہ اُنھیں ڈال دیا وَهُوَ سَقِیْمٌ ۚ
حال آنکہ وہ بیمار تھے یعنی کمزور اور دُبلے جیسے لڑکا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ اور اُگایا ہم نے یونس کے سر پر
شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۚ ایک درخت کدو کا کہ اس نے اپنے پتوں سے اُن پر سایہ کر لیا زاد المسیر میں ہے کہ کدو کے پتے کی خاصیت یہ
ہے کہ اُس کے گرد مکھی نہیں آتی جب حق تعالیٰ نے اُنھیں درخت کدو میں چھپا دیا تو مکھیوں کی تکلیف اور آفتاب کی گرمی سے وہ بےخوف ہو گئے
اور پہاڑی بکری کو حکم دیا کہ وہ آتی اور حضرت یونس کو دودھ پلاتی یہاں تک کہ اُن کی کھال مضبوط ہوئی اور اُن کا گوشت بھر آیا تو پھر وہ اپنی
حالت اصلی پر آگئے وَاَرْسَلْنٰهُ اور بھیجا ہم نے اُسے دوبارہ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ طرف سو ہزار یعنی لاکھ آدمیوں کے اَوْ یَزِیْدُوْنَ ۚ
یا زیادہ بیس ہزار یا ستر ہزار کی جانب یعنی ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ ستر ہزار آدمیوں پر ہم نے یونس کو رسول کیا جب نینوا کے لوگوں کو
حضرت یونسؑ کے آپہونچنے کی خبر پہونچی تو بادشاہ تمام قوم سمیت اُن کے استقبال کو نکلا فَاٰمَنُوْا پھر ایمان لائے یونس علیہ السلام کا یعنی
اُن کے ہاتھ پر تجدید ایمان کی فَمَتَّعْنٰهُمْ پھر فائدہ دیا ہم نے اُن کو اِلٰی حِیْنٍ ؕ اُس وقت تک جبکہ اُن کی اجل پہونچی اور جب
متقاضی اجل آپہونچتا ہے کہ ودیعت روح پھیر دو تو کسی طرح نہیں رُکتا نہ لڑنے جھگڑنے سے نہ مال خرچ کرنے سے نظم

روزیکہ اجل دست کشاید بہ ستیز　　　　ور بہر ہلاک برکشد خنجر تیز
نہ وقت جدل بود نہ ہنگام حیل　　　　نہ روے مقاومت نہ یارائے گریز

فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور جہنیہ سے کہ وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں یعنی تقسیم کی وجہ
پوچھو کہ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ کیا تیرے رب کے واسطے بیٹیاں ہیں وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۙ اور اُن کے واسطے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ
اِنَاثًا کیا پیدا کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۚ اور وہ حاضر تھے جب ہم نے فرشتے پیدا کیے اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ
ہو اور یہ بات جان لو کہ وہ لوگ مِّنْ اِفْكِهِمْ اپنے جھوٹ اور افترا سے لَیَقُوْلُوْنَ ۙ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ البتہ کہتے ہیں کہ اولاد
والا ہوا اللہ یعنی اُس کے فرزند ہیں وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ اور بیشک وہ جھوٹے ہیں اس بات میں کہ خدا کی طرف باپ ہونے
کو منسوب کرتے ہیں کہ خدا والد ہے اور اُس کی اولاد ہے اَصْطَفَى الْبَنَاتِ کیا برگزیدہ کر لیں خدا نے لڑکیاں جو تم کو بُری معلوم ہوتی ہیں عَلَى
الْبَنِیْنَ ؕ بیٹوں پر جو کہ تمھارے واسطے افتخار اور قوت اور مدد حاصل کرنے کا مادّہ اور سبب ہیں مَا لَكُمْ نف کیا ہے تم کو اس بانٹ میں
كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ۚ کیا حکم کرتے ہو اور خدا کی طرف وہ چیز منسوب کرتے ہو جو اپنے واسطے نہیں پسند کرتے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۚ
کیا تم خیال نہیں کرتے کہ حق تعالیٰ پاک ہے بی بی اور اولاد سے اس واسطے کہ باپ بیٹے کو ایک ہی جنس سے ہونا چاہیے اور دونوں کا مثل
ہونا ضرور ہے اور حضرت رب العزت مثل اور شبیہہ سے پاک ہے اَمْ لَكُمْ کیا تمھارے واسطے اس بات میں کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے
ہو سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ۙ دلیل ہے کھلی ہوئی یا کوئی کتاب آسمان پر سے اُتری ہے کہ جس سے یہ بات ثبوت کو پہونچی ہے فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ
تو لاؤ وہ آسمانی کتاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۚ اگر ہو سچے اپنے دعوے میں لکھا ہے کہ بنی خزاعہ میں سے بعضے لوگوں نے کہا کہ حق تعالیٰ نے

جنوں کے خاندان میں اپنی سسرال کی اور بعض جنات کے ساتھ ملنے سے فرشتے پیدا ہوئے یا معاذ اللہ وہ لوگ کہتے تھے کہ خدا اور شیطان بھائی
ہیں تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ اور مقرر کر لیا اُن کافروں نے خدا کے درمیان وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اور جنوں میں کہ شیطان اُنھی
سے ہے نَسَبًا ط قرابت اور نسبت مقرر کر لی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور یقینی جانتے ہیں جن اور شیطان کہ قیامت کے دن اِنَّهُمْ بیشک
وہ یعنی یہ بات کہنے والے یا وہ سب کے سب لَمُحْضَرُوْنَ ۙ○ ضرور حاضر کیے جائیں گے عذاب کے واسطے ایک گروہ اس بات پر ہے کہ جن سے
فرشتے مراد ہیں اس واسطے کہ جو مخلوق آنکھ سے پوشیدہ ہو عرب اُسے جن کہتے ہیں اور کافروں نے حق تعالیٰ اور فرشتوں میں نسبت ٹھہرا دی اور بعض نے
کہا ہے کہ فرشتے اُس کی بیٹیاں ہیں اور فرشتے جانتے ہیں کہ وہ سوال کے واسطے حاضر کیے جائیں گے اور کافروں کی پرستش کے سبب سے اُن سے
جواب طلب ہوگا اور وہ جواب باصواب دیں گے کہ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ جیسا کہ سورہ سبا میں مذکور ہوا سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہے اللہ عَمَّا
يَصِفُوْنَ ۙ○ اُس چیز سے جو صفت کرتے ہیں کافر یعنی اُس کی طرف قرابت اور ولادت کو جو منسوب کرتے ہیں اور وہ کافروں کی بات سے بیزار
ہے اور وہ سب خدا کو ایسا ہی کہتے ہیں اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ مگر بندے اللہ کے پاک کیے گئے شبہوں کے میلوں سے کہ وہ
اُس کی شان کے لائق اُس کی حمد کرتے ہیں فَاِنَّكُمْ تو بیشک تم اے کافرو وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ○ اور جو کچھ پوجتے ہو تم بت مَاۤ اَنْتُمْ نہیں
ہو تم عَلَيْهِ اُس چیز پر کہ پوجتے ہو بِفٰتِنِيْنَ ○ گمراہ کرنے والے اور تباہ کر دینے والے اِلَّا مَنْ هُوَ مگر اُسے کہ وہ جو صَالِ الْجَحِيْمِ
داخل ہونے والا ہے دوزخ میں یعنی علم ازل میں جو یقینی دوزخی ٹھہرا ہوا ہے اور جو لوگ فرشتوں کو پوجتے تھے اُن کا قول رد کر دینے کو حق تعالیٰ نے
فرشتوں کا اقرار بیان کر دیا کہ وہ بندے ہونے کے مقر ہیں اور کہتے ہیں کہ وَمَا مِنَّاۤ اور نہیں ہے ہم میں سے کوئی اِلَّا لَهٗ مگر اُسکے واسطے مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ
ایک مقام ہے خدمت اور عبادت میں معین اور مقرر کیا ہوا کہ اُس سے ہم تجاوز نہیں کر سکتے شیخ ابو بکر وراق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ پاک اور
عالی مقام مراد ہے جیسے خوف و رجا اور محبت و رضا کہ ہر ایک مقربان خطائر ملکوت اور مقدسات جوامع جبروت میں سے ایک مقام پر اُس میں سے
مقیم اور متمکن ہے وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ○ اور بیشک ہم صف باندھے ہوئے ہیں اداے طاعت اور موقف ملازمت میں وَاِنَّا لَنَحْنُ
الْمُسَبِّحُوْنَ ○ اور یقینی ہم تسبیح کرنے والے ہیں اداے طاعت میں خدا کے واسطے اور جو چیز اُس کی ذات مقدس کے لائق نہ ہو ہم اُس سے
اُسکی پاکی بیان کرنے والے ہیں لباب میں ہے کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنوں کا کلام ہے کہ کہتے ہیں فرداے قیامت کو ہم ہر ایک مقام
معلوم رکھتے ہیں بہشت میں اور آج صف میں کھڑے ہونے والے ہیں نماز میں اور ہم پاکی کے ساتھ یاد کرنے والے ہیں خدا کو اور ان دونوں جملوں کی
تاکید اِنَّ اور لام کے سبب سے کرنا اور یہ ان دونوں حرف درمیانی اور جدائی کے لانا دلیل ہے ہمیشہ طاعت اور ذکر کرنے پر بے شبہ قصور اور
شائبہ فتور کے خواہ یہ کلام منسوب ہو ملائکہ کرام کی طرف خواہ حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہل ایمان یعنی اصحاب عظام علیہم الرضوان
کی جانب وَاِنْ كَانُوْا اور بیشک تھے کفار قریش کہ رسول مقبول کے مبعوث ہونے سے قبل لَيَقُوْلُوْنَ ۙ○ البتہ کہتے تھے کہ لَوْ اَنَّ
عِنْدَنَا اگر ہوتا ہمارے پاس ذِكْرًا کوئی ذکر یعنی کوئی کتاب کہ ہمارے پند اور نصیحت کا سبب ہوتی مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ○ اگلوں کی کتابوں
سے یعنی اگر ہمارے واسطے بھی کوئی کتاب ہوتی اور ہم پر بھی حکم نازل ہوتا لَكُنَّا تو ضرور ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ بندے
اللہ کے پاک کیے ہوئے شرک اور کفر کے لوث سے اور جب ان کے پاس کتاب آئی جو سب آسمانی کتابوں میں اشرف اور بزرگ ہے یعنی قرآن
فَكَفَرُوْا بِهٖ تو کافر ہوئے اُسکے ساتھ یعنی اُس پر ایمان نہ لائے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ تو قریب ہے کہ جانیں اپنے کفر کا انجام کہ عذاب
اور مغلوبیت ہے وَلَقَدْ سَبَقَتْ اور بیشک و شبہہ سبقت لے گئی ہے كَلِمَتُنَا ہماری بات پیغمبروں کے واسطے اور اس وعدہ کا حکم

نصف

لوح محفوظ میں ثبت کیا گیا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی ہم نے وعدہ نصرت کا جو کیا ہے وہ لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ہمارے بندوں کے واسطے ہے جو رسول ہیں اِنَّھُمْ بیشک وہ رسول لَھُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ○ صلے البتہ وہ ہیں مدد کیے ہوئے وَاِنَّ جُنْدَنَا اور یقینی ہمارا لشکر یعنی انبیا علیہم السلام کے تابع لوگ لَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ البتہ غلبہ کرنے والے ہیں دلیل یا نصرت کے سبب اکثر اوقات اور ان پر کافروں کا غلبہ ندرت اور قلت کے ساتھ فَتَوَلَّ عَنْھُمْ تو منھ پھیر لو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے حَتّٰی حِیْنٍ ○ لا اُس وقت تک جبکہ قتال کا حکم ہو یا وعدہ نصرت کے زمانے تک کہ جنگ بدر یا فتح مکہ کا دن ہے وَّ اَبْصِرْھُمْ اور دیکھنا اُن کا حال اُس دن فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ○ ط پس قریب ہے کہ دنیا میں تمہاری نصرت اور آخرت میں تمہارا مرتبہ دیکھیں گے لکھا ہے کہ جب کافروں نے فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ کی وعید سُنی تو بولے کہ یہ کب ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا کیا پھر وہ ہمارے عذاب کی یَسْتَعْجِلُوْنَ ○ جلدی کرتے ہیں اور عذاب نازل ہونے کا وقت پوچھتے ہیں فَاِذَا نَزَلَ پھر جب اُترے گا عذاب بِسَاحَتِھِمْ ان کے مکانوں کے صحنوں میں فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ○ تو بری ہوگی صبح ڈرائے ہوؤں کی لکھا ہے کہ عرب کے قبیلوں میں لوٹ مار بہت تھی اور جو لشکر کسی قبیلہ کا قصد کرتا تمام رات راہ چل کر صبح کو کہ نیند غالب ہونے کا وقت ہے ان کو گھیر لیتے اور ان کے لوٹنے مارنے قید کر لینے پر ہاتھ بڑھاتے اور قوم کی بیخ کنی کرتے اور چونکہ اکثر صبح کے وقت غارت ہوا کرتی تھی تو غارت کا نام صبح رکھ دیا تھا اور اگرچہ اور وقت بھی غارت ہوتی مگر اُس وقت کو صبح ہی کہتے اس آیت میں عذاب کو تشبیہ دی اُس لشکر کے ساتھ جو ناگاہ اُن پر ہجوم کرے گا اور ان پر غارت واقع ہوگی کہ بیخ کنی کا عذاب ہو روایت ہے کہ جس صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین خیبر پر پہونچے اور ان کے قلعے وغیرہ دیکھے تو فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ پھر حق تعالیٰ دوبارہ تاکید کے واسطے فرماتا ہے وَتَوَلَّ عَنْھُمْ اور منھ پھیر اُن سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتّٰی حِیْنٍ ○ لا تا وقتیکہ آیت سیف نازل ہو وَّ اَبْصِرْ اور دیکھ کہ اُن پر عذاب نازل ہوتا ہے فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ○ تو قریب ہے کہ دیکھیں گے انواع عذاب دنیا اور عقبیٰ میں سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہے تیرا رب رَبِّ الْعِزَّةِ خداوند عزت اور قوت اور غلبہ کا عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ ج اُس چیز سے کہ وصف کرتے ہیں مشرک وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ ج اور سلام رسولوں پر وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ع جو رب ہے سب اہل عالم کا اس آیت میں حق تعالیٰ بندوں کو تسبیح کرنا سلام بھیجنا حمد کرنا تعلیم فرماتا ہے امام محی السنۃ معالم التنزیل میں اپنی اسناد کے ساتھ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہے کہ اُس کا ثواب اور اجر بہت بڑے پیمانہ سے ناپیں یعنی بکثرت عطا کریں اُسے چاہیے کہ اپنی مجلس میں ختم کلام اس آیت پر کرے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تک تاکہ ثواب پائے

سُوْرَةُ صٓ مَکِّیَّةٌ وَّھِیَ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً
سورہ ص مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اٹھاسی آیتیں ہیں

صٓ ابوبکر وراق اور قطرب رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ حروف مقطعہ کافروں کے ٹھہرانے کے واسطے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز وغیرہ میں پکار کر قرآن پڑھتے تو وہ لوگ دشمنی کی وجہ سے سیٹی اور تالی بجاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہو تو حق تعالیٰ نے یہ حروف بھیجے کہ وہ انھیں سن کر فکر اور تامل کر کے غلطی کرانے سے باز رہتے اور اس حرف میں خاص کر کہا ہے کہ نام خدا کا ہے یا قرآن کا یا سورت کا یا اسم صمد اور صانع اور صادق الوعد کی کنجی ہے یا صدق اللہ یا صدق محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ اجمعین کی طرف اشارہ ہے اور احقاف میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آسمان میں ایک دریا ہے

ع ۵ ۱۴۴

آیاتہا ۸۸ رکوعاتہا ۵ کلماتہا ۷۳۲ حروفہا ۳۱۰۷

اُس کا نام ہے صاحب لباب نے فرمایا کہ وہ ایک دریا ہے کہ خدا کا عرش اُس پر ہے یا ایک دریا ہے کہ حق تعالیٰ اُس کے سبب سے مردوں کو زندہ کرتا ہے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ دوستوں کی صفائے محبت کی قسم کھاتا ہے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قسم ہے صفائے دل عارفان کی تاویلات میں ہے کہ قسم ہے صورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بحر الحقائق میں ہے کہ قسم ہے اس کی صمدیت کے صاد کی ازل میں اور صوریت کے صاد کی ابد میں اور صانعیت کے صاد کی دونوں کے درمیان میں وَالْقُرْاٰنِ اور قسم قرآن ذِی الذِّکْرِ ○ عظمت اور شرف اور شہرت والے کی یا ایسے قرآن کی قسم جس میں کہ حاجت کی چیزوں کا ذکر ہے قسم کا جواب یہ ہے کہ وہ بات نہیں جو کافر سمجھے ہیں بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے رؤسا قریش میں سے فِیْ عِزَّۃٍ حق بات قبول کرنے سے سرکشی میں ہیں وَّ شِقَاقٍ ○ اور خدا کی مخالفت اور رسول کی عداوت میں کَمْ اَهْلَکْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہم نے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِنْ قَرْنٍ زمانہ والے یعنی اگلی امتیں اپنے تکبر اور عداوت کرنے کی وجہ سے فَنَادَوْا پھر ندا کی اُنھوں نے اور چیخے کہ کوئی ان کی فریاد کو پہونچے وَّلَاتَ اور نہیں ہے وہ وقت حِیْنَ مَنَاصٍ ○ وقت پھرنے کا بھاگ بچنے کی جگہ پر معالم التنزیل میں فرمایا ہے کہ کفار مکہ کی عادت یہ تھی کہ جب لڑائی بڑھتی اور کڑی پڑتی تو مناص مناص پکارتے یعنی بھاگو بھاگو تو حق تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ عذاب آنے کے وقت مناص مناص پکاریں گے اور کہیں بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے وَعَجِبُوْٓا اور تعجب کرتے ہیں کافر اَنْ جَآءَهُمْ یہ کہ آیا اُن کے پاس مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ پیغمبر ڈرانے والا انھی میں سے یعنی بشر اُن کی صورت کا یا اُن کے قبیلہ کا وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ اور کہا کافروں نے کہ هٰذَا یہ ڈرانے والا سٰحِرٌ جادوگر ہے اُن چیزوں میں جو خلاف دکھاتا ہے کَذَّابٌ ○ جھوٹا ہے دعویٰ نبوت میں یا خدا کی طرف قرآن کو اسناد کرنے میں کیا اندھی رائے ہے کہ انوار وحی کو تاریکی سحر سے امتیاز نہیں کرتی اور کیا بصیرت ہے کہ صدق کی شعاعوں کے آثار کو ظلمات کذب سے شناخت نہیں کرتی نظم

گشت طالع آفتابے اینچنیں عالم فروز	دیدۂ خفاش را یک ذرہ در دے نور نے
از شعاع روز روشن روے گیتی مستنیر	تیرگی شب ہنوز از دیدۂ دے دور نے

لکھا ہے کہ حضرت حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان لانے کے بعد اشراف قریش مضطرب ہو کر ابو طالب کے پاس آئے اور بولے کہ اے عبد مناف کے بیٹے تم ہمارے بزرگ اور سردار ہو ہم اس واسطے آئے کہ ہمارا اور اپنے بھتیجے کا فیصلہ کر دو کہ ہماری قوم کے بے عقلوں میں سے ایک ایک کو تمھارا بھتیجا پھسلاتا ہے اور اپنا نکالا ہوا دین اور بنائے ہوئے آئین اُن کے سامنے چمکاتا ہے اور ہمارے گروہ میں ہر وقت پھوٹ ڈالتا ہے اور اب وہ زمانہ قریب ہے کہ اس آگ کے بجھانے کی تدبیر اور تدارک سے ہم عاجز آ جائیں ابو طالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور یہ بات کہی کہ اے محمد تمھاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں اور تم سے اُن کا مدعا یہ ہے کہ یکبارگی انحراف کا طریق نہ اختیار کرو اور اُن کی جو تمنا ہے اُس میں ذرا غور و تامل کرو حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش مجھ سے تم کیا بات چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا دین توڑنے سے تم دست بردار ہو جاؤ اور ہمارے خداؤں کو بُرا کہنا چھوڑ دو کہ ہم بھی نہ تم سے متعرض ہوں نہ تمھارے تابعوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی تم سے ایک بات چاہتا ہوں کہ ایک کلمہ میں میرے ساتھ متفق ہو جاؤ تاکہ ممالک عرب تمھارے مسخر ہو جائیں اور عجم کے بڑے آدمی تمھاری فرمانبرداری کریں اُنھوں نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پس دفعۃً اشراف قریش حضرت کی طرف سے مُنھ پھیر کر باہم کہنے لگے کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ کیا کر دیا محمد نے ہمارے خداؤں کو اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ صلے خدا ایک اِنَّ هٰذَا یقینی یہ خدا کا ایک ہونا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ○ چیز ہے بہت عجیب اس واسطے کہ ہمارے تین سو ساٹھ بت

ایک شہر کہ کا کام نہیں کر سکتے محمدؐ جو ایک خدا کہتے ہیں وہ تمام عالم کا کام کیونکر بنا سکتا ہے وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ اور جلدی چلے گئے قوم کے بڑے آدمی ابو طالب کے گھر میں سے مِنْهُمْ ایک دوسرے سے کہتے تھے اَنِ امْشُوْا یہ کہ چلو وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اپنے خداؤں کو پوجنے پر اِنَّ هٰذَا بیشک یہ مخالفت محمدؐ کی ہمارے ساتھ لَشَیْءٌ یُّرَادُ ایک چیز ہے ارادہ کی ہوئی ہمارے زمانے کے حوادث میں سے اور اُس کے وقوع سے چارہ نہیں ہے یعنی بڑائی اور برتری جو محمدؐ کا مدعا ہے یہ ایک چیز ہے کہ اُسکی خواہش کی جاتی ہے یعنی سب لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ہم بڑے اور عالی رتبہ رہیں مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا نہیں سنا ہے ہم نے یہ جو محمدؐ کہتے ہیں خدا کی وحدانیت فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ پچھلی ملت میں جس پر ہم نے اپنے باپوں کو پایا یا حضرت عیسیٰ کی ملت میں کہ سب ملتوں سے اخیر ہے اس واسطے کہ وہ تین خدا ہونے کے قائل ہیں ایک ہونے کے قائل نہیں ہیں اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ توحید جو محمدؐ کہتے ہیں اِلَّا اخْتِلَاقٌ مگر بنا لینا اپنی طرف سے یعنی جھوٹ خود محمدؐ بنا لیتے ہیں ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کیا اتارا گیا ہے اُس پر قرآن مِنْۢ بَيْنِنَا ہم میں سے یعنی ہمارے گروہ میں سے محمدؐ وحی کے ساتھ کیوں مخصوص ہوں اور بزرگ کیوں محروم رہیں اور اُن کافروں نے یہ بات حسد کی راہ سے کہی یہ نہیں کہ اُنھیں اس بات کا اعتقاد ہو کہ قرآن شریف وحی الٰہی ہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِیْ شَكٍّ شک میں ہیں مِّنْ ذِكْرِیْ میری وحی سے بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ بلکہ نہیں چکھا ہے اُنھوں نے عذاب میرا اور جب عذاب کا مزہ چکھیں گے تو اُن کا شک جاتا رہے گا اور سب جان لیں گے کہ جو کچھ ہمارے رسول نے وحی کے طریق پر ادا کیا سب حق تھا یعنی جب اُن پر عذاب نازل ہوگا تو سب تصدیق کا دم بھریں گے اور اُس وقت تصدیق فائدہ نہ دے گی اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اُن کے پاس ہیں خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کی رحمت کے ایسا رب کہ الْعَزِیْزِ مغلوب نہیں ہوتا الْوَهَّابِ عطا کرنے والا کہ جو چیز عطا فرماتا ہے اُسکے مستحق ہی کو عطا فرماتا ہے یعنی نبوت کی کنجیاں کافروں کے ہاتھ میں اور اُن کے تصرف میں نہیں ہیں کہ اپنے بعض سرداران قریش کو نبوت دیدیں بلکہ یہ ایک عطیہ ہے حق سبحانہ تعالیٰ کی درگاہ سے کہ اپنے فضل و کرم سے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے نظم

چوں زحال مستحقاں آگہی — ہرچہ خواہی ہر کرا خواہی دہی
دیگراں را ایں تصرف کے رواست — اختیار ایں تصرفہا تراست

اَمْ لَهُمْ کیا اُن کے واسطے ہے مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے اور اگر وہ اس ملک کے مالک ہیں فَلْیَرْتَقُوْا تو چاہیے کہ چڑھ جائیں فِی الْاَسْبَابِ سببوں میں کہ اُن کے باعث آسمان پر جاتے ہیں لباب میں ہے کہ اسباب یہ ہیں کہ فرشتے آسمان پر اپنے بازوؤں سے چڑھتے وقت اُن پر سہارا دے کے اڑتے ہیں خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اگر کافروں کو ملک زمین و آسمان میں اختیار و اقتدار ہے تو چاہیے کہ آسمان پر چڑھیں اور عرش پر ٹھہریں اور عالم کے کاموں کی تدبیر میں مشغول ہوں اور جس سے چاہیں وحی پھیر لیں اور جس پر چاہیں وحی بھیجدیں اور یہ بات بڑی ہنسی کی راہ سے ہے جُنْدٌ مَّا وہ ایک لشکر ہیں اور کیا لشکر هُنَالِكَ اُس جگہ یہ اشارہ ہے اُن کے کواڑوں کی طرف جو روز بدر میں یعنی وہاں ایک لشکر مَّهْزُوْمٌ شکست دیا ہوا ہے مِّنَ الْاَحْزَابِ گروہوں میں سے جو لشکر کشی کرکے رسولوں کے ساتھ لڑتے تھے قرآن کے اعجاز کی دلیلوں میں سے ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے مکہ میں اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ قریش کا لشکر عنقریب قتل کیا جائے گا اور شکست کھائے گا اور ایسا ہی ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کی وَّعَادٌ اور قوم عاد ہود علیہ السلام کی وَّفِرْعَوْنُ اور فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی ایسا فرعون کہ ذُو الْاَوْتَادِ میخوں والا تھا اس سے ملک ثابت اور برقرار مراد ہے خدا نے اُس ملک کو خیمہ سے

تشبیہ دی کہ خیمہ رسیّوں اور میخوں کے سبب سے مضبوطی پاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ چار میخ مراد ہیں کہ مومنوں پر چومیخا کرکے سختی کرتا تھا وَ ثَمُوْدُ اور تکذیب کی ثمود نے صالح علیہ السلام کی لکھا ہے کہ ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب دوسری بار دعوت اسلام کرتے وقت کی اس واسطے کہ پہلی بار جب صالح علیہ السلام نے دعوت اسلام کی تو سب تشریف لائے تھے جب اُنھوں نے وفات فرمائی تو لوگ مرتد ہو گئے حق تعالیٰ نے پھر حضرت صالح کو زندہ کرکے اُن پر رسول کیا اس مرتبہ قوم نے اُن کو نہیں پہچانا اور معجزہ طلب کیا اور اونٹنی پیدا ہونے کا معجزہ واقع ہوا تو بعضے ایمان لائے اور بعض نے تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچیں کاٹنے کے سبب سے سب ہلاک ہوئے وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی تکذیب کی وَاَصْحٰبُ لْئَیْکَةِ ط اور جنگل والوں نے شعیب علیہ السلام کی اُولٰٓئِکَ الْاَحْزَابُ ○ وہ لوگ ہیں لشکر تکذیب کرنیوالوں کا اور کفار قریش کا گروہ شکست کھایا ہوا بھی اُنھی میں سے ہوگا اِنْ کُلٌّ نہ تھا کوئی بھی ان میں سے اِلَّا کَذَّبَ الرُّسُلَ مگر یہ کہ تکذیب کی اُس نے فرشتوں کی فَحَقَّ عِقَابِ ع ○ تو حق ہوا میرا عقاب اُن پر اور نازل ہوا میرا عذاب اُن پر وَمَا یَنْظُرُ اور نہیں دیکھتے اور انتظار نہیں کھینچتے ہیں هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ تمھاری قوم میں سے اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک سخت آواز کی کہ وہ پہلا نفخہ ہے اور اُسی کے ساتھ مرجائیں گے مَّا لَهَا نہیں ہے اُس آواز سخت کو مِنْ فَوَاقٍ ○ کچھ پھرنا یعنی کوئی اُس کو رد نہ کرسکے گا وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا معاندان قریش نے جیسے نضر بن حارث اور اُس کے مثل اور کافروں نے کہ اے ہمارے رب عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا جلدی دے ہمارا حصہ اُس عذاب میں سے جس سے ہم کو محمد دھمکاتے ہیں یا جلدی دے ہم کو ہمارا نامہ اعمال کہ اُس میں ہم دیکھیں قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ○ قبل روز حساب کے یہ جلدی مسخرے پن کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو رنج ہوتا تھا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اِصْبِرْ صبر کر عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اُس بات پر جو وہ کہتے ہیں اور یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہے وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ اور یاد کر ہمارے بندے داؤد ذَا الْاَیْدِ ج صاحب قوت کو کہ وہ قوت یا لڑائی میں تھی یا ملک داری میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ عبادت میں اس واسطے کہ آدھی رات فقط عبادت میں بسر کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن نہیں اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○ بیشک وہ پھرا ہوا تھا ہماری طرف اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ یقینی ہم نے مسخر کر دیا پہاڑوں کو داؤد کا کہ جہاں داؤد علیہ السلام چاہتے پہاڑ وہاں چلے جاتے مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ اُسکے ساتھ تسبیح کرتے تھے بِالْعَشِیِّ رات کو وَالْاِشْرَاقِ ○ اور آفتاب نکلتے وقت صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ پہاڑوں اور پتھروں کی تسبیح اگرچہ عاقلوں پر پوشیدہ ہے مگر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے اور کنکریوں کی تسبیح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں خدا کی قدرت پر ایک گواہ ہے اولیا اللہ میں سے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مینھ کی بوندوں کی طرح پانی اُس میں سے ٹپکتا ہے ایک ساعت وہاں توقف کرکے غور سے اُس کو دیکھا تو پتھر اُن ولی سے باتیں کرنے لگا کہ اے اللہ کے ولی کئی برس ہوئے کہ اللہ نے مجھ کو پیدا کیا اور اُس کی سیاست سے خوف سے میں حسرت کے آنسو بہاتا ہوں اُس خدا کے ولی نے مناجات کی کہ اے اللہ اس پتھر کو بیخوف کر دے اُنکی دعا قبول ہوئی اور امان کی خوشخبری اُس پتھر کو پہونچی پھر ایک مدت کے بعد وہ ولی اُس مقام پر پہونچے اور پھر اس پتھر کو دیکھا کہ پہلی بار سے زیادہ آنسو بہاتا ہے پوچھا کہ اے پتھر جب کہ تو بیخوف ہو چکا تو اب یہ رونا کس واسطے ہے اُس نے جواب دیا کہ پہلے مجھ سے قطرے جو ٹپکتے تھے خوف عذاب کے سبب سے تھے اور اب جو میں روتا ہوں تو یہ رونا امن کی خوشی سے ہے ہمیں اس درگاہ میں رونے کے سوا کچھ کام نہیں ہے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے بیت

شعر

سر گریہ داریم دور و دراز | ندانم ز حسرت بود یا ز ناز
از سنگ گریہ بیں و مگو کاں ترشح ست | وز کوہ نالہ داں و مپندار کاں صدا ست

وَالطَّيْرَ اور مسخر کر دیا ہم نے داؤد کا پرندوں کو مَحْشُوْرَةً ط جمع کیے گئے اُنکے پاس اور صف باندھے ہوئے اُنکے سر پر كُلٌّ لَّهٗ ہر ایک پہاڑوں اور پرندوں میں سے داؤد علیہ السلام کے اَوَّابٌ ○ مطیع تھے یا پھیرنے والے اپنی آوازیں اُنکے ساتھ تسبیح کرکے وَشَدَدْنَا اور مضبوط کر دی ہم نے مُلْكَهٗ اُسکی بادشاہی مظلوموں کی دعا کے سبب سے یا نصیحت کرنے والے وزیروں کے باعث سے یا رعیت پر سے ظالموں کے ہاتھ کو کوتاہ کرنے سے یا دشمنوں کے دلوں میں اُنکا رعب ڈال کر یا زرہ اور لڑائی کے ہتھیار بنانے سے یا لشکر کی کثرت کے باعث یا پاسبانوں کی کثرت کے سبب سے اس واسطے کہ ہر شب چھتیس ہزار مرد اُنکے گھر کی نگہبانی رکھتے تھے امام ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بادشاہی کا استحکام اس سبب سے تھا کہ حق تعالیٰ نے آسمان سے ایک زنجیر لٹکائی وہ زنجیر حضرت داؤد کے محکمہ پر ٹھہری متخاصمین میں سے جو کوئی حق پر ہوتا اُسی کا ہاتھ زنجیر تک پہونچتا اور فریق ثانی کا ہاتھ نہ پہونچتا وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ اور دی ہم نے داؤد کو حکمت یعنی تمام علم اور کمال عمل وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور بات پاکیزہ کہ مخاطب اپنا مقصود بے شبہے کے دریافت کر لیتا یا بات اوسط درجے کی مطلب کو گھیرے ہوئے اور فضول ذرا بھی نہیں تقریر نہ بہت درازنہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فصل الخطاب کی یہ تفسیر کی ہے کہ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اور حقیقت میں کتنے ہی متخاصم ہوں سب کا کلام اس حکم سے منقطع ہو جاتا ہے جاننا چاہیئے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ میں اور اوریا کی عورت کے ساتھ آپکے نکاح کرنے میں بہت اختلاف ہے بعضے مفسروں نے یہ قصہ اس طرح بیان کیا ہے کہ شرع اور عقل اُسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے جو کچھ صحت کے قریب معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اوریا نے ایک عورت کے ساتھ اپنے نکاح کا پیام دیا اور قریب تھا کہ اُس کا نکاح اُس عورت کے ساتھ ہو جائے عورت کے ولیوں کو اُس کے ساتھ کچھ خرخشہ پڑا تھا اُنھوں نے اُس عورت کو اوریا کے ساتھ نکاح نہ کرنے دیا اور حضرت داؤد نے اپنے ساتھ نکاح کا پیام دیا اور حضرت داؤد کی ننانوے بیبیاں تھیں آپ نے اُس کی بھی خواہش کی زاد المسیر میں ہے کہ عتاب الٰہی حضرت داؤدؑ پر اس وجہ سے ہوا کہ اوریا کے پیام دینے کے بعد حضرت داؤد نے پیام دیا اور قرآن میں اُن کا حال اس طرح پر ہے کہ وَهَلْ اَتٰىكَ اور کیا آئی تیرے پاس اے ہمارے حبیب نَبَؤُا الْخَصْمِ م خبر اُن دو گروہ کی جنھوں نے جھگڑا کیا اور تبیان میں ہے کہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام دو متخاصمین کی صورت پر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک کے ساتھ فرشتوں کا ایک ایک گروہ تھا اور حضرت داؤد نے دن تقسیم کر دیے تھے ایک دن عبادت کرتے ایک دن فیصلہ ایک دن وعظ کہتے ایک دن اپنے خاص کاموں میں مشغول ہوتے عبادت کے دن بالاخانہ پر جاتے اور پاسبان اُس کے گرداگرد کھڑے ہو کر لوگوں کو اوپر جانے سے منع کرتے اُس دن فرشتے آدمی کی صورت پکڑ کر حضرت داؤد کے گھر میں آئے اور اُن کے عبادت خانہ پر چڑھ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ○ لاعب یاد کر جب چڑھ گئے اُسکے بالاخانہ پر اِذْ دَخَلُوْا جب اندر آئے عَلٰى دَاوٗدَ داؤدؑ کے سامنے اور حضرت داؤد نے اُنھیں دیکھا فَفَزِعَ تو ڈرے مِنْهُمْ اُن سے اس واسطے کہ وہ بے اجازت اوپر چلے گئے تھے قَالُوْا لَا تَخَفْ ج بولے فرشتے کہ نہ ڈرو اے داؤد خَصْمٰنِ ہم دو گروہ ہیں جھگڑنے والے ایک دوسرے کے ساتھ بَغٰى بَعْضُنَا ظلم کیا بعض نے ہم میں سے عَلٰى بَعْضٍ بعض پر فَاحْكُمْ بَيْنَنَا پس حکم کر درمیان ہمارے بِالْحَقِّ حق وَلَا تُشْطِطْ اور ظلم نہ کر اپنے حکم میں وَاهْدِنَا اور ہدایت کر ہمیں اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ○ میانہ اور سیدھی راہ کی طرف کہ وہ عدل اور راستی ہے داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ جھگڑا بیان کرو ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرکے حضرت داؤد سے کہا کہ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ قف بیشک یہ میرا بھائی ہے دین اور محبت کی راہ سے لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً اُس کی ننانوے بھیڑیاں ہیں وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف اور میری ایک ہی بھیڑی ہے فقط فَقَالَ تو اس نے مجھ سے کہا کہ اَكْفِلْنِيْهَا اُسے میرا حصہ اور ملک کر دے

وقف لازم

وَعَزَّنِيْ اور غلبہ کیا اس نے مجھ پر فِي الْخِطَابِ ۝ بات کرنے میں اور مجھے اس امر میں عذر کرنے کی بھی مہلت نہ دی قَالَ کہا داؤد علیہ السلام
نے کہ اگر یہ کیفیت واقعی ہے تو لَقَدْ ظَلَمَكَ قسم خدا کی کہ اس نے ظلم کیا تجھ پر بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ تیری بھیڑی مانگنے اور اُسے ملانے کے
سبب اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ اپنی بھیڑوں میں وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ الْخُلَطَآءِ شریکوں میں سے جو مال آپس میں خلط
کرتے ہیں لَيَبْغِيْ البتہ ظلم کرتے ہیں بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعض اُنکے بعض پر اور اپنے حق سے زیادہ مانگتے ہیں اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے کام اچھے وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ اور تھوڑے ہیں یہ لوگ
شریکوں میں جب حضرت داؤدؑ نے یہ بات کہی تو وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور نظر سے غائب ہو گئے پس داؤد علیہ السلام سوچ میں پڑ گئے وَظَنَّ دَاوٗدُ
اور گمان کیا داؤدؑ نے اَنَّمَا فَتَنّٰهُ یہ کہ ہم نے آزمایا اُسے اس فیصلہ میں تا کہ وہ متنبہ ہو جائے فَاسْتَغْفَرَ تو مغفرت مانگی اُس نے رَبَّهٗ اپنے رب
سے وَخَرَّ رَاكِعًا اور منھ کے بل گر پڑا اس حال میں کہ سجدہ کرنے والا تھا وَّاَنَابَ ۝ اور پھرا خدا کی طرف یہ سجدہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

سجدۃ عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ

کے نزدیک سجدۂ عزیمت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرنا چاہیئے نماز اور غیر نماز میں اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالے کے نزدیک عزیمتوں
میں سے نہیں ہے اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس سجدہ میں دو روایتیں ہیں اور امام اعظم کے قول پر یہ دسواں سجدہ ہے اور فتوحات مکیہ
میں اسے سجدۂ انابت کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سجدہ شکر کا بھی کہا جاتا ہے اس واسطے کہ داؤد علیہ السلام نے خدا کی جناب میں یہ شکر کا
سجدہ کیا فَغَفَرْنَا لَهٗ تو بخشدی ہم نے داؤد علیہ السلام کو ذٰلِكَ ؕ وہ چیز جس کی بخشش اُس نے اُس روز چاہی تھی وَاِنَّ لَهٗ
اور بیشک اُسکے واسطے عِنْدَنَا لَزُلْفٰى ہمارے پاس نزدیکی ہے مغفرت کے بعد وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ اور اچھی بازگشت جنت میں اور
کہا ہم نے اُس کو کہ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ اے داؤد بیشک کر دیا ہے ہم نے تجھ کو خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ خلیفہ زمین میں یعنی خلافت
کا رتبہ ہم نے تجھ کو عطا کیا یا جو انبیا علیہم السلام تجھ سے قبل تھے اُن کا خلیفہ ہم نے تجھے کیا فَاحْكُمْ پس حکم کر تو بَيْنَ النَّاسِ لوگوں کے
درمیان بِالْحَقِّ سچائی کے ساتھ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى اور پیروی نہ کر خواہش نفس اور اُس کی آرزوؤں کی فَيُضِلَّكَ کہ گمراہ کر دے
خواہش تجھ کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ خدا کی راہ سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہیں عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
خدا کی راہ سے یعنی اُن دلیلوں سے جو خدا نے راہ حق پر نصب کی ہیں لَهُمْ اُنکے واسطے ہے عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت بِمَا نَسُوْا
بسبب اس کے کہ بھول گئے ہیں يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ع روز شمار کو اور اُس دن کے واسطے کچھ وقت انھوں نے نہیں صرف کیا فوائد السلوک

ع ۲ / ۱۲

میں ہے کہ دیکھ بادشاہی کیا سخت کام ہے اور شہریاری کیا بھاری بوجھ ہے کہ حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام باوصف کمال
درجۂ نبوت اور جلال مرتبۂ رسالت کے ایسے حکم سے مامور اور ایسے خطاب کے ساتھ مخاطب ہوئے کہ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ یعنی لوگوں
میں حکم کر عدل و انصاف کے ساتھ اور قدم راہِ حق پر رکھ طریق باطل پر نہیں اور اپنے نفس کی خواہش کی پیروی اختیار نہ کر کہ تجھے ہماری مرضیوں
کی راہوں سے گمراہ کر دے اور سلسلۃ الذہب میں ہے کہ نظم

نص قرآں شنو کہ حق فرمود	در مقام خطاب با داؤد
کہ ترا زاں خلیفگی دادیم	سوئے خلقِ جہاں فرستادیم
تا نہی ملک را ز عدل اساس	حکم رانی بعدل بین الناس
ہر کہ دانی ز عدل مستور است	از مقام خلیفگی دور است

آنکہ گیرد دستم زدیو سبق　　عقل چوں خواندش خلیفۂ حق

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے اُسے بَاطِلًا ؕ پیدا کرنا باطل یعنی ہم نے اُن کو عبث نہیں پیدا کیا بلکہ اس واسطے کہ اُس سے دلیل پکڑیں ہماری قدرت کامل و حکمت شامل پر ذٰلِكَ یہ بات کہ چیزوں کا پیدا کرنا بے کسی حکمت کے ہوتا ہے یہ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج گمان ہے ان لوگوں کا جو کافر ہوئے اور خلقت کے بھید کو نہیں پہونچے فَوَيْلٌ پس وائے لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُن لوگوں پر جو نہ ایمان لائے اور دین حق نہ قبول کیا اور ایسا گمان رکھا اُن پر وائے ہے مِنَ النَّارِ ؕ آتش دوزخ سے لکھا ہے کہ کفار قریش نے مومنوں سے کہا کہ ہم کو آخرت میں تمھارے برابر یا تم سے زیادہ عطیہ دیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمْ ایسا نہیں ہے نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کیا کرتے ہیں ہم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے انھوں نے اچھے جزا اور عطا میں كَالْمُفْسِدِيْنَ مانند تباہکاروں کے فِي الْاَرْضِ ز زمین میں یعنی کافروں کے اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ کیا کرتے ہیں ہم پرہیز گاروں کو كَالْفُجَّارِ ۝ مانند بدکاروں اور نابکاروں کے یعنی ہم نہیں کرتے ہیں كِتٰبٌ یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن اَنْزَلْنٰهُ نازل کیا ہم نے اُسے اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ تیری طرف برکت دیا ہوا اور بڑی خیر والا لِّيَدَّبَّرُوْا تاکہ سوچ کریں اٰيٰتِهٖ اُس کی آیتوں میں اور فکر کریں اُس کے معانی اور حقایق میں وَلِيَتَذَكَّرَ اور تاکہ نصیحت مانیں اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ صاف عقل والے وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ اور عطا کیا ہم نے داؤد کو سُلَيْمٰنَ ؕ یعنی فرزند کہ وہ سلیمان علیہ السلام ہیں نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اچھا بندہ تھا سلیمانؑ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ہر حال میں لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے دمشق اور نصیبین کے کافروں سے قتال کیا اور ہزار گھوڑے اُن سے لیے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ نے عمالقہ سے قتال کیا تھا اور ہزار گھوڑے لیے تھے وہ حضرت سلیمانؑ کو میراث پہونچے معالم میں ہے کہ دریائی گھوڑے تھے اور وہ پر رکھتے تھے دیو دریا میں سے سلیمان علیہ السلام کے واسطے لائے تھے بہر تقدیر حضرت سلیمانؑ نے چاہا کہ اُن کا تماشا دیکھیں تو نماز عصر کے بعد وہ گھوڑے پیش کیے گئے حضرت سلیمانؑ جو اُن کو دیکھنے میں مشغول ہوئے تو اخیر دن میں جو ورد وظیفہ مقرر تھا وہ ناغہ ہوگیا بس آپ نے سب گھوڑے قربانی کر ڈالے جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ اور یاد کر جب پیش کیے گئے سلیمانؑ پر بِالْعَشِيِّ اخیر دن میں الصّٰفِنٰتُ گھوڑے کھڑے تین پاؤں اور چوتھے پاؤں کے سم کے کنارے پر اور اس طرح کھڑا ہونا گھوڑے میں صفت پسندیدہ ہے الْجِيَادُ ۝ لا گھوڑے تیز چلنے والے اور حضرت سلیمان اُنھیں دیکھنے میں مشغول تھے یہاں تک کہ اُن کا ورد ناغہ ہوگیا فَقَالَ تو کہا سلیمانؑ نے کہ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ بیشک میں نے اختیار کی حُبَّ الْخَيْرِ محبت بہت مال کی یعنی دریائی گھوڑوں کی کہ باز رہا میں عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ج اپنے رب کی یاد سے یعنی اُس ورد سے جو شام کے قریب میں نے مقرر کیا تھا حَتّٰى تَوَارَتْ اُس وقت کہ چھپ گیا آفتاب بِالْحِجَابِ ۝ قف پردہ میں رات کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حجاب ایک پہاڑ ہے تمام کرۂ زمین کو گھیرے ہوئے رُدُّوْهَا پھیر و گھوڑے عَلَيَّ ؕ میری طرف جب لوگوں نے پھیرے فَطَفِقَ تو کھڑے ہوئے سلیمانؑ اور تلوار دگرتے تھے مَسْحًا رگڑنا بِالسُّوْقِ ساقوں پر گھوڑوں کی یعنی کوچیں کاٹتے تھے وَالْاَعْنَاقِ ۝ اور اُن کی گردنوں پر یعنی گھوڑوں کے سر کاٹتے تھے اُس زمانے میں گھوڑے کا گوشت حلال تھا اور گھوڑے خدا کی راہ میں قربانی کے واسطے ذبح کرتے تھے اور بعضے عالم اس بات پر ہیں کہ ذکر سے عصر کی نماز مُراد ہے کہ حضرت سلیمانؑ سے قضا ہوگئی تھی گھوڑے دیکھنے کے سبب سے اور آفتاب غروب ہوگیا تھا پس حضرت سلیمانؑ نے اذن خدا سے اُن فرشتوں کو حکم دیا جو آفتاب پر معین ہیں کہ رُدُّوْهَا عَلَيَّ کہ پھیر و آفتاب کو میرے واسطے حق تعالےٰ نے حکم فرمایا فرشتوں نے آفتاب کو پھیر دیا

یہانتک کہ آفتاب اُس مقام پر آیا جہاں عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور حضرت سلیمانؑ نے نماز ادا کرلی اور وہ جو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے ڈوبا ہوا آفتاب پھر اُلٹا نکلا اور عصر کی نماز کا وقت جہاں ہوتا ہے اُس جگہ پھر آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر غروب ہوا محدثوں میں مشہور ہے اور یہ معجزہ مقام خیبر میں واقع ہوا تھا امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح آثار میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں اور احمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اہل علم کو لائق نہیں ہے کہ یہ حدیث حفظ کرنے سے غفلت کرے اس واسطے یہ علامت نبوت ہے نظم

گہ دعوتش گرفتہ گریبان آفتاب — بالاکشیدہ از چہ مغرب بر آسمان

گہ قرص بدر را بسرہ کرد خوان چرخ — دستش دو نیم کردہ بیک ضربت بناں

لکھا ہے کہ حضرت واہب العطایا نے سلیمان علیہ السلام کو ایک فرزند عطا فرمایا جنوں کے ایک گروہ کو یہ خوف ہوا کہ وہ فرزند بھی اپنے والد ماجد کی طرح ہمیں مطیع اور مسخر کرے گا اس خوف سے سب جنوں نے جمع ہو کر اُس فرزند کو قتل کر ڈالنے پر اتفاق کیا حضرت سلیمانؑ کو یہ خبر ہوئی آپ نے وہ فرزند ابر کو سپرد کر دیا کہ اُس کی رضاعت اور پرورش میں مستعد رہے اور جنوں کے شر سے بیخوف ہو جائے قضائے الٰہی سے وہ فرزند مر گیا اور اُسے موا ہوا حضرت سلیمان کے تخت پر ڈال دیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے خبر دی کہ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ اور بے شک و شبہ ہم نے آزمایا اور امتحان میں ڈال دیا سلیمان کو وَاَلْقَيْنَا اور ڈالا ہم نے عَلٰى كُرْسِيِّهٖ اُسکے تخت پر اسکے بیٹے کو جَسَدًا جسد بے روح سلیمان علیہ السلام نے وہ جو کیا تھا اُس سے نادم ہوئے کہ بیٹے کو ابر کے سپرد کیا اور خدا پر توکل نہ کیا اس بات پر پشیمان ہوئے ثُمَّ اَنَابَ ۝ پھر پھر خدا کی طرف اور اہل عالم پر ظاہر ہو گیا کہ خدا ہی پر توکل کرنا چاہیئے لباب میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان بیمار ہوئے اس قدر کہ کمال ضعف کی وجہ سے اُنکا جسم بے رُوح معلوم ہوتا تھا مگر اُن کو تخت پر بٹھاتے تھے تاکہ اُمور سلطنت میں خلل نہ پڑے پھر پھرے صحت کی طرف یعنی اچھے ہو گئے اور مشہور یہ بات ہے کہ ترک ادب کی وجہ سے اُن کی مملکت کی انگوٹھی صخرہ جنّی کے ہاتھ لگی وہ چالیس دن تخت سلطنت پر بیٹھا پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ آئی اور حضرت سلیمانؑ سلطنت کی طرف پھرے اور دعا میں مشغول ہوئے قَالَ کہا سلیمانؑ نے کہ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اے میرے رب بخشدے مجھے اس چیز میں جو مجھ سے صادر ہوئی وَهَبْ لِيْ اور عطا کر مجھے مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ بادشاہی کہ نہ لائق ہو لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ج کسی کے واسطے میرے بعد تاکہ ایسی بادشاہی میرا ہی معجزہ ہو یا کوئی مجھ سے نہ لے سکے جیسے صخرہ جنّی نے لے لی تھی تجرید میں فرمایا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ کوئی دوسرا اس کے طلب کی ہوس نہ کرے اور بلا اور فتنہ میں نہ پڑے اس واسطے کہ بے قوت نبوت اتنی بڑی سلطنت میں فتنہ سے کوئی بے خوف نہیں ہو سکتا اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ یقینی تو عطا فرمانے والا ہے اور جو کچھ جس کسی کو تو چاہے عطا فرمائے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ نے الہام الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ جناب سلطان الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلطنت دنیا کی طرف التفات نہ ہوگا اس جہت سے اس دعا کی جرأت کی کہ اُن کی ہمت عالی کے سامنے دنیا و ما فیہا پر پشہ کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی بیت

عارفاں ہرچہ ثباتے و بقائے نکند — گر ہمہ ملک جہاں ست بہیچش نخرند

اسی جہت سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کا مطلب اور مقصود اس دعا میں یہ تھا کہ یا الٰہی مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ بالفعل اُس کا ظہور کسی کے لائق نہ ہو اس واسطے کہ بالقوۃ حضرت سلطان الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کو وہ سلطنت حاصل تھی صحیحین میں وارد ہے کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگاہ جن میں سے ایک عفریت میرے پاس آیا تاکہ نماز مجھ پر قطع کردے حق تعالے نے مجھے قوت عطا فرمائی اور یہ
بات ممکن کردی کہ میں نے اُسے گرفتار کیا اور چاہا کہ مسجد کے کسی ستون میں اُسے باندھ دوں کہ تم اُسے دیکھو پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد
آئی کہ رَبِّ ہَبۡ لِیۡ مُلۡکًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ تو اُس کو میں نے رہا کردیا تو وہ بے بہرہ اور نا امید پھرا فَسَخَّرۡنَا پھر مسخر کردی ہم نے
لَہُ الرِّیۡحَ سلیمانؑ کے واسطے ہوا کہ اُس کی فرمانبرداری کرے تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖ چلے اُسکے حکم سے رُخَآءً نرم اور اچھی حَیۡثُ اَصَابَ
جہاں کہیں کہ قصد کیا ہو وَالشَّیٰطِیۡنَ اور مسخر کردیے ہم نے سلیمان کے واسطے شیطان کُلَّ بَنَّآءٍ ہر ایک بنا کرنے والا خشکی میں
تاکہ اُس کے واسطے عمارتیں بنائیں وَّغَوَّاصٍ ۙ اور غوطہ لگانے والا دریا میں تاکہ اُس کے واسطے جواہر نکالے وَّاٰخَرِیۡنَ اور
مسخر کردیے ہم نے سلیمان کے واسطے اور جن مُقَرَّنِیۡنَ باہم بندھے ہوئے فِی الۡاَصۡفَادِ ○ زنجیروں میں شیطانوں میں سے جو
کاریگر تھے وہ حضرت سلیمانؑ کے واسطے کام کرتے اور جو سرکش اور متمرد تھے وہ قید کردیے جاتے تاکہ کسی کو ضرر نہ پہونچائیں پھر ہم نے سلیمانؑ سے
کہا کہ ہٰذَا ایسی بادشاہی جو ہم نے تم کو دی عَطَآؤُنَا عطا ہماری ہے فَامۡنُنۡ پس احسان کر جس پر چاہ اور اُسے اس عطیہ میں محظوظ
کردے اَوۡ اَمۡسِکۡ یا روک رکھ اپنی عطا جس سے تو چاہے بِغَیۡرِ حِسَابٍ ○ بیحساب احسان کرنا اور روک رکھنا یعنی اس عطا میں تصرف
کرنا تمہارے چاہنے پر موقوف ہے اور اُس کا حساب تم سے نہ ہوگا وَاِنَّ لَہٗ اور بیشک سلیمان کے واسطے عِنۡدَنَا ہمارے نزدیک لَزُلۡفٰی
البتہ قربت ہے اُن کی اطاعت قبول ہونے کے سبب یا آخرت میں حضرت سلیمانؑ درگاہ صمدیت کے مقربوں میں سے ہوں گے باوصف اسکے
کہ دنیا میں بڑی سلطنت انھیں حاصل تھی وَحُسۡنَ مَاٰبٍ ○ اور ان کے واسطے ہے خوبی بازگشت کی یعنی جنت میں درجات ہیں اُن
کے واسطے وَاذۡکُرۡ عَبۡدَنَاۤ اَیُّوۡبَ ۘ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو اِذۡ نَادٰی جب پکارا اُس نے رَبَّہٗۤ اپنے رب کو اس طرح کہ اَنِّیۡ
یقینی مجھے مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ بِنُصۡبٍ مس کرتا ہے مجھے شیطان یعنی شیطان پہونچاتا ہے مجھے رنج وَّعَذَابٍ ؕ اور دکھ اور
وہ اس طرح ہے کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ملامت اور شماتت کی اور کہا کہ ایوب تم نے کیا کیا کہ حق تعالے نے اپنی نعمتوں کے
فائدے تم سے پھیر لیے اور دکھ کے شدائد تم پر مسلط کردیے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُن کے تابعوں کو وسوسہ ڈالتا یہانتک کہ تابعوں نے انھیں
اپنے گھروں سے نکال دیا اس ڈر کے مارے کہ اُن کی بیماری ہمیں نہ ہوجائے اور حضرت ایوب کی تھوڑی سی حکایت سورۂ انبیا میں مذکور ہوچکی
ہے غرضکہ حق تعالیٰ نے حضرت ایوب کی دعا قبول فرمائی اور حضرت جبرئیلؑ کو اُن کے پاس بھیجا تو حضرت جبرئیلؑ نے آکر کہا کہ اے ایوب
اُرۡکُضۡ بِرِجۡلِکَ ۚ مار اپنا پاؤں زمین پر حضرت ایوبؑ نے حضرت جبرئیلؑ کے کہنے کے موافق پاؤں زمین پر مارا اور پانی کے دو
چشمے اُن کے قدم کے نیچے سے جوش مارنے لگے ایک گرم ایک سرد اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہٰذَا مُغۡتَسَلٌۢ یہ چشمہ گرم پانی کا غسل کرنے
کی جگہ ہے یا ایسا پانی ہے کہ جس سے غسل کرتے ہیں اور یہ دوسرا چشمہ بَارِدٌ ٹھنڈا ہے وَّشَرَابٌ ○ اور پینے کا تو ایوب علیہ السلام
نے اُس گرم پانی کے چشمہ میں غسل کیا اور اُن کی سب ظاہری بیماریاں مٹ گئیں پھر ٹھنڈے چشمہ میں سے پانی پیا امراض باطنی بالکل زائل
ہوگئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ چشمہ ایک ہی تھا پینے کے وقت اُس کا پانی ٹھنڈا ہوتا اور غسل کے وقت گرم وَوَہَبۡنَا لَہٗۤ اور عطا کیے ہم نے
اُسے اَہۡلَہٗ اُسکے لوگ یعنی اُس کے فرزندوں کو ہم نے پھر زندہ کردیا وَمِثۡلَہُمۡ مَّعَہُمۡ اور مثل اُن کے اُن کے ساتھ تو پہلے
جتنی اولاد تھی اب اُس کی دونی ہوگئی رَحۡمَۃً مِّنَّا رحمت کے واسطے کہ ہماری طرف سے پہونچی وَذِکۡرٰی اور نصیحت پکڑنے کو
لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ ○ عقل والوں کے واسطے تاکہ بلاؤں میں راحت اور فرحت کا انتظار کھینچیں اور خدا سے پناہ مانگیں

ع ۳
وقف لازم

اس واسطے کہ خدا کی رحمت نے کشایش کو صبر کے ساتھ باندھ دیا ہے فَاِنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ نظم

کلید صبر کسے راکہ باشد اندر دست ۔ ہر آئینہ در گنج مراد بکشاید

بشام تیرۂ محنت بساز و صبر نمائے ۔ کہ دم بدم سحر از پردہ روی نماید

لکھا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے زمانۂ مرض میں اُن کی بی بی رحیمہ نام کسی کام کو گئی تھیں وہاں انھیں دیر ہوگئی تو حضرت ایوبؑ نے قسم کھائی کہ اُن کو سو لکڑیاں ماروں گا جب اُنھیں صحت ہوئی اور تندرستی اور جوانی کی حالت پر پھر آئے تو چاہا کہ اپنی قسم پوری کریں تو حکم پہونچا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ اور لے اپنے ہاتھ میں ضِغْثًا اذخر کی شاخوں کا مٹھا یا خشک تنکے کہ سو ہوں فَاضْرِبْ بِّهٖ پھر مار اپنی بی بی کو اُس مٹھے سے وَلَا تَحْنَثْ ط اور اپنی قسم میں حانث نہ ہو یعنی قسم نہ توڑو اور جھوٹے نہ ہو جاؤ اِنَّا وَجَدْنٰهُ بیشک ہم نے پایا ایوبؑ کو صَابِرًا ط صبر کرنے والا اُس بلا پر جو اُن کی ذات اور مال اور اولاد کو پہونچی نِعْمَ الْعَبْدُ ط خوب بندہ ہے ایوبؑ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ○ تحقیق کہ وہ رجوع کرنے والا ہے ہماری درگاہ کی طرف پورا پورا وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اور یاد کر ہمارے بندوں اِبْرٰهِيْمَ ابراہیم کو وَاِسْحٰقَ اور اس کے بیٹے اسحاق کو وَيَعْقُوْبَ اور اُس کے پوتے یعقوب علیہ السلام اُولِی الْاَيْدِیْ ہاتھوں والوں وَالْاَبْصَارِ ○ اور نگاہ والوں کو اس سے بزرگ عمل اور نفع دینے والے علم مراد ہیں ہاتھ سے عمل یعنی کام کو تعبیر فرمایا اس واسطے کہ اکثر کام ہاتھ سے ہوتے ہیں اور آنکھ سے معرفتوں کو اس واسطے کہ معرفتوں کے مبادی میں سے بہت قوی مبدا آنکھ یعنی نگاہ ہے یا ہاتھوں سے طاعت میں قوت مراد ہے اور ابصار سے دین میں بصیرت مقصود ہے اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بیشک ہم نے خالص کر دیا ہم نے اُنکو بِخَالِصَةٍ خصلتوں کے ساتھ جو پاک ہیں عیبوں کے شائبوں سے یا نعمتوں کے ساتھ جو خالص ہیں سلب و رزوال کے لوث سے کہ وہ ذِكْرَى الدَّارِ ج یاد کرنا ہے دار آخرت کا اس واسطے کہ انبیا علیہم السلام کی نظر حضرت کبریا کے دیدار ہی حاصل ہونے پر پڑتی ہے اور وہ آخرت میں میسر ہوگا وَاِنَّهُمْ اور تحقیق کہ یہ پیغمبر لوگ عِنْدَنَا ہمارے نزدیک لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ط البتہ برگزیدہ اور نیک لوگوں میں سے ہیں وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر اسماعیل ذبیح وَالْيَسَعَ اور الیسع بن اخطوب کو کہ حضرت الیاس کے خلیفہ تھے اور آخر کو خلعت پیغمبری پایا اور پیغمبر ہوئے وَذَا الْكِفْلِ ط اور ذوالکفل کو کہ بشیر بن الیف تھا اور سو پیغمبر جو قتل سے بھاگتے تھے ان کا کفیل ہوا تبیان میں ہے کہ وہ فرزند ایوب ہیں اور اپنے باپ کے بعد ایک قوم کی طرف مبعوث ہوئے کہ وہ ملک شام میں تھی اور حق تعالے نے ان کا نام ذوالکفل رکھ دیا اور بعضے انھیں وہی الیسع جانتے ہیں کہ حضرت الیاس کی طرف سے دین کے کام پر قایم ہونے کے متکفل ہوئے اور اس تقدیر پر ذوالکفل کا عطف موصوف پر صفت کے عطف کے قبیل سے ہے وَكُلٌّ اور یہ سب انبیا جن کے نام لیے گئے تھے مِّنَ الْاَخْيَارِ ○ نیکوں اور برگزیدہ لوگوں میں سے تھے هٰذَا یہ انبیا علیہم السلام کی خبر ذِكْرٌ ط سبب ذکر اور نصیحت ہے تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھاری قوم کو وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق کہ پرہیزگاروں کے واسطے لَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ البتہ اچھی پھرنے کی جگہ ہے اور اُنکے پھرنے کی جگہ جَنّٰتِ عَدْنٍ باغ ہیں قیام کرنے کے مُّفَتَّحَةً کھولے گئے لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ○ ج اُن کے واسطے دروازے اُن باغوں کے مُتَّكِـِٕيْنَ وہ تکیہ لگائے ہونگے تختوں پر فِيْهَا اُن باغوں میں ناز و نعمت والوں کی طرح راحت کے واسطے يَدْعُوْنَ چاہتے ہوں گے فِيْهَا اُن باغوں میں بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ میوے بہت اس واسطے کہ میوہ خوری لذت کے واسطے ہوتی ہے اور غذا کھانا تن پروری کے لیے اور جنت میں تن پروری نہ ہوگی اس وجہ سے میووں کی طرف رغبت بہت کریں گے وَ

ل اذخر ایک گھاس کا نام ہے ۱۲

ثلثه ارباع

شَرَابٍ○ اور چاہیں گے پینے کی چیز بہت وَعِنْدَهُمْ اور اُن کے پاس ہوں گی قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ نیچی نگاہ والیاں یعنی وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کے سوا اور کسی کی طرف دیکھیں ہی نہ اَتْرَابٌ○ ہمجولیاں یعنی سب ایک ہی سن کی ہوں گی اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنت میں سب عورتیں سن میں اپنے شوہروں کے برابر ہوں گی کہ سب کا تینتیس برس کا سن ہوگا اور بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ اتراب سے یہ مراد ہے کہ سب عورتیں حُسن میں برابر ہوں گی کسی کو کسی پر فوقیت نہ ہوگی کہ اُس کی طرف کسی کی طبیعت رغبت کرے جو حُسن میں فوقیت رکھتی ہے اور اُس سے پھر جائے جس پر فوقیت رکھتی ہے هٰذَا فرشتے جنتیوں سے کہیں گے کہ یہ ہے مَا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جس کا وعدہ دیے گئے تھے لِيَوْمِ الْحِسَابِ○ حساب کے دن میں تو جنتی لوگ فرحت اور خوشی میں کہیں گے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک جو کچھ نعمت ہم دیکھ رہے ہیں لَرِزْقُنَا البتہ ہماری روزی ہے کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمیں عطا فرمائی مَا لَهٗ نہیں ہے اس روزی کے واسطے مِنْ نَّفَادٍ○ کچھ کمی اور بند ہو جانا هٰذَا یہ ہے جو کہ جنتیوں کو حاصل ہوگا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ اور بیشک نافرمان برداروں یعنی کافروں کے واسطے لَشَرَّ مَاٰبٍ○ البتہ بُری جگہ پھرنے کی ہے کہ وہ جَهَنَّمَ دوزخ ہے يَصْلَوْنَهَا جائینگے دوزخ میں فَبِئْسَ الْمِهَادُ○ پس بُرا بچھونا ہے دوزخ هٰذَا یہ ہے عذاب فَلْيَذُوْقُوْهُ تو چاہیئے کہ چکھیں کافر وہ عذاب حَمِيْمٌ وہ گرم پانی ہے نہایت کھولتا ہوا کہ جب منہ کے سامنے آجائے تو اُسے جلا دے اور جب پئیں گے تو ٹکڑے ہو جائیں گے وَّغَسَّاقٌ○ اور زمہریر ہے کہ دوزخیوں کو ٹھنڈک کے مارے اُس طرح جلائے گا جیسے آگ گرمی کے باعث سے جلاتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ غساق ایک گندی چیز کو کہتے ہیں ترک کی زبان میں اور یہاں پیپ مراد ہے کہ دوزخیوں کے گوشت اور پوست اور زناکاروں کی شرمگاہوں سے بہتا ہوگا کہ اُسے جمع کر کے دوزخیوں کو پلائیں گے وَّاٰخَرُ اور دوزخیوں کے واسطے عذاب اور ہے مِنْ شَكْلِهٖۤ مثل اُس عذاب کے جو مذکور ہوا اَزْوَاجٌ○ انواع و اقسام کا کہ سختی اور دُکھ میں ایک دوسرے کے مشابہ ہے لکھا ہے کہ کافروں کے سردار جب دوزخ میں داخل ہوں گے تو اُن کے تابعوں کو بھی اُن کے پاس پہونچائیں گے اور فرشتے سرداروں سے کہیں گے هٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ ہے مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ داخل ہونے والا دوزخ میں رنج اور سختی سمیت تمہارے ساتھ تو وہ کہیں گے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ کچھ مرحبا نہو جیو اُن کو اِنَّهُمْ بیشک وہ صَالُوا النَّارِ○ پہونچنے والے ہیں آگ میں اپنے اعمال کی شامت سے جس طرح ہم دوزخ میں داخل ہوئے مرحبا ایک کلمہ ہے کہ مہمان کے اعزاز و اکرام کے واسطے کہتے ہیں تو سردار کافر اپنے تابعوں کو نفرین کریں گے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ کہکر اور جب تابع لوگ سرداروں سے یہ بات سنیں گے تو قَالُوْا کہیں گے بَلْ اَنْتُمْ وقف بلکہ تم لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ مرحبا نہ ہو تمہارے واسطے اور اے کافروں کے سردار و تم اس بُری نفرین کے بہت سزاوار ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا تم تو پہلے رکھ چکے ہو ہمارے واسطے عذاب واجب کرنے والی چیزیں کہ تم نے ہم کو اغوا کیا اور تمہارے ہی گمراہ کرنے کے سبب سے ہم دوزخ میں آئے فَبِئْسَ الْقَرَارُ○ تو بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے دوزخ پھر تابع لوگ دوبارہ قَالُوْا رَبَّنَا کہیں گے کہ اے ہمارے رب مَنْ قَدَّمَ لَنَا جس نے آگے رکھا ہمارے واسطے هٰذَا اس کفر اور گمراہی کو اور ہمارا قدم راہِ حق سے ہٹا دیا ہے فَزِدْهُ تو زیادہ کر اُس پر عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا فِي النَّارِ○ آتش دوزخ میں یعنی جتنا عذاب اُس پر ہے اُتنا ہی اور بڑھا دے اور بعضے کہتے ہیں کہ دوزخ کے سانپ اور بچھواُن پر مسلط ہو جائیں گے وَقَالُوْا اور کہیں گے سرداران قریش جو کافر تھے دوزخ میں کہ مَا لَنَا کیا ہے ہم کو کہ آج لَا نَرٰى نہیں دیکھتے ہیں ہم رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ اُن مردوں کو کہ تھے ہم گنتے اُنھیں دنیا میں مِّنَ الْاَشْرَارِ○ بدوں اور مردودوں میں سے موضع میں ہے کہ کفار قریش جب دوزخ میں دیکھیں گے اور

فقیر مسلمانوں کو وہاں نہ پائیں گے جیسے حضرت عمار یاسر اور صہیب اور جناب اور بلال رضی اللہ عنہم کو تو کہیں گے کہ اَتَّخَذْنٰهُمْ ٹھہرایا تھا ہم نے اُن کو سِخْرِیًّا مسخرا اور ہنسا ہوا اور جن کے ساتھ ہم مسخراپن اور ہنسی کیا کرتے تھے کیا اُن کو دوزخ میں نہیں لائے اَمْ زَاغَتْ یا لائے ہیں اور مڑ گئی ہیں عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ اُن سے ہماری آنکھیں یعنی ہم اُن کو دوزخ میں نہیں دیکھتے آثار میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ مسلمان فقیر کے اُس گروہ کو جنت کی کھڑکیوں میں جلوہ دیگا تاکہ کافر دیکھیں اور اُن کی حسرت زیادہ ہو اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو ہم نے حکایت بیان کی ہے دوزخیوں کی لَحَقٌّ البتہ صحیح اور درست ہے اور وہ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ؏ جھگڑا اور لڑائی ہے دوزخیوں کی اور اُن کا ماجرا ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکوں سے کہ اِنَّمَآ اَنَا نہیں ہوں میں مگر مُنْذِرٌ ڈرانے والا عذاب الٰہی سے وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہیں کوئی معبود عبادت کے قابل اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ مگر خدا ایک کہ اُس کی ذات شرکت قبول ہی نہیں کرتی اور کثرت کو اُس کی وحدت میں راہ نہیں ہوتی الْقَهَّارُ ج قہر کرنے والا کہ اُمیدوں کی بنا کو اجلوں کی آندھیوں سے توڑ دیتا ہے یا شرکت موہوم اور کثرت بے اعتبار کو کہ نفس الامر میں وجود نہیں رکھتی عارفوں کی نظر میں مضمحل اور پراگندہ کر دیتا ہے نظم

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت — وحدتش رسم این و آں برداشت

گم شود جملہ ظلمتِ پندار — نزد انوار واحدِ قہار

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اُس چیز کا جو درمیان میں ہے اُن دونوں کے الْعَزِيْزُ ایسا خداوند کہ غالب ہے عذاب کرنے میں الْغَفَّارُ ۝ بخشنے والا کہ بخشنے سے کچھ باک ہی نہیں رکھتا قُلْ هُوَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ جو کہا میں نے تم سے اور تم کو روز قیامت کے عذاب سے جو میں نے ڈرایا نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ بڑی خبر ہے اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ تم اُس سے منہ پھیرنے والے ہو کمال غفلت کی وجہ سے یا میری نبوت کی بڑی شان ہے اور تم اُس سے منکر ہو آخر دیکھو تو اگر میں نبی نہ ہوتا اور مجھ پر وحی نہ آئی ہوتی تو مَا كَانَ لِيَ نہ ہوتا مجھے مِنْ عِلْمٍ کچھ علم بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى گروہ برتر یعنی فرشتوں کا اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ جب وہ گفتگو کرتے تھے حضرت آدم کی شان میں کہ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ط تو میری نبوت پر اس سے زیادہ کھلی ہوئی اور کوئی دلیل نہیں ہے کہ حضرت آدمؑ اور فرشتوں کا قصہ بیان کرتا ہوں اُس تقریر پر جو اگلی کتابوں میں مذکور ہے حالانکہ میں نے اُن کتابوں میں دیکھا نہ کسی اُستاد سے سُنا اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ نہیں وحی بھیجی جاتی میری طرف اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا مگر یہ کہ سوا اس کے نہیں کہ میں ہوں نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ڈرانے والا کھلا ہوا یا ظاہر کرنے والا ہوں وہ چیزیں جو عذاب کی موجب ہیں اِذْ قَالَ رَبُّكَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا تمہارے رب نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتوں سے کہ اِنِّيْ خَالِقٌ میں پیدا کرنے والا ہوں بَشَرًا بشر کو مِّنْ طِيْنٍ ۝ مٹی سے بشر سے حضرت آدمؑ مراد ہیں فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پھر جب پوری کروں میں اُس کی خلقت اور صورت اور اُن کا قالب بہت خوب شکل میں بنا چکوں وَنَفَخْتُ فِيْهِ اور پھونکوں میں اس میں مِنْ رُّوْحِيْ اپنی روح میں سے حق تعالیٰ نے روح کو اپنی ذات کی طرف اضافت فرما کر مشرف اور معزز فرمایا اُس کی نفاست اور پاکیزگی کی وجہ سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ فرشتوں کو حکم ہوا کہ جب میں آدمؑ کے قالب میں روح داخل کروں اور وہ زندہ ہو جائے فَقَعُوْا لَهٗ تو منہ کے بل گر پڑو تم سب اُس کے واسطے سٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والے تعظیم کی جہت سے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ تو سجدہ کیا فرشتوں نے كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ سب کے سب نے آدم کو اُن میں روح پھکنے کے بعد اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا

اِسۡتَكۡبَرَ بڑا رکھا اُس نے اپنے کو اور حکم نہ مانا وَكَانَ اور ہوگیا اُس نافرمانی کے سبب سے مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝ کافروں میں سے قَالَ يٰۤـاِبۡلِيۡسُ فرمایا حق تعالےٰ نے کہ اے ابلیس مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اَنۡ تَسۡجُدَ اِس بات سے کہ سجدہ کرے تو لِمَا خَلَقۡتُ اُسے جس کو پیدا کیا ہم نے بِيَدَىَّ ؕ اپنے دونوں ہاتھوں سے ہاتھ کا ذکر اس بات کی تحقیق کے واسطے ہے کہ حضرت آدمؑ کا پیدا کرنا حق تعالیٰ ہی کی طرف منسوب ہے یعنی میں نے اپنی ذات سے آدم کو پیدا کیا بغیر اس کے کہ اُسکے پیدا ہونے میں ماں باپ یا اور کوئی غیر واسطہ ہو انوار میں مذکور ہے کہ بِيَدَىَّ کا ذکر تنبیہ ہے اس بات پر کہ آدمؑ کے پیدا کرنے میں مزید قدرت ہے بعضی تفسیروں میں ہے کہ دو ہاتھوں سے مراد ایک دست قدرت ہے ایک دست نعمت فتوحات میں ہے کہ دست قدرت اور دست نعمت سب موجودات کو شامل ہے تو اس تاویل پر آدمؑ کے واسطے کچھ بزرگی ثابت نہیں ہوتی تو ضرور ہے کہ بِيَدَىَّ کے لفظ میں ایسے معنی ہوں جو حضرت آدمؑ کی بزرگی پر دلالت کریں تو جملہ کا حمل دو نسبتوں پر مناسب معلوم ہوتا ہے ایک آدمؑ کی تنزیہ دوسری تشبیہ اس واسطے کہ آدمؑ دونوں صفتوں کو جامع ہے اور تجرالحقایق میں ہے کہ دو ہاتھوں سے دو صفتیں مراد ہیں ایک لطف دوسری قہر اس واسطے کہ یہ دو صفتیں سب صفات الٰہی پر شامل ہیں اس واسطے کہ کوئی صفت نہیں جو لطف اور قہر سے خالی ہو بعضی صفتیں جلالی ہیں اور بعضی جمالی تَبٰرَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ اور کوئی مخلوق نہیں جو اِن دو صفتوں میں سے کسی ایک کا مظہر نہ ہو چنانچہ ملائکہ صفت لطف کے مظہر ہیں اور شیطان صفت قہر کا اور آدمی دونوں صفتوں کی تجلّی کا مظہر ہے اور اسی جامعیت کے سبب سے اُسے مسجود ہونے کے قابل کیا ہے اور اسی مضمون کو کسی نے کہا ہے نظم

آمد آئینہ جملہ کون ولے　　ہیچو او آئینہ نکرد جلی
گشت آدمؑ جلائے ایں مرآت　　شد عیاں ذات او بجملہ صفات
مظہرے گشت کلّی و جامع　　سرّ ذات وصفات از ولامع

غرضکہ حق تعالےٰ نے ابلیس سے فرمایا کہ تو نے اُس کو سجدہ کیوں نہ کیا جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا اَسۡتَكۡبَرۡتَ تکبر کیا تو نے بے استحقاق اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ۝ یا ہے تو برتروں میں سے جو برتری کا استحقاق رکھتے ہیں ابلیس نے دوسری شق کو اختیار کیا اور جواب میں قَالَ کہا کہ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ میں بہتر ہوں اس مخلوق سے پھر اپنی بہتری بیان کرتا ہے کہ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور اُس میں لطافت اور نورانیت ہے وَّخَلَقۡتَهٗ اور پیدا کیا تو نے اُسے مِنۡ طِيۡنٍ ۝ مٹی سے کہ اُس میں کثافت اور تاریکی ہے اور ابلیس نے اِس قیاس میں خطا کی اور اس کا ایک تتمہ سورۂ اعراف میں مذکور ہوا کشف الاسرار میں ہے کہ آگ فرقت کا سبب ہے اور مٹی وصلت کا سبب آگ سے ٹوٹنا ہوتا ہے اور خاک سے ملنا آدم خاک سے تھے ملے رہے یہانتک کہ ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ کا خلعت پایا ابلیس آگ سے تھا ٹوٹ گیا یہانتک کہ فَاهۡبِطۡ مِنۡهَا کے حکم سے مردود ہوگیا ایک روز ایک شوریدہ سر نے حضرت سلطان العارفین سے کہا کہ کیا ہوتا اگر یہ خاک بیباک نہ ہوتی حضرت ابوسعید نے ایک نعرہ مارا کہ اگر یہ خاک نہ ہوتی تو آتشِ عشق روشن نہ ہوتی اور سینوں کا سوز اور آنکھوں کا اشک نہ ظاہر ہوتا اس واسطے کہ اگر یہ خاک نہ ہوتی تو مہر ازل کی بو کون سونگھتا اور قرب لم یزل سے آشنا کون ہوتا نظم

اے خاک چہ خوش طینت قابل داری　　گلہائے لطیف ست کہ در گِل داری
در مخزن کنت کنزا ہر گنج کہ بود　　تسلیم تو کردند کہ در دل داری

قَالَ فرمایا حق تعالےٰ نے ابلیس سے جب وہ اپنی بہتری کا دعویٰ کرچکا کہ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا پھر نکل جا تو بہشت سے یا آسمان پر سے یا

فرشتوں کی صورت سے فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ○ کہ یقینی تو راندا ہوا ہے رحمت سے اور دور ہوا ہے رتبہ کرامت سے وَاِنَّ عَلَيْكَ
اور بیشک تجھ پر ہے لَعْنَتِيْٓ میری لعنت اور پھٹکار اور میرا غصہ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ○ روز جزا تک تو قَالَ رَبِّ کہا ابلیس
نے کہ اے میرے رب فَاَنْظِرْنِيْٓ پھر مجھے مہلت دے جو تو نے مجھے راندا ہے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○ اس دن تک کہ قبروں سے
اٹھائے جائیں گے لوگ اور ابلیس کی غرض یہ تھی کہ موت کا مزہ نہ چکھے قَالَ فَاِنَّكَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پس بیشک تو مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ○
مہلت دیے ہوؤں میں سے ہے اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ○ اس دن تک کہ وقت معلوم ہے یعنی پہلی بار صور پھونکنے تک کہ اس وقت
سب مر جائیں گے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ کہا ابلیس نے کہ پھر قسم ہے مجھے تیرے غالب اور قاہر ہونے کی کہ جس طرح کر سکوں لَاُغْوِيَنَّهُمْ
ضرور گمراہ کروں گا اولاد آدم کو اَجْمَعِيْنَ ○ سب کو اِلَّا عِبَادَكَ مگر تیرے ان بندوں کو مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ○ ان میں سے
جو پاک کیے گئے ہیں شرک اور عصیاں کے لوث سے قَالَ کہا حق تعالیٰ نے کہ فَالْحَقُّ پھر حق سے ہے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ○ اور
میں حق حق کہتا ہوں کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دوں گا میں دوزخ کو مِنْكَ تجھ سے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور ان لوگوں سے جو
تیری پیروی کریں گے مِنْهُمْ آدمیوں اور جنوں میں سے اَجْمَعِيْنَ ○ ان سب سے قُلْ کہو اے ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ○
اور نہیں ہوں میں تکلف کرنے والوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جو اپنی طرف سے بنا کر ایسی بات ظاہر کرتے ہیں جو جانتے نہیں ہیں
صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تکلف کرنے والوں کی تین علامتیں ہیں ایک یہ کہ اس کے ساتھ جھگڑتا ہے جو اس سے برتر ہے دوسری
کہ چاہتا ہے کہ جو چیز لینا مقدور سے باہر ہے وہ بھی لے لے تیسری یہ کہ وہ بات کہتا ہے جو اسے معلوم نہیں اِنْ هُوَ نہیں قرآن اِلَّا
ذِكْرٌ مگر نصیحت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے جن ہوں یا انسان وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور قریب ہے کہ جانو گے تم قرآن
کی خبر یعنی جو کچھ اس میں ہے وعدہ وعید یا جانو گے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اور ان کی بات سچ ہونا تم کو معلوم ہو جائے گا بَعْدَ
حِيْنٍ ○ ایک وقت اور مدت کے بعد کہ وہ موت کی گھڑی ہے یا قیامت کا دن یا اسلام ظاہر ہونے کا وقت

خمس وسبعون اٰیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۃ الزمر مکیۃ وھی
پچھتر ۷۵ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ زمر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور یہ

آیاتہا ۷۵
رکوعاتہا ۸
کلماتہا ۱۱۷۲
حروفہا ۴۹۷۵

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اتارنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے ہے جو الْعَزِيْزِ غالب ہے تقدیر میں
الْحَكِيْمِ دانا ہے تدبیر میں اِنَّآ اَنْزَلْنَا تحقیق کہ اتاری ہم نے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تیری طرف اے ہمارے حبیب کتاب کہ وہ
قرآن ہے بِالْحَقِّ صحت اور راستی کے ساتھ یا حق ثابت اور بیان کرنے کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس عبادت کر اللہ کی مُخْلِصًا اس حال
میں کہ پاک کرنے والا ہو تو لَّهُ الدِّيْنَ ○ اس کے واسطے اپنی عبادت کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور
مراد امت کے لوگ ہیں کہ انہیں حکم ہے کہ اپنی عبادت کو شرک اور ریا سے پاک کریں اَلَا لِلّٰهِ آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ خدا ہی کے واسطے
ہے الدِّيْنُ الْخَالِصُ عبادت پاک شرک سے یعنی وہ سزاوار اس کے ہے کہ اس کی عبادت خالص ہو اس واسطے کہ صفت ذہنیت کے
ساتھ وہ منفرد اور یکتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور جنہوں نے ٹھہرائے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست یعنی بہت سے خدا کر

وقف لازم

کافر انھیں بہت دوست رکھتے ہیں عام اس بات سے کہ وہ فرشتے ہوں یا بت وغیرہ اور کافر کہتے ہیں کہ مَا نَعْبُدُھُمْ نہیں پوجتے ہیں ہم اُن کو اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا مگر اس واسطے تاکہ نزدیک کردیں ہم کو اِلَی اللّٰہِ اللہ کی طرف زُلْفٰی نزدیک کر کے یعنی تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں اور اُن کی شفاعت سے ہم بڑا مرتبہ پائیں اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ تحقیق کہ اللہ حکم کریگا اُن مشرکوں کے درمیان فِیْ مَا ھُمْ فِیْہِ اُس چیز میں جس میں وہ یَخْتَلِفُوْنَ ۵ اختلاف کرتے ہیں معبودوں میں سے یعنی آج کوئی تو فرشتہ کو پوجتا ہے جیسے بنو ملیح کوئی آدمی کو جیسے یہود نصارا اور اسی طرح بت آفتاب ستاروں بچھڑے درخت پتھر جن آگ کو پوجتے ہیں اور ہر ایک کا مدعا یہ ہے کہ اسی کا معبود برحق ہے اور باقی تو حق تعالےٰ قیامت کے دن اُن کے درمیان فیصلہ کرے گا اور ہر ایک کا بطلان ظاہر کرے گا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ تحقیق کہ اللہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا مَنْ ھُوَ اُس شخص کو جو کٰذِبٌ جھوٹا ہے او کہتا ہے کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کریں گے کَفَّارٌ ۵ ناشکرے کو جو منعم حقیقی کا منکر ہے لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اگر چاہتا خدا اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا یہ کہ پیدا کرے کوئی فرزند جیسا کہ وہ گمان کرتے ہیں تو لَّا صْطَفٰی اختیار کرتا مِمَّا یَخْلُقُ اُس چیز میں سے کہ پیدا کرتا ہے مَا یَشَآءُ جس چیز کو چاہتا بڑی عزت دار چیزوں میں سے نہایت کم اور ذلیل کو نہیں اولاد میں سے بہت کامل اختیار فرماتا کہ وہ بیٹے ہیں ناقص نہ اختیار کرتا کہ وہ بیٹیاں ہیں مگر مخلوق خالق کے مثل نہیں ہے اور باپ بیٹے کو ایک جنس سے ہونا ضرور ہے تو اُس کا کوئی فرزند نہیں سُبْحٰنَہٗ پاکی اُس کے واسطے ہے فرزند پیدا کرلینے سے ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ وہ ہے اللہ ایک اُس کی وحدت ذاتی اُس کے غیر کے ساتھ مثل ہونے کی منافی ہے الْقَھَّارُ ۵ قہر کرنے والا اور شرکون کے توہمات اور تصورات توڑ دینے والا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کئے اُس نے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ حق کے ساتھ باطل اور کھیل کے طور پر نہیں بلکہ اُن میں سے ہر ایک کو پیدا کرنے میں لاکھوں آثار قدرت اور اطوار حکمت موجود ہیں تاکہ نظر والے لوگ عبرت کی رو سے خالق کی معرفت کے نشان اُن دلیلوں کے صفحوں پر مطالعہ کریں بیت

نوشتہ است بر اوراق آسمان و زمیں — خطے کہ فَاعْتَبِرُوْا مِنْہُ یَا اُوْلِی الْاَبْصَار

یُکَوِّرُ الَّیْلَ لاتا ہے رات کو عَلَی النَّھَارِ دن پر اور اُس کی تاریکی کے پردہ میں اُس کی روشنی چھپا دیتا ہے وَیُکَوِّرُ النَّھَارَ اور لاتا ہے دن کو عَلَی الَّیْلِ رات پر اور اُس کی روشنی کی شعاع میں اُس کے اندھیرے کو چھپا دیتا ہے یا بڑھا دیتا ہے رات میں سے دن پر اور دن میں سے رات پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو کہ اسی کے حکم سے سیر کرتے ہیں کُلٌّ یَّجْرِیْ ہر ایک اُنہیں سے چلتا ہے لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط ایک زمانے نام رکھے ہوئے تک کہ ہر روز اور ہر مہینے اور ہر برس کی اُن کی سیر تمام ہونے کا وقت ہے یا سیر منقطع ہونے کے وقت تک یعنی قیامت تک اَلَا ھُوَ الْعَزِیْزُ جان لو تم کہ خدا غالب ہے سب چیزوں پر اور تمام مخلوقات اور کونات اُس کے مغلوب اور مقہور ہیں الْغَفَّارُ ۵ بخشنے والا کہ با وصف اُس کے کہ آدمی شرک اور گناہ کرتے ہیں مگر وہ ایسا بخشنے والا ہے کہ یہ نعمتیں اُن سے سلب نہیں کرتا اور رے نہیں لیتا خَلَقَکُمْ پیدا کیا تم کو اے آدمیو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ایک تن تنہا سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہیں ثُمَّ پھر خبر کی تم کو کہ جَعَلَ مِنْھَا پیدا کی اُس سے یعنی اُس کی جنس یا اُن کی بائیں پسلی کی ہڈی سے زَوْجَھَا اُس کی بی بی حوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ پہلے حضرت آدم کی پشت سے اُنکی ذریت نکالی پھر حضرت حوا کو اُن سے پیدا کیا وَاَنْزَلَ لَکُمْ اور پیدا کیے تمہارے واسطے مِّنَ الْاَنْعَامِ چارپاؤں میں سے ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ آٹھ قسم کے نر مادہ اونٹ گائے بکری بھیڑ کہ اُس سے نفع لیتے ہو کھانے اور پینے کی چیزیں صاحب لباب نے لکھا ہے کہ چارپاؤں کو حق تعالےٰ نے بہشت سے زمین پر

بھیجا يَخْلُقُكُمْ پیدا کرتا ہے تم کو فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ تمہاری ماؤں کے پیٹ میں خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ پیدا کرنے کے بعد
پیدا کرنا یعنی نطفہ کو تھکا کرتا ہے اور تھکے کو لوتھڑا پھر کھلی ہوئی ہڈی کو گوشت میں چھپی ہوئی پھر جسم درست فِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۚ تین
تاریکیوں میں ایک تاریکی جھلی کی کہ رحم میں ہوتی ہے دوسری تاریکی رحم کی تیسری تاریکی پیٹ کی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ جو یہ کام کرتا ہے خدا ہے
رَبُّكُمْ رب تمہارا لَهُ الْمُلْكُ ۖ اُسکے واسطے ہے بادشاہی مطلق کہ اُس میں زوال اور فنا کو دخل ہی نہیں لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ نہیں کوئی
معبود لائق عبادت گروہ فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ ۝ پھر کہاں پھیرے جاتے ہو راہ حق سے باوجود ان کھلی ہوئی دلیلوں کے إِن تَكْفُرُوا
اگر کافر ہوگئے اے مکہ والو فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہے عَنكُمْ ۖ تمہارے ایمان اور عبادت سے وَلَا يَرْضٰى اور وہ
نہیں پسند فرماتا اور نہیں حکم کرتا لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ اپنے بندوں کو کفر کا اور کفر سے اُس کا ناراض ہونا اس سبب سے نہیں کہ کفر سے اُس کو کچھ ضرر
پہونچتا ہے بلکہ وہ یہ نہیں پسند کرتا کہ کفر کا ضرر بندوں کو پہونچے وَإِن تَشْكُرُوا اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا شکر گزاری کرو اُس
نعمت کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ حق کی طرف تم کو بلاتے ہیں تو يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ پسند کرتا ہے اُسے تمہارے واسطے اس لیے کہ یہ شکر گزاری تمہارے
فلاح کا سبب ہے وَلَا تَزِرُ اور نہیں اُٹھائے گا وَازِرَةٌ کوئی اُٹھانے والا وِّزْرَ أُخْرٰى ۗ بوجھ دوسرے کے گناہ کا بلکہ ہر ایک
اپنے ہی گناہ کا بوجھ اُٹھائے گا ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُم پھر تمہارے رب کی طرف ہے مَّرْجِعُكُمْ پھرنا تمہارا فَيُنَبِّئُكُم پھر خبر دے گا تمکو بِمَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ۚ اُس چیز کی جو تھے تم عمل کرتے اور اس کی خبر کرنا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب سے ہوگا إِنَّهُ بیشک وہ عَلِيمٌ جاننے والا
ہے بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اُس چیز کو جو سینوں میں ہے نیتیں اور ارادے وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ اور جب پہونچتی ہے
کافروں کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہے یا حذیفہ بن مغیرہ ضُرٌّ سختی جیسے بیماری اور مفلسی اور بلا تو دَعَا رَبَّهُ پکارتا ہے وہ اپنے رب کو مُنِيبًا
إِلَيْهِ پھرنے والا اُس کی طرف اور فریاد رسی چاہنے والا اُس سے اور ترک کرنے والا بت پرستی اور بتوں سے خواہش کرنا ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ
پھر جب دیتا ہے حق تعالے اُس کو نِعْمَةً مِّنْهُ کوئی نعمت اپنے پاس سے اور وہ سختی اُس سے دفع کر دیتا ہے تو نَسِيَ بھولا جاتا ہے مَا
كَانَ يَدْعُوٓا وہ چیز کہ پکارتا تھا خدا إِلَيْهِ سختی اُٹھ جانے کی طرف مِن قَبْلُ اس نعمت سے پہلے یعنی اُس سختی کو بھول جاتا ہے یا
راحت کے بعد دعا اور عاجزی سے ہاتھ اُٹھاتا ہے وَجَعَلَ لِلّٰهِ وہ کرتا ہے خدا کے واسطے أَندَادًا شریک اور ہمسر یعنی عبادت میں
بتوں کو خدا کا شریک کرتا ہے لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۚ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو راہ خدا سے کہ اسلام ہے قُلْ تَمَتَّعْ کہہ کہ فائدہ لے
بِكُفْرِكَ اپنے کفر کے سبب سے قَلِيلًا ۖ تھوڑے زمانے تک دنیا میں یہ علم تہدید ہے یعنی فائدہ کی چیزوں میں سے جس چیز کے ساتھ چاہے مشغول ہو
پھر إِنَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ ۝ بیشک تو اہل دوزخ میں سے ہے اور دنیا کی لذتیں عذاب دوزخ کے مقابلہ میں نہایت حقیر
ورنا چیز ہیں پھر فرماتا ہے کہ آیا ایسا کافر بہتر ہے أَمَّنْ هُوَ یا وہ شخص جو قَانِتٌ فرمانبردار ہے جیسے حضرت صدیق اور حضرت فاروق
یا عمار یا سلمان یا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ ہیں بہر تقدیر قانت
یعنی جو قائم ہے وظائف بندگی پر اور ہمیشہ سر جھکائے رکھنے کی رسموں پر آنَآءَ الَّيْلِ رات کی گھڑیوں میں سَاجِدًا سجدہ کرنے والا اور
وَقَآئِمًا اور کھڑا رہنے والا نماز میں يَحْذَرُ الْآخِرَةَ ڈرتا ہے عذاب آخرت سے وَيَرْجُوا اور امید رکھتا ہے آخرت میں رَحْمَةَ
رَبِّهِ ۗ اپنے رب کی رحمت یعنی با وصف اُس کے کہ طاعت بہت کرتا ہے اور طریقہ مجاہدہ لازم پکڑے ہوئے ہے پھر بھی متردد ہے خوف اور
رجا کے درمیان میں یعنی کبھی تو کعبہ خوف کے گرد طواف کرتا ہے کبھی میدان امید میں سیر اور مرغ ایمان ان دو بازو اقبال کے سوا ہوئے کمال میں

اڑ نہیں سکتا کہ تو دزن خوف المؤمن در جادۂ لاعدلا **نظم**

گرچہ داری طاعتی از ہیبتش ایمن مباش — ور گنہگاری ز فیض رحمتش دل بر مدار
نیک ترساں شو کہ قہر اوست بیروں از قیاس — باش بس خوشدل کہ لطف اوست افزوں از شمار

قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ کیا برابر ہوتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں توحید جیسے ارباب فضائل وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اور وہ لوگ جو نہیں جانتے ہیں خدا کی وحدانیت جیسے اصحاب رذائل إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اس کے نہیں کہ نصیحت قبول کرنے والے ہوتے ہیں میری قدرت کی دلیلوں سے أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝ عقل والے جو وہم کی آلودگی سے پاک ہیں قُلْ يَا عِبَادِ کہہ اے میرے بندو الَّذِينَ آمَنُوا ایمان والو اتَّقُوا رَبَّكُمْ ڈرو اپنے رب سے اور پرہیز کرو اور تقوے کی علامت طاعت نہ کرنا اور گناہ سے بچنا ہے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا اُن لوگوں کے واسطے جنھوں نے نیکی کی ہے کلمۂ شہادت کہہ کر فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا اُس دنیا میں حَسَنَةٌ ثواب نیکی کا ہے آخرت میں کہ وہ ثواب بہشت ہے یا جن لوگوں نے نیکی کی طاعتیں التزام کر کے دنیا میں اُن کے واسطے نیک بدلا ہے کہ وہ صحت اور عافیت ہے یا جن لوگوں نے اخلاق الٰہی اپنے میں پیدا کیے دل کی روشنی اور چہرہ کی تازگی اور خوب تعریف دنیا میں اُنکے واسطے ہے یا جن لوگوں نے مشاہدہ کے طریق پر عبادت کی دنیا میں اُنکے واسطے بھلائی انوار تجلیات جمالی دیکھنا ہے چونکہ بعضے عالموں کے قول پر یہ آیت حبشہ کے مہاجروں کی شان میں ہے جیسے حضرت جعفر بن ابی طالب و اُن کے اصحاب رضی اللہ عنہم تو نیکی کرنے کی تفسیر ہجرت کرنا کی ہے یعنی جن لوگوں نے ہجرت کی اُنھیں دنیا میں دشمنوں سے راحت اور بلا سے نجات ہے وَأَرْضُ اللَّهِ اور خدا کی زمین ہجرت کرنے کے واسطے وَاسِعَةٌ کشادہ ہے ہر ایک کے واسطے جو ہجرت کا ارادہ کرے إِنَّمَا يُوَفَّى سوا اُسکے نہیں پورا دیے جاتے ہیں الصَّابِرُونَ صبر کرنے والے جو وطنوں کی مفارقت پر یا مسافرت و غربت کی سختی اور کربت پر یا عبادت کی مشقت یا دشمنوں کی ایذا سے پرہیز کرتے ہیں اُنھیں پورا دیا جاتا ہے أَجْرَهُمْ اُن کا اجر بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بیشمار یعنی اس قدر کہ شمار میں آئے یہ عالم میں ہے کہ قیامت کے دن بلا کھینچنے والے صابروں کو عرصات میں حاضر کریں گے نہ اُن کے واسطے ترازو کھڑی کریں گے نہ اعمالنامہ رکھیں گے بلکہ اُن کے اوپر اُن کے اجر بحساب برساویں گے اور اُن کو وہ درجہ حاصل ہوگا کہ دنیا میں جو خیر و عافیت سے اپنے اور کبھی کسی دُکھ اور ظلم میں نہیں پھنسے وہ تمنا کریں گے کہ کاشکے ہمارے بدن قینچیوں سے ذرہ ذرہ کر دیے گئے ہوتے کہ آج بلا والوں کے ساتھ ہم کو بھی یہی مرتبہ حاصل ہوتا **نظم**

تو مبیں رنجوری غم دیدگاں — کاندراں رنج و محن گردیدگاں
ہر کرا از زخمہا غم بیشتر — لطف یارش دادہ مرہم بیشتر

لکھا ہے کہ کفار کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم کو کس بات نے اس امر پر آمادہ کیا ہے کہ ایسا دین اور آئین نیا بناتے ہو جو ہمارے طریقے اور روش کے مخالف ہے آخر دیکھو تو اپنے باپ دادا اور قوم کے سرداروں کی ملت کو کہ سب لات اور عزیٰ کی پرستش کرتے تھے تو تم بھی اُسی طریقے پر آؤ اور راحت و آرائش پاؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ کہ بیشک میں حکم کیا گیا ہوں أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ یہ کہ عبادت کروں اللہ کی مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ پاک کرنے والا اُس کے واسطے دین کو شرک سے یعنی مجھے حکم ہے کہ موحد رہوں اور توحید کی طرف اوروں کو دعوت کروں وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں لِأَنْ أَكُونَ اس بات کا کہ ہوں

میں اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ پہلا مسلمانوں کا اس امت میں سے اس واسطے کہ میں اُن کا امام اور اُن کے آگے چلنے والا ہوں دنیا اور آخرت میں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری مرتبہ کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ یقینی میں ڈرتا ہوں اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ اگر گناہ کروں اپنے رب کا اور شرک کروں اور تمھارا طریقہ اختیار کرلوں عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ عذاب کو اُس روز کے کہ بڑی ہیں اُس کی گردشیں اور بہت ہیں اُس کی ہولیں قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ کہہ اللہ کو میں پوجتا ہوں مُخْلِصًا لَّهٗ اُس حال میں کہ پاک کرنے والا ہوں اُسکے واسطے دِیْنِیْ ○ اپنے دین کو شرک سے یا خالص کرنے والا ہوں اپنے عمل کو ریا سے فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ تو تم پوجو جسے چاہو مِّنْ دُوْنِهٖ ط خدا کے سوا یہ حکم تہدید اور تنبیہ ہے اُن کے محروم رہنے پر اور آیہ سیف سے یہ حکم منسوخ ہے لکھا ہے کہ عرب کے مشرکوں نے یہ آیت سُن کر جواب دیے کہ اے محمد تم نے نقصان کیا اپنے باپ دادا کے دین کی مخالفت میں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ کہہ بیشک نقصان اُٹھانے والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہیں جنھوں نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی ذاتوں میں کہ گمراہ ہوئے وَ اَهْلِیْهِمْ اور اپنے لوگوں میں یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط قیامت کے دن کہ اُن سے الگ رہیں گے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالٰے نے ہر انسان کے واسطے ایک مکان اور ایک اہل بہشت میں پیدا کیا ہے تو جو کوئی خدا اور رسول کا حکم مانتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور اُسکا مکان اور اُس کے لوگ اُس کو دیں گے اور جو کوئی نافرمانی کرے گا اُسے دوزخ میں لے جائیں گے اور اُس کا مکان اور اہل دوسرے کو دیں گے جو مطیع ہوگا تو کافر قیامت کے دن مکان اور اہل کے باب میں اپنا نقصان کرتے ہیں اَلَا ذٰلِكَ آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ وہ ہے هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ○ وہ نقصان کھلا ہوا کہ اہل موقف میں سے کسی پر پوشیدہ کریگا کہ لَهُمْ اُن نقصان اُٹھانے والوں کے واسطے مِّنْ فَوْقِهِمْ اُن کے اوپر سے ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ سائبان ہیں آگ کے وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ط اور اُن کے نیچے بھی سائبان ہیں اُس دوسرے گروہ کے واسطے جو اُن کے سب سے نیچے والے درکہ میں ہیں اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ سب سے نیچے والا درکہ منافقوں کے واسطے ہے اور یہاں کافر مراد ہیں اور ظُلَلٌ سے فرش اور بچھونا مراد ہے اور ظلل کا ذکر کلام میں مجاز کے طریقے پر ہے ذٰلِكَ وہ عذاب جو مذکور ہوا یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ ڈراتا ہے اللہ اُس کے سبب سے عِبَادَهٗ ط اپنے بندوں کو تاکہ پرہیز کریں ایسی چیز سے جو انھیں اس عذاب میں مبتلا کرے جیسے شرک اور معصیت یٰعِبَادِ اے مرے بندو فَاتَّقُوْنِ ○ پھر ڈرو مجھے یعنی جو چیزیں میرے غصے کی موجب ہیں اُن سے متعرض نہ ہو اور وہ باتیں نہ کرو لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک گروہ نے خالق کی وحدانیت کا اقرار کیا جیسے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور زید بن عمر بن نوفل رضی اللہ عنہم تو حق تعالٰے ان کی شان میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا اور جن لوگوں نے پرہیز کیا اور الگ ہوگئے الطَّاغُوْتَ شیطان یا بتوں یا کاہنوں سے یا ہر چیز سے جس کو خدا کے سوا پوجتے ہیں کنارے ہوگئے اَنْ یَّعْبُدُوْهَا اس بات سے کہ اُن کو پوجیں وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰهِ اور پھرے خدا کے حکم کی طرف بالکل اور اپنے دل کو حق کی طرف متوجہ کیا لَهُمُ الْبُشْرٰی اُن کے واسطے خوشخبری ہے دنیا میں فرشتوں کی زبانی مرتے وقت اور عقبیٰ میں گناہوں مغفرت اور ہمیشہ کے واسطے جنت کی اسکے اسباب نزول میں لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سرفراز ہوئے تو چھ عشرہ بشرہ میں سے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور زبیر اور سعد بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہم نے ان سے ملاقات کی تو حقیقت ایمان کی خبر پوچھی اور جو باتیں حضرت صدیق نے فرمائیں اُن سے ان لوگوں نے سچائی کی خوشبو سونگھی اور مسلمان ہوئے اُن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ پھر خوشخبری سنا دو میرے اُن بندوں کو اَلَّذِیْنَ جو

یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ سنتے ہیں بات ابوبکر صدیقؓ کی فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پھر پیروی کرتے ہیں بہتر بات کی احسن سے بہت خوب مراد ہے اس واسطے کہ اُن کی بات سب خوب تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بات سننا اور بہتر بات کی پیروی کرنا عام ہے اور قول سے قرآن مراد ہے اور اُس میں احسن محکم ہے منسوخ کے سوا اور عزیمت ہے رخصت کے سوا احقاف میں ہے کہ قرآن شریف میں دشمنوں کی خرابیاں اور مذمتیں ہیں اور دوستوں کی خوبیاں اور صفتیں ہیں تو یہ لوگ احسن کی اتباع کرتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ کا طریقہ ہے خصلت فرعون کے سوا اور علیٰ ہذا القیاس اور لباب میں ہے کہ ملتوں والوں کے قول مراد ہیں اور سب ملتوں میں دین اسلام احسن ہے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ قول سے وہ باتیں مراد ہیں جو مجلسوں اور محفلوں میں ہوتی ہیں اور اہل دل لوگ اُن باتوں میں سے بہتر بات کی متابعت کرتے ہیں مشائخ کہ خذ ما صفا دع ما کدر بیت

قول کس چو بشنوی در وی تامل کن تمام　　صاف را بردار و دردی را رہا کن والسلام

اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ قول عام ہے خدا کا کلام ہو یا فرشتوں کی بات یا آدمی کا قول یا شیطان کی بات یا نفس کی تو آدمی تو حق اور باطل نیک اور بد سب کچھ کہتا ہے اور شیطان گناہ ہی کی بات اور نفس آرزووں کی رغبت دلاتا ہے اور فرشتہ طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہے اور حق تعالیٰ اپنی طرف پکارتا ہے کہ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا تو خالص بندے وہ ہیں جو احسن اقوال کو کہ وہ حضرت رب الارباب کا خطاب ہے اور یہ خطاب جناب رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنا اُسی کی پیروی کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو بہتر باتوں کی متابعت کرتے ہیں الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ ہیں کہ راہ دکھائی انھیں اللہ نے منزل مقصود کی وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اور وہ گروہ تو ہیں اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ عقلوں والے کہ اُن کی عقلیں صاف ہیں وہموں کے برائیوں سے اور خالی ہیں عوام کی عادتوں سے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ کیا پھر وہ شخص کہ واجب ہو گیا جس پر كَلِمَةُ الْعَذَابِ کلمہ وعید کا جو عذاب کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ اور ہو تا ہو فِی النَّارِ اور لا اُبالی کا کلمہ ہے تو وہ کیا اُس کے مثل ہے جس پر یہ کلمہ عذاب واجب نہ ہوا ہو اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہائی دیتے ہو مَنْ فِی النَّارِ ○ اُسے جو دوزخ میں ہو یعنی کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اُسے مومن کر لو اور عذاب سے رہائی دو یہ انکار کی تاکید ہے یعنی یہ کام ہرگز تمھارے ہاتھ میں نہیں کہ دوزخیوں کو عذاب سے چھوڑا لو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ دوزخیوں سے ابولہب اور اُس کا بیٹا عتبہ مراد ہے لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا مگر وہ لوگ جو ڈرے رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے اور ایمان اور طاعت سے متصف اور آراستہ ہوئے لَهُمْ غُرَفٌ اُن کے واسطے مکان ہیں اونچے اونچے جنت میں کہ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ اُن کے اوپر بہت بلند مکان ہیں مَّبْنِیَّةٌ بنا کیے ہوئے یعنی مستحکم اُن مکانوں کے ایسے جو زمین پر بناتے ہیں تَجْرِیْ جاتی ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُن مکانوں کے نیچے سے نہریں جنت کی وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ کرنا لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ ○ خلاف نہیں کرتا اللہ اپنا وعدہ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھتا ہے تو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ نے اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا آسمان سے مَآءً پانی یعنی مینہ فَسَلَكَهٗ پھر بہایا اُس پانی کو یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ چشموں میں جو زمین پر ہیں اور تالابوں میں ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا پھر نکالتا ہے اُس پانی کے سبب سے کھیتیاں کہ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ مختلف ہیں اُن کے رنگ جیسے سبز زرد سرخ اور سوا ان رنگوں کے یا جدا جدا جنسیں جو گیہوں اُن کے ثُمَّ یَهِیْجُ پھر خشک ہو جاتا ہے کھیت ہرا ہونے کے بعد فَتَرٰىهُ تو دیکھتا ہے تو اُسے مُصْفَرًّا زرد تازگی اور سبزی کے بعد ثُمَّ یَجْعَلُهٗ پھر کر دیتا ہے خدا اُسے حُطَامًا ریزہ ریزہ اور ملا اور روندا ہوا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس پانی برسانے اور سبزہ اگانے میں

لَذِكْرٰى البتہ یاد کرنا ہے لِاُولِی الْاَلْبَابِ عقل والوں کے واسطے یا اس میں نصیحت ہے عقلمندوں کے لئے کہ مال دنیا کو اس تر و تازہ کھیت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اور اُس پر اعتماد نہیں کرتے اس واسطے کہ تھوڑے زمانے میں وہ تری و تازگی جاتی رہتی ہے اور زردی اور خشکی آجاتی ہے اور حوادث کے سبب سے پامال ہو کر اور کٹ کر تلف ہوتی ہے **نظم**

بود مال دنیا چو آں سبزہ زار | کہ بس تازہ بینی بفصل بہار
چو بروے وزد تند باد خزاں | یکے برگ سبزے نیابی ازاں

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پھر جو کوئی کہ کھول دیا ہے اللہ نے صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اُس کا سینہ قبول اسلام اور اطاعت حکم ملک علام اور متابعت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے تو کیا وہ اُس کے مثل ہے جس کا سینہ حق بات اور اسلام قبول کرنے سے تنگ ہے فَهُوَ پس جس کا سینہ کشادہ ہے وہ عَلٰی نُوْرٍ نور معرفت پر ہے مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی طرف سے یا یقین اور بصیرت پر ہے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ حق تعالیٰ نے اُن کے دل نور معرفت سے منور فرمادیے پھر ابولہب اور اس کے فرزند بے ادب کی شان میں فرمایا کہ فَوَيْلٌ پھر عذاب کی شدت لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ سخت دلوں کے واسطے ہے کہ ان کے دل انکار کرنے والے ہیں مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے یا خالی ہیں اُس سے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ غافل اور سنگدل فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی میں ہے یا جو کوئی ذرا بھی فہم رکھتا اُس پر اُس کی گمراہی ظاہر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ سینہ کشادہ اور دل کھلے ہونے کی نشانی پھرنا ہے دار الخلود کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلو تہی کرنا ہے دار الغرور سے یعنی دنیا سے پرہیز کرنا اور موت آنے سے قبل اس کی تیاری کرنا ہے ایک عزیز نے اس باب میں فرمایا ہے **نظم**

نشان آمدے کز فیض اسلام ستوفی رانی | توجہ باشد اول سوئے دار الملک روحانی
ز دنیا روئے گردانیدن و فکر اجل کردن | کہ چوں مرگ اندر آید خوش تواں مردن بآسانی

لکھا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام سے عرض کی کہ کو حدیث نتا کیا ہوا اگر ہمارے واسطے آپ کچھ بات ارشاد کیجئے اور اپنے لب شکر بار سے بات کہہ کر سننے والوں کی طوطیا ارواح کو شیریں کام کر دیجئے **بیت**

سرمایۂ حیات ابد اہل ذوق را | در یک حکایت از لب شکر فشان تست

تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ نَزَّلَ اللہ نے نازل کی اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ بہتر بات کہ وہ ہے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب متشابہ یعنی قرآن کہ اُس کی بعضی آیتیں بعض کے مشابہ ہیں اعجاز میں یا لفظ کی تبری اور معنی کی صحت میں یا اُس میں سے بعض تصدیق کرنے والا ہے بعض کی اور اُس میں کچھ تناقض اور اختلاف نہیں مَّثَانِیَ دو دو اور دوہرا کیا ہوا یعنی اُس میں دو دو خبریں جوڑ کی طرح مذکور ہیں جیسے امر و نہی وعدہ وعید ذکر و فکر رحمت عذاب بہشت دوزخ مومن کافر وغیرہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ تھراتی ہیں اُس سے یعنی ان وعیدوں سے جو اُس میں مذکور ہیں جُلُوْدُ الَّذِيْنَ کھالیں ان لوگوں کے بدنوں پر جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہیں اپنے رب سے ثُمَّ تَلِيْنُ پھر نرم ہو جاتی ہیں اور آرام پاتی ہیں جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ انکی کھالیں اور انکے دل اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ خداوند کریم کی رحمت اور مغفرت یاد کرنے کی طرف امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تھراتے ہیں ہیبت الٰہی سے اور تسکین پاتے ہیں انس بادشاہی سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تھرانا اور آرام پانا قبض اور بسط کے آثار سے حاصل ہوتا ہے یا پوشیدگی اور تجلی کے سبب سے کشف اسرار میں ہے کہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُهُمْ صفت ہے ابتدا یان راہ کی اور تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ علامت ہے تو انگاں لطف اللہ کی ذٰلِكَ یہ کتاب کہ قرآن ہے هُدَى اللّٰهِ ہدایت ہے

اللہ کی یعنی راہ دکھانا اور ارشاد فرمانا خلق کو ہے خدائے خالق کی طرف سے یَھْدِیْ بِهٖ ہدایت فرماتا ہے اُس کے سبب سے مَنْ یَّشَآءُ
جسے چاہتا ہے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ تو وہ البتہ گمراہی کے جنگل میں جا پہونچتا ہے فَمَا لَهٗ تو نہیں ہے
اُس کے واسطے مِنْ هَادٍ ○ کوئی راہ دکھانے والا کہ حیرانی اور سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ کیا جو کوئی بچاتا ہے بِوَجْهِهٖ
اپنا منہ سُوْٓءَ الْعَذَابِ بدی اور شدت عذاب سے یعنی ڈرتا ہے آتش دوزخ کی آنچ سے کہ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن یہ عذاب ہوگا
تو یہ ڈرنے والا کیا مثل اُس کے ہے جو عذاب سے نڈر ہو کر راحت میں زندگی بسر کرے ہے وسیط میں کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ نڈر سے
ابوجہل مراد ہے کہ اُسے دوزخ میں لے جائیں گے ہاتھ گردن میں باندھ کر اور وہ چاہتا ہوگا کہ آتش دوزخ کی طرف منہ نہ کرے اور اُس سے
بچے وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ اور کہیں گے ظالموں سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ وبال اُس چیز کا کہ تھے تم کرتے تکذیب
پیغمبر کی كَذَّبَ الَّذِیْنَ تکذیب کی ان لوگوں نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ کے قبل اپنے پیغمبروں کی فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ تو
آیا اُن پر عذاب الٰہی مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ جہاں سے کہ نہ جانتے تھے اور توقع نہ رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ
تو چکھائی اُن کو اللہ نے ذلت خواری اور رسوائی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا میں قتل اور قید اور جلاوطن اور مسخ ہو کر اور زمین میں
دھنس کے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو اُن کے واسطے تیار کیا گیا اَكْبَرُ بہت بڑا ہے دنیا کے عذاب سے اس واسطے
کہ وہ ہمیشہ ہے تمام ہی نہ ہوگا لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ○ اگر وہ ہیں جانتے تو عبرت پکڑیں گے اور اپنے کو عذاب سے چھڑائیں گے وَلَقَدْ
ضَرَبْنَا اور بیشک ہم نے بیان کی لِلنَّاسِ آدمیوں کے واسطے یا اہل مکہ کے لئے فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس کتاب میں کہ قرآن ہے
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثل جو امر دین میں کام آئے لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ○ شاید وہ لوگ نصیحت مانیں اُس کے سبب سے اور وہ کتاب
جو ہم نے اُتاری وہ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن ہے زبان عربی میں غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ نہ کجی والا یعنی بے عیب ہے اور بے خلل اور بے تناقض
فقیہ ابو اللیث نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ غیر مخلوق اور بہر تقدیر اُتارا گیا ہے اس واسطے کہ
لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○ شاید وہ اُس کے معنی میں غور و تامل کرنے کے سبب سے پرہیز کریں کفر اور تکذیب سے ضَرَبَ اللّٰهُ بیان کی خدا نے مَثَلًا
ایک مثل مشرک اور موحد کے واسطے اور وہ مثل کیا ہے کہ رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ ایک مرد غلام ہو اور اُس میں بہت شریک ہوں
مُتَشٰكِسُوْنَ بدخو ناموافق اور ہر ایک اُس مرد سے کام کا حکم کرے اور وہ کسی کا کام پورا نہ کر سکے اور کوئی شریک اُس سے راضی نہ ہو وَرَجُلًا سَلَمًا اور
ایک مرد ہے چھوٹا ہوا شرکت سے سالم محفوظ لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اس کا ایک ہی آقا ہو اور کوئی اس میں
جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اپنے آقا کے کام میں متوجہ ہو کر اُسے خوشنود کر سکتا ہے هَلْ یَسْتَوِیٰنِ کیا برابر ہوتے ہیں یہ دونوں غلام
مَثَلًا مثل ہونے کی رو سے یقینی یہ دونوں غلام برابر نہیں ہو سکتے اس واسطے کہ ایک تو اپنے آقاؤں کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہے
اور سب آقا اُس سے ناراض رہتے ہیں اور دوسرا شریکوں کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہے تو اُس کا آقا اُس سے خوش اور راضی رہتا ہے
مشرک تو پہلے غلام کے مثل ہے کہ اُس نے اپنا دل اپنے معبودوں میں سے ہر ایک کی عادت میں پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کے
مثل ہے کہ خدا کے سوا نہ کسی کی عبادت کرتا ہے نہ کسی کو دوست رکھتا ہے نہ اور کوئی اُس کی امیدگاہ ہے **بیت**

یک یار پسند کن چو یک دل داری ورنہ بکشی تو در جہان بس خواری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے جو خدائی میں اپنا شریک نہیں رکھتا بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

وقف لازم

نہیں جانتے کہ وہ مالک مطلق ہے لکھا ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِہٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم امید رکھتے ہیں کہ محمدؐ مرجائیں اور ہم اُن سے نجات پائیں
تو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ اِنَّكَ مَیِّتٌ بیشک تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردہ ہونگے وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ○ اور یقینی مشرک بھی مردہ
ہیں یعنی جلد مرجائیں گے تو اپنی موت سے وہ بیخوف نہیں ہیں اس حال میں دوسرے کی موت کا انتظار عین جہالت اور کمال حماقت ہے بیت

اے دوست برجنازۂ دشمن چو بگذری — شادی مکن کہ برتو ہمیں ماجرا رود

ثُمَّ اِنَّكُمْ پھر بیشک تم اے مومنو کافروں کے ساتھ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّكُمْ اپنے رب کے پاس تَخْتَصِمُوْنَ ○ جھگڑوگے امر دین میں اور اُن پر غلبہ تمھی کو ہوگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جھگڑا عام ہے کہ بعضے لوگ بعضوں سے جھگڑیں گے دنیا کے قصے قضیوں
میں اور ہر ایک اپنے حق کو پہونچے گا

فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون بڑا ظالم ہے مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ اس شخص سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر اور اسکے ساتھ زن اور فرزند اور شریک منسوب اور ثابت کرے وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اور جھوٹ جانے سچ بات کو کہ وہ قرآن ہے اِذْ جَآءَهٗ جب آئے اسکے پاس
اور بعضوں نے کہا ہے کہ صاحب صدق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں کہ وہ جب اُن کافروں کے پاس تشریف لاتے ہیں تو وہ کافر تکذیب کرتے ہیں اور جھوٹا بناتے ہیں اَلَيْسَ کیا نہیں یعنی ہے فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ میں مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ جگہ اور مقام کافروں کے واسطے
وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ اور وہ جو آیا سچی بات کے ساتھ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اور وہ جس نے سچا جانا اُس کو اُولٰٓئِكَ وہ گروہ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ وہ ہیں پرہیزگار اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ جاء بالصدق سے جبرئیلؑ امین مراد ہیں کہ قرآن لائے اور صَدَّقَ بِہٖ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود ہیں کہ آپ نے اُس کی تصدیق فرمائی اور قبول کرلیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ قرآن لانے والے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور تصدیق کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تبیان میں ہے کہ تصدیق کرنے والے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ سب مومن تصدیق کرنے والے ہیں لَهُمْ ان کے واسطے ہے مَّا يَشَآءُوْنَ جو کچھ چاہیں اور تمنا کریں نعمت اور کرامت عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اُن کے رب پاس ذٰلِكَ یہ ہے جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ○ جزا نیک کام کرنے والوں کی یعنی اہل تصدیق کی اور حق تعالیٰ ان کو جزا دیتا ہے لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ تاکہ مٹادے اور چھپادے اللہ عَنْهُمْ ان سے اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا بہت برا کام جو اُنھوں نے کیا ہو بہت بڑے کام کا ذکر مبالغہ کے واسطے ہے یعنی جب بہت بڑے کام کو مٹائے اور چھپائے گا تو جو کم بُرے کام ہیں انھیں بطریق اولیٰ محو اور مخفی فرمائے گا وَيَجْزِيَهُمْ اور جزا دیگا ان کو اَجْرَهُمْ اجر اُن کا بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ بہت اچھے کام کے ساتھ جو عمل کرتے تھے کہ وہ بہت اچھا کام ایمان ہے بعضوں نے کہا ہے کہ اُن کے احسن اعمال کی جزا زیادہ عطا کریں گے اور باقی اعمال کا اجر بدستور دیں گے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ کیا نہیں ہے اللہ کافی عَبْدَهٗ ۭ اپنے بندے کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے معنی یہ ہیں کہ اللہ جل شانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنوں کے شر سے بچانے کے واسطے کافی ہے اور اپنے حبیب کی نصرت کرکے مشرکوں پر غالب کرے گا اور دین محمدی کو سب دینوں پر غلبہ دیگا لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے باطل معبودوں کے عیب بیان کرتے تو کافر کہتے کہ اے محمدؐ ایسا نہ کہو ورنہ ہمارے خدا تم کو رنج پہونچائیں گے اور تمھارا حال تباہ ہوجائے گا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَيُخَوِّفُوْنَكَ اور ڈراتے ہیں تم کو مشرک بِالَّذِيْنَ اُن سے جن کو وہ پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِهٖ ۭ سوا خدا کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے گمراہ کرے اللہ کہ گمراہی کی وجہ سے وہ خوف دلائے اُن چیزوں کا جو کنکر پتھر ہیں نہ ضرر پہونچا سکتے نہ فائدہ

فَمَالَهٗ تو نہیں ہے اُن گمراہوں کو مِنْ هَادٍ ۝ کوئی ہدایت کرنے والا کہ اُن کو ہدایت کرے وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ اور جسے ہدایت کرے اللہ کہ
وہ خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے فَمَالَهٗ تو نہیں ہے اُس ہدایت کیے ہوئے کو مِنْ مُّضِلٍّ ط کوئی گمراہ کرنے والا کہ اُسے راہ سے بہکا دے اَلَیْسَ
اللّٰهُ کیا نہیں ہے خدا یعنی ہے بِعَزِیْزٍ غالب دشمنوں پر ذِی انْتِقَامٍ ۝ انتقام لینے والا کافروں سے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکوں سے کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کس نے پیدا کیے آسمان اور زمینیں تو لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط
ضرور کہیں گے کہ اللہ نے اسواسطے کہ زمین وآسمان کا پیدا کرنا اُس کے خالق اور ایک ہونے پر بہت کھلی ہوئی دلیل ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ کیا پھر دیکھتے ہو تم یہ بات کہ پکارتے اور چاہتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ کے سوا یعنی بتوں کو پوجتے ہو
اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا مجھکو بِضُرٍّ سختی اور محنت پہونچانا تو هَلْ هُنَّ کیا ہیں وہ بت كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ دافع کرنے والے وہ سختی
جو خدا نے میرے واسطے چاہی اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ یا اگر ارادہ کرے اللہ مجھے راحت اور منفعت دینے کا تو هَلْ هُنَّ کیا ہوں گے وہ بت
مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ط روک رکھنے والے مجھ سے اس رحمت کو مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مشرکوں سے پوچھا تو وہ چپ ہو رہے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بس ہے مجھے اللہ بھلائی
پہونچانے اور برائی سے بچانے کو عَلَیْهِ اسی پر یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ توکل کرتے ہیں توکل کرنے والے ہر باب اور ہر حال میں اپنا
کام اسی پر چھوڑتے ہیں **بیت**

تو با خدائے خود انداز کار و دل خوشدار ۔۔۔ کہ رحم گر نکند مدعی خدا بکند

قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے میری قوم عمل کرو عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اُن حالوں پر جو تم رکھتے ہو اور اپنے کو خدا پر
رکھو توکل کی راہ سے اور حق تعالیٰ پر اعتماد واثق کر دو یہ ترجمہ بکر کی قراءت کے موافق ہوا اور حفص نے مَكَانَتِكُمْ پڑھا ہے یعنی اپنی جگہ پر عمل کرو
اِنِّیْ عَامِلٌ ج تحقیق کہ میں عمل کرنے والا ہوں ہر حال پر جو حال مجھ پر گزرتا ہے توکل کی رو سے اُس حال میں میں عمل کرتا ہوں فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝ لا تو قریب ہے کہ جانو گے تم مَنْ یَّاْتِیْهِ اُس شخص کو کہ ہم ہیں اور تم میں سے آئیگا اس پر عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ عذاب کہ اُسے
رسوا کرے گا وَیَحِلُّ عَلَیْهِ اور اترے گا اُس پر عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ عذاب ہمیشہ اور ملا رہنے والا اور ایک کی رسوائی دوسرے کے غلبہ
کی دلیل ہوگی تو حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کو جنگ بدر کے دن رسوا کیا کہ اُن میں سے ایک گروہ مسلمانوں کے
ہاتھ سے قتل ہوا اور ایک گروہ قید **بیت**

ایں سر بباد داده و آں دستها به بند ۔۔۔ آں گشتہ خوار و زار و گرفتار و مستمند

اِنَّآ اَنْزَلْنَا بیشک ہم نے اُتاری عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تجھ پر کتاب کہ قرآن ہے لِلنَّاسِ سب لوگوں کے واسطے بِالْحَقِّ ج بیان حق
کے ساتھ اس واسطے قرآن شریف میں لوگوں کی معاش و معاد کی مصلحتیں بیان ہیں فَمَنِ اهْتَدٰی پھر جو کوئی ہدایت پائے قرآن کے
سبب سے یعنی جو کچھ اس میں بیان ہے اس پر عمل کرے فَلِنَفْسِهٖ ج تو اسی کے واسطے ہے اُس عمل کرنے کا فائدہ وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہو یعنی
قرآن سے منہ پھیرے فَاِنَّمَا یَضِلُّ تو سوا اسکے نہیں کہ وہ گمراہ ہوتا ہے عَلَیْهَا ج اپنے نفس پر یعنی اس گمراہی کا وبال اسی پر ہے وَمَآ
اَنْتَ اور نہیں ہو تم اے ہمارے حبیب عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝ ع اُن پر نگہبان کہ انھیں گمراہ نہ ہونے دو یا اُن کے وکیل نہیں ہو ہدایت اور
ضلالت کے اختیار میں بلکہ تمھارے ذمہ پر تو فقط حکم پہونچا دینا ہے بس اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے جانیں حِیْنَ

ع ۱۰

مَوْتِهَا ان کی موتوں کے وقت وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ اور چھوڑ دیتا ہے اس کا جی جو نہیں موا ہے فِيْ مَنَامِهَا ج اس کے خواب میں امام
محی السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے معالم میں فرمایا کہ ہر آدمی کے دو نفس ہیں ایک نفس حیات دوسرا نفس تمیز نفس حیات تو آدمی سے موت ہی کے وقت
مفارقت کرتا ہے اور اسکے زائل ہونے سے نفس تمیز بھی زائل ہو جاتا ہے اور نفس تمیز سوتے وقت مفارقت کرتا ہے اور اس کے زائل ہونے سے
نفس حیات نہیں زائل ہوتا احقاق میں ابن بعیہ رحمۃ اللہ تعالےٰ سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ زندوں اور مردوں کی روحیں باہم جمع کرتا ہے کہ
دوسرے کو آشنائی کا پتا اور نشان دیتے ہیں فَيُمْسِكُ الَّتِيْ پھر نگاہ رکھتا ہے اس عالم میں اس نفس کو کہ قبل اس سے قَضٰى عَلَيْهَا
الْمَوْتَ جاری کر چکا ہے اس پر موت کو وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اور بھیجتا ہے دوسرے نفس کو جس کی زندگی باقی ہے اس کے بدنوں کی
طرف اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط نام رکھے ہوئے وقت تک کہ ان کی اجل آ پہونچے اور جمہور مفسروں کے نزدیک امساک اور ارسال ان نفسوں کے
واسطے ہے جو خواب میں قبض کیے ہوں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک نفسوں کے قبض کر لینے اور نگاہ رکھنے اور بدنوں میں بھیجنے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں
ہیں کمال قدرت پر اور بعث و حشر کے واسطے لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ اس گروہ کے واسطے جو تفکر کرتے ہیں مار ڈالنے کے امر میں کہ نیند کے مشابہ ہے
اور زندہ کرنے کے باب میں کہ وہ جاگنے کے مثل ہے توریت میں ہے کہ اے بنی آدم جس طرح تو سوتا ہے اسی طرح مرتا ہے اور جس طرح تو جاگتا
ہے اسی طرح مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا اور کافر اس میں کچھ غور و تامل نہیں کرتے اَمِ اتَّخَذُوْا بلکہ ٹھہرا لیے انھوں نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اللہ کے سوا شُفَعَآءَ ط شفیع لوگ کہ خدا سے ان کی شفاعت کریں گے قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا کہہ کیا وہ شفاعت کریں گے اگرچہ ہوں کہ کسی طرح
لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا مالک نہ ہوں کسی چیز کے شفاعت میں سے یعنی شفاعت کی قدرت نہیں رکھتے وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ع اور نہیں جانتے
اپنے پوجنے والوں کو یعنی جمادات سے شفاعت کی توقع نہ رکھو حال یہ ہے کہ وہ قدرت اور علم دونوں سے بے بہرہ ہیں قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
کہہ اللہ کے واسطے ہے شفاعت جَمِيْعًا ط سب یعنی حکم شفاعت اسی کے پاس ہے اور بے اس کے حکم کے کوئی شفاعت نہ کرے گا
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اس کے واسطے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی ثُمَّ اِلَيْهِ پھر اس کی طرف تُرْجَعُوْنَ
پھیرے جاؤ گے تم قیامت کے دن وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ اور جب یاد کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ وَحْدَهُ اکیلا بے ان کے معبودوں کی یاد کے جیسا کہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتے ہیں تو اشْمَاَزَّتْ بھاگتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں قُلُوْبُ الَّذِيْنَ دل ان لوگوں کے جو لَا يُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے
بِالْاٰخِرَةِ ج آخرت کا وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ اور جب یاد کیے جاتے ہیں وہ جو ان کے معبود ہیں مِنْ دُوْنِهٖٓ بجز خدا کے تو اِذَا هُمْ
يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ اسی وقت وہ خوش ہوتے ہیں حق کو بھولنے اور باطل کے ساتھ مشغول ہونے کے سبب سے مگر مومن کا کام اسکے برعکس ہے
کہ وہ خدا کی یاد سے خوش اور ماسویٰ کی یاد سے غمگین ہے نظم

فال من از اقبال تو فرخندہ شود ۔۔۔ نامت شنوم دل ز فرح زندہ شود
خاطر بہزار غم پراگندہ شود ۔۔۔ وز غیر تو ہر جا سخن آید بیاں

قُلِ اللّٰهُمَّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمینوں کے عٰلِمَ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْكُمُ تو حکم کریگا بَيْنَ عِبَادِكَ اپنے بندوں کے درمیان
آخرت میں فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○ اس چیز میں کہ ہیں وہ اس میں اختلاف کرتے امر دین میں سے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا اور اگر ہو ان لوگوں کے واسطے جو کافر ہوئے مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ ہے زمین میں مال جَمِيْعًا سب وَّمِثْلَهٗ اور مثل

اُن مالوں کے مَعَهٗ اُس کے ساتھ تو لَافْتَدَوْا بِهٖ ضرور فدیہ دیں اس مال کو یعنی اُسے فدا کریں کہ اُس کے سبب سے اپنے کو مول لے لیں
اور چھوڑا ئیں مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ شدت عذاب سے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو جائے گا ان کو مِّنَ
اللّٰهِ خدا سے مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ○ وہ چیز جسے تھے نہ گمان کرتے یعنی ان کو تو گمان یہ تھا کہ بتوں کی شفاعت کے وسیلہ سے
قربت کا رتبہ ملے گا جب عذاب میں گرفتار ہوں گے تو جو اُن کو گمان تھا اُس کے خلاف انھیں پہونچے گا مشایخ میں سے ایک بزرگ مرتے
وقت مضطرب ہوئے لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ ایسی کوئی چیز پیش آئے جسے میں حساب میں نہ رکھتا تھا حضرت سفیان
ثوری سے منقول ہے کہ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے کہ وَیْلٌ لِّاَهْلِ الرِّیَا یعنی افسوس ریا کاروں پر رباعی

پنداشت مرائی کہ عملہا اش نکوست | نغزیکہ بود خلاصۂ کار در وست
چوں پردہ ز روی کار برداشتہ گشت | برخلق عیاں شد کہ نبود الا پوست

وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو جائے گا اُن کے واسطے سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا عذاب برائیوں کا جو انھوں نے کی ہیں وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر
لے گی انکو مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اُس چیز کی کہ تھے اُسکے ساتھ یَسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی کرتے خدا کے خوف دلانے اور رسول مقبول کے ڈرانے میں سے
فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پھر جب پہونچی ہے کافروں کو کہ وہ عتبہ اور ابو حذیفہ ہے اور مفسروں کے ایک گروہ نے سب کافروں کو عام
رکھا ہے یعنی جب پہونچی ہے کافر کو ضُرٌّ سختی اور مفلسی تو دَعَانَا پکارتا ہے ہمیں اور اس کو دفع کرنے کی ہم سے خواہش کرتا ہے ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ
پھر جب ہم نے عطا کی اُس کو نِعْمَةً نعمت یعنی مال اور ثروت مِّنَّا اپنی طرف سے فضل کی راہ سے اُس کے استحقاق کی وجہ سے نہیں تو قَالَ
وہ کافر کہتا ہے کہ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ سوا اس کے نہیں کہ مجھے مال عطا کیا ہے عَلٰی عِلْمٍ علم پر میرے یعنی مال کمانے اور حاصل کرنے کی راہیں
میں نے جانیں تو میری دانائی اور ہوشیاری سے حاصل ہوا یا خدا نے جانا کہ میں اس نعمت کا مستحق ہوں بَلْ ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں
بلکہ هِیَ فِتْنَةٌ وہ نعمت آزمائش ہے اُس کی تاکہ ظاہر ہو جائے کہ وہ شکر گزار ہے یا ناشکرا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے اُن میں سے
لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے اور نہیں دریافت کرتے قَدْ قَالَهَا بیشک کہی تھی یہی بات الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اُن کافروں نے
جو انکے قبل میں تھے یعنی قارون نے کہا تھا کہ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ اور اُس کی قوم کے لوگوں نے یہ بات پسند کی تھی فَمَآ اَغْنٰی تو نہ باز رکھا عَنْهُمْ
اُن سے عذاب کو مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○ اُس چیز نے جو وہ کمائی کرتے تھے دنیا کا مال و متاع فَاَصَابَهُمْ تو پہونچا اُن کو سَیِّاٰتُ مَا
كَسَبُوْا وبال اُن برائیوں کا جو انھوں نے کی تھیں اور مال سمیت زمین میں دھنس گئے وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور جن لوگوں نے ظلم کیا اور ناشکری
کی مِنْ هٰۤؤُلَآءِ ان مشرکوں کے گروہ میں سے جو تمھارے زمانے میں ہیں سَیُصِیْبُهُمْ قریب ہے کہ پہونچے اُن کو بھی سَیِّاٰتُ مَا
كَسَبُوْا جزا اُن برائیوں کی جو انھوں نے کیں وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ○ اور نہیں ہیں وہ عاجز کرنے والے ہم کو عذاب کرنے سے یا سبقت
لے جانے والے ہمارے عذاب پر اَوَلَمْ یَعْلَمُوْٓا کیا نہیں جانا انھوں نے کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالیٰ یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ
کرتا ہے روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے اُس کی قدر بڑھانے کو نہیں بلکہ محض اپنی مشیت سے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا
ہے روزی جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے اُس کی خواری اور بےمقداری اور مذلت کے واسطے نہیں بلکہ اپنی حکمت کی رو سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک
روزی کشادہ اور تنگ کرنے میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں اُس کی قدرت اور ارادہ کے کمال پر لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اُس گروہ کے
واسطے جو ایمان لاتے ہیں خدا کا جو روزی دینے والا ہے اور جانتے ہیں کہ وہ جو کچھ جس کو دیتا ہے اُسی کے ضمن میں مصلحت کلی ہے نظم

هر که باید بهر که می شاید	تو دهی آنچنانکه بباید
تو شناسی صلاح کار همه	که توئی آفریدگار همه

معالم میں مذکور ہے کہ مشرکوں کی ایک قوم نے قتل اور زنا بہت کی تھی اور خواہش نفسانی سے گناہوں کے دروازے اپنے اوپر انھوں نے کھول لیے اور بہت گناہ کرنے لگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھوں نے عرض کی کہ آپ جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہیں وہ بہت خوب ہے مگر ہم اُسے اس شرط سے قبول کرتے ہیں کہ آپ ہم کو یہ خبر دیں کہ ہمارے گناہ بخشے جائیں گے یا نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا اے ہمارے وہ بندو جنھوں نے اسراف کیا ہے عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتوں پر یعنی گناہوں میں افراط کی ہے اور حد سے زیادہ کیے ہیں کہ لَا تَقْنَطُوْا نا امید نہ ہو مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اللہ کی رحمت سے یہ آیت تمام قرآن کی آیتوں سے زیادہ امیدوار کرنے والی اور بہت ہے حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب مجھے حاصل ہو تو اُس آیت کے سامنے میں اُسے دوست نہیں رکھتا اس واسطے کہ یہ آیت دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے معالم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے دیکھا کہ ایک واعظ دوزخ کی آگ اور طوق اور زنجیروں کا ذکر کرتا ہے فرمایا کہ اے واعظ لوگوں کو کیوں نا امید کرتا ہے مگر تو نے یہ نہیں پڑھا ہے کہ خداوند غفور و رحیم نے فرمایا ہے کہ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فصول میں ہے کہ تمام توحید تین چیزوں میں ہے پہلے تو خطاب کا لطف کہ فرمایا يٰعِبَادِيَ یعنی اے میرے بندو اور نہ فرمایا کہ يٰاَيُّهَا الْعُصَاةُ یعنی اے گنہگارو دوسرے عتاب میں نرمی کہ فرمایا اسرفوا یعنی اسراف کیا انھوں نے اور نہ فرمایا اخطاؤا یعنی خطا کی انھوں نے تیسرے اسباب رحمت پر تنبیہ کہ لَا تَقْنَطُوْا فرمایا فتوحات میں ہے کہ لَا تَقْنَطُوْا نہی ہے اور جس چیز سے حق تعالےٰ نے نہی فرمائی اُس سے باز رہنا بندوں کو لازم ہے تو نا امید ہونا کسی وجہ سے روا نہیں ہے مسلمان کو نا امید نہ ہو اس واسطے کہ نا امیدی کفر ہے اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ بیشک اللہ بخشدے گا گناہ جَمِيْعًا ط سب اگرچہ بہت ہوں بجز شرک کے کہ وہ ہرگز نہ بخشا جائے گا بعضے علما کہتے ہیں کہ گناہوں کا بخشا جانا توبہ پر موقوف ہے اور یہ قید ظاہر کے خلاف ہے وسیط میں اپنے اسناد کے ساتھ لکھا ہے اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سُنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ بیشک وہ بخشنے والا ہے گناہوں کا الرَّحِيْمُ ○ع مہربان ہے بندوں پر اس آیت کے حقائق اور اس کی تاکیدوں کی وجہیں جواہر التفسیر میں تفصیل مناسب کے ساتھ تحریر ہیں جن بیماروں کو گناہ کی بیماری ہے انھیں اسی آیت کی دارالشفا سے شربت راحت ملتا ہے اور جو لوگ نفس اور خواہش کے میدان میں سرگرداں ہیں انھیں اسی آیت کی مدد سے راہ نجات میسر آتی ہے نظم

ندارم هیچکو نه توشهٔ راه	بجز لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰه
نفرمودی که نومیدی میارید	زمن لطف و عنایت چشم دارید
بدینمعنی بسے امید داریم	ببخشا زانکه بس امیدواریم
امید دردمنداں را روا کن	دل امیدواراں را دوا کن

وَاَنِيْبُوْٓا اور پھرو طاعت با دعا اور عاجزی کے ساتھ اِلٰى رَبِّكُمْ اپنے رب کی طرف وَاَسْلِمُوْا اور گردن جھکا دو لَهٗ

دین کے واسطے با اخلاص اختیار کرو توحید میں مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَكُمُ الْعَذَابُ پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ پھر مدد نہ دیے جاؤ گے یعنی تم پر سے عذاب دفع کرنے میں کوئی مدد نہ دیگا وَاتَّبِعُوْٓا اور پیروی کرو اَحْسَنَ بہت خوب مَآ اُنْزِلَ اس چیز کی جو بھیجی گئی ہے اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہاری طرف تمھارے رب پاس سے یعنی عزیمت کی متابعت کرو رخصت کی نہیں اور ناسخ کی پیروی کرو منسوخ کی نہیں مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَكُمُ قبل اس سے کہ آئے تم پر الْعَذَابُ بَغْتَةً عذاب ناگہاں یعنی بلا اور عقوبت یا مرگ مفاجات وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اور تم نہ جانتے ہو اس کا آنا کہ تدارک کرسکو اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ پہلے اس سے کہ نفس کہے کہ يٰحَسْرَتٰى اے میری پشیمانی عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ اس چیز پر کہ میں نے تقصیر کی فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ خدا کے کام میں یا اسکی رضا اور جوار رحمت اور قربتِ حضرت ڈھونڈھنے میں وَاِنْ كُنْتُ اور بیشک حال یہ ہے کہ میں تھا لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ○ البتہ مسخراپن کرنے والوں میں سے خدا کی کتاب اور اس کے رسولؐ اور مومنوں کے ساتھ سلسلۃ الذہب میں اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے نظم

روز آخر کہ مرگ مردم خوار ... کند از خواب غفلتش بیدار

یادش آید کہ در جوار خدا ... سالہا زد بجرم و عصیان رائے

ہرچہ در شصت سال یا ہفتاد ... گرز از خیر و شر بپیش افتاد

یک بیک پیش چشم او دارند ... آشکارا بروے او آرند

بگذر اندز گنبد دوار ... بانگ یا حسرتا و وا ویلا

حسرت از جان او برآرد دود ... واں زماں حسرتش ندارد سود

اَوْ تَقُوْلَ یا کہے گا وہ نفس کہ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ اگر یہ کہ خدا ہدایت کرتا مجھ کو تو لَكُنْتُ البتہ میں ہوتا مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ پرہیزگاروں میں سے اور شرک و معصیت میں میں نہ آلودہ ہوتا اَوْ تَقُوْلَ یا کہے گا حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ اس وقت جبکہ عذاب دیکھیگا کہ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً اے کاشکے ہوتا پھر جانا مجھے دنیا میں فَاَكُوْنَ کہ میں وہاں جاؤں اور ہو جاؤں مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ نیک کام کرنے والوں اور فرمانبرداروں میں سے تو جو یہ کہے گا کہ مجھے ہدایت نہیں کی ورنہ میں متقی ہوتا اس سے کہیں گے کہ بَلٰى ہاں یعنی تجھے ہدایت کی ہے قَدْ جَآءَتْكَ یقینی آئیں تیرے پاس اٰيٰتِيْ آیتیں میری کتاب کی کہ وہ قرآن ہے فَكَذَّبْتَ بِهَا پس تکذیب کی تو نے اور اسکو جھوٹ مانا وَاسْتَكْبَرْتَ اور تکبر کیا تو نے اور اس پر ایمان لانے سے سرکشی کی وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اور تھا تو کافروں میں وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا دیکھے گا تو ان لوگوں کو جنھوں نے جھوٹ باندھا عَلَى اللّٰهِ اللہ پر یعنی خدا کو کہا کہ اس کی اولاد اور شریک ہیں وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ ان کے منہ کالے ہوں گے دوزخ میں داخل ہونے کے قبل اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ کیا نہیں ہے دوزخ میں یعنی ضرور ہے مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ مقام اور ٹھہرنے کی جگہ متکبروں اور سرکشوں کو جنھوں نے خدا اور رسول کا حکم نہ مانا وَيُنَجِّي اللّٰهُ اور نجات دے گا حق تعالیٰ دوزخ سے الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ان لوگوں کو جنھوں نے پرہیز کیا شرک سے بِمَفَازَتِهِمْ انکے چھٹکارے کے ساتھ یعنی اسباب نجات کے ساتھ کہ وہ ایمان اور نیک کام کرنا ہے لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ نہ پہونچے گی متقیوں کو کوئی برائی اور ناگوار بات وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اور نہ وہ غمگین ہوں گے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اللہ پیدا کرنیوالا ہے سب چیزوں کا وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ ہر چیز پر وَّكِيْلٌ ○ خداوند ہے اور اس میں تصرف کرنے والا اور اسکی حفاظت پر قائم

لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اسی کے واسطے ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی یعنی علوی اور سفلی امور کا مالک وہی ہے اسکے غیر کو اُن میں تصرف ممکن نہیں ہے جس طرح خزانوں میں وہی دخل کرسکتا ہے جس کے ہاتھ میں ان کی کنجیاں ہوں حدیث میں ہے کہ حضرت عثمانؓ ذوالنورین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر کیا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ تفسیر ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی یہ کلمات آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہیں جو کوئی یہ کلمات پڑھے اِن خزانوں کے نقد فیض اُسے پہونچیں گے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آسمان کے خزانے مینھ ہیں اور زمین کے خزانے گھاس اور ان خزانوں کی کنجی اُسی کے قبضۂ تصرت میں ہے جب چاہتا ہے مینھ برساتا ہے اور نباتات میں سے جو کچھ چاہتا ہے اگاتا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالی کی نشانیوں کا یعنی اسکی قدرت کی دلیلوں اور اس کی کتاب کی آیتوں کا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ ہیں نقصان پانے والے اس واسطے کہ ان کے رجوع کرنے کی جگہ دوزخ ہے لکھا ہے کہ کفار قریش نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو حق تعالے نے فرمایا کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کہ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ کیا غیر خدا کو تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ حکم کرتے ہو تم مجھسے کہ پوجوں ان دلیلوں کے بعد اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ اے نادانو وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اور بے شک و شبہ وحی بھیجی گئی ہے تیری طرف وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور ان کی طرف جو تجھ سے قبل تھے پیغمبر یعنی اے حبیب تم سے اور سب پیغمبروں سے یہ بات کہی گئی ہے کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ اور تم شرک کروگے یعنی بفرض محال اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ ظاہر میں اگرچہ مخاطب پیغمبر ہیں مگر مراد اُن کی امتوں کے مسلمان ہیں ہر ایک کو فرماتا ہے کہ اگر تو شرک کریگا تو لَيَحْبَطَنَّ ضرور ضرور حبط اور تباہ ہو جائے گا عَمَلُكَ عمل تیرا جو ایمان کے حال میں ہوا وَلَتَكُوْنَنَّ اور بے شک و شبہہ ہو جائے گا تو مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ نقصان پانے والوں میں سے کہ عزت دین حاصل کرنے کے بعد ذلت شرک میں مبتلا ہوگا بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ بلکہ خدا کی عبادت کر وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ اور رہ شکر گزاروں میں سے جو توحید اور عبادت کی نعمت پر شکر کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ علماء یہود میں سے ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا کہ اے محمد تم جانتے ہو کہ حق تعالے قیامت کے دن ایک انگلی پر آسمان ایک پر زمین ایک پر پہاڑ ایک پر پانی اور مٹی ایک پر تمام مخلوق کو رکھے گا پھر اپنی انگلیاں ہلائے گا اور فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْمُلُوْكُ یعنی آج میں ہی بادشاہ ہوں کہاں ہیں اور بادشاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی بات سُن کر مسکرائے اور چپ رہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ اور وصف نہیں کیا ان لوگوں نے خدا کا اور اس کی تعظیم نہیں کی حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ جیسے جو حق ہے اُس کی قدر اور تعظیم کا وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا اور زمین سب قَبْضَتُهٗ اس کی مٹھی میں پکڑی ہوئی ہوگی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ اور آسمان لپٹے ہوں گے بِيَمِيْنِهٖ ط اس کے یمین[1] میں معالم میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے یمین میں لے گا اور پھر فرمائے گا کہ اَنَا الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ یعنی میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں جبار اور کہاں ہیں متکبر پھر لپیٹ کر زمین کو اپنے شمال[2] میں لے گا اور وہی کلمات فرمائیگا اہل ایمان ایسی باتوں میں تشبیہ سے اسکی تنزیہ کا اعتقاد رکھتے ہیں یعنی تشبیہ سے وہ پاک ہے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ ہمارا مذہب اس آیت کی

[1] یمین داہنا ہاتھ ۱۲ [2] شمال بایاں ہاتھ ۱۲

تحقیق میں یہ ہے کہ ہم اسے اُس معنی پر چھوڑ دیں جو اللہ جل شانہ نے اس سے مراد لیے ہیں اسواسطے کہ ایسے کلمات متشابہات میں شمار کئے گئے ہیں اس پر ایمان لانا چاہیئے اور اُس کی حقیقت میں کچھ بات نہ کہنا چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہے حق تعالیٰ جواہر اور اعراض کے وصف سے وَتَعٰلٰى اور برتر ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ شرک کرتے ہیں اور اُسکا شریک بناتے ہیں وَنُفِخَ اور پھونکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور میں پہلی بار انکے قول کے موافق جو دو نفخے ثابت کرتے ہیں اور اس نفخہ کو نفخۂ صعقہ کہتے ہیں اس واسطے کہ اس بار جب صور پھونکا جائیگا فَصَعِقَ تو بیہوش ہو کر گر پڑیگا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ مرجائے گا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہے آسمانوں میں وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہے زمین میں اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر جسے چاہے اللہ کہ وہ عرش اٹھانے والے فرشتے ہیں یا شہید لوگ یا بہشت اور دوزخ کے اہلکار فرشتے ثُمَّ نُفِخَ پھر پھونکا جائے گا فِيْهِ اُخْرٰى دوسری بار اس نفخہ کو نفخۂ بعث کہتے ہیں اور اس نفخہ سے سب مردے زندہ ہو جائیں گے فَاِذَا هُمْ تو اُسوقت وہ قِيَامٌ کھڑے ہوں گے اپنی قبروں کے کنارے يَّنْظُرُوْنَ ۝ دیکھتے ہوں گے مبہوتوں کی طرح یا اس انتظار میں ہوں گے کہ دیکھیے اب ہمارے ساتھ کیا کیا جاتا ہے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ اور روشن ہو جائے گی زمین محشر بِنُوْرِ رَبِّهَا اپنے رب کے نور سے یعنی اُس نور سے جو نور خدا اس زمین میں پیدا کر دیگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نور سے عدل کی روشنی مراد ہے کہ اُس روشنی سے خلائق اور خالق کے حق ظاہر ہو جائیں گے اور ظلم کی ظلمت جاتی رہے گی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ اور رکھے جائینگے نوشتے یعنی اعمالنامے داہنے بائیں ہاتھ میں وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ اور لائیں گے پیغمبروں کو امتوں پر یہ دعویٰ کرنے کو کہ ہم نے انھیں حکم پہونچا دیئے وَالشُّهَدَآءِ اور گواہوں کو پیغمبروں کے دعوے صحیح اور ثابت کرنے کے واسطے اِن گواہوں سے امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ شہدا سے شہید لوگ مراد ہیں جنھوں نے صف جہاد میں شربت شہادت پیا یعنی شہیدوں کو حاضر کر کے پیغمبروں کا رفیق کریں گے اُن کے شرف اور بزرگی کی جہت سے وَقُضِيَ اور حکم کیا جائے گا بَيْنَهُمْ بندوں کے درمیان بِالْحَقِّ حق حق سچائی اور عدل کے ساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے ثواب کم ہونے اور عذاب بڑھنے کی وجہ سے وَوُفِّيَتْ اور پوری دیا جائے گا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس مَّا عَمِلَتْ جزا اس کی جو اس نے کیا ہے وَهُوَ اَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہے بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وہ جو کچھ مخلوق کرتے ہیں اور اُس کے مناسب جزا دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور ہنکائے جائیں گے وہ لوگ جو نہ ایمان لائے ہنکانا سخت اِلٰى جَهَنَّمَ دوزخ کی طرف زُمَرًا ؕ گروہ گروہ ایک دوسرے کے پیچھے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا یہاں تک کہ جب آئیں گے دوزخ پر تو فُتِحَتْ کھولے جائیں گے اَبْوَابُهَا اُسکے دروازے ساتوں ان کے داخل ہونے کے واسطے وَقَالَ لَهُمْ اور کہیں گے اُن سے خَزَنَتُهَآ دوزخ کے خازن ملازمت کی رو سے کہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہیں آئے تمھارے پاس رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم میں سے کہ حکم الٰہی کے سبب يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ پڑھیں تم پر اٰيٰتِ رَبِّكُمْ آیتیں تمہارے رب کی جو اُس نے اتاری تھیں وَيُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈرائیں تم کو لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ دیکھنے سے اس تمھارے دن کے تو قَالُوْا بَلٰى کہیں گے کافر کہ ہاں ہمارے پاس آئے اور ہم کو ڈرایا وَلٰكِنْ حَقَّتْ لیکن واجب ہوئی كَلِمَةُ الْعَذَابِ بات اللہ کی یعنی اس کا حکم عذاب عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافروں پر قِيْلَ ادْخُلُوْٓا کہا جائیگا ان کو کہ داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازوں میں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ ہمیشہ رہنے والے اس میں فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ جو بڑا ٹھکانا ہے متکبروں کیواسطے دوزخ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور لے چلیں گے ان لوگوں کو جو ڈرے رَبَّهُمْ عذاب سے اپنے رب کے لے چلنا مہربانی اور نرمی کے ساتھ یعنی فرشتے براہ مہربانی ان سے جلدی کریں گے چلنے میں اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ جنت کی طرف گروہ گروہ انکے مراتب بہشت کے تفاوت کے

ع

ربع

سوانق جنتیوں کو چلانا اور ہنگانا یا دوزخیوں کے جوڑ کے طور پر فرمایا ہے یا اُن کی سواریاں ہنکائی اور بڑھائی جائیں گی اس واسطے کہ متقیوں کو سوار کر کے جنت میں لے جائیں گے حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا یہاں تک کہ جب آئیں گے جنت میں اور سعادت تام اور دولت لا کلام کو پہونچیں گے وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور کھول دیے جائیں گے جنت کے دروازے اُن کے پہونچنے سے قبل اور اُن کو ذرا انتظار نہ کرنا پڑے گا وَقَالَ لَهُمْ اور کہیں گے ان سے خَزَنَتُهَا جنت کے خازن کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ درود سلام ہو تم پر یا سلامتی اور ایمنی تمہارے حال کو لازم ہے طِبْتُمْ پاک تھے تم دنیا میں گناہوں سے یا جنت میں تمہارا مقام پاکیزہ ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جب جنتی جنت میں پہونچیں گے تو وہاں ایک درخت دیکھیں گے کہ اسکے نیچے سے دو چشمے حبب جاری ہیں تو ایک میں غسل کریں گے اور اُن کا ظاہر جسم پاک ہو جائے گا اور دوسرے میں پانی پئیں گے تو ان کا باطن منور ہو جائے گا اور اس محل پر فرشتے کہیں گے کہ پاک ہوئے تم ظاہر اور باطن میں فَادْخُلُوْهَا تو داخل ہو جنت میں خٰلِدِيْنَ ○ ع ہمیشہ رہنے والے اس میں وَقَالُوا اور کہیں گے مومن جب جنت میں داخل ہوں گے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے الَّذِیْ صَدَقَنَا ایسا اللہ جس نے سچا کیا ہمارے ساتھ وَعْدَهٗ اپنا وعدہ ثواب کا وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور میراث دی اُسنے ہم کو زمین بہشت میں سے کہ ہم تمکیں کی رو سے نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ جگہ لیتے ہیں ہم جنت میں حَيْثُ نَشَآءُ ج جہاں ہم چاہتے ہیں فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ تو خوب ہے اجر کام کرنے والوں کا یعنی ثواب حکم ماننے والوں کا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ اور دیکھتے ہو گے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کو یعنی جب مقعد صدق میں رتبہ قرب پر ہو گے تو جدھر دیکھو گے فرشتے نظر آئیں گے حَآفِّيْنَ گھیرے ہوئے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرد اگرد عرش کے یعنی اسکے گرد طواف کرنے والے کہ يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کرتے ہیں بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ج ملی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتے ہیں اور تسبیح کر کے ذات آلہی سے نفی کرتے ہیں اُن صفتوں کی جو اس کو سزاوار نہیں اور حمد کر کے وہ صفتیں ثابت کرتے ہیں جو اُس کو سزاوار ہیں وَقُضِيَ اور حکم کیا جائے گا بَيْنَهُمْ خلق کے درمیان بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی ہر ایک جنتی کو اُس کے مقام پر اُتاریں گے وَقِيْلَ اور کہا جائے گا یعنی فرشتے ایمان والوں سے کہیں گے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ع ۸ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے جو رب ہے اہل عالم کا جس طرح آسمان اور زمین پیدا کرنے کی ابتدا میں اُس نے اپنی حمد کی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اُسی طرح اپنے مقامات اور منازل میں زمین و آسمان کے قرار پکڑتے وقت وہی حمد کی تاکہ جان لیں کہ شروع اور خاتمہ میں حمد و ثنا کا مستحق وہی ہے بیت

ہر کجا حمد و ثنائے ست ترا زیبد بس
درخور حمد و ستایش بنود غیر تو کس

ع ربع

ایاتها ۸۵ — رکوعاتها ۹ — کلماتها ۱۲۴۲ — حروفها ۵۳۱۳

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط	خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مومن مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور یہ ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچاسی ۸۵ آیتیں ہیں

یہ پہلی سورت ہے سات سورتوں حامیموں میں سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر میں اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کے باغوں میں میوے کھایا چاہے اُسے چاہیے حامیمیں پڑھے حصن حصین میں صحیح مستدرک سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا اور طاسینیں اور حامیمیں موسیٰ علیہ السلام کی لوحوں میں سے مجھے دی ہیں معالم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں حامیموں کی تلاوت کرتا ہوں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا جنت کے باغوں میں آگیا کہ وہ باغ نرم زمین میں ہیں اور متعجب ہو کر انھیں دیکھتا ہوں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ

لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابٌ وَلُبَابُ الْقُرْآنِ الْحَوَامِيمُ یعنی ہر چیز کا لباب ہوتا ہے اور قرآن کا لباب حامیمیں ہیں اور بعضے صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم حامیموں کو عرائس قرآن اور دیباج قرآن کہتے ہیں وباللہ التوفیق حٰمٓ ۝ بعضے علما کے قول پر حروف مقطعہ مقسم بہ ہیں یعنی اُن کی قسم کھائی ہے اور ہر حرف اشارہ ہے ایک کلمہ کی طرف جیسا کہ کلام عرب میں بعض کو تمام سے تعبیر کرتے ہیں تو یہاں سے اشارہ حکم حق کی طرف ہے کہ وہ ہرگز نہ رد ہوتا ہے نہ رکتا ہے اور میم ایما ہے اُس کے ملک کی جانب کہ کبھی زائل اور فانی نہو گا اور قسم کا جواب یہ ہے کہ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اُتارنا قرآن کا مِنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے ہے جو الْعَزِيْزِ کہ غالب اور قادر ہے اُسے اُتارنے پر الْعَلِيْمِ ۝ جاننے والا اُسے جو کچھ جس پر جس وقت نازل کرتا ہے غَافِرِ الذَّنْۢبِ بخشنے والا گناہوں کا اس کے واسطے جو صدق کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے وَقَابِلِ التَّوْبِ اور قبول کرنے والا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے شَدِيْدِ الْعِقَابِ سخت عذاب کرنے والا اُسکو جو کلمہ توحید کہنے سے انکار کرے ذِي الطَّوْلِ صاحب نیکوکاری اور بخشش اور بزرگواری کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اُس کی طرف ہے پھرنا سب بندوں کا اپنی جزا پانے کو مَا يُجَادِلُ جھگڑا اور طعن نہیں کرتا فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ خدا کی آیتوں میں کوئی اور اس بات کے کہ اُس کا اترنا محقق ہو چکا اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مگر وہ لوگ جنھوں نے حق چھپایا فَلَا يَغْرُرْكَ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تم کو تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ پھرنا کافروں کا سب شہروں میں شام اور یمن کے تجارت کے واسطے یعنی یہ بات دل میں نہ لاؤ کہ اُن کو کچھ مہلت اور فرصت ہوئی اِس جہت سے کہ اُن کا انجام کار اور خاتمہ روزگار خسارہ اور نقصان پر ہو گا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی تیری قوم کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے وَّالْاَحْزَابُ اور چند گروہوں نے جن پر اُن کے رسولوں نے فوج کشی کی مِنْۢ بَعْدِهِمْ قوم نوح کے بعد اپنے پیغمبروں کی جیسے قوم عاد اور ثمود نے وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ اور قصد کیا ہر ایک نے اُن میں سے بِرَسُوْلِهِمْ اپنے رسول کے ساتھ لِيَاْخُذُوْهُ کہ پکڑیں اُسے اور جو ایذا چاہیں اُسے پہونچائیں وَجٰدَلُوْا اور جھگڑا کیا اپنے پیغمبروں کے ساتھ بِالْبَاطِلِ اپنی بیہودہ باتوں سے لِيُدْحِضُوْا تاکہ زائل کریں اور ناچیز نہ کردیں بِهِ الْحَقَّ اپنی بیہودہ باتوں سے اُس حق بات کو جس کی متابعت واجب تھی فَاَخَذْتُهُمْ تو پکڑا میں نے اُنھیں وقت اور ہلاک کردیا اُس کی مکافات میں فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ ۝ میرا عذاب اور عقاب اُن پر وَكَذٰلِكَ اور جس طرح واجب ہوا تھا عذاب اگلی امتوں کے تکذیب کرنے والوں پر اسی طرح حَقَّتْ واجب ہوا ہے كَلِمَتُ رَبِّكَ حکم تیرے رب کا عذاب اور عقاب کے ساتھ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اُن پر جو کافر ہوئے ہیں تمھاری قوم میں سے اَنَّهُمْ بسبب اس کے کہ وہ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ دوزخ میں رہنے والے ہیں یعنی اُس جہان میں بھی عذاب کے مستحق ہیں اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمھاری قوم حق تعالے کی عبادت سے منھ پھیرتی ہے تو حق تعالے کی بادشاہی میں کچھ خلل نہیں پڑتا اسواسطے کہ اس کی عبادت اور حمد کرنے والے خواص مخلوقات میں سے بہت ہیں از انجملہ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ فرشتے ہیں جو اٹھائے ہوئے ہیں عرش اور حاملان عرش بزرگ فرشتوں میں سے ہیں کشاف میں ہے کہ حق تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم فرمایا ہے کہ وہ صبح و شام اعزاز و اکرام کی راہ سے حاملان عرش پر سلام کرتے ہیں وَمَنْ حَوْلَهٗ اور جو فرشتے عرش کے گرداگرد ہیں کروبیوں میں سے کہ طواف کیا کرتے ہیں اور اُنھیں طواف کہتے ہیں اور اُن کی ستر ہزار صفیں ہیں عرش کو بیچ میں لیے ہوئے نہایت ذوق وشوق سے يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کہتے ہیں ملی ہوئی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی خدا کا ذکر کرنے والے ہیں اس کی سب صفتوں اور ثناؤں کے ساتھ معالم میں شہر بن حوشب سے منقول ہے کہ حاملان عرش آٹھ ہیں چار کہتے ہیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور دوسرے چار کہتے ہیں

وقف لازم
وقف النبی

سُبحانک اللّٰھم وبحمدک لک الحمد علی عفوک بعد قدرتک اور گویا وہ فرشتے آدمیوں کے گناہوں سے ساتھ کرم آلہی کی نسبت میں یہ کلمات کہتے ہیں وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور ایمان لاتے ہیں اپنے پروردگار کا وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور مغفرت چاہتے ہیں خدا سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان لوگوں کے واسطے جو ایمان لائے ہیں اور کہتے ہیں کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب وَسِعْتَ پہونچا ہے اور گھیرے ہے تو كُلَّ شَيْءٍ سب چیزوں کو رَّحْمَةً وَّعِلْمًا رحمت اور علم کی راہ سے یعنی تیری رحمت اور علم سب چیزوں کو پہونچا ہے فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا پس بخشدے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور تیری طرف پھرے وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی ہے کہ انھوں نے سَبِيْلَكَ تیری راہ کی کہ وہ دین اسلام ہے وَقِهِمْ اور نگاہ رکھ انھیں عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ عذاب سے آتش دوزخ کے رَبَّنَا اے ہمارے رب مہربانی کر وَاَدْخِلْهُمْ اور داخل کر توبہ کرنے والوں یا دین کی پیروی کرنے والوں یا سب ایمان والوں کو جَنّٰتِ عَدْنِ رہنے کے باغوں میں نِ الَّتِيْ ایسے باغ کہ محض اپنے فضل سے وَعَدْتَّهُمْ وعدہ دیا تو نے ان کو وَمَنْ صَلَحَ اور اُسے جس نے نیک کام کیے مِنْ اٰبَآئِهِمْ انکے باپوں میں سے وَاَزْوَاجِهِمْ اور ان کی عورتوں میں سے وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اور اُن کی اولاد میں سے تا کہ تیرے فضل وکرم سے جنت میں اُن کی خوشی اُن سب کے دیدار سے پوری ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو غالب ہے اور کسی سے عاجز نہیں الْحَكِيْمُ ○ لا جاننے والا اور جو کچھ تو کرتا ہے حکمت سے خالی نہیں ہوتا وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط اور باز رکھ انھیں برائیوں سے یعنی انھیں گناہوں سے دور رکھ عطاء یا وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ اور جس سے باز رکھتا ہے تو برائیاں يَوْمَئِذٍ آج اس جہاں میں فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط تو بیشک بخشدیا تو نے اُسے آخرت میں وَذٰلِكَ وہ تیری نگاہ داشت هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ع وہ بڑی کامیابی ہے اسواسطے کہ جو صاحب دولت آج عصمت آلہی کی پناہ میں ہے وہ کل رحمت نامتناہی کے سایہ میں ہوگا یہی نکتہ کسی نے کہا ہے نظم

امروز کسے راکہ درآری بپناہ — فردا بمقام قربتش بخشی راہ

واں راکہ رہش نداد بردرگاہ — فردا چہ کند گر نہ کند نالہ وآہ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ کافر ہوئے وہ يُنَادَوْنَ پکارے گئے فرشتوں کی زبانی یعنی جب کافر دوزخ میں آوینگے اور اپنے نفسوں سے دشمنی شروع کر کے غصہ اور ملامت کریں گے کہ جب اختیار کا زمانہ تھا تو تم ایمان کیوں نہ لائے اسوقت فرشتے ان کو پکار کر کہیں گے کہ لَمَقْتُ اللّٰهِ البتہ خدا کی دشمنی تمھارے ساتھ کفر کے سبب سے اَكْبَرُ بہت بڑی ہے مِنْ مَّقْتِكُمْ تمھاری دشمنی سے اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتوں کے ساتھ اور تم خدا کو دشمن رکھتے تھے اِذْ تُدْعَوْنَ جب پکارے گئے اِلَى الْاِيْمَانِ ایمان کی طرف کہ خدا اور رسول کا ایمان لاؤ فَتَكْفُرُوْنَ ○ تو تم کافر ہوئے اور ایمان نہ لائے تو قَالُوْا رَبَّنَآ کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ مار ڈالا تو نے ہم کو دوبار وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ اور زندہ کیا تو نے ہمیں دوبار پہلی بار مار ڈالنا تو جب ہے کہ دنیا میں زندگی کی مدت پوری ہو جاتی ہے اور پہلی بار زندہ کرنا قبر میں ہے اور دوسری بار مار ڈالنا بھی قبر میں ہے اور دوسری بار زندہ کرنا جب ہے کہ قبروں سے زندہ ہو کر اٹھیں گے تبیان میں ہے کہ حضرت آدمؑ کی ذریت کو جب ان کی پشت سے نکال کر عہد لیا اور پھر مار ڈالا یہ پہلا مار ڈالنا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلا مار ڈالنا وہ ہے کہ جب وہ نطفہ تھا تو اُسے ماں کے پیٹ میں زندہ کیا اور دنیا میں مار ڈالا اور آخرت میں پھر زندہ کرے گا پھر تقدیر کا فرمانہ کرنے اور مار ڈالنے کا اقرار کریں گے اور کہیں گے کہ فَاعْتَرَفْنَا پھر ہم نے اقرار کیا بِذُنُوْبِنَا اپنے گناہوں کا کہ وہ پھر زندہ ہونے کا انکار اور تکذیب تھی فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ پھر کیا ہے ہم کو دوزخ میں سے نکلنے کی طرف مِّنْ سَبِيْلٍ ○ کوئی راہ یعنی کوئی ایسا طریقہ ہے

جس پر ہم چلیں اور دوزخ سے چھوٹ کر جنت میں پہونچ جائیں اس سے قبول ایمان اور توبہ مراد ہے پس فرشتے انھیں ناامید کرکے کہیں گے کہ ذٰلِكُمْ یہ جو تم دوزخ میں آئے ہو یہاں ہمیشہ رہنے کا حکم ہے بِاَنَّهٗ بسبب اس کے۔ دنیا میں اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ جب پکارتے تھے خدا کو وَحْدَهٗ ایک اور اکیلا تو كَفَرْتُمْ کافر ہوئے تم اور اس کی یگانگی نہ مانی اور کہنے لگے کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ اور جب شرک کرتے تھے اس کے ساتھ یعنی مشرک لوگ خدائے واحد کے ساتھ اور شریک لاتے تھے تو تُؤْمِنُوْا تم ایمان لائے تھے شرکو کا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ تو حکم خدا کے واسطے ہے ایسا خدا کہ الْعَلِيِّ برتر ہے اس بات سے کہ اس کے ساتھ دوسرے کو خدائی میں شریک کریں الْكَبِيْرِ ۝ بڑا اس بات سے کہ کسی غیر کو اس کے برابر ٹھہرائیں هُوَ الَّذِيْ وہ ہے ایسا خدا جو کمال قدرت کے ساتھ يُرِيْكُمْ دکھاتا ہے تم کو اٰيٰتِهٖ نشانیاں اپنی وحدت پر دلالت کرنے والی وَيُنَزِّلُ اور نازل کرتا ہے لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا آسمان سے روزی کے اسباب جیسے مینھ یا فرشتوں کو بھیجتا ہے اس تدبیر کے ساتھ جو سبب رزق ہو وَمَا يَتَذَكَّرُ اور نہیں نصیحت مانتا یعنی ان نشانیوں سے کوئی عبرت نہیں پکڑتا اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ مگر وہ جو پھرتا ہے خدا کی طرف یعنی جو معصیت سے پھر کر طاعت کیطرف متوجہ ہوتا ہے فَادْعُوا اللّٰهَ پس پکارو اللہ کو مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اس حال میں کہ پاک کرنے والے رہو اپنی طاعت کو شرک اور ریا سے اس کے واسطے وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اگرچہ کراہت کریں کافر اس کی توحید میں تمہارے خلاص سے اسواسطے کہ وہ نعمت ایمان سے کافر ہیں اور تم اس نعمت پر شاکر ہو تو تم میں اور ان میں باہم نفرت ہے اور تمہارے اعمال اور اقوال ان کو محبوب اور مرغوب نہیں ہیں جس طرح ان کے کام اور باتیں تمھیں مکروہ معلوم ہوتی ہیں رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ وہ ہے بلند کرنے والا بندوں کے درجے دنیا میں تفاوت طبقات کے ساتھ اور عقبیٰ میں مراتب اور مقامات کا تفاوت کرکے یا انبیا علیہم السلام کے درجے بلند کرنے والا ہے حضرت آدمؑ کا درجہ صفوت کے ساتھ بلند کیا اور حضرت نوحؑ کا درجہ دعوت کے سبب سے اور حضرت ابراہیمؑ کو خلت اور حضرت موسیٰؑ کو قربت اور حضرت عیسیٰؑ کو زہادت اور حضرت سید الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا فرما کر سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جس کسی کا درجہ چاہتا ہے بلند کرتا ہے حقائق کی شناخت اور معرفت کے سبب سے بحر الحقائق میں ہے کہ محبوں کا درجہ بلند کرنے والا ہے محبیت سے فنا کرکے محبوبیت کے ساتھ باقی رکھ کر ایک عزیز نے فرمایا ہے کہ لَا يُوْجَدُ الْبَقَاءُ اِلَّا بِالْفَنَاءِ جب تک تو شربت فنا نہ پئے گا خلعت بقا نہ پہنے گا نظم

بنوش دردِ فنا گر بقا ہمی خواہی ... کہ زاد راہ بقا در دی خرابات ست

زحال خویش فنا شو دریں رہ اے عطار ... کہ باقی رہ عشاق فانی الذات ست

ذُو الْعَرْشِ ج خداوند عرش ہے یعنی عرش کا خالق اور مالک ہر یا ملک اور سلطنت کا خداوند ہے يُلْقِی الرُّوْحَ ڈالتا ہے روح کو مِنْ اَمْرِهٖ اپنے حکم سے یا بھیجتا ہے جبرائیلؑ کو عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جس پر چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں میں سے یعنی جسے چاہتا ہے مرتبۂ نبوت عطا فرماتا ہے لِيُنْذِرَ تاکہ ڈرائے وہ جس پر وحی آئے لوگوں کو يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ ملاقات کے دن یعنی جس دن روحیں بدنوں سے ملیں گی یا اہل زمین اور اہل آسمان باہم ملاقات کرینگے یا اولین وآخرین یا معبود اور ان کی عبادت کرنے والے یا مظلوم اور ظالم یا ہر عمل کرنے والا ملاقی ہوگا اپنے عمل سے یا یہ سب جو مذکور ہوئے ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے يَوْمَ هُمْ جس دن کہ وہ یعنی عبادت کرنے والے بٰرِزُوْنَ ج ظاہر ہوں گے قبروں سے نکل کر لَا يَخْفٰى پوشیدہ نہیں ہوتی عَلَى اللّٰهِ اللہ تعالیٰ پر مِنْهُمْ ان میں سے یعنی باوصف کثرت کے بندوں کی ذاتوں اور اعمال اور احوال میں نہیں پوشیدہ ہے خدا پر شَيْءٌ کچھ بلکہ سب کو جانتا ہے اور سب کو

عمل کے موافق جزا دیگا اور ندا کرنے والا ندا کریگا کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط کس کے واسطے ہے بادشاہی آج کے دن تو سب بندے باہم متفق ہو کر جواب دیں گے لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ خدا کے واسطے جو ایک ہے حکم میں توڑنے والا اُن کے جھگڑے جو ملک کے مدعی تھے اور چونکہ کافروں کو خدا کی وحدانیت کا ضروری علم ہوگا تو اس جواب میں ایمان والوں سے موافقت کریں گے اَلْيَوْمَ تُجْزٰى آج جزا دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک نفس بِمَا كَسَبَتْ ط جزا اُس کی جو اُس نے کیا ہے لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ط کہ نہیں ہے ظلم آج کہ نہ کسی کے ثواب میں سے کم کریں گے نہ کسی پر عذاب بڑھائیں گے نہ کسی کو دوسرے کے گناہ پر پکڑیں گے نہ نیکی کا بدلا بدی دیں گے نہ بدی کا بدلا نیکی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی شمار کرنے والا ہے حساب کے وقت اور ہر ایک کی جو جلدی اُسے دے گا اس واسطے کہ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ یعنی اُسے کوئی چیز سے باز نہیں رکھتی وسیط میں ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بادشاہ جزا دینے والا ہوں ممکن نہیں ہے کہ کوئی جنتی جنت میں داخل ہو یا کوئی دوزخی دوزخ میں جائے اور اس کے ذمے مظلمہ ہو جب تک میں اس مظلمہ کو دفع نہ کر لوں رباعی

در وعدۂ اہل ظلم حالے عجب ست	در دیدن ظلم را دبالے عجب ست
از ظلم بپرہیز کہ در روزِ جزا	لا ظلم الیوم گوشمالے عجب ست

وَاَنْذِرْهُمْ اور ڈرا کافروں کو اور خوف دلا اُن کو يَوْمَ الْاٰزِفَةِ عذاب سے روز نزدیک کے یعنی روز قیامت کے عذاب سے کہ وہ ضرور آئے گا اور جو کچھ آنے والا ہے وہ پہونچنے کے قریب ہے اِذِ الْقُلُوْبُ ڈرا انھیں اسوقت سے جب کہ اُنکے دل لَدَى الْحَنَاجِرِ حلقوں کے پاس ہوں گے یعنی اُس دن کے ہول سے اُن کے دل اپنی جگہوں سے نکل جانے کا میل کر کے حلقوں میں آجائیں گے اور وہیں اٹکے رہیں گے نہ اپنی جگہ پر پھر سکیں گے کہ دل والے کو آرام ہو جائے نہ نکل جائینگے کہ نجات پائے اور ایسے دل والے ہوں گے كَاظِمِيْنَ ۵ غمگین غصے میں بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ نہیں ہے ظالموں یعنی کافروں کے واسطے اُس روز مِنْ حَمِيْمٍ کوئی قرابت دار مشفق اور کوئی یار مہربان کہ عذاب اُن پر سے دفع کرے وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ط اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ اس کا حکم مانیں یعنی شفاعت کرنے والا کہ اُس کی شفاعت قبول ہو يَعْلَمُ جانتا ہے اللہ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ خیانت آنکھوں کی یعنی اُس کی طرف نظر کرنا جس کو دیکھنا حرام ہے یا لوگوں کا عیب بیان کر کے چغلی کھانا یا دیکھنے اور نہ دیکھنے میں جھوٹ بولنا امام قشیری قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ محبوں کی آنکھوں کی خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھ کے قریب آنے دیں جیسا کہ زبور میں آیا ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے دعویٰ محبت میں جو رات کو سوتا ہے مَنْ نَامَ عَنِّيْ نَامَ عَنْهُ وِصَالِيْ نظم

خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار	چشم او چوں شمع باشد اشکبار
چشمہائے عاشقاں را خواب نیست	یک نفس آں چشمہا بے آب نیست

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ اور جانتا ہے خدا وہ چیز جو چھپائی ہے سینوں نے یعنی سب کے ارادے اور خطرے جانتا ہے وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ط اور اللہ حکم کرتا ہے راستی اور صحت کے ساتھ نیک اور بد کام کرنے والے کی جزا میں وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اور وہ جن کو پوجتے ہیں مشرک مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا لَا يَقْضُوْنَ حکم نہیں کرتے بِشَيْءٍ ط کچھ اسواسطے کہ وہ جماد ہیں انھیں حکم کرنے کی قدرت ہی نہیں اور اگر حیوان ہیں تو مخلوق اور مملوک ہیں اور مملوک کو حکم کی قدرت نہیں ہوتی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ هُوَ السَّمِيْعُ وہی ہے سننے والا بندوں کی باتیں الْبَصِيْرُ ۝ع دیکھنے والا اُن کے کام اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر اور سفر نہیں کرتے مکہ کے مشرک فِي الْاَرْضِ زمین میں

ع ۱۱ ۲

یمن اور شام کی تجارت کو فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ کہ پھر دیکھیں کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا انجام کار ان لوگوں کا جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ط پہلے اُن سے اہل تکذیب جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب موتفکہ کہ اُن کے مقام اور مکان کی طرف قریش کے تاجر آتے جاتے ہیں كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ تھے اگلے انکے اُن سے سخت قُوَّةً قوت کی رو سے یا قدرت کی راہ سے وَّاٰثَارًا اور بہت زیادہ انکے نشانوں کی جہت سے فِي الْاَرْضِ زمین میں اُنکے جوار و دیار کی جیسے اونچے اونچے قلعے اور بڑے بڑے شہر فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر پکڑ لیا اللہ نے ان کو اور ان پر عذاب کیا بِذُنُوْبِهِمْ ط انکے گناہوں یعنی کفر اور تکذیب کے سبب وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہ تھا انکے واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّاقٍ ○ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اُس عذاب کو ان پر سے دفع کرے ذٰلِكَ وہ پکڑنا بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ بسبب اسکے تھی کہ آتے انکے پاس رُسُلُهُمْ اُنکے رسول بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں اور ظاہر معجزوں کے ساتھ فَكَفَرُوْا پھر کافر ہوئے اُن سے یعنی اُن دلیلوں اور معجزوں پر ایمان نہ لائے اور قرآن سے منکر ہوئے فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ط تو پکڑ لیا انھیں اللہ نے اور اُن پر غصہ اور عذاب کیا اِنَّهٗ قَوِيٌّ بیشک اللہ قوی اور قادر ہے جو چاہے کرے شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا مشرکوں پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى اور بیشک ہم نے بھیجا موسیٰ کو بِاٰيٰتِنَا اپنے معجزوں سمیت کہ وہ نو معجزے تھے وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ اور کھلی ہوئی دلیل اور حجت کے ساتھ کہا ہے کہ اس سے عصا مراد ہے اور اُس کو الگ کرکے ذکر فرمانا اُس کی تعظیم کی جہت سے ہے یا آیات سے مراد حق کی طرف دعوت کرنا ہے اور سلطان مبین اُنکا معجزہ ہے یعنی دعوت اور حجت کے ساتھ بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف کہ عمالقۂ مصر میں سب سے بڑا تھا اور خدائی کا دعویٰ کرتا تھا وَهَامٰنَ اور ہامان کی طرف جو فرعون کا وزیر تھا وَقَارُوْنَ اور قارون کی جانب کہ فرعون کا مقرب اور مشیر تھا تو حضرت موسیٰؑ نے انھیں حق کی طرف دعوت کرکے معجزہ ظاہر فرمایا اور انھوں نے تکذیب اور انکار کیا فَقَالُوْا پھر کہا کہ یہ شخص سٰحِرٌ جادوگر ہے کہ سحر کے زور سے ہم کو خلاف عقل باتیں دکھاتا ہے كَذَّابٌ ○ جھوٹا ہے اس بات میں جو یہ کہتا ہے کہ ایک خدا ہے اور میں اس کا رسول ہوں فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ پھر جب آیا انکے پاس پیغام صحیح اور درست مِنْ عِنْدِنَا ہمارے پاس سے قَالُوا اقْتُلُوْٓا تو بولے کہ قتل کرو اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیٹوں کو اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں مَعَهٗ موسیٰؑ کے ساتھ یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰؑ کی ولادت سے قبل بنی اسرائیل کے فرزندوں کو قتل کرتے تھے پھر حضرت موسیٰ کے پیدا ہونے کے بعد ہاتھ روکا تھا جب حضرت موسیٰؑ آئے اور نبوت کا دعویٰ کیا تو پھر فرعون کے اُمرا بولے کہ بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرو تاکہ اُن کے دل شکست ہوں اور موسیٰؑ کی مدد نہ کریں وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ط اور جیتی چھوڑو ان کی بیٹیاں تاکہ قبطیوں کی عورتوں کی خدمت کریں تو انھوں نے یہ مکر کیا وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہیں ہے مکر کافروں کا انبیا علیہم السلام اور مومنوں کی نسبت اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ مگر بیراہی اور بیہودگی یعنی مکر پیش نہیں جاتا اور اُس کا وبال مکر کرنے والوں کی طرف پھرتا ہے پھر فرعون نے دوبارہ اپنے خواص سے حضرت موسیٰؑ کے باب میں مشورہ کیا اور بولا کہ اُسے قتل ہی کرنا چاہیے فرعون کے خواص اور مصاحب بولے کہ ایسا نہ ہو کہ موسیٰؑ نے اپنے قاتل پر سحر کیا ہو اور اُسے قتل کرنے سے تجھے کچھ خلل پہونچے یا لوگ یہ کہیں کہ فرعون موسیٰؑ کے ساتھ مقابلہ نہ کرسکا تو انھیں قتل کردیا اصلاح یہ ہے کہ ہم ساحروں کو بلائیں کہ وہ آکر موسیٰؑ سے مقابلہ کریں فرعون نے یہ بات مان لی اور وہ جانتا تھا کہ حضرت موسیٰؑ پیغمبر ہیں انھیں قتل کرنے سے ڈرتا تھا مگر مصاحبوں اور خواصوں کے سامنے ڈینگ کی لی وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اور بولا فرعون کہ چھوڑو مجھے تاکہ ذلت اور خواری کے ساتھ اَقْتُلْ مُوْسٰى قتل کروں میں موسیٰؑ کو وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ج اور کہہ دو موسیٰؑ پکارے اپنے خدا کو کہ وہ میرا قتل موسیٰؑ پر سے روکے اِنِّيْٓ اَخَافُ بیشک میں ڈرتا ہوں

اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اس بات سے کہ بدل دے موسیٰؑ دین تمہارا اور تم کو میری پرستش سے باز رکھے اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ یا یہ کہ ظاہر کرے دعوت کے سبب سے فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ۝ زمین مصر میں فساد اور تباہی یعنی جب اُس کے بہت لوگ تابع ہو جائیں تو تمہارے ساتھ جنگ کریں اور بکر نے یَظْهَرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادُ پڑھا ہے یظہر کی یے کو زبر ہے کو زبر پڑھا ہے اور الفساد کی دال کو پیش وَقَالَ مُوْسٰۤی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے بعد اس کے کہ یہ خبر انھیں پہونچی کہ اِنِّیْ عُذْتُ بیشک میں نے پناہ لی بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اپنے رب اور تمہارے رب کے ساتھ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ ہر متکبر کے شر سے کہ اپنی بڑائی کے مارے لَّا یُؤْمِنُ نہیں ایمان لاتا بِیَوْمِ الْحِسَابِ۝ روز حساب پر موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کا نام نہ لیا اور اُس بد اور نشان کے ساتھ ذکر کیا جو اُس کو اور اُس کے مصاحبوں کو شامل ہے جب حضرت موسیٰؑ کے قتل کی خبر مشہور ہوئی کہ فرعون انھیں قتل کیا چاہتا ہے تو دشمن خوش ہوے اور دوست غمگین وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ اور کہا ایک مرد مومن نے مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے قرابتیوں میں سے یعنی خربیل یا سمعان نے کہ مدت یَكْتُمُ چھپاتا تھا فرعون سے اور اُس کے تابعوں سے اِیْمَانَهٗۤ اپنا ایمان اور بعضوں نے کہا ہے کہ کئی برس گزرے تھے کہ وہ ایمان لایا تھا اور اب تک چھپاتا تھا جب یہ خبر سنی کہ فرعون حضرت موسیٰ کو قتل کیا چاہتا ہے تو بولا کہ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا کیا قتل کروگے تم ایک مرد کو اَنْ یَّقُوْلَ اس واسطے کہ وہ کہتا ہے کہ رَبِّیَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ حال آنکہ لایا ہے تمہارے پاس معجزے کھلے ہوے مِنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب پاس سے وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا اور اگر ہو وہ جھوٹا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ تو اس پر ہے وبال اُس کے جھوٹ کا اور وہ وبال اُسے ہلاک کریگا وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا اور اگر ہو سچا یُّصِبْكُمْ تو پہونچے گا تم کو بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ بعض اُس جو تم کو وہ وعدہ دیتا ہے یعنی کہتا ہے کہ دنیا اور آخرت کا عذاب تم کو پہونچے گا تو اگر وہ اپنے وعدے میں سچا ہے تو اُس عذاب سے بعض یعنی دنیا کا عذاب تمکو جلد پہونچے گا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ بیشک اللہ نہیں ہدایت کرتا یعنی ہدایت کی توفیق نہیں دیتا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اُسے جو حد سے گذرنے والا ہو لڑکوں کا خون ناحق کرنے میں كَذَّابٌ۝ جھوٹا خدائی کے دعوے میں یٰقَوْمِ اے میری قوم لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ تمہارے واسطے بادشاہی آج ظٰهِرِیْنَ اُس حال میں کہ تم غالب ہو بنی اسرائیل پر اور ان کی بہ نسبت عالی رتبہ ہو فِی الْاَرْضِ زمین مصر میں فَمَنْ یَّنْصُرُنَا پھر کون ہے جو مدد دے ہم کو اور حمایت کرے ہماری مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ خدا کے عذاب سے اِنْ جَآءَنَا اگر آئے ہم پر تو تم حضرت موسیٰؑ کے قتل کا قصد نہ کرو اور اُن سے ہاتھ اٹھاؤ قَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نے اُس مرد مومن سے جو حضرت موسیٰؑ کے قتل سے منع کرتا تھا اور اور لوگوں سے بھی کہا جو اُس کے قریب حاضر تھے کہ مَاۤ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰی نہیں دکھاتا میں نے تم کو مگر وہ جو میں دیکھتا ہوں یعنی موسیٰؑ کے قتل میں میں نے صلاح دیکھی تو وہی راہ صواب تم کو بتائی وَمَاۤ اَهْدِیْكُمْ اور راہ نہیں دکھاتا ہوں تمکو اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ۝ مگر راہ راستی اور درستی کی خربیل نے جب یہ بات سنی تو وہ بارہ محبت نے زور کیا اور جوش ایمان ہوا تو قوم کو ڈرانے لگا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ اور کہا اُس مرد نے جو ایمان لایا تھا کہ یٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اے میری قوم کے لوگوں میں یقینی خوف کھاتا ہوں عَلَیْكُمْ تم پر موسیٰؑ کی تکذیب اور تعرض کے سبب سے مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ۝ جیسے اُن لشکروں کے دن جنھوں نے رسولوں کی تکذیب کی یوم احزاب سے اُن لشکروں کے ہلاک ہونے کا دن مراد ہے کہ یہ اُس کی تفصیل ہے کہ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ مانند حال قوم نوح کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی وَّعَادٍ اور مانند عاد کے کہ تند ہوا سے غارت ہوے وَّثَمُوْدَ قوم ثمود کے کہ ایک چیخ سے تمام قوم مرگئی وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور مانند حال اُن لوگوں کے جو اُن کے بعد تھے جیسے اہل موتفکہ

ع ۳

کہ انکا شہر الٹ پلٹ گیا اور جیسے اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلہ میں گرفتار ہوے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ اور نہیں ہے اللہ کہ چاہے ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝
ظلم اپنے بندوں پر یعنی وہ ان پر بیگناہ عذاب نہیں کرتا تو تم بھی ظلم نہ کرو تاکہ تم پر عذاب نہ آئے وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اور اے میری قوم کے
لوگوں بیشک میں خوف کرتا ہوں عَلَيْكُمْ تم پر يَوْمَ التَّنَادِ ۝ دوسرے دن کا عذاب بلانے کو یعنی روز قیامت کے عذاب کا خوف کرتا ہوں
کہ اس دن ایک دوسرے کو بلائے اور پکارے گا کہ ہماری فریاد کو پہونچو اور کوئی کسی کی فریاد کو نہ پہونچے گا یا جنتی اور دوزخی ایک دوسرے کو پکاریں گے
جیسا کہ سورہ اعراف میں مذکور ہوا یا موت ذبح ہونے کے بعد ندا ہوگی کہ یا اَہلَ الجنۃ خلودٌ ولا موتَ ویا اَہلَ النار خلودٌ ولا موتَ یا اس دن منادی ندا
کریگا کہ فلاں شخص نیک بخت ہوا کہ ابد تک بدبخت نہ ہوگا اور فلاں شخص بدبخت ہوا کہ ابد تک نیک بختی نہ پائے گا يَوْمَ تُوَلُّوْنَ جس دن
پھیرے جاؤ گے موقف حساب سے اور چلو گے مُدْبِرِيْنَ ج پھرے ہوے وہاں سے دوزخ میں مَا لَكُمْ نہ ہوگا تمھارے واسطے مِّنَ اللّٰهِ
عذاب الٰہی سے مِنْ عَاصِمٍ ج کوئی نگاہ رکھنے والا کہ تم کو اپنی پناہ میں لے لے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو چھوڑ دیتا ہے خدا
گمراہی میں فَمَا لَهٗ تو نہیں ہے اُس کے واسطے مِنْ هَادٍ ۝ کوئی ہدایت کرنے والا جو منزل مقصود کو پہونچائے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ
اور تحقیق کہ آیا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علیہما السلام مِنْ قَبْلُ موسیٰ سے پہلے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں کے ساتھ اور کہا ہے
کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا فرعون وہی فرعون ہے جو حضرت یوسف کے عہد میں تھا فرعون کا بہت بیش قیمت گھوڑا مر گیا تھا حضرت
یوسف کی دعا سے خدا نے اُسے زندہ کیا اور فرعون اُنکا ایمان لایا جب یوسف علیہ السلام نے وفات پائی تو فرعون دین سے برگشتہ ہو گیا
اور حضرت موسیٰ کے زمانے تک زندہ رہا تو مرد مومن نے یہ بات کہی کہ اس سے قبل یوسف علیہ السلام تمھارے پاس کھلے ہوے معجزات کے
ساتھ آئے تھے کہ گھوڑا زندہ کرنا اور ان کی برائت پر بچہ کا گواہی دینا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانے کا فرعون حضرت یوسف
علیہما السلام کے زمانے کے فرعون کی اولاد میں تھا حق تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو اُس فرعون کی طرف رسول کیا حضرت یوسفؑ بیس برس
تک ان لوگوں میں رہے اور معجزے دکھایا کیے مگر وہ لوگ ایمان نہ لائے تو اُس مرد مومن نے اُس کی خبر دی کہ حضرت یوسفؑ تمھارے پاس آئے
تھے فَمَا زِلْتُمْ تو برابر تھے تم فِيْ شَكٍّ شک اور گمان میں مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ط اُس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس امر دین حَتّٰٓى اِذَا
هَلَكَ یہاں تک کہ جب وہ گزر گیا قُلْتُمْ تو تم نے کہا کہ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ ہرگز نہ بھیجے گا اللہ مِنْۢ بَعْدِهٖ اُسکے بعد رَسُوْلًا ط
کوئی رسول یعنی چونکہ ہم نے اس رسول کی بات نہ سُنی تو اب کوئی دوسرا رسول نہ آئے گا اس خوف سے کہ اُس کی بات بھی ہم رد کریں كَذٰلِكَ
اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ گمراہ کرتا ہے خدا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اُسے جو حد سے گزرنے والا ہے انکار میں مُّرْتَابُ ۝ ج شک رکھنے والا اُس
چیز میں جو معجزے سے ثابت ہو پھر مسرفوں اور شکیوں کی کیفیت بیان کرتا ہے کہ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں انبیا کے ساتھ
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتیں باطل اور دفع کرنے میں بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ط بغیر کسی دلیل کے کہ آئی انکے پاس كَبُرَ بڑا ہے اُن کا جھگڑا
مَقْتًا بغض کی جہت سے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط اور اُن لوگوں کے نزدیک جو ایمان لائے ہیں یعنی حق تعالیٰ
اُن کے جھگڑے کو سخت دشمن رکھتا ہے اور مومن بھی انکے دشمن ہیں كَذٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کر دیتا ہے اللہ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ
ہر دل پر متکبر کے جو فرمانبرداری سے سرکشی کرتا ہے جَبَّارٍ ۝ خود کام اور خود پسند کے جو اوروں سے اپنے کو برتر جانتا ہے تو حزبیل کی نصیحتوں
میں فرعون نے اندیشہ کیا کہ ناگاہ اُسکی بات سننے والوں کے دل میں اثر کرے تو اپنے وزیر کو بلایا اور اپنے کو اور اور لوگوں کو دوسری طرف متوجہ کیا
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا اور کہا فرعون نے کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک مکان بہت بلند لَّعَلِّيْٓ کہ شاید میں

اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ پہونچوں دروازوں یا راہوں پر اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ دروازے یا راہیں آسمانوں کی ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف فَاَطَّلِعَ پھر مطلع ہوں یعنی دیکھوں اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی موسیٰ کے خدا کی طرف یا اُس کے خدا کا احوال تو مجھے معلوم ہو وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ اور بیشک میں گمان کرتا ہوں موسیٰ کو کَاذِبًا جھوٹا دعویٰ رسالت میں یا اس بات میں کہ اُس کا خدا ہے جس نے آسمان پیدا کیے پھر مکان بنانا شروع کیا موسیٰ علیہ السلام رُوئے تو وحی آئی کہ غمگین نہ ہو دیکھو تو میں اُس کے ساتھ کیا کرتا ہوں پھر حق تعالےٰ نے اُس کے اُونچے محل کو پُورا بن چکنے کے بعد خراب کر دیا جیسا کہ سورۂ قصص میں مذکور ہو چکا وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ آراستہ کر دی گئی فرعون کے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ بُرائی اُس کے کام کی وَصُدَّ اور روکا گیا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ سیدھی راہ سے وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا اُونچا محل بنانے اور قوم کو دُھوکا دینے میں اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ۠ مگر تباہی اور نیستی میں وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اُس نے جو ایمان لایا تھا یعنی خربیل نے کہا کہ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اے میری قوم کے لوگو پیروی کرو میری اَهْدِكُمْ راہ دکھاؤں گا میں تم کو سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۚ راہ راستی اور ہدایت کی يٰقَوْمِ اے میری قوم اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا نہیں ہے یہ زندگی دنیا کی مگر مَتَاعٌ ز فائدہ پانا کہ بہت جلد منقطع ہو جائے یعنی اُس کا عیش ذرا فرصت میں مٹ جاتا ہے نظم

بباغ دہر کہ بس تازہ روی و خوشبوے ست — مباش غرہ کہ با خود خزاں زپے دارد

زماں زماں بجہد باد نکبت و اد بار — چہ رنگ و بو کہ نشانے زباغ نگذارد

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ وہ ہے گھر آرام اور قرار کا کہ اُسے زوال اور آفت متصور ہی نہیں مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جو کوئی کرے کام بُرا فَلَا يُجْزٰٓى تو جزا نہیں دیا جاتا اِلَّا مِثْلَهَا ۚ مگر مثل اُس کے اور یہ محض عدل الٰہی کے حکم سے ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے کام اچھا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد اور عورت میں سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حالانکہ وہ مومن ہو اس واسطے کہ عمل قبول ہونے میں ایمان اصل ہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہوں گے جنت میں اور بکرنے یُدْخَلُوْنَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جائیں گے جنت میں يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا روزی دیے جائیں گے اُس میں پاکیزہ میوے لذیذ کھانے خوش مزہ شربت بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بیشمار یعنی عمل کے اندازہ پر نہیں بلکہ اُس سے بہت زیادہ اور یہ فضل نامتناہی کی رو سے ہے فرعون کے لوگ خربیل کی باتوں سے سمجھ گئے کہ وہ ایمان لائے ہیں بس ملامت کرنا شروع کی کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ فرعون کی پرستش چھوڑ کر دوسرے کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا پس خربیل نے تنبیہ کی رو سے ندا کی کہ شاید وہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوں تو کہا کہ وَيٰقَوْمِ اور اے میری قوم کے لوگو مَا لِیْٓ کیا ہے مجھ کو اور کیا ملے گا اور کیسی بات ہے کہ اَدْعُوْكُمْ پکارتا ہوں میں تم کو اِلَی النَّجٰوةِ نجات کی طرف کہ خدا کا ایمان لاکر اور اُس کے رسول کی پیروی کرکے اُس کے عذاب سے نجات پاؤ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ ۝ اور تم مجھ کو بلاتے ہو آگ کی طرف اور اپنے دین کی جانب کہ وہ فرعون کی پرستش ہے تَدْعُوْنَنِیْ تم مجھ کو پکارتے ہو لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ تاکہ کافر ہو جاؤں میں خدا کے ساتھ وَاُشْرِكَ بِهٖ اور شریک کروں اُس کا مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ اُس چیز کو کہ نہیں ہے مجھے اُس کے رب ہونیکا عِلْمٌ ز کچھ علم نفی سے علم کی نفی مراد ہے معلوم کی نفی نہیں یعنی خدائے برحق کے سوا اور کسی کو میں خدا نہیں جانتا اُس کے ساتھ دوسرے کو خدائی میں کیونکر شریک کروں وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اور حال یہ ہے کہ میں پکارتا ہوں تم کو اِلَی الْعَزِيْزِ اُس خدا کی طرف جو غالب ہے منکروں کو عذاب کرنے پر الْغَفَّارِ ۝ بخشنے والا اور مٹا دینے والا مومنوں کے گناہ لَا جَرَمَ البتہ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَيْهِ تم مجھ کو بلاتے ہو جس

ع ۴

نصف

کی طرف یعنی جس کی پرستش کی طرف لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ نہیں ہے اُس کے واسطے پکار قبول کو پہونچی ہوئی یعنی اُس کی بیہودہ بات وہ کچھ اعتبار
نہیں رکھتی فِی الدُّنْيَا دنیا میں وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ اور نہ آخرت میں وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اور بیشک بازگشت ہم سب کو اِلَى اللّٰهِ اللہ کی
طرف ہے اور وہ ہم کو جزا دے گا وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ اور بیشک مسرف لوگ جو ضلالت اور گمراہی میں ہیں هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ۝ وہ
ملازم ہیں آتش دوزخ کے پھر فرعون والوں نے اُس مرد مومن کو دھمکانا شروع کیا اور اُس کے قتل کا قصد کیا تو وہ بولا کہ فَسَتَذْكُرُوْنَ پھر
جلدی یاد کروگے تم یعنی جب عذاب دیکھوگے تو تم کو یاد آئے گی مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وہ بات جو کہتا ہوں میں تم سے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اور
چھوڑتا ہوں میں اپنا کام اِلَى اللّٰهِ ۭ خدا پر اور اُس پر توکل کرتا ہوں تاکہ مجھے تمہارے شر سے بچائے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ بَصِيْرٌۢ دیکھنے والا
ہے بِالْعِبَادِ۝ اپنے بندوں کے امور لکھا ہے کہ فرعون نے حکم دیا کہ خربیل کو قتل کرو وہ پہاڑ کی طرف بھاگے اور وہاں نماز میں مشغول ہوئے
پس حق تعالیٰ نے درندوں کا لشکر بھیجدیا درندے اُنکے گرداگرد پاسبانی کرنے لگے اپنے کام خدا پر چھوڑنے کا نتیجہ بہت جلد اُنھیں حاصل ہوا اور
دشمنوں کے شر و فساد سے بیخوف ہو گئے کشف الاسرار میں ہے کہ فرعون نے اپنے خواص میں سے ایک گروہ بھیجا کہ خربیل کو لاؤ اور اُس پر سیاست
کرو وہ جو پہاڑ پر چڑھے تو دیکھا کہ خربیل نماز میں مشغول ہیں اور درندے اُن کی پاسبانی کرتے ہیں ڈر کے بھاگے اور فرعون کے پاس آکر
حال بیان کیا فرعون نے اُن سب کو دھمکایا تاکہ یہ بات فاش اور مشہور نہ ہو تو حق تعالیٰ خربیل کے حال سے خبر دیتا ہے کہ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ پھر
نگاہ رکھا اور بچالیا اُسے اللہ نے سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا برائیوں سے اُس چیز کی جو وہ مکر سوچے تھے اُس کے باب میں وَحَاقَ بِاٰلِ
فِرْعَوْنَ اور گھیر لیا فرعون کے لوگوں کو جو خربیل کو قتل کرنے کے ارادہ پر گئے تھے سُوْٓءُ الْعَذَابِ۝ عذاب کی بُرائی نے دُنیا میں
کہ وہ قتل ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آل فرعون سے سب قبطی مراد ہیں اور سُوْٓءُ الْعَذَابِ اُنکا غرق ہونا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سُوْٓءُ الْعَذَابِ
آگ ہے کہ حق تعالیٰ سوء العذاب کا بدل یہ لایا ہے کہ اَلنَّارُ گھیر لیا فرعون والوں کو آگ نے يُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہیں عَلَيْهَا
آتشِ دوزخ پر غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ صبح شام عین المعانی میں فرمایا ہے کہ دوزخ میں اُن کے رہنے کا ٹھکانا اُن کو دکھاتے ہیں اور ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ فرعون والوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے اندر ہیں ہر صبح و شام آگ اُن پر پیش کرتے ہیں قیامت تک وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ
اور جس دن قائم ہوگی قیامت اور اُن کی رُوحیں بدنوں میں پھر آئیں گی تو حق تعالیٰ فرشتوں سے کہے گا کہ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ داخل کرو
فرعون کے لوگوں کو اَشَدَّ الْعَذَابِ۝ بہت سخت عذاب میں اُس عذاب کی بہ نسبت جس میں پہلے تھے اور بکر نے اُدْخُلُوْا پڑھا ہے ہمزہ اور
خے کو پیش یعنی فرشتے فرعون والوں سے کہیں گے کہ داخل ہو بہت سخت عذاب میں وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ اور یاد کر جب جھگڑا اور باہم خصومت
کریں گے دوزخی فِي النَّارِ آتش دوزخ میں فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا تو کہیں گے ضعیف بیچارے کمینے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اُن
لوگوں سے جو سرکش اور بڑے آدمی تھے یا تابع لوگ متبوعوں سے کہیں گے کہ اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا بیشک تھے ہم تمہارے تابع اور فرمانبردار اُس
چیز میں جو تم نے ہم کو شرک اور انبیاء کی تکذیب کی طرف بُلایا یعنی دوزخ میں ہمارے داخل ہونے کے سبب تم ہی ہوئے ہو فَهَلْ اَنْتُمْ
تو کیا ہو تم مُّغْنُوْنَ عَنَّا دفع کرنے والے ہم سے نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ۝ کوئی حصہ آگ میں سے قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا کہیں گے
وہ لوگ متکبر تھے کہ اس بات کا کیا محل ہے اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ تحقیق کہ ہم سب دوزخ میں ہیں تو تم سے عذاب کو کیونکر روکیں اور اگر ہم کو عذاب
دفع کرنے کی قدرت ہوتی ہو تو پہلے اپنے اوپر سے عذاب دفع کرتے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے قَدْ حَكَمَ تحقیق کہ حکم کر دیا
بَيْنَ الْعِبَادِ۝ بندوں کے درمیان اور ہر ایک کو ایسی جگہ بھیجا ہے جو جگہ اُس کے لائق ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہیں گے وہ لوگ

جو فِي النَّارِ دوزخ میں ہیں جب کہ ایک دوسرے سے ناامید ہو چکیں گے لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ دوزخ کے چوکیداروں سے کہ ہمارے واسطے ادْعُوا رَبَّكُمْ پکارو اپنے رب کو یعنی دعا کرو کہ يُخَفِّفْ عَنَّا ہلکا کرے اور اٹھالے ہم پر سے يَوْمًا ایک دن کی قدر دنیا کے دنوں میں سے مِنَ الْعَذَابِ○ عذاب میں سے کچھ تاکہ ہم راحت لے لیں تو قَالُوا کہیں گے دوزخ کے فرشتے کہ دنیا میں أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ کیا نہ تھا کہ آئے تمہارے پاس رُسُلُكُمْ رسول تمہارے یعنی جو تمہاری ہدایت کو بھیجے گئے بِالْبَيِّنَاتِ ط کھلی ہوئی دلیلوں اور ظاہر معجزوں کے ساتھ اور انھوں نے تم کو خدا کی طرف بلایا قَالُوا بَلَىٰ ط کہیں گے دوزخی کہ ہاں آئے تھے مگر ہم نے اُن کی تکذیب کی تو قَالُوا کہیں گے دوزخ کے فرشتے کہ جب یہ حال ہے فَادْعُوا ج تو تم ہی پکارو خدا کو اور عذاب کی تخفیف چاہو کہ ہم کو تم ایسے کافروں کے واسطے دعا کرنے کی اجازت نہیں ہے پھر وہ کافر دعا کریں گے اور اُن کی دعا قبول نہ ہوگی وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ اور نہیں ہے دعا کافروں کی إِلَّا فِي ضَلَالٍ○ع مگر باطل اور ضائع ہونے میں اور قبول نہ ہونے میں إِنَّا لَنَنْصُرُ بیشک ہم نصرت کرتے ہیں اور مدد دیتے ہیں رُسُلَنَا اپنے پیغمبروں کی وَالَّذِينَ آمَنُوا اور اُن لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں یعنی اس جہان میں بھی ہم رسولوں کی نصرت کرتے ہیں اُنکے دشمنوں کو ہلاک کر کے اور اُن کو اور اُن کے تابعوں کو نجات دے کر اور اگر قتل ہو جائیں تو قاتلوں سے انتقام لے کر جیسا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل ناحق کے وبال میں ستر ہزار آدمی قتل ہوئے وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ○لا اور مدد کریں گے ہم رسولوں کی اُس دن جب کہ کھڑے ہونگے گواہ یعنی ایک گروہ لوگوں کی گواہی دیگا اور وہ انبیا علیہم السلام ہوں گے اور اُمت محمدی کے لوگ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ جس دن کہ فائدہ نہ کریگا ظالموں کو مَعْذِرَتُهُمْ اُنکا عذر کرنا اس واسطے کہ اُس دن معذرت باطل ہے اور قبول کا محل نہیں رکھتی وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ اور اُن کے واسطے لعنت ہے یعنی رحمت الٰہی سے دوری وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ○ اور اُنکے واسطے ہے گھر برا یعنی دوزخ وَلَقَدْ آتَيْنَا اور تحقیق کہ ہم نے دی مُوسَى الْهُدَىٰ موسیٰ بن عمران کو ہدایت اور رہنمائی یا وہ چیز جس کے سبب ہدایت پاتے ہیں جیسے معجزے اور شریعتوں کے صحیفے وَأَوْرَثْنَا اور ہم نے میراث دی بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ○ع آیۃ غیر بصری ۱۲ هُدًى بنی اسرائیل کو توریت یعنی اُنکے درمیان میں ہم نے توریت کو باقی چھوڑا کہ اُس کی برکت کی جہت سے راہ پائیں یا راہ دکھانے والی وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ○ اور نصیحت کرنے والی عقل والوں کو جن کی عقلیں سلیم ہیں فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کی ایذا پر إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ تحقیق کہ خدا کا وعدہ انبیا کی نصرت اور دشمنوں کی ہلاکت کے باب میں حَقٌّ سچا ہے اور خلاف کو اُس میں راہ نہیں اور تم اس بات پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ گواہ لو وَاسْتَغْفِرْ اور مغفرت چاہو لِذَنْبِكَ اُس چیز کے تدارک کے واسطے جو کچھ واقع ہوا ہو ترک اولیٰ وسیط میں ہے کہ اس حکم سے مقصود یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی عبادت کریں استغفار کے ساتھ درجہ زیادہ ہونے کے واسطے اور تاکہ آپ کے بعد امت کے واسطے یہ طریقہ سنت ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر بار یا زیادہ ہر روز استغفار کرتے تھے کہ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَوْمًا سَبْعِينَ مَرَّةً حدیث ہے اور تبیان میں ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے ہمارے حبیب مغفرت طلب کر واپنی امت کے واسطے کہ وہ تمھاری جناب میں امیدوار ہیں

نظم

گر لب بکشائی از نکوئی　　حرفے ز برائے ما بگوئی
یعنی کہ بعذر خواہی ما　　از حالت پر گناہی ما
نزدیک خدا کنی شفاعت　　مارا بر ہانی از شناعت

وَسَبِّحْ اور تسبیح کر بِحَمْدِ رَبِّكَ برابر اپنے رب کی حمد کے ساتھ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ شام اور صبح یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہا کرو
لکھا ہے کہ کفار قرآن نازل ہونے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اٹھنے کے باب میں جھگڑا کرتے تھے تو حق تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
بیشک جو لوگ جھگڑتے ہیں فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتوں کے باطل ہونے میں اور اُنھیں دفع کرنے میں کوشش کرتے ہیں بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ لا
بے کسی دلیل کے جو آئی ہو اُن کے پاس آسمان پرسے یا بے اُس دلیل کے جو وہ رکھتے ہوں عقلی دلیلوں میں سے اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ نہیں ہے
اُن کے سینوں میں اِلَّا كِبْرٌ مگر سرکشی حق بات سے یا سرداری کا ارادہ یا حکومت کا قصد یا عظمت موہوم کہ مَّا هُمْ نہیں ہیں وہ ہرگز
بِبَالِغِيْهِ ج پہونچنے والے اُس کو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط پس پناہ مانگ خدا کی اُن کے شر سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ بیشک وہ سننے والا ہے اُن
کے اقوال الْبَصِيْرُ ۝ دیکھنے والا ہے اُنکے افعال لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ البتہ پیدا کرنا آسمان اور زمین کا اَكْبَرُ بہت بڑا
ہے تمھارے نزدیک مِنْ خَلْقِ النَّاسِ آدمیوں کے پیدا کرنے سے تو جو قادر ہو آسمان و زمین پیدا کرنے پر باوصف اُن کی عظمت اور پھیلاؤ
کے پہلے پہل بے اصل اور بے مادہ کے البتہ وہ قادر ہوگا آدمی کو دوبارہ پیدا کرنے پر اصل اور مادہ سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت
لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے تھے کہ یہ پیدا کرنا بہت آسان ہے بعضے مفسروں کے قول کے موافق جھگڑا کرنے والے یہود تھے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم ہمارے یار نہیں ہو بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ہے یعنی دجال کہ اُس کی سلطنت خشکی اور تری میں
پہونچ جائے گی اور پانی کی نہریں اُس کے ساتھ جاری ہوں گی اور بادشاہی ہماری طرف پھر آئے گی اور وہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی
ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ یعنی جو لوگ دجال کے باب میں جھگڑا کرتے ہیں اور اُسے آیت اللہ یعنی خدا کی نشانی جانتے ہیں اُن
کے دلوں میں کبر ہے یعنی حکومت اور سلطنت کی خواہش کہ اُس حکومت اور سلطنت کو نہ پہونچیں گے تو تم خدا کی پناہ مانگو فتنۂ دجال کے شر سے
اور یہ بھی کہتے تھے کہ دجال کا جُثّہ آدمیوں کے جُثّہ سے بہت بڑا ہے تو حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ زمین آسمان کا پیدا کرنا ان کے پیدا کرنے سے
بڑھ کر ہے اور بہت لوگ نہیں جانتے کہ دجال بھی ہماری مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جاننا چاہیئے کہ دجال ایک آدمی ہے اور آدمیوں کی بہ نسبت
قد میں بہت بلند اور اُس کا جُثّہ بہت بڑا ہے اور وہ کانا ہے کہ اُس کا ظہور قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور ہمارے پیغمبر نے اُس
کے نکلنے کی علامتیں بیان کی ہیں کہ اُس کے خروج کے تین برس قبل لوگ غلوں کے قحط میں مبتلا ہوں گے پہلے برس تو جتنا پانی برسا تھا اس
کی تہائی حصہ کم برسے گا اور زمین میں جس قدر روئیدگی ہوتی تھی اُس سے ایک تہائی کم ہوگی دوسرے برس دو تہائیاں تیسرے برس نہ
آسمان سے پانی برسے گا نہ زمین پر گھاس اُگے گی پھر دجال نکلے گا اور اُس کے ساتھ جادو وغیرہ بہت ہوگا اور بہت خلق اُس کی متابعت
کرے گی مگر جو خدا کو مضبوط پکڑے اور اُس کے ساتھ بہشت اور دوزخ بھی ہوگی اور جن اور شیطان اُس کے ساتھ ہوں گے کہ وہ آدمیوں کی
صورت پکڑیں گے تو ایک سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کردوں تو تو میری خدائی کا اقرار کرے وہ کہے گا کہ ہاں بس فوراً شیاطین اُسکے
ماں باپ کی شکل بن جائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی متابعت کر کہ یہی تیرا خالق ہے غرضکہ وہ سب شہر لے لے گا مگر مکۂ معظمہ اور
مدینۂ منورہ زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا اس واسطے کہ فرشتے ان دونوں شہروں کی نگہبانی کریں گے اور جب مومنوں پر کام تنگ ہوگا تو حق تعالےٰ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر سے اتارے گا کہ وہ دجال کو قتل کریں گے اور اُس کے لشکر میں اکثر یہود ہوں گے تمام لشکر کو عیسیٰ علیہ السلام قتل
کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے احوال کا ایک شمہ انشاء اللہ تعالےٰ سورۂ زخرف میں مذکور ہوگا وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى
وَالْبَصِيْرُ ۵ لا اور برابر نہیں ہیں اندھے اور آنکھوں والے یعنی غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور یکساں نہیں ہوتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وَلَا الْمُسِیْٓءُ ط اور نہ بدکار یعنی کافر مراد یہ ہے جس طرح اندھے اور آنکھوں والے دنیا میں برابر نہیں اسی طرح مومن اور کافر عقبیٰ میں برابر نہ ہوں گے ایک جنت کے درجوں میں ساکن ہوگا ایک دوزخ کے درکوں میں مقیم قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ○ تھوڑی نصیحت مانتے ہیں اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام کرنے والا اور بدکام کرنے والا ثواب اور عذاب میں برابر نہیں اور دنیا تکلیف کا گھر ہے جزا کا گھر نہیں تو دوسرا گھر ضرور ہے جہاں جزا پائیں اور وہ قیامت میں ہوگا اِنَّ السَّاعَةَ بیشک ساعت قیامت لَاٰتِیَةٌ البتہ آنے والی ہے لَّا رَیْبَ فِیْهَا کچھ شک نہیں اُس کے آنے میں اس واسطے کہ سب رسولوں نے قیامت واقع ہونے کا وعدہ کیا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت آدمی لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ نہیں ایمان لاتے قیامت کا اور اپنی نظر کے قصور اور محسوسات کی الفت کے سبب سے اُس کی تصدیق نہیں کرتے وَقَالَ رَبُّكُمُ اور تمہارے رب نے کہا کہ اُدْعُوْنِیْٓ پکارو مجھ کو اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط تاکہ قبول کروں میں تمہارے واسطے قبول کرنے کے یہ معنی ہیں کہ تم میری عبادت کرو تاکہ میں تم کو ثواب دوں اکثر علمانے عبادت کی جگہ دعا کو ڈھالا ہے اور عبادت مراد ہونے کی تائید یہ قول کرتا ہے جو حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہیں عَنْ عِبَادَتِیْ میری عبادت سے سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ قریب ہے کہ داخل ہوں دوزخ میں اور بکر نے مجہول کا صیغہ یعنی یے کو پیش خے کو زبر پڑھا ہے یعنی داخل کیے جائیں گے دوزخ میں دٰخِرِیْنَ ○ بیچارے ذلیل وخوار اور بعضوں نے کہا ہے کہ دعا استغاثہ کے معنی میں ہے یعنی فریاد چاہو مجھ سے عاجزی کے وقت کہ میں تمہاری فریاد کو پہونچوں اور ایک گروہ علمائے قول کے موافق دعا سے سوال مراد ہے یعنی مجھ سے سوال کرو تاکہ میں تم کو عطا کروں اس واسطے کہ میری رحمت کا خزانہ بھرا ہوا ہے اور میرا کرم آرزوئیں برلانے والا ہے کون فقیر ایسا ہے جس نے میرے سامنے ہاتھ پھیلایا اور میں نے نقد مراد اسکے ہاتھ پر نہیں رکھدیا بیت

برآستانِ ارادت کہ سر نہاد شبے — کہ لطف دوست بروئش ہزار در نہ کشاد

اور بعضوں نے کہا ہے کہ دعا ثنا کے معنی میں ہے اور استجابت قبول کے معنی میں یعنی میری حمد وثنا کرو تاکہ اپنے فضل کامل سے تمہاری حمد و ثنائے ناقص قبول کروں یا دعا سے توبہ مراد ہے اس واسطے کہ توبہ کرنے والا خدا کو پکارتا ہے اُس کی طرف رجوع کرنے کے وقت اور اجابت سے توبہ قبول کرنا مراد ہے یعنی توبہ کرو تاکہ میں قبول کروں بیت

گر توبہ کنی پذیرم از روئے کرم — وانگہ ز سر جریمہ ات درگذرم

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ خدا وہ ہے جس نے برحق پیدا کی لَكُمُ الَّیْلَ تمہارے واسطے رات اندھیری ٹھنڈے مزاج کے ساتھ لِتَسْكُنُوْا تاکہ ساکن ہوجاؤ فِیْهِ اُس میں ضعف حرکات اور سکون حواس کی جہت سے وَالنَّهَارَ اور پیدا کیا دن مُبْصِرًا ط روشن کرنے والا گرم مزاج کے ساتھ تاکہ دیکھو چیزیں اور معاش حاصل کرنے میں تمہاری حرکتیں قوی ہوجائیں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالیٰ لَذُوْ فَضْلٍ البتہ فضل کرنے والا ہے بہت بڑا عَلَى النَّاسِ آدمیوں پر دن رات پیدا کرکے یا آدمیوں کو پیدا کرکے اور روزی دے کر یا ایسے امور مرتب فرماکر جس کے سبب سے اُن کے نفس اور مال میں مصلحتیں قایم ہیں وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا یَشْكُرُوْنَ ○ع شکر نہیں کرتے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ جو یہ کام کرتا ہے وہ اللہ رَبُّكُمْ رب تمہارا ہے خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ م پیدا کرنے والا سب چیزوں کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ز نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ تو کس طرح اور کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو اُس کی عبادت سے اُس کے غیر کی عبادت کی طرف كَذٰلِكَ جس طرح پھیری گئیں یہ قومیں اسی طرح یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ پھیرے جاتے ہیں وہ لوگ جو كَانُوْا ہیں

ع ۶

وقف لازم

کہ عناد کی رو سے بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ○ اللہ کی آیتوں کے ساتھ انکار کرتے ہیں اور انھیں قبول نہیں کرتے اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ اللہ وہ ہے جس نے بنا دی لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین قَرَارًا قرار اور آرام کی جگہ کہ اُس پر چلتے پھرتے ہو اور لیٹتے ہو وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور کر دیا آسمان کو اُٹھا ہوا وَّصَوَّرَكُمْ اور تصویر بنایا تم کو اے آدمیو فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر خوب بنائیں تمھاری صورتیں یعنی تمھارے قد سدھے کیے اور چہرے پاکیزہ اور اعضا ایک دوسرے کے مناسب پیدا کیے وَرَزَقَكُمْ اور روزی دی تم کو مِّنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ چیزوں میں سے یعنی کھانے کی چیزیں لذیذ اور تمھاری روزی کو متمیز کر دیا حیوانات کی روزی سے بحر الحقائق میں فرمایا ہے کہ انسان کی صورت کا حسن اس بات میں ہے کہ وہ آئینہ جہاں نما ہے سب علوی اور سفلی حقائق اور ظاہری باطنی وقائق کو جامع ہے اور ذات اور صفات کی معرفت کے انوار حقیقت جامعہ سے ظاہر ہیں رباعی

اے صورت تو آئینۂ سر وجود	روشن ز رخت پرتو آثار شہود
مجموعۂ ہر دو کون کس نیست چو تو	در مملکت صورت و معنی موجود

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ جس نے ایسی صورت بنائی وہ خدا ہے رَبُّكُمْ ۚ رب تمھارا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ پس برتر ہے خدا اور بہت بزرگ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ پروردگار اہل عالم کا سب جن و انس وغیرہ کا هُوَ الْحَیُّ وہ ہے زندہ یعنی حیات ازلی کے ساتھ اکیلا ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَادْعُوْهُ پس پکارو تم اُس کو مُخْلِصِیْنَ اُس حال میں کہ پاک کرنے والے ہو لَهُ الدِّیْنَ ؕ اُسکے واسطے اپنا دین شرک سے یا اپنی عبادت ریا سے اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے جو رب ہے سب اہل عالم کا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکوں سے جو تم کو کہتے ہیں کہ اپنے باپ دادا کے دین پر متدین ہو جاؤ یہ کہہ کہ اِنِّیْ نُهِیْتُ بیشک میں منع کیا گیا ہوں اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ اس بات سے کہ عبادت کروں اُن کی جن کو تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ جب کہ آئی ہیں میرے پاس دلیلیں اور آیتیں مِنْ رَّبِّیْ میرے رب کے پاس سے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں اَنْ اُسْلِمَ یہ کہ گردن جھکا دوں اور مطیع ہو جاؤں لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اہل جہان کے رب کے واسطے هُوَ الَّذِیْ وہ وہ ہے جس نے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمھارے دادا آدم کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر تم کو اے آدمیو اُس نے پیدا کیا نطفہ سے ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر پھٹکے سے کہ چالیس دن کے بعد منی پھٹکے کی صورت ہو جاتی ہے ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ پھر نکالا تم میں سے ہر ایک کو ماں کے پیٹ سے طِفْلًا بچہ ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا پھر روک رکھتا ہے تم کو تاکہ تم پہونچو اَشُدَّكُمْ اپنی کمال قوت کو کہ منتہائے شباب ہے ثُمَّ پھر اس درجہ سے بڑھتے ہو لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ تاکہ ہو جاؤ تم بوڑھے وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى اور تم میں سے کوئی ہوتا ہے کہ مار ڈالا جاتا ہے مِنْ قَبْلُ جوان یا بوڑھے ہونے کے قبل وَلِتَبْلُغُوْۤا اور باقی رکھتا ہے تم کو تاکہ پہونچو تم اَجَلًا مُّسَمًّى مدت نام رکھی ہوئی تک کہ وہ موت کا وقت ہے وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ اور شاید کہ تم عقل لڑاؤ اپنی پیدائش میں اور ایک درجے سے دوسرے درجے پر منتقل ہونے میں هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ وہ ہے وہ جو زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا پھر جب چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے کسی کام کا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ تو سوا اس کے نہیں کہ کہتا ہے اُس کو کہ كُنْ فَیَكُوْنُ ○ ہو تو وہ ہو جاتا ہے بے مدت اور بے مہلت کے یا اُس کے پیدا کرنے کو آلے اور تیمار اور فرصت اور کلفت کی کچھ حاجت نہیں نظم

ع

نقعہ معانقہ عند المتاخرین

فعل اورا کہ عیب وعلت نیست — متوقف بہیچ آلت نیست
ازخم زلف کاف وطرہ نون — ہرزماں نقشے آورد بیروں

اَلَمۡ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيۡنَ اُن لوگوں کی طرف جو يُجَادِلُوۡنَ جھگڑا اور نزاع کرتے ہیں فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتوں میں یعنی جو کافر قرآن کی دلیلوں کے منکر ہیں اَنّٰى يُصۡرَفُوۡنَ ۛۚ کس طرح اور کیوں پھیرتے جاتے ہیں اُس کی تصدیق کی طرف سے الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے تکذیب کی اور نہ ایمان لائے بِالۡكِتٰبِ قرآن کا یا سب آسمانی کتابوں کا وَبِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا اور اُس چیز کا کہ بھیجا ہم نے بِهٖ رُسُلَنَا ۛ اُس کے ساتھ اپنے رسولوں کو کہ وہ چیز احکام اور شریعتیں ہیں فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ۙ‏ پھر قریب ہے کہ جانیں تکذیب اور انکار کا انجام اِذِ الۡاَغۡلٰلُ جب کہ آگ کے طوق ہوں گے فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ اُن کی گردنوں میں وَالسَّلٰسِلُ ؕ اور زنجیریں بھی اُس میں ہوں گی يُسۡحَبُوۡنَ ۙ‏ کھینچے جائیں کے منہ کے بل وہ زنجیریں پکڑ کر تاکہ اُن کو ڈال دیں فِى الۡحَمِيۡمِ ۙ کھولتے ہوئے پانی میں ثُمَّ فِى النَّارِ پھر آگ میں يُسۡجَرُوۡنَ‌ ۚ‏ جلے بھنے ہوں گے یعنی پانی اور آگ کے ذریعہ سے انواع عذاب میں مبتلا ہوں گے ثُمَّ قِيۡلَ لَهُمۡ پھر کہا جائے گا اُن سے کہ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ۙ‏ کہاں ہیں وہ جن کو تھے تم شریک ٹھہراتے مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ سوا اللہ کے تو قَالُوۡا دوزخی کہیں گے کہ وہ شریک ہوئے ضَلُّوۡا عَنَّا گم ہوگئے ہم سے اور ہم اُن کو نہیں پاتے اور ہم تو اُن سے امداد کی توقع رکھتے تھے انھوں نے ہم کو بلا میں چھوڑ دیا بَلْ لَّمۡ نَكُنۡ نَّدۡعُوۡا بلکہ ہم نہ تھے کہ پکارا ہو ہم نے مِنۡ قَبۡلُ اس سے پہلے دنیا میں شَيۡـئًا‌ ؕ کسی چیز کو کہ اُس پر اعتبار ہو یعنی اب ہم کو ظاہر ہوگیا کہ ہماری سمجھ کچھ نہ تھی كَذٰلِكَ جس طرح جھگڑنے والوں کو چھوڑ دیا اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ الۡكٰفِرِيۡنَ‏ ○ گمراہ چھوڑتا ہے کافروں کو کہ ایسی چیز کی طرف راہ نہیں پاتے جس سے آخرت میں فائدہ حاصل کریں پھر اُن کو کہیں گے کہ ذٰلِكُمۡ یہ تمھاری خرابی آج عقبیٰ میں بِمَا كُنۡتُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ بسبب اس کے ہے کہ تھے تم خوشی کرتے فِى الۡاَرۡضِ زمین میں یعنی دنیا میں بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ اُس چیز کے ساتھ جو حق نہ تھی یعنی شرک کے سبب سے وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَمۡرَحُوۡنَ‌ ۚ‏ اور بسبب اس کے کہ تھے تم ناز کرتے اپنے اوپر اور تکبر سے چال چلتے تھے اُدۡخُلُوۡۤا داخل ہو اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے ساتوں دروازوں میں جو تم پر تقسیم کردیے ہیں یعنی ہر ایک گروہ دوزخ کے ایک درکہ میں داخل ہوگا خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ۚ ہمیشہ رہنے والے اس میں فَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ○ تو بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے متکبروں کو دوزخ فَاصۡبِرۡ پس صبر کر ولے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کی ایذا پر اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ‌ ۚ بیشک اللہ کا وعدہ دوستوں کی نصرت کرنے اور دشمنوں کو ہلاک کرنے کے باب میں حق ہے اور بیشک واقع ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ پھر اگر دکھائیں ہم تجھے بَعۡضَ الَّذِىۡ بعض اُس میں سے نَعِدُهُمۡ جو وعدہ دیا ہے ہم نے اُن کو قتل اور قید اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا مار ڈالیں ہم تجھے وہ عذاب ظاہر ہونے کے قبل فَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ○ تو ہماری طرف پھیرے جائیں گے قیامت کے دن اور اپنی جزا پائیں گے یعنی کسی طرح ہم اُنھیں نہ چھوڑیں گے اور حق تعالیٰ نے کفار کا کچھ عذاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا قتل اور قحط وغیرہ اور باقی اُن کے عذاب عقبیٰ میں دکھائے گا بیت

دوستان اندر دو عالم شاد وخرم میزنید — دشمناں در محنت وغم ایں سرا وآں سرا

لکھا ہے کہ کافر جھگڑے کی راہ سے بہت معجزوں کی فرمایش کرتے تھے جیسے چشمے جاری ہوجانا باغ ظاہر کرنا آسمان پر چڑھ جانا اُن کے روبرو اُس صورت سے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہوا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا اور بے شک ہم نے بھیجے

ہم نے رسول مِنْ قَبْلِكَ تجھ سے پہلے مِنْهُمْ بعض اُن میں سے مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وہ ہیں کہ اُن کے قصّے بیان کیے ہم نے تجھ پر
کہ وہ اُنتیس۲۹ پیغمبر ہیں وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ اور بعضے اُن میں سے وہ ہیں کہ نہیں قصّے بیان کیے ہم نے اُن کے عَلَيْكَ تجھ پر مگر
اُن کے نام تم نے جانے ہیں جیسے حضرت الیسع وغیرہ اور بعضے وہ رسول ہیں کہ نہ اُن کے قصّے تم نے جانے نہ نام مفسّروں کا ایک گروہ اس بات
پر ہے کہ سب انبیاء آٹھ ہزار تھے چار ہزار بنی اسرائیل میں اور چار ہزار تمام خلق میں اور مشہور یہ بات ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے اور اُن پر ایمان
لاتے ہیں اور اُن کی تفصیل اور گنتی جاننا اور اُن کو نام ونسب کے ساتھ پہچاننا شرط نہیں ہے وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ اور نہ تھی کسی پیغمبر کو یہ بات
اور قدرت اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ کہ لائے کوئی معجزہ جو اُس کی نبوت کا نشان ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ مگر اللہ کے اذن سے اور اُسکے حکم کے
ساتھ یعنی اے کافرو تم میرے پیغمبر سے معجزوں کی فرمائش کرتے ہو اور وہ معجزہ دکھانے میں مستقل اور خود مختار نہیں ہے کہ میرے بے حکم دکھا سکے
اور معجزہ نہ ظاہر ہونے میں حکمت یہ ہے کہ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ پھر جب آتا ہے حکم اللہ کا اُن پر عذاب نازل ہونے کے باب میں جو معجزوں کی
فرمائش کرتے ہیں اور معجزے اور نشانیاں ظاہر ہونے کے بعد قُضِيَ حکم کیا جاتا ہے بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی مشرک عذاب میں مبتلا ہوتا
ہے اور مومن نجات پاتا ہے وَخَسِرَ اور نقصان اُٹھاتے ہیں هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ع اُس جگہ جھوٹے اور معاند لوگ کہ جو معجزہ نبوت
پر دلالت کرتا ہے اُسے دیکھنے کے بعد اور معجزے طلب کرتے ہیں اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ خدائے برحق وہ ہے جس نے پیدا کیے لَكُمُ الْاَنْعَامَ
تمہارے واسطے چار پائے جیسے اونٹ بکری گائے لِتَرْكَبُوْا تاکہ سوار ہوتے ہو مِنْهَا اُن میں سے بعض پر جیسے ونٹ اور گھوڑے پر وَمِنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ۝ اور اُن میں سے بعض کو کھاتے ہو جیسے بکری کو اور بعض وہ ہیں کہ سوار ہونے کے لائق بھی ہیں اور کھانے کے قابل جیسے گائے
بیل وَلَكُمْ اور تمہارے واسطے ہیں فِيْهَا مَنَافِعُ چار پاؤں میں بہت منفعت جیسے دودھ اُون وغیرہ وَلِتَبْلُغُوْا اور اُن کو پیدا کیا تاکہ
پہونچو تم عَلَيْهَا اُن میں سے بعض پر سوار ہو کر مسافرت میں حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ حاجت کو جو تمہارے دلوں میں ہے فائدہ اُٹھانا اور معاملہ
کرنا وَعَلَيْهَا اور اونٹوں پر خشکی میں وَعَلَى الْفُلْكِ اور کشتیوں پر دریاؤں میں تُحْمَلُوْنَ ۝ اُٹھائے جاتے ہو وَيُرِيْكُمْ اور
دکھاتا ہے خدا تم کو اٰيٰتِهٖ ۖ نشانیاں اپنی قدرت کی فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ پھر کس نشانی کا قدرت کی نشانیوں یا نبوت کی دلیلوں
میں سے انکار کرتے ہو نبوت کی دلیلیں جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا غیب کی خبر دینا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا پھر یہ نہیں کی انھوں نے فِي الْاَرْضِ
زمین میں عاد وثمود کی فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پس تاکہ دیکھیں کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ انجام کار اون لوگوں کا جو اُن سے پہلے
تھے اگلی امتوں میں سے كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ تھے بہت زیادہ اُن سے عدد کی راہ سے وَاَشَدَّ قُوَّةً اور بہت سخت قوت کی رو سے وَّ
اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ اور بہت زیادہ نشانوں کی رو سے جو باقی رہے ہیں زمین میں قلعے وغیرہ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ تو دفع نہ کیا عذاب کو
اُن پر سے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اُس چیز نے جو وہ کرتے تھے مال جمع اور سپاہ آراستہ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب کہ آئے اُن کے پاس
رُسُلُهُمْ اُن کے پیغمبر بِالْبَيِّنٰتِ معجزوں اور دلیلوں کے ساتھ فَرِحُوْا تو خوش ہوئے بِمَا عِنْدَهُمْ ساتھ اُس چیز کے جو اُن کے
پاس ہے مِّنَ الْعِلْمِ علم اُن کے زعم میں یعنی جہل کہ اُس کا نام علم رکھا تھا اور اُس سے مراد اُن کے باطل عقیدے اور بے اعتبار شبہے
ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ پیشوں اور تجارتوں کا علم مراد ہے یا علم نجوم وغیرہ کہ اُس کے زور پر بھولتے اور انبیا علیہم السلام اور اُن کے
معجزوں کے ساتھ ہنسی کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے اُن کو ہلاک کر دیا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ع اور گھیر لیا اور
گھیر لیا اُن کے کردار کے سبب سے اُس چیز کی جزا نے جو انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہنسی اور مسخراپن کرتے تھے کہ دنیا میں طرح طرح کا عذاب تھا

اور جو کچھ اُن سے وعدہ کیا گیا ہے عقبیٰ میں اُس وعدہ کو پہونچیں گے فَلَمَّا رَاَوْا پھر جبکہ دیکھی انھوں نے بَاْسَنَا سختی ہمارے عذاب کی دنیا میں قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہا انھوں نے کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ اللہ پر حال آنکہ وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں وَكَفَرْنَا اور کافر ہوئے ہم بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ○ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے ہم شرک کرنے والے یعنی بتوں کے ساتھ ہم نے کفر اختیار کیا فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ کرے اُن کو اِیْمَانُهُمْ ایمان اُن کا لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اُس وقت جب کہ دیکھا اُنھوں نے ہمارا عذاب اس واسطے کہ جب عذاب دیکھا تو اُس وقت تکلیف اُٹھ جاتی ہے اور ایمان تکلیف کے زمانے میں مقبول ہے عذاب دیکھنے کے بعد نہیں سُنَّتَ اللّٰهِ عادت مقرر کردی اللہ نے عادت مقرر کرنا الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ وہ عادت جو گذری ہے فِیْ عِبَادِهٖ اُس کے بندوں میں اگلی اُمتوں میں سے کہ ایمان یاس کسی حال میں مقبول نہیں ہے وَخَسِرَ اور نقصان اُٹھایا هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اُس وقت کافروں نے یعنی اُن کا نقصان اس وقت ظاہر ہوگیا اگرچہ تمام عمر نقصان میں تھے

ع ۷

وهی اربع وخمسون اٰیة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سورة حٰمٓ السجدة مكية
اور وہ چون ۵۴ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ حٰمٓ سجدہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

آیاتھا ۵۴ — رکوعاتھا ۶ — کلماتھا ۷۹۶ — حروفھا ۳۳۵۰

اللہ کا اسم اعظم حروف مقطعہ میں پوشیدہ ہے ہر ایک کو اُسے نکالنے میں دسترس نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حٰ اشارہ ہے حکمت کی طرف اور میم منت کی جانب یعنی اللہ کا احسان ہے مومنوں پر حکمت نازل کر کے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ حٰمٓ اس چیز کی طرف اشارہ ہے جو حق تعالیٰ اور اُس کے حبیب کے درمیان راز و نیاز ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل اُس سے آگاہ نہیں اس واسطے کہ حے اور میم دو حرف اسم رحمٰن کے درمیان میں ہیں اور یہی دو حرف اسم محمد کے بیچ میں بھی ہیں تو ان دونوں مبارک ناموں کے بیچ میں جو یہ دونوں حرف ہیں اُن کے بھید کی قسم کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن تَنْزِیْلٌ اُتارا گیا ہے مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ خدا بخشش کرنے والے مہربان کی طرف سے جو بخشش کرنے والا ہے نفوس عوام کو ہدایت کرکے مہربان ہے قلوب خواص کی رعایت فرما کر اور تنزیل کو ان دونوں ناموں کی طرف اضافت کرنا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے دینی دنیوی اور باطنی ظاہری مصلحتیں قرآن کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں اور یہ اُتاری ہوئی كِتٰبٌ فُصِّلَتْ ایک کتاب ہے کہ مفصل ہیں اٰیٰتُهٗ اُس کی آیتیں مشرح امر نہی وعدہ وعید کے ساتھ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا اُس حال میں قرآن عربی ہے یعنی زبان عرب میں تاکہ سہولت کے ساتھ پڑھیں اور سمجھیں اور اُس کی آیتوں کی تفصیل کی گئی ہے لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ اُس گروہ کے لوگوں کے واسطے جو کہ جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اُتری ہے بَشِیْرًا خوشخبری دینے والی اُن لوگوں کو جو اُس پر عمل کرتے ہیں وَّنَذِیْرًا ۚ اور ڈرانے والی اُن لوگوں کو جو اُس پر ایمان نہیں لاتے فَاَعْرَضَ تو منھ پھیرا اُسے قبول کرنے سے یعنی نہ قبول کیا اَكْثَرُهُمْ بہتیروں نے اُن کافروں میں سے فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ○ پس وہ نہیں سنتے یعنی اس واسطے منھ پھیرا کہ اُسے نہ سُنیں وَقَالُوْا اور بولے مشرک کہ ہمیشہ قُلُوْبُنَا ہمارے دل فِیْٓ اَكِنَّةٍ پوششوں میں ہیں مِّمَّا تَدْعُوْنَآ وہ چیز سمجھنے سے کہ بُلاتا ہے تو ہمیں اِلَیْهِ اُس کی طرف یعنی ہم قرآن نہیں سمجھتے وَفِیْٓ اٰذَانِنَا اور ہمارے کانوں میں وَقْرٌ گرانی ہے جو تم پڑھتے ہوا ے محمد اُسے ہم سنتے ہی نہیں وَّمِنْۢ بَیْنِنَا وَبَیْنِكَ اور درمیان ہمارے اور تیرے حِجَابٌ پردہ ہے کہ تمھاری نبوت کا جمال ہم نہیں دیکھتے یا آڑ ہے کہ ہمیں تجھ سے ملنے نہیں دیتی وسیط میں ہے کہ ابوجہل نے اپنے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ

آلہ وسلم کے درمیان ایک کپڑے کا پردہ تان دیا اور بولا کہ تو اُدھر میں اِدھر فَاعْمَلْ پس تو عمل کر اپنے دین پر اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ تحقیق کہ ہم بھی عمل کرنے والے ہیں اپنے آئین پر یا اُس نے حضرتؐ سے کہا کہ جو کچھ تم کر سکتے ہو ہمارے حق میں کرو اور جو کچھ ہم تمہارے ساتھ کر سکتے ہیں اُس میں ہم بھی کمی نہ کریں گے اور ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تفسیر کی ہے کہ تو کام کر اپنی آخرت کے واسطے ہم اپنی دنیا کے لیے کام کرتے ہیں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سوا اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مثل تمہارے یعنی جنس بشر میں سے ہوں فرشتہ اور جن نہیں ہوں کہ تم اُن کی بات نہیں سمجھتے ہو اور میں تم کو ایسی چیز کی طرف نہیں بُلاتا ہوں جس سے سماعت کو کراہیت اور طبیعت کو نفرت ہو بلکہ یُوْحٰٓى اِلَيَّ وحی کی گئی ہے میری طرف کہ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ نہیں ہے تمہارا خدا مگر اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایک فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ بس متوجہ ہو جاؤ اُس کی طرف توحید اور طاعت کے ساتھ اور اُس پر مقیم رہو وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط اور اُس سے بخشش چاہو اُن گناہوں کی جو ایمان کے بعد تم سے ہو جائیں موضح میں ہے کہ افعال اقوال احوال ظاہر اور باطن میں برابر ہونے کا نام استقامت ہے یعنی چاہیے کہ تمہارا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے اور استقامت کے مرتبہ پر پہونچ جاؤ تو استغفار کرو اپنے عمل پر نظر کرنے سے اس واسطے کہ یہ بڑا گناہ ہے وَوَيْلٌ اور سختی اور عذاب لِّلْمُشْرِكِيْنَ لا مشرکوں کے واسطے ہے الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وہ جو نہیں دیتے ہیں زکوٰۃ یعنی کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جو نفسوں کی زکوٰۃ ہے نہیں کہتے مطلب یہ ہے کہ توحید اختیار کر کے اپنے کو شرک کے مَیل سے پاک نہیں کرتے یا یہ کہ مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے مشرکوں کے ساتھ زکوٰۃ نہ دینے کی تخصیص اور کاموں کی بہ نسبت اس واسطے ہے کہ مال اُن کو بہت عزیز اور محبوب ہے اور مال خرچ کرنا اور کاموں کی بہ نسبت اُن کی جان پر بہت سخت ہوتا ہے تو یہ بات بیان کرنا اُن کے بخل اور خسّت کی طرف اور خلق پر شفقت نہ کرنے کی جانب اشارہ ہے اور بخل سب رذیل کاموں اور بری صفتوں میں بڑھ کر ہے اور کہا ہے کہ جس مال دار میں سخاوت اور احسان نہیں وہ مثل ایک لاش کے ہے کہ اُس میں جان نہیں یا وہ ایسا ہے کہ گویا درخت بے پھل کا ہے

نظم

منعمِ ممسک شجرِ بے برست — سرورِ منجل جسدِ بے سرست

بخل کہ سرمایۂ ناکامیست — در دو جہاں موجب بدنامیست

وَهُمْ اور مشرک لوگ بِالْاٰخِرَةِ آخرت کے ساتھ هُمْ كٰفِرُوْنَ وہ کافر ہیں اس جہت سے خرچ نہیں کرتے کہ اُس عالم میں بدلا اور ثواب ملنا باور نہیں کرتے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اُنھوں نے نیک کام لَهُمْ اَجْرٌ اُن کے واسطے اُن کا اجر ہے غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ع نہ گھٹایا ہوا یا بے حساب معالم میں ہے کہ یہ آیت بیماروں اور عاجزوں کی شان میں ہے کہ ضعف اور عاجزی کی حالت میں عبادت ادا کرنے سے عاجز ہیں تو حق تعالیٰ اُنھیں عبادت کا ثواب ویسا ہی عطا فرماتا ہے جیسا حالت صحت کی عبادت کا عطا فرماتا ہے تو غیر ممنون کے معنی غیر مقطوع ہیں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب نیک طریقہ پر ہوتا ہے عبادت میں تو جب بیمار ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ اُس فرشتے کو حکم کر دیتا ہے جو اُس بندہ پر متعین ہے کہ اس بیمار بندے کے واسطے تو ویسا ہی عمل لکھتا رہ جیسا اُس کی صحت کے وقت لکھتا تھا جب تک میں اسے صحت نہ دوں یا اپنے پاس بُلا نہ لوں قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَكْفُرُوْنَ ہر آئینہ کافر ہوتے ہو اور نہیں ایمان لاتے ہو بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ اُس پر جس نے پیدا کی زمین فِيْ يَوْمَيْنِ دو دن میں امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ اتوار کے دن زمین پیدا کی اور دو شنبہ کے روز پھیلا دی وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اور بناتے ہو اُس کے واسطے بنی

ثلث ۳ ع

زبان سے اَنۡدَادًا شریک اور ہمسر ذٰلِكَ وہ خدا جس نے زمین پیدا کی رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ پروردگار ہے سب اہل عالم کا وَجَعَلَ فِيۡهَا اور پیدا کیے زمین میں رَوَاسِیَ پہاڑ بلند اور پائدار مِنۡ فَوۡقِهَا اُسکے اوپر سے تاکہ انھیں دیکھنے والے عبرت میں سے حصہ لیں وَبٰرَكَ فِيۡهَا اور برکت دی اُس نے پہاڑوں میں کہ چشمے اور کھانیں اور صنعتیں اُس میں پیدا کیں یا زمین میں برکت دی درختوں اور کھیتوں اور چارپاؤں اور نہروں کے سبب سے وَقَدَّرَ فِيۡهَاۤ اور مقرر کردیں ہم نے زمین میں اَقۡوَاتَهَا روزیاں اہل زمین کی یعنی ہر موضع اور ہر مقام کے لوگوں کو روزی مقرر کردی جیسے گیہوں جو چاول خرما گوشت اور مثل ان کے کہ ان میں سے ایک ایک چیز ہر شہر والے زیادہ کھاتے ہیں اور حق تعالیٰ نے یہ روزیاں مقدر اور مقرر فرمائیں فِىۡۤ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ چار دن کے تتمہ اور بقیہ میں کہ وہ اور دو دن ہیں یعنی منگل بدھ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ برابر ہوا پوچھنے والوں کو جو زمین اور جو کچھ زمین میں ہے اُسے پیدا کرنے کی مدت پوچھتے ہیں کہ کتنی مدت میں پیدا ہوئی یعنی سوال کرنے والوں کا پورا پورا جواب کہہ دیا گیا ثُمَّ اسۡتَوٰۤى پھر قصد کیا اِلَى السَّمَآءِ آسمان کی طرف یعنی اُسے پیدا کرنے کا وَهِىَ دُخَانٌ حالانکہ وہ دھواں تھا یعنی پانی کا بخار کہ دھوئیں کی ہیئت پر ہے زاد المسیر میں ہے کہ حق تعالیٰ نے جب پانی پیدا کیا تو اُس پر آگ کو مسلط کردیا کہ پانی کو جوش میں لائی اور اس سے بخار جو اٹھا اُس سے حق تعالیٰ نے آسمان پیدا کیا عین المعانی میں ہے کہ حق تعالیٰ نے سبز جوہر پیدا کرکے ہیبت کی نظر سے اُسے دیکھا پس وہ پگھل کر بہ نکلا پس اُس پر آگ مسلط کردی تو وہ اُسے جوش میں لائی اور کف اور بخار اُس سے اٹھا اُس کف سے تو زمین پیدا کی اور بخار سے آسمان نظم

کفے را منبسط سازد کہ ایں فرشیست بس لائق
بخارے را برافرازد کہ ایں سقفیست بس زیبا

ازاں سقف معلق حسن تصویرش بود ظاہر
وزیں فرش مطبق لطف تدبیرش بود پیدا

فَقَالَ لَهَا پھر کہا حق تعالیٰ نے آسمان پیدا کرکے آسمان سے وَلِلۡاَرۡضِ اور زمین سے کہ دونوں ائۡتِيَا آؤ اس چیز کے ساتھ جو میں تم کو حکم کرتا ہوں طَوۡعًا فرمانبرداری کی رُو سے اَوۡ كَرۡهًا یا ناخوشی اور بے رغبتی کے ساتھ یعنی خواہ مخواہ آؤ آنے سے تم کو چارہ نہیں اس سے کمال قدرت ظاہر کرنا مراد ہے اُن کی خوشی اور ناخوشی ثابت کرنا مقصود نہیں بعضوں نے کہا ہے کہ آسمان کو حکم فرمایا کہ اپنے آفتاب ماہتاب ستارے ظاہر کردے اور زمین کو حکم کیا کہ اپنی نہریں اُبھار دے اور اپنے درخت نکال دے قَالَتَاۤ کہا آسمان اور زمین نے کہ اَتَيۡنَا آئے ہم اُس چیز کے ساتھ جو تو نے حکم فرمایا طَآئِعِيۡنَ فرمانبردار لکھا ہے کہ زمین کے اجزا میں سے پہلے اُس مقام نے کلام کیا جہاں کعبہ شریف ہے پھر آسمان کے اجزا میں سے جو اُس کے مقابل تھا اُس نے کلام کیا اسی وجہ سے وہ مقام کعبۂ اسلام اور قبلۂ انام ہوگیا اور جب آسمان پیدا کیا گیا تو اُسے پھاڑا فَقَضٰهُنَّ پھر کردیا اُسے سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ سات آسمان اور پورے کردیے اُس کے امور فِىۡ يَوۡمَيۡنِ دونوں میں پنجشنبہ اور جمعہ کو وَاَوۡحٰى اور وحی کی فِىۡ كُلِّ سَمَآءٍ ہر آسمان میں اَمۡرَهَا حکم اُس کا یعنی ہر آسمان کے فرشتوں کو حکم کردیا کہ اس طرح عبادت کرو یا ہر آسمان سے جو کچھ ہوتا ہے وہ اُس کے واسطے مقرر کردیا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا اور آراستہ کردیا ہم نے اُس آسمان کو جو بہت نزدیک ہے بِمَصَابِيۡحَ نصلے چراغوں سے یعنی اُس میں ستارے چراغوں کی طرح روشن ہوتے ہیں وَحِفۡظًا اور حفاظت کی ہم نے آسمان کی حفاظت آفتوں یا شیطانوں سے جو چڑھ کر وہاں کی باتیں سننے کا داعیہ کرتے ہیں ذٰلِكَ عجیب خلقتوں میں سے جو بیان کیا گیا یہ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ پیدا کرنا اور اندازہ کرنا ہے خدائے غالب کا کہ اپنی بادشاہی میں قدرت کے ساتھ جو چاہتا ہے کرتا ہے الۡعَلِيۡمِ جاننے والا ہے جو کچھ کرتا ہے وہ حکمت کی رُو سے ہوتا ہے فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا پھر اگر منہ پھیریں مکے کے کافر یا انکار کریں ایمان سے باوصف

ایسے بیان کے فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ تو کہہ کہ ڈرایا میں نے تم کو صٰعِقَةً اُس عذاب سے جو بیہوش اور ہلاک کرنے والا ہے مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ مانند عذاب قوم عاد کے کہ سخت ہوا کا عذاب اُن پر آیا وَّ ثَمُوْدَ ؀ اور مثل عذاب ثمود کے کہ حضرت جبرئیلؑ کی ایک چیخ سے سب قوم ہلاک ہوگئی ان دونوں قوم کی تخصیص اس واسطے ہے کہ کفار قریش رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ کے سفر میں ان قوموں کے مقاموں پر گزر کرتے تھے اور عذاب کے آثار دیکھتے اور وہ صاعقہ اور صیحہ کے مستحق ہوئے اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ اُس وقت جب کہ آئے اُن کے پاس پیغمبر یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اُن کے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اُن کے پیچھے سے یعنی ہر طرف سے اُن کے پاس نرمی سختی اور نصیحت فضیحت کے ساتھ آئے اور دعوت کی اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ یہ کہ نہ عبادت کرو مگر خدا کی قَالُوْا بولے کافر اُن کے جواب میں کہ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا اگر چاہتا ہمارا رب کہ رسول بھیجے تو لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ضرور بھیجتا فرشتے تمہاری جگہ پر فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ پس بیشک ہم اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ تم اپنے زعم میں بھیجے گئے ہو كٰفِرُوْنَ ؀ کافر ہیں اس واسطے کہ تم ہماری طرح آدمی ہو اور ہم پر تم کو کچھ فضیلت اور شرافت نہیں مشرک لوگ انبیا علیہم السلام کی صورت ہی میں پھنسے ہوئے تھے اور اُن کے باطن سے غافل تھے مثنوی

چند بینی صورت اے صورت پرست　　　ہر کہ معنی دید از صورت برست

دیدۂ صورت پرستی را ببند　　　تا شوی از نور معنی بہرہ مند

پھر اُن کے قصہ کی تفصیل کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَاَمَّا عَادٌ پھر لیکن قوم عاد فَاسْتَكْبَرُوْا پس تکبر کیا اُنھوں نے فِي الْاَرْضِ زمین احقاف میں یا یمن کے شہروں میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق یعنی تکبر کا استحقاق نہ رکھتے تھے پھر داؤد علیہ السلام نے اُن کو عذاب سے ڈرایا اُنھوں نے تکبر کی وجہ سے اُس کی طرف التفات بھی نہ کیا وَقَالُوْا اور بولے کہ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ کون ہے بہت سخت ہم سے قوت کی راہ سے اور قوم عاد کے لوگ اپنی قوت اور شوکت پر مغرور ہوئے اس واسطے کہ لمبے چوڑے موٹے تازے قوی لوگ تھے ہاتھ مار کر پہاڑ سے پتھر اُکھاڑ لیتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں جانا اُنھوں نے جو اپنی قوت پر مغرور تھے کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ وہ اللہ جس نے اُن کو پیدا کیا ہے هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وہ بہت سخت اور تیز ہے اُن سے قوت کی رُو سے یعنی قدرت اور قوت ایسی چیز پر رکھتا ہے کہ اُس کے سوا اور کسی کو وہ قدرت نہیں وَكَانُوْا اور تھے قوم عاد کے لوگ کہ تعصب و تکبر کی وجہ سے بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ؀ ہماری آیتوں کے ساتھ منکر ہوئے باوصف اس بات کے کہ جانتے تھے کہ وہ حق ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پھر بھیجی ہم نے اُن پر رِيْحًا صَرْصَرًا ہوا ٹھنڈی مہیب آواز کے ساتھ فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ نحس دنوں میں یعنی شوال کے اخیر عشرہ میں ایک بدھ کی فجر سے دوسرے بدھ کے آخر تک کہ آٹھ دن اور سات راتیں ہوتی ہیں ہم نے باد صرصر بھیجی لِّنُذِيْقَهُمْ تاکہ چکھائیں ہم اُن کو عَذَابَ الْخِزْيِ عذاب ذلت اور رسوائی کا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ زندگی دنیا میں یعنی تاکہ سب کو ہم ہلاک کردیں وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا اَخْزٰى بہت سخت ہے رسوائی اور ذلت کی راہ سے وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ؀ اور وہ نصرت نہ کیے جائیں گے اور مدد نہ دیے جائیں گے وَاَمَّا ثَمُوْدُ اور مگر قوم ثمود فَهَدَيْنٰهُمْ پس ہدایت کی ہم نے اُنھیں سیدھی راہ یا بھلائی بُرائی دونوں راہیں ہم نے اُن کو دکھائیں فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى تو اختیار کرلیا اُنھوں نے نابینائی کو یعنی جہل ضلالت کفر کو علم ہدایت ایمان پر فَاَخَذَتْهُمْ پھر لیا اُنھیں صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ عذاب ذلیل و خوار کرنے والے عذاب کے صاعقہ نے یعنی حضرت جبرئیلؑ کی چیخ نے اُن کو ہلاک کیا

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۚ بسبب اُس چیز کے کہ تھے کمائی کرتے یعنی حضرت صالح کی تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچیں کاٹیں وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہم نے اُس صاعقہ سے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے حضرت صالحؑ کا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور تھے پرہیز کرتے شرک سے وَيَوْمَ يُحْشَرُ اور یاد کر اُس دن کو کہ حشر کیے جائیں گے اَعْدَآءُ اللّٰهِ خدا کے دشمن اِلَى النَّارِ آتش دوزخ کی طرف یعنی سب کو جمع کر دینگے فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ پھر وہ ہنکائے جائیں گے دوزخ میں یا اگلوں کو روک رکھیں گے جب تک پچھلے پہونچیں پھر سب کو دوزخ میں ہنکا دیں گے حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا یہاں تک کہ آئیں گے وہ آگ میں تو شَهِدَ عَلَيْهِمْ گواہی دیں گے اُن پر سَمْعُهُمْ اُن کے کان جو کچھ اُنھوں نے سُنا اُس کی وَاَبْصَارُهُمْ اور اُن کی آنکھیں جو کچھ اُنھوں نے دیکھا ہوا اُس کی وَجُلُوْدُهُمْ اور اُن کی کھالیں یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اور اُن کے بدن میں جو عضو پہلے اُن سے کلام کرے گا وہ بائیں ران اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی ہوگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُن کی شرمگاہیں گواہی دیں گی بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز کی جو وہ کرتے تھے وَقَالُوْا اور کہیں گے کافر تعجب کی راہ سے یا جھڑک کر لِجُلُوْدِهِمْ اپنے عضوؤں سے کہ لِمَ شَهِدْتُّمْ کیوں گواہی دی تم نے عَلَيْنَا ہم پر کہ ہم تم پر دنیا میں حکومت کرتے تھے اور تم کو تکلیف سے بچاتے تھے تو قَالُوْٓا کہیں گے اُن کے اعضا کہ ہمیں ملامت نہ کرو ہم اپنے اختیار سے بات نہیں کرتے بلکہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ گویا کر دیا ہم کو اُس خدا نے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ گویا کر دیا ہے ہر چیز کو جو بولتی ہے وَّهُوَ اور حال یہ ہے کہ اُس نے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تم کو اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور نیست سے ہست کیا وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور اُس کی طرف پھیرے جاؤگے تم جزا کے واسطے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اور نہ تھے تم کہ چھپو اَنْ يَّشْهَدَ اس بات سے کہ گواہی دیں عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ تم پر تمہارے کان وَلَآ اَبْصَارُكُمْ اور نہ تمہاری آنکھیں وَلَا جُلُوْدُكُمْ اور نہ تمہارے اعضا یعنی تم نے چاہا تھا کہ چھپو مگر نہ چھپ سکے اور تم یہ گمان نہ کرتے تھے کہ تمہارے اجزا اور اعضا تم پر گواہی دیں گے وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اور مگر گمان رکھا تھا تم نے کہ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ اللہ نہیں جانتا كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ بہت اُس چیز میں سے جو تم کرتے ہو زاد المسیر میں فرمایا ہے کہ کافر کہتے تھے کہ ہم جو کچھ ظاہر میں کرتے ہیں وہ تو خدا جانتا ہے اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہیں اُسے خدا نہیں جانتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَذٰلِكُمْ اور وہ تمہارا گمان ظَنُّكُمُ الَّذِيْ وہ گمان کرتا ہے جو دنیا میں ظَنَنْتُمْ تم گمان کرتے تھے بِرَبِّكُمْ اپنے رب کے ساتھ کہ ہمارے پوشیدہ کام نہیں جانتا اُس گمان نے اَرْدٰىكُمْ ہلاک کیا تم کو آخرت میں فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ تو ہو گئے تم نقصان پائے ہوؤں میں سے فَاِنْ يَّصْبِرُوْا پھر اگر کافر صبر کریں یا بے صبری فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ پس آگ دوزخ کی ٹھکانا ہے اُس کے واسطے وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا اور اگر حق تعالیٰ کی خوشنودی ڈھونڈھتے فَمَا هُمْ تو نہیں ہیں وہ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝ قبول کیے گئے میری خوشنودی طلب کرنے میں وَقَيَّضْنَا اور مقرر کیے ہیں ہم نے لَهُمْ مشرکوں کے واسطے قُرَنَآءَ دوست اور ہمنشین شیطانوں میں سے اور اُن پر مسلط کر دیے فَزَيَّنُوْا لَهُمْ تو آراستہ کر دی شیطانوں نے اُن کے واسطے مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وہ چیز جو اُن کے سامنے ہے دنیا کی زینت اور نفس اور خواہش کی متابعت یہاں تک کہ اُن کی طلب میں وہ قایم ہو گئے اور جو اُن کے پیچھے ہیں اُمورِ اُخریٰ اور وعدے وعید میں سے کہ اُن کے منکر ہوئے وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اور واجب ہوئی اُن پر بات یعنی کلمۂ عذاب فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ اگلی امتوں کے ساتھ جو گذر گئی ہیں مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُن سے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ جنوں اور آدمیوں میں جنھوں نے یہی کام کیے تھے یعنی جن اگلی امتوں نے تکذیب کی جس طرح وہ عذاب کی مستحق ہوئیں اُسی طرح یہ گروہ بھی عذاب کے لائق ہے کشف الاسرار میں ہے کہ

جب حق تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُس کو دوست نیک اور ہمنشین اچھا عطا فرماتا ہے کہ عبادت میں اُس کا معین اور مددگار رہے اور جب بندے کے ساتھ بُرائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے رفیق بد اور مصاحب فاسق و فاجر کے ساتھ مبتلا کرتا ہے کہ اُسے حق کی مخالفت میں ترغیب و تحریص کرتا ہے جس طرح شیطانوں کو اُن کا ہمنشین کر دیا اور وہ عذاب کے مستحق ہو گئے اِنَّهُمْ بیشک وہ کافر كَانُوا خٰسِرِيْنَ ؏ ہیں نقصان پانے والے دونوں جہان میں بیت

زنقد معرفت امروز مفلس ... زسُودِ آخرت فردا تہید ست

لکھا ہے کہ کفار قریش ایک دوسرے کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے دیکھیں تو اس طرح پراگندہ اور پریشان کر دیں کہ آپ غلطی کریں توجب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تو لوگ معترض ہو کر بلند آوازوں سے بیہودہ باتیں کرتے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے اور مہمل اشعار پڑھتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا کافروں نے یعنی عرب کے مشرکوں نے باہم ایک دوسرے کہ لَا تَسْمَعُوْا نہ سنو اور نہ کان لگاؤ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ یہ قرآن سننے کے واسطے جو محمدؐ پڑھتے ہیں وَ الْغَوْا فِيْهِ اور لغو اور بیہودہ باتیں کرو اُس میں یا آپ کے منہ کے سامنے کھڑے ہو کر چیخو چلاؤ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ کہ شاید تم غلبہ پاؤ آپ کی تلاوت پر اور آپ قرآن پڑھنے سے باز رہیں فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو ضرور ضرور چکھائیں گے ہم انھیں جو کافر ہوئے اِس سے یہ کہنے والوں کا گروہ مراد ہے یا سب کافر مقصود ہیں عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت یعنی بہت اور ہمیشہ رہنے والا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اور ضرور جزا دیں گے ہم اُن کو اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جزا بدتر اُس کام کی کہ تھے نادانی اور غصّہ کے سبب سے عمل کرتے ذٰلِكَ وہ عذاب بد جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ جزا ہے خدا کے دشمنوں کی النَّارُ ج یعنی آگ یہ عطف بیان ہے جزا کا لَهُمْ فِيْهَا اُن کافروں کے واسطے ہے آتش دوزخ میں دَارُ الْخُلْدِ ط گھر ہمیشہ رہنے کا یعنی ہمیشہ آتش دوزخ میں رہیں گے جَزَآءً جزا دیے جائیں گے جزا دینا بِمَا كَانُوْا بسبب اُسکے کہ تھے برابر بِاٰيٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں کے ساتھ يَجْحَدُوْنَ ۝ انکار کرتے تھے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے یعنی اُس وقت جب آگ میں ہوں گے تو کہیں گے کہ رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اے ہمارے رب دکھا ہمیں وہ دو شخص جنھوں نے دنیا میں اَضَلّٰنَا گمراہ کر دیا تھا ہم کو مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ شیطانوں اور آدمیوں میں سے یعنی ابلیس جس نے تیری نافرمانی کی اور قابیل جس نے پہلے پہل خون ناحق کیا ان دونوں شخصوں کو ہمیں دکھا کہ نَجْعَلْهُمَا کریں ہم اُن دونوں کو تَحْتَ اَقْدَامِنَا نیچا اپنے قدموں کے اور ان دونوں سے بدلا لیں لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ تاکہ ہو جائیں وہ دونوں بہت نیچے رہنے والے لوگوں میں سے یعنی دوزخ میں سب سے نیچے والے درکے میں ہوں یا سب نیچوں سے نیچے ہو جائیں اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا تحقیق کہ جن لوگوں نے کہا رَبُّنَا اللّٰهُ ہمارا رب اللہ ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر اُس پر قائم ہو گئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں کہا کہ شرک نہیں کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امر و نہی پر قائم ہو گئے روباہ بازی نہیں کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی ہے کہ اپنے عمل پاکیزہ اور خاص کیے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے توجیہ فرمائی ہے کہ فرایض ادا کیے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ استقامت یہ ہے کہ طاعتیں اور عبادتیں کیں اور گناہوں سے بچے اور بعضوں نے کہا کہ دنیائے فانی سے منہ پھیرا اور سرائے باقی کی طرف راغب ہوئے صاحب کشاف نے فرمایا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ کہنا توحید اقراری سے عبارت ہے اور ثُمَّ اسْتَقَامُوْا توحید معرفت کی طرف اشارت ہے توحید اقراری یہ ہے کہ اللہ یکتا ہے اور توحید معرفت یہ ہے کہ اُسے یکتا جان یعنی ہر جہت سے اُس کی

وحدت دیکھ باوصف اس کے کہ عالم وحدت میں جہت نہیں ہے **نظم**

نے جہت میگنجد آنجا نے صفت | نے تفکر نے بیاں نے معرفت
آتشے از ستر وحدت بر فروخت | غیر واحد ہر کہ پیش آمد بسوخت

تَتَنَزَّلُ اُترتے ہیں عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اُن پر فرشتے یعنی مستقیم مومنوں پر ہم فرشتے نازل کرتے ہیں اُن کی موت کے قریب یا قبر سے باہر آتے وقت یا قبر کے اندر یا ان سب وقتوں میں جو مذکور ہوے ساتھ اس بات کے کہ اُن سے کہیں گے کہ اَلَّا تَخَافُوْا نہ ڈرو اُن سے جو تمھارے آگے ہیں امور اُخروی اس واسطے کہ تم پر آسانی سے گذر جائیں گے وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین نہ ہو اس کے سبب سے جو چھوڑ آئے ہو اہل و عیال کہ حق تعالیٰ اُن کے کام بخوبی بنائے گا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ اور خوش ہو جنت کے سبب الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ وہ جنت جس کا وعدہ دیے جاتے تھے پیغمبر کی زبانی نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ ہم تمھارے دوست تھے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں اور تم کو آفتوں سے بچاتے تھے اور سچا الہام دیتے تھے اور بھلائی کی باتیں بتاتے تھے اور مدد کرتے تھے وَفِي الْاٰخِرَةِ ج اور ہم تمھارے دوست ہیں آخرت میں تعظیم و تکریم کرکے اور شفاعت میں یعنی شفاعت میں مدد کرکے جس کسی کو خدا چاہے وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہے فِيْهَا آخرت میں مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وہ جس کی آرزو اور خواہش کرتے ہیں نفس تمھارے لذتوں اور کرامتوں میں سے وَلَكُمْ فِيْهَا اور تمھارے واسطے ہے عقبیٰ میں مَا تَدَّعُوْنَ ط وہ چیز جو تم چاہو گے نُزُلًا روزی مہیا ہوئی مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ ع خدا بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور نُزُل کے ساتھ رحیم لانا اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو اہل استقامت کی تمنا ہے وہ اُن نعمتوں کے سامنے جو عطا کی جائیں گی ایسی ہے جیسے مہمان کے سامنے جو ماحضر لاتے ہیں اُسے اُن نعمتوں کے ساتھ نسبت ہے جو اس کی ضیافت کے واسطے اہتمام اور تکلف کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں اور یہیں سے بزرگوں نے کہا ہے کہ نہایت کرامت نتیجۂ استقامت ہے اس واسطے کہ سلوک طریقت میں اس سے عالی کوئی درجہ نہیں شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ استقامت ماسوی اللہ سے ستر کی نگاہداشت ہے یعنی چاہیئے کہ غیر حق کو خلوتخانۂ سر میں راہ نہ دے اور اغیار کو حریم منزل دل میں نہ چھوڑے **بیت**

امروز مرا در دل جز یار نمے گنجد | کاندر حرم سلطان اغیار نمے گنجد

وَمَنْ اَحْسَنُ اور کون ہے بہت نیک قَوْلًا بات کی رو سے مِّمَّنْ دَعَآ اُس شخص سے جس نے پکارا خلق کو اِلَى اللّٰهِ خدا کی عبادت کی طرف وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے کام اچھے وَّقَالَ اِنَّنِيْ اور کہا کہ بیشک میں مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ حکم ماننے والا ہوں خدا کا یہ آیت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے کہ آپ نے خلق کو خدا کی طرف پکارا امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ علما مراد ہیں کہ دین کے امور لوگوں کو سکھاتے ہیں اور اُن کا عمل صالح یہ ہے کہ اپنے علم کے موافق عمل کرتے ہیں یا محتسب لوگ ہیں کہ امر معروف اور نہی منکر کے قاعدوں کی تمہید کرتے ہیں اور اُن کا عمل صالح صبر و عمل ہے اِن سختیوں اور مکروہات پر جو اُنھیں پہونچتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ سب امام اور مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ اس آیت میں داخل ہیں اور ام المومنین حضرت بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نہیں دیکھتی یہ آیت مگر اذان کہنے والوں کی شان میں صاحب عین المعانی نے لکھا ہے کہ حضرت بلال اذان دیتے تو یہود کہتے کہ کوا چلاتا ہے اور نماز کے واسطے بلاتا ہے اور بیہودہ باتیں اُن کی زبان پر آتیں تو یہ آیت نازل ہوئی اور بر تقدیر کہ یہ آیت موذنوں کی شان میں ہو تو اُن کا عمل صالح یہ ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان میں دو رکعت نماز پڑھیں وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اور

ع ۷

برابر نہیں ہے نیکی اور بدی جزاؤں اور مکافات میں یعنی خدا کو ایک جاننا اور خدا کا شریک ٹھہرانا برابر نہیں ہے وہ بہشت میں درجے بلند ہونے کا باعث ہے یہ دوزخ کے درکوں میں گرنے کا سبب ہے اور کہا ہے حسنہ نرمی ہے اور سختی یا حسنہ اور سیئہ سے علم اور جہل مراد ہے اور تفسیر ماوردی اور تبیان اور عین المعانی میں ہے کہ حسنہ اولاد رسول مقبول کے ساتھ محبت اور سیئہ اُنکے ساتھ عداوت ہے اِدْفَعْ دفع کر برائی کو بِالَّتِيْ اُس چیز کے سبب سے کہ نفس الامر میں هِيَ اَحْسَنُ وہ بہت نیک ہے یعنی غصہ کو علم سے تسکین دے اور گناہ کو معاف کر کے مٹا دے اور لغو سے غفلت کے ساتھ درگذر فَاِذَا الَّذِيْ پھر جب تو ایسا کرے گا اُس کے ساتھ کہ ہو بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ تیرے اُسکے درمیان عداوت تو ضرور وہ تیرا دوست ہو جائے گا كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ دوست ہے کارساز اور قرابتی ہے مہربان امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ سے احقاف میں منقول ہے کہ جب کوئی مجھے خبر پہونچاتا ہے کہ دوسرا مجھے بُرا کہتا ہے تو میں اُسے دعائے خیر دیتا ہوں اور اُس کی تعریف کرتا ہوں اُس وقت تک کہ خبر پاتا ہوں کہ اب وہ بھی میری نیکی کہتا ہے حضرت مخدوم شاہ مینا قدس سرہ کا ایک قطعہ مترجم کا برمحل یاد آیا بے اختیار زبان قلم پر لایا قطعہ

ہر کہ نبود یار ما را ایزد او را یار باد	ہر کہ ما را رنج دادہ راحتش بسیار باد
ہر کہ اندر راہ من خارے نہد از دشمنی	ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد

وَمَا يُلَقّٰهَآ اور نہیں دیتے یہ خصلت کہ بدی کے بدلے نیکی کرنا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ج مگر اُنھیں جو صبر کرتے ہیں سختیوں پر اور نفس کو بدلا لینے سے باز رکھتے ہیں وَمَا يُلَقّٰهَآ اور عطا نہیں کی جاتی یہ عادت اور صفت اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ مگر بڑے حصے والے کو یعنی اُن لوگوں کو جو پورا حصہ حاصل رکھتے ہیں ایمان میں سے یا کمال نفس یا خیر یا اخلاق حسنہ میں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حظ عظیم بہشت ہے وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ اور اگر پہونچے تجھے مِنَ الشَّيْطٰنِ شیطان سے نَزْغٌ وسوسہ یا تباہی یعنی اگر وسوسہ شیطانی چاہے کہ یہ صفت جو مذکور ہوئی اس کی جڑ کاٹ دے اور اسے توڑ ڈالے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ تو پناہ مانگ خدا کی اُس کے شر سے اِنَّهٗ بیشک خدا هُوَ السَّمِيْعُ وہ ہے سننے والا تمھارا پناہ مانگنا الْعَلِيْمُ ۝ جانتا ہے تمھاری نیت وَمِنْ اٰيٰتِهِ اور قدرت الٰہی کی نشانیوں میں سے الَّيْلُ وَالنَّهَارُ رات ہے اور دن کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہے دن آرائش کے واسطے اور رات آسائش کے لیے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط اور آفتاب اور ماہتاب کہ سیر مقدر اور اندازہ مقرر کے ساتھ آتے جاتے ہیں لَا تَسْجُدُوْا نہ سجدہ کرو لِلشَّمْسِ آفتاب کو وَلَا لِلْقَمَرِ اور نہ ماہتاب کو اس واسطے کہ یہ بھی تمھاری طرح مخلوق ہیں وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ اور سجدہ کرو خدا کو الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ وہ خدا جس نے پیدا کیے ہیں آفتاب ماہتاب دن رات اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ یگانگی کی رُو سے اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ع اُسی کو پوجتے ہو اس واسطے کہ سجدہ بہت خاص عبادت ہے اور وہ خالق کے واسطے چاہیے مخلوق کے لیے نہیں امام شافعی رحمہ اللہ اسی مقام پر سجدہ کرتے ہیں تاکہ سجدہ حکم کے ساتھ ملا رہے اور یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا پھر اگر سرکشی کریں خدا کو سجدہ کرنے سے تو اس سے اُس کا نقصان کیا ہے فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ پس وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں فرشتے يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ نماز پڑھتے ہیں اُس کے واسطے یا تسبیح کرتے ہیں اُس کے لیے اور اُس کی ثنا و صفت کرتے ہیں بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ رات دن یعنی برابر اُس کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝ اور وہ نہیں تھکتے بہت عبادت اور تسبیح اور حمد کرنے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ یہاں پر سجدہ کرتے ہیں اس واسطے کہ سجدہ کا ذکر یہاں تمام ہوا اور یہ حضرت ابن عباس اور حضرت

سجدہ
فرض ۱۲

ابن عمر

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے اس بات پر علما کا اتفاق ہے کہ یہ قرآنی سجدوں میں سے گیارھواں سجدہ ہے اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات میں اس سجدہ کو سجدۂ اجتہاد کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر پہلی آیت کے آخر پر سجدہ کریں تو سجدۂ شرط ہوگا اس واسطے کہ حق تعالی کے قول اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ سے ملا ہوگا اور دوسری آیت کے بعد سجدہ کریں تو نشاط اور محبت کا سجدہ ہوگا اس واسطے کہ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ کے کلمے سے ملا ہوا ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ یہ ہے کہ دیکھتا ہے تو زمین کو خَاشِعَةً دبی اور سوکھی ہوئی فَاِذَآ اَنْزَلْنَا پھر جب برسایا ہم نے عَلَيْهَا الْمَآءَ اس زمین پر مینھ کا پانی ہو تو اهْتَزَّتْ جنبش میں آتی ہے اس سے سبزہ اگنے کے سبب سے وَرَبَتْ ط اور اگتی ہے اور بڑھتی ہے گھاس کے سبب سے اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا بیشک جس نے اس زمین مردہ کو زندہ کیا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ضرور زندہ کرنے والا ہے مردوں کا اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ بیشک وہ سب چیزوں کے زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر قادر ہے اور اس کی قدرت سب مقدوروں کے ساتھ ایک ہی ہے اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق وہ لوگ يُلْحِدُوْنَ میل کرتے ہیں اور راہ صواب سے پھیرتے ہیں یا طعنہ کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری آیتوں میں کہ وہ قرآن ہے یا قدرت کی نشانیاں کہ دلالت کرنے والی ہیں قادر یکتا کے وجود پر لَا يَخْفَوْنَ نہیں چھپتے عَلَيْنَا ط ہم پر یعنی ہم سب کو جانتے ہیں اور ان کے طعن اور الحاد کی جزا ہم ان کو دیں گے اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ کیا پھر جو ڈال دیا جائے گا دوزخ میں اس بات پر مفسروں کا اتفاق ہے کہ ابو جہل مراد ہے یعنی جو جلا دینے کے قابل ہو وہ خَيْرٌ بہتر ہے اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ یا وہ جو آئے اٰمِنًا امن ہو دوزخ سے يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط قیامت کے دن کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت حمزہ یا حضرت عمار یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہیں اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ لا یہ امر تہدید ہے کافروں کو فرماتا ہے کہ عمل کرو جو چاہو اِنَّهٗ بیشک خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ ○ دیکھتا ہے اور اس پر تم کو جزا دے گا بیت

حیلہ و کر رہا کن کہ خدا می داند　　　　نقد مغشوش میاور کہ معامل بیناست

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو کافر ہوئے بِالذِّكْرِ قرآن کے ساتھ کہ سب ذکروں سے بہتر ہے لَمَّا جَآءَهُمْ ج جس وقت کہ آیا قرآن کے پاس اور وہ عداوت اور جھگڑا کرنے والے ہیں وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ○ البتہ کتاب ہے عزت والی اور بزرگ خدا کے نزدیک یا بڑے نفع والی یا بے نظیر امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن عزیز ہے اس واسطے کہ کلام رب عزیز کا ہے کہ ملک عزیز رسول عزیز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسے لایا امت عزیز کے واسطے یا یہ کہ دوست کا نامہ ہے دوست کے پاس اور دوست کا نامہ دوستوں کے نزدیک عزیز ہوتا ہے بیت

زنام و نامۂ تو یافتیم عز و کرامت　　　　ہزار جان گرامی فدائے نامہ و نامت

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ نہیں آتی اس کتاب کے پاس کوئی باطل بات مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ اس کے سامنے سے وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ط اور نہ اس کے پیچھے سے یعنی کسی جہت سے کوئی باطل امر اس کی طرف آ ہی نہیں سکتا یا گھٹانا بڑھانا اس کی طرف راہ نہیں پاتا اگلی پچھلی خبریں جو اس میں ہیں ان خبروں میں کچھ بھی جھوٹ نہیں پایا جاتا تَنْزِيْلٌ اتارا ہوا ہے مِّنْ حَكِيْمٍ خداوند دانا حَمِيْدٍ ○ حمد کیے ہوئے کی طرف سے مَا يُقَالُ لَكَ نہیں کہتے تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری قوم کے کافر اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ مگر وہ جو کچھ کہا گیا ہے یعنی جو اگلے کافروں نے کہا تھا لِلرُّسُلِ رسولوں کے واسطے مِنْ قَبْلِكَ ط پہلے تم سے حضرت رب العزت اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

کئے دل مبارک کو تسکین اور تشفی دیتا ہے کہ کافروں کی باتوں سے تم غمگین نہ ہو اس واسطے کہ تجھ سے قبل جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کی قوم کے منکروں
نے بھی انھیں ایسی ہی باتیں کہی ہیں جو یہ کافر تم کو کہتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب لَذُوْ مَغْفِرَةٍ البتہ صاحب مغفرت ہے کہ انبیا
علیہم السلام اور ان کے تابعوں کو بخش دیتا ہے وَذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اور صاحب عقوبت دردناک ہے کہ مشرکوں کو اور تکذیب کرنیوالوں کو دکھ
دینے والے عذاب میں مبتلا کرتا ہے لکھا ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ قرآن زبان عجم میں کیوں نہیں نازل ہوتا اور کچھ عربی اور کچھ عجمی کیوں نہیں ہوتا
تاکہ دونوں قوم کے لوگ اس سے حصہ لیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ اور اگر ہم بھیجتے اس کتاب کو قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا قرآن
غیر عرب کی زبان میں تو لَّقَالُوْا ضرور کہتے کفار عرب کہ لَوْلَا فُصِّلَتْ کیوں نہ تفصیل کی گئیں اور صاف صاف کیوں نہ اتریں اٰيٰتُهٗ
اس کی آیتیں ایسی زبان میں جس کو ہم سمجھتے ہیں ءَاَعْجَمِيٌّ کیا کلام تو عجمی ہے وَّعَرَبِيٌّ اور مخاطب عربی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ هُوَ یہ کتاب یعنی قرآن لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان لوگوں کے واسطے جو ایمان لائے ہیں هُدًى راہ دکھانے والا ہے حق کی طرف
وَّشِفَاۗءٌ اور شفا بخشنے والا ہے شک وشبہہ کی بیماریوں سے وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ ایمان نہیں لائے اس پر فِيْٓ
اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ ان کے کانوں میں گرانی ہے یعنی وہ بہرے بنے جاتے ہیں اور گوش ہوش سے اس کو نہیں سنتے وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى
اور قرآن ان کے اوپر اندھاپن ہے اور اندھیری کہ وہ اس کے جمال کمال کا جلوہ نہیں دیکھتے اُولٰۗىِٕكَ وہ گروہ قرآن سننے اور اس کی
حقیقت کی طرف سے اندھے ہیں يُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہیں مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ دور کی جگہ سے یعنی ان کی مثل ایسی ہے
جیسے کسی کو دور دراز مسافت سے پکاریں کہ وہ نہ پکارنے والے کو دیکھے نہ اس کی آواز سنے تو اس کو اس پکار سے کیا فائدہ بیت

نادی اقبال می گوید کہ اے اقبالیاں — نا بینہ نزدیک نزدیک و شما بس دور دور

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ دی ہم نے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو توریت فَاخْتُلِفَ فِيْهِ پس اختلاف کیا اس میں یعنی اس میں اختلاف کیا
قرآن میں بعض نے باور کیا بعض نے اس کی تکذیب وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر نہ ہوتا وہ کلمہ جو سبقت لے گیا ہے مِنْ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے یعنی قیامت کا وعدہ اور میعاد ان حشر میں جھگڑے فیصل کرنا یا تکذیب کرنے والوں پر عذاب کی تاخیر لَقُضِيَ البتہ
حکم کیا جاتا بَيْنَهُمْ تکذیب کرنے والوں کے درمیان اور وہ نیست و نابود ہو جاتے وَاِنَّهُمْ اور بیشک عرب کے یا یہود لَفِيْ شَكٍّ البتہ شک
میں ہیں مِّنْهُ قرآن یا توریت سے مُرِيْبٍ ۝ شک اضطراب میں لانے والی مَنْ عَمِلَ جو کوئی کرے صَالِحًا کام اچھا فَلِنَفْسِهٖ
وہ اس کے نفس کے واسطے ہے یعنی اس کا فائدہ اس کو پہونچے گا وَمَنْ اَسَاۗءَ اور جو کرے برا کام فَعَلَيْهَا تو وہ اس کے نفس پر ہے یعنی
اس کا ضرر اس کی طرف پھرے گا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہیں ہے تیرا رب ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ۝ اپنے بندوں پر کہ عمل کے لائق
بدلا نہ دے اِلَيْهِ يُرَدُّ خدا کی طرف پھیرا جاتا ہے عِلْمُ السَّاعَةِ جاننا قیامت کا یعنی جب قیامت کو پوچھیں تو اس کا علم خدا ہی پر حوالہ
کرنا چاہئے کہ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ اور نہیں نکلتا کوئی میوہ مِّنْ اَكْمَامِهَا اپنے پردوں اور غلافوں
میں سے وَمَا تَحْمِلُ اور حاملہ نہیں ہوتی مِنْ اُنْثٰى کوئی مادہ آدمی اور سب حیوان کی وَلَا تَضَعُ اور نہیں جنتی اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر
خدا کے علم کے ساتھ یعنی جس طرح قیامت کو وہ جانتا ہے اسی طرح پھل اور بچہ پیدا ہونے کا علم بھی اسی کے واسطے خاص ہے وَيَوْمَ
يُنَادِيْهِمْ اور جس دن پکارے گا خدا مشرکوں کو جھڑکی کی راہ سے فرمائے گا کہ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ کہاں ہیں وہ جو تمہارے زعم میں میرے
شریک تھے تو قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ تو وہ کہیں گے کہ اے خدا سنا ہم نے تیرا سوال اور جواب دیتے ہیں ہم کہ مَا مِنَّا نہیں ہے ہم میں سے

ع ۵ / ۱۲

جزو خامس والعشرون ۲۵

مِنْ شَهِيْدٍ ۝ کوئی گواہی دینے والا ان کے شریک ہونے پر اس واسطے کہ ہم ان سے بیزار ہیں وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو جائے گی شرکوں سے مَا كَانُوْا يَدْعُوْنَ وہ چیز جسے تھے پوجتے مِنْ قَبْلُ قیامت سے پہلے یعنی بتوں کو جو دنیا میں پوجتے تھے اس دن انھیں نہ دیکھیں گے یا ان سے وہ نہ پائیں گے وَظَنُّوْا اور گمان کیا انھوں نے عذاب اور عقوبت سے مَا لَهُمْ نہیں ہے ان کے واسطے مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ غمگین نہیں ہوتا آدمی مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ نیک خواہش سے اس جہان میں جیسے نعمت اور مثل اس کے وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہونچے اسے برائی جیسے مفلسی اور بیماری فَيَئُوْسٌ تو نا امید ہے راحت سے قَنُوْطٌ ۝ امید توڑ دینے والا رحمت سے یاس اور قنوط کافروں اور گمراہوں کی صفت ہے وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھاتے ہیں ہم ان کافروں کو رَحْمَةً مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے جیسے صحت اور دولتمندی مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ بدبختی کے جو اسے پہونچی ہو تو لَيَقُوْلَنَّ ضرور کہتے ہیں کہ هٰذَا یہ خیر و عافیت لِيْ میرے واسطے ہے اور میں تو اس کا مستحق ہوں یا میرے واسطے ہمیشہ رہے گی کبھی زائل ہی نہ ہوگی وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً اور ہم گمان نہیں کرتے قیامت کو کھڑی ہوئی اس سے بعث و حشر کا انکار مراد ہے وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اور اگر پھیریں مجھے اِلٰى رَبِّيْٓ میرے رب کی طرف اس طور پر جیسے مسلمانوں نے وہم کیا کہ قیامت قائم ہوگی اور پھر مجھے اٹھائیں گے تو اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى بیشک میرے واسطے ہے اس کے پاس وہ چیز جو بہت نیک ہو یعنی نعمت اور کرامت کا استحقاق میرے واسطے ثابت ہے خواہ دنیا میں خواہ عقبیٰ میں مصرع

زہے تصور باطل زہے خیال محال

امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہیں کہ کافر کو عجیب دو تمنائیں ہیں ایک تو دنیا میں کہ کہتا ہے کہ بہشت کی نعمتیں میرے واسطے ہوں گی اور ایک عقبیٰ میں کہے گا يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا یعنی کاش کہ میں مٹی ہوتا اور ان دونوں تمناؤں میں سے کوئی بر نہ آئے گی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس خبر کریں گے ہم ان لوگوں کو جو نہیں ایمان لائے بِمَا عَمِلُوْا اس چیز کی جو کہ انھوں نے کیا کفر اور تکذیب کو اور عذاب کی فقط خبر کیا بلکہ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ ضرور چکھائیں گے ہم ان کو مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ عذاب میں سے کہ گاڑھا ہے اور بڑا اور سخت یہ عذاب ان کو پہونچے گا برخلاف اس کے جو وہ نعمت اور بزرگی حاصل ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جب ہم نعمت دیتے ہیں اور خیر و عافیت کا دروازہ کھولتے ہیں عَلَى الْاِنْسَانِ کافروں پر اَعْرَضَ تو وہ منھ پھیر لیتے ہیں شکر سے وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور دور ہوتے ہیں یعنی آپ ہی راہ حق سے دور ہو جاتے ہیں یا اپنے کو کنارے کھینچتے ہیں سرکش اور گزاری سے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب پہونچتی ہے اسے بلا اور محنت فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ تو بڑی دعا والا ہے یعنی بہت دعا مانگتا ہے کہ یہ برائی دفع ہو جائے حق تعالیٰ نے یہاں دعا کو اس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جو چوڑان رکھتی ہے اس کی کثرت کی جہت سے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجھ کو کہ درحقیقت اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خدا کے پاس سے ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر تم کافر ہو گئے اس کے ساتھ اس میں بے غور و تامل کیے مَنْ اَضَلُّ کون ہے بہت گمراہ مِمَّنْ هُوَ اس شخص سے فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ جو خلاف میں ہو دور خدا سے یعنی تم سے زیادہ کون گمراہ ہے کہ ہمیشہ مقابلہ اور عناد اور انکار اور نزاع کرتے رہتے ہو صلہ کی جگہ پر موصول کا رکھنا ان کے حال اور مزید ضلال کی تشریح کے واسطے ہے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ابو جہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ ہمیں دکھاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند دو ٹکڑے کر دیا ابو جہل بولا کہ اے قریش

محمدؐ نے تم پر جادو کر دیا تم مکہ معظمہ کے گرد و نواح میں لوگ بھیجو کہ آدمیوں سے پوچھیں کہ انھوں نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا کہ نہیں اگر اور جگہ بھی لوگوں نے دیکھا ہے تو آیت احدی یعنی خدا کا ظاہر کیا ہوا معجزہ ہے ورنہ سحر محمدی یعنی محمدؐ کا کیا ہوا سحر ہے تو کفار قریش نے ہر طرف قاصد بھیجے سبھوں نے کہا کہ ہاں ہم نے دیکھا تو ابوجہل بولا کہ ہٰذا سحرٌ مستمر یعنی یہ جادو سب جگہ پھیلا ہوا ہے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ سَنُرِیْھِمْ قریب ہے کہ دکھائیں ہم ان کو یعنی کفار قریش کو اٰیٰتِنَا اپنی قدرت کی نشانیاں کہ ان میں سے ایک شق القمر ہے فِی الْاٰفَاقِ جہاں کے کناروں میں وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ اور ان کی ذاتوں میں یعنی مکہ معظمہ میں حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ تاکہ ظاہر ہو جاوے انھیں کہ اَنَّہُ الْحَقُّ ہمارا رسول سچا ہے اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ کیا کافی نہیں ہے تیرا رب اَنَّہٗ وہ جو عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ سب چیزوں پر شَھِیْدٌ ○ گواہ ہے یعنی اے ہمارے حبیب اگر کفار تمھارے معجزوں سے انکار کرتے ہیں تو تمھارا خالق تمھارا گواہ بس ہے بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ آفاقی دلائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبریں ہیں جو امور آیندہ کے باب میں آپ نے دی تھیں جیسے روم، یمن فارس فتح ہونے کی خبر آپ نے دی تھی اور آیات انفسی وہ امور ہیں جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوئے جیسے انکا قتل ہونا ان پر قحط پڑنا ان کا خوف کھانا مغلوب ہونا معالم میں ہے کہ آفاقی اگلی امتوں کے واقعات کہ حضرت نے اہل مکہ کو ان کی خبر دی اور انفسی جنگ بدر کے دن کا واقعہ ہے فصول میں محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ آفاقی دین اسلام کا غلبہ ہے امام مہدیؑ کے ظہور کے وقت اور انفسی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں غلبہ ہوا فتح مکہ وغیرہ اور بعضے مفسر آدمیوں کی طرف ضمیر پھیرتے ہیں یعنی آدمیوں کو ہم دلائل آفاقی دکھاتے ہیں کہ امور جہاں کا منہدم اور خراب ہوتا ہے اور انفسی بدنوں کی ہلاکت ہے آفاق میں زمانوں اور مکانوں کا اختلاف اور نفسوں میں احوال اور مزاجوں کا تفاوت کلی آفاقی عجائب مصنوعات ہیں آسمان زمین ستارے درخت نہریں پھل وغیرہ اور انفسی عجیب غریب حکمتیں اور صنعتیں جو انسان کے نفس میں سپرد ہیں احقاف میں ہے کہ آفاق عالم کبیر ہے اور انفس عالم صغیر اور قدرت کی دلیلوں میں سے جو کچھ عالم کبیر میں ہے اس کا نمونہ عالم صغیر میں موجود ہے شعر

وَتَزْعَمُ اَنَّکَ جِسْمٌ صَغِیْرٌ   وَفِیْکَ انْطَوَی الْعَالَمُ الْاَکْبَرُ

یعنی جو کچھ عالم میں مفصل ہے وہ انسان میں مندرج مجمل ہے صورت کی رو سے انسان عالم صغیر مجمل ہے اور انسان کا عالم کبیر مفصل ہے مگر مرتبہ کی رو سے انسان عالم کبیر ہے اور عالم انسان صغیر ہے رباعی

اے آنکہ تراست ملک اسکندر و جم   از حرص مباش در پے نیم درم
عالم ہمہ در تست ولیکن از جہل   بیدا شنۂ تو خویش را در عالم

آیات آفاقی اور آیات انفسی کی تطبیق اس تفسیر مختصر میں کرنا مناسب نہیں اس آیت کے حقائق کا شمہ تفسیر جواہر میں بیان ہوا ہے اَلَآ اِنَّھُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ کافر فِیْ مِرْیَۃٍ شک میں ہیں مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّھِمْ اپنے رب کی ملاقات سے بعث اور اجزا کے ساتھ اَلَآ اِنَّہٗ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ○ سب چیزوں کو محیط اور پہونچنے والا ہے علم اور قدرت کے ساتھ اور سب چیزوں کی جمعیت اور تفصیلیں جانتا ہے اور جو کچھ اپنے ملک میں کرنا چاہے کر سکتا ہے کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں نظم

علم بے جہل و قدرت بے عجز   خاص مر حضرت الٰہی راست
انچہ باید در انفس و آفاق   کن از حکم پادشاہی راست

ع ۶ / ۱۰

آیاتہا ۵۳ رکوعاتہا ۵ کلماتہا ۸۶۱ حروفہا ۳۵۸۵
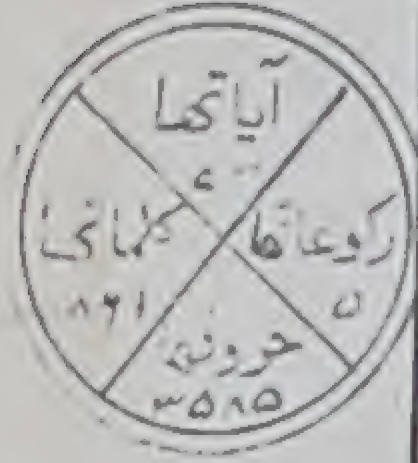
سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مَکِّیَۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ شوریٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ترپن آیتیں ہیں

حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ حروف مقطعہ اشارہ ہے ہونے والے فتنے اور واقعات کی طرف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حم عسق سے فتنوں کو پہچانتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حے حرق ہے اور میم مہلکہ اور عین عذاب اور سین مسخ اور قاف قذف اور ایک حدیث مرفوع ہے کہ یہ حروف نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے رنج کا اثر ظاہر ہوا اصحاب نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے ان چیزوں کی خبر دی ہے جو میری امت پر نازل ہوں گی پھر قذف مسخ خسف وغیرہ دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک کا ذکر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ حروف حکیم مجید علیم سمیع قدیر کے پہلے حروف ہیں یا علم مجد علم سنا قدرت کی طرف اشارہ ہے کشف الاسرار میں ہے کہ یہ حروف ان عطاؤں کی طرف اشارہ ہے جو حق تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت فرمائے حے اشارہ ہے حوض مورود کی طرف یعنی حوض کوثر کی جانب کہ اس حوض سے اپنی امت کے پیاسوں کو آپ سیراب کر دیں گے اور میم ملک ممدود کی طرف کہ مشرق سے مغرب تک آپ کی امت کے تصرف میں آئے گا اور عین آپ کے عز وجود کی طرف اس واسطے کہ آپ حق تعالیٰ کے نزدیک سب چیزوں سے زیادہ عزیز ہیں اور سین آپ کی ثنائے مشہود کی جانب کہ آپ کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی نہیں پہونچا اور قاف مقام محمود کی طرف کہ شب معراج میں درجہ اَوْ اَدْنٰی ہے اور قیامت کے دن شفاعت کبریٰ ہے بیت

مقام تو محمود و نامت محمد   بدینساں مقامے و نامے کہ دارد

کَذٰلِکَ ایسے ہی معانی جیسے اس سورت میں ہیں یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وحی کرتا ہے تیری طرف وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اور ان کی جانب جو رسول تجھ سے پہلے تھے وحی کی اللّٰہُ الْعَزِیْزُ اللہ نے ایسا اللہ کہ غالب ہے اور اسے وحی نازل کرنے سے کوئی باز نہیں رکھ سکتا الْحَکِیْمُ ○ جاننے والا اس کا حال جس پر وحی نازل ہونا سزاوار ہے لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اسی کے واسطے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں علویات وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہے سفلیات وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ اور وہ برتر ہے اور بہت بزرگ کہ بلندی بڑائی پادشاہی اسی کی شان ہے تَکَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہوئے آسمان کہ اس کی عظمت سے یَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائیں مِنْ فَوْقِھِنَّ ایک دوسرے کے اوپر سے یعنی پہلے وہ آسمان پھٹے جو بہت بلند ہے پھر ایک ایک آسمان پھٹ جائے کشاف میں ہے کہ اس کی بڑی کبریائی اور پورا جلال ظاہر ہونے میں یہ حال ہے اس واسطے اوپر والے آسمان پر عرش اور کرسی اور فرشتوں کی صفیں ہیں تو وہاں سے پھٹنے کی ابتدا عظمت پروردگار کے آثار پر بڑی دلیل ہے وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ اور فرشتے یعنی حاملوں عرش سب فرشتوں سمیت ذات حق کی پاکی بیان کرتے ہیں ایسی پاکی کہ ملی ہوئی ہے بِحَمْدِ رَبِّھِمْ ان کے رب کی حمد کے ساتھ یعنی تسبیح اور حمد باہم کرتے ہیں اس واسطے کہ ایک یعنی تسبیح نفی ہے ان چیزوں کی جو اس کی ذات کے لائق نہیں اور دوسری یعنی حمد اثبات ہے ان باتوں کا جو اس کی شان کے لائق ہیں وَیَسْتَغْفِرُوْنَ اور مغفرت طلب کرتے ہیں لِمَنْ فِی الْاَرْضِ ان لوگوں کے واسطے جو زمین میں ہیں مومن اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک اللہ ھُوَ الْغَفُوْرُ وہ ہے بخشنے والا بندوں کے گناہ الرَّحِیْمُ ○ مہربان ان پر توبہ قبول فرما کر وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا

اور وہ لوگ ٹھہرا لیتے ہیں مِن دُونِهٖۤ اَوْلِيَآءَ خدا کے سوا دوست یعنی مثل اور شریک کہ محبت کے ساتھ انکی پرستش کرتے ہیں اَللّٰهُ حَفِيْظٌ اللہ نگہبان ہے عَلَيْهِمْ ان کے اقوال احوال اعمال پر اور ان کے مناسب جزا دے گا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہیں ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر بِوَكِيْلٍ ۝ وکیل کہ ان کے اعمال کی محافظت کرو بلکہ تمھارا کام خدا کی طرف بلانا اور احکام شریعت پہونچانا ہے وَكَذٰلِكَ اور جس طرح ہر پیغمبر پر ہم نے اس کی قوم کی زبان میں وحی بھیجی اسی طرح اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی بھیجی ہم نے تیری طرف قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن تیری قوم کی زبان میں کہ وہ عرب ہیں لِّتُنْذِرَ تاکہ ڈراوے اس کے سبب سے اُمَّ الْقُرٰى اس شہر کے لوگوں کو جو اور شہروں کی ماں ہے یعنی مکہ معظمہ کے لوگوں کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی اس کے گرداگرد ہے اسے یعنی سب شہروں والوں کو اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ تمام زمین کو مکہ معظمہ ہی کی زمین سے پھیلایا ہے تو سب شہروں کی اصل وہی ہے اور سب شہر اس کے گرد ہیں وَتُنْذِرَ اور ڈراوے لوگوں کو يَوْمَ الْجَمْعِ جمع کے دن سے یعنی قیامت کے روز سے کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ نہیں کچھ شک اس کے واقع ہونے میں اُسے حق تعالیٰ نے روز جمع اس واسطے فرمایا کہ اولین اور آخرین خلق سب وہاں مجتمع ہوگی یا جمع کریں گے ارواح یا اجسام یا اعمال کو یا ہر ایک کو اس کے مثل کے ساتھ اور اجتماع کے بعد پھر ان کو متفرق کردیں گے تو فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک گروہ کو بہشت میں لے جائیں گے کہ وہ مومن اور موحد لوگ ہیں وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ اور ایک گروہ کو دوزخ میں ڈال دیں گے کہ وہ منافق اور مشرک لوگ ہیں وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا تو لَجَعَلَهُمْ البتہ کردیتا سب خلائق کو اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ راہ ہدایت پر یا طریق ضلالت وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ اور لیکن داخل کرتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے ہدایت فرما کر اور عبادت کی توفیق دے کر فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی بہشت میں وَالظّٰلِمُوْنَ اور ظالم لوگ یعنی مشرک اور منافق مَا لَهُمْ نہیں ہے ان کے واسطے مِّنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو ان کے کام کا متولی ہو وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ ان پر سے عذاب اٹھائے اَمِ اتَّخَذُوْا بلکہ ٹھہرا لیا کافروں نے مِنْ دُوْنِهٖۤ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست جیسے بت اور ان کی محبت کے دم بھرتے اور دعویٰ کرتے تھے فَاللّٰهُ تو خدائے برحق هُوَ الْوَلِيُّ وہی ہے ایسا دوست جو دوستوں کے ہاتھ پکڑے وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى اور وہ زندہ کردیتا ہے مردوں کو اپنی قدرت سے اور ان کے عاجز بت نہیں کرسکتے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیزوں پر قَدِيْرٌ ۝ قادر ہے اور ان کافروں کے بتوں کو قدرت نہیں

نظم

اوست قادر بحکم کن فیکون | غیر او جملہ عاجز اند و زبوں
عجز را سوے قدرتش رہ نیست | عقل ازیں کارخانہ آگہ نیست

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو اے مومنو فِيْهِ اس چیز میں کافروں کے ساتھ مِنْ شَيْءٍ ہر چیز میں سے امور دین و دنیا میں سے فَحُكْمُهٗۤ تو اس کا حکم مفوض ہے اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف اور وہ حکم کرے گا اس باب میں قیامت کے دن ذٰلِكُمُ وہ کہ حق حکم کرنا جس کی صفت ہے اللّٰهُ خدائے برحق ہے رَبِّيْ میرا رب ہے عَلَيْهِ اسی پر اس کے غیر پر نہیں تَوَكَّلْتُ اعتماد کیا میں نے اپنے سب کاموں میں اور اپنے سب مہمات اسی کے کرم پر حوالہ کردیے وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ اور اس کی طرف ہم پھرتے ہیں ہر حال میں فی الحقیقت بندے کے واسطے اس کی درگاہ کے سوا کوئی رجوع کرنے اور پھرنے کی جگہ نہیں فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا جَعَلَ لَكُمْ پیدا کیں اس نے تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتیں وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اور پیدا کیں چارپایوں میں سے اَزْوَاجًا قسمیں طرح طرح کی يَذْرَؤُكُمْ بہت کردیتا ہے تم کو فِيْهِ اس میں

ع

یعنی اس طرح جو رولڑکے ہوتے ہیں لَیْسَ نہیں ہے كَمِثْلِهٖ مثل اس کے شَیْءٌ کوئی چیز مثل کا لفظ کلام عرب میں زیادہ ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ یا مثل ذات کے معنی میں ہے جیسا کہتے ہیں کہ مِثْلُکَ لَا یَفْعَلُ کَذَا اور اس آیت میں مثل کو حقیقت پر نہ چھوڑنا چاہیے کہ تناقض پیدا ہوتا ہے کہ وہ مثل کا اثبات اور نفی ہے **بیت**

ذات ترا صورت و پیوند نے　　　تو بکس و کس بتو مانند نے

وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا ہے سب کی باتیں الْبَصِيْرُ ۝ دیکھنے والا سب دیکھنے کی چیزیں لَهٗ اس کے واسطے ہے مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کنجیاں آسمان اور زمین کے خزانوں کی یعنی رزق کی کنجیاں اس واسطے کہ آسمانوں کا خزانہ مینھ ہے اور زمین کا خزانہ اگنے والی چیز يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے اپنے ارادہ سے وَيَقْدِرُ اور تنگ کر دیتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنی مشیت سے اِنَّهٗ بیشک وہ بِكُلِّ شَيْءٍ سب چیزیں قبض اور بسط کے وتیقے عَلِيْمٌ ۝ جانتا ہے شَرَعَ بیان کی اور ظاہر کر دی اور چن لی لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنَ الدِّيْنِ طاعت اور عبادت اور اصل توحید میں سے مَا وَصّٰى وہ چیز جس کا حکم کیا تھا بِهٖ نُوْحًا نوح بن ملک کو وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اور وہ چیز جو وحی کی ہم نے اِلَيْكَ تیری طرف اے ہمارے حبیب یعنی دین میں سے جو اصل مشترک ہے تیرے اور نوح کے درمیان وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اور وہ جس کا حکم کیا تھا ہم نے اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ان پیغمبروں کو اصول دین میں سے اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ یہ کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہے اس چیز کے ساتھ جس کی تصدیق واجب ہوا اور خدا کی فرمانبرداری کرو وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ اور متفرق نہ ہو جاؤ اس میں یعنی اس اصل میں اختلاف نہ کرو کہ وہ توحید اور طاعت ہے اس واسطے کہ توحید اور شریعتوں کے فروع میں زمانوں اور وقتوں اور بندوں کی مصلحتوں کے موافق اختلاف ہوتا ہو كَبُرَ بڑی گراں اور سخت ہے عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں پر مَا تَدْعُوْهُمْ وہ چیز کہ بلاتے ہو تم ان کو اِلَيْهِ اس کی طرف کہ وہ توحید ہے اور شرک کی نفی اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ خدا کھینچتا ہے اور جمع کرتا ہے اس چیز کی طرف جدھر تم بلاتے ہو یا صحیح اور درست دین کی طرف مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے یا برگزیدہ کر لیتا ہے اپنی دوستی کے واسطے یا رسول کرنے کو جسے چاہتا ہے وَيَهْدِيْٓ اور راہ دکھاتا ہے توفیق دے کر اِلَيْهِ دین حق کی طرف اسے مَنْ يُّنِيْبُ ۝ جو پھرتا ہے حق کی جانب اور متوجہ ہوتا ہے اس کی طرف یعنی جو کوئی غیر خدا سے منھ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو خدا اسے سیدھی راہ دکھاتا ہے **بیت**

بخت ار طاہی از حیلہ گذر در بدر آ در　　　کز آں حضرت ندا آید کہ اے سرگشتہ رہ اینک

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اور نہیں پراگندہ ہوئیں اگلی امتیں جیسے عاد و ثمود و اصحاب ایکہ وغیرہ یعنی دین سے الگ نہیں ہوئیں اِلَّا مگر مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بعد اس کے کہ آیا ان کو علم پیغمبروں کے خبر دینے سے یا یہود و نصاریٰ دین سے نہیں پھرے مگر جب پیغمبر کو توریت اور انجیل کی آیتوں سے پہچان لیا یا یہ علم حاصل ہونے کے بعد تفرق محض گمراہی ہے بَغْيًا اور یہ پھر جانا ظلم اور زیادتی کے سبب سے تھا کہ واقع ہے بَيْنَهُمْ ان کے درمیان یا جاہ اور ریاست طلب کرنے کو یا اس حسد کے سبب سے جو پیغمبر کے ساتھ رکھتے تھے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر وہ بات نہ ہوتی جو سبقت لے گئی ہے یعنی وعدہ ہو چکا ہے مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے ان کو مہلت دینے کے باب میں اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے زمانے تک کہ آخر عمر ہے یا روز قیامت تو لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ضرور فیصلہ کیا جاتا ان کے درمیان اہل باطل پر عذاب نازل کر کے اور اہل حق کو نجات دے کر وَاِنَّ الَّذِيْنَ اور بیشک جو لوگ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ دے گئے ہیں کتاب یعنی قرآن

مِنْ بَعْدِهِمْ بعد اگلی امتوں کے اس سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے کافر مراد ہیں کہ ان کو قرآن دیا اور وہ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک میں ہیں دین یا قرآن یا پیغمبر کی طرف سے مُرِيبٍ ۝ ایسی شک جو تہمت میں ڈالنے والی ہے فَلِذٰلِكَ پس اس تفرقہ کے سبب سے جو ان سے واقع ہوا فَادْعُ پکار اے ہمارے حبیب خلق کو ملت اسلام پر متفق ہو جانے کی طرف وَاسْتَقِمْ اور مستقیم رہ پکارنے پر كَمَآ اُمِرْتَ جس طرح کہ حکم کیا گیا ہے تو اس کا تبیان میں ہے کہ ولید بن مغیرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم جو دین رکھتے ہو اس سے رجوع کرو تو میں اپنے مال میں سے آدھا تم کو دوں اور شیبہ بن ربیعہ نے وعدہ کیا کہ تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر آؤ تو میں اپنی بیٹی کا نکاح تمھارے ساتھ کروں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ دعوت پر قائم اور دین وملت پر ثابت قدم رہ وَلَا تَتَّبِعْ اور پیروی نہ کر اَهْوَآءَهُمْ ان کی آرزوؤں کی کہ وہ باطل ہیں وَقُلْ اٰمَنْتُ اور کہہ کہ ایمان لایا میں بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اس چیز کا جو نازل کی خدا نے مِنْ كِتٰبٍ کتاب مجھ پر اور انبیاء پر مجھ سے پہلے یعنی جتنی کتابیں نازل ہوئی ہیں سب پر ایمان رکھتا ہوں اور حق تعالیٰ نے سب کتابوں میں توحید کا حکم کیا ہے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں لِاَعْدِلَ کہ عدل کروں اور برابری نگاہ رکھوں بَيْنَكُمْ تمھارے درمیان یعنی اشراف اور اراذل کو برابر حق کی طرف بلاؤں اور احکام پہونچانے میں کسی طرف جھک نہ جاؤں اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ رب ہے ہمارا اور تمھارا لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہے ہمارے اعمال کی جزا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمھارے واسطے ہے تمھارے اعمال کی سزا لَا حُجَّةَ کچھ خصومت نہیں بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ہمارے اور تمھارے درمیان یعنی حق ظاہر ہو گیا اور خصومت کرنے کی مجال نہیں رہی اور اب اگر کوئی خلاف کرے تو عناد اور سرکشی کی وجہ سے ہوگا اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا اللہ جمع کردے گا ہمارے درمیان قیامت میں وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور اس کی طرف ہے پھرنا سب کو بعضوں کے نزدیک خصومت نہ کرنے کا حکم آیت سیف سے منسوخ ہے وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ اور جو لوگ کافروں کے ساتھ جھگڑتے اور لڑتے ہیں فِي اللّٰهِ خدا کے دین میں مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ بعد اس کے کہ قبول کر لیا ہے انھوں نے اللہ کا قول یعنی روز میثاق میں اور اس کے رب ہونے کا اقرار کر چکے ہیں یا یہود مراد ہیں کہ انھوں نے خدا کی بات توریت میں مان لی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے یا یہ کہ جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا قبول فرمائی اور وہ معجزے ظاہر فرمائے جو ان کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہیں حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ حجت ان کی باطل ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ ان کے رب کے نزدیک اس واسطے کہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد دشمنوں کا حجتیں کرنا محض عناد ہے وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ اور ان پر ہے خدا کا غضب دین باطل کرنے کے واسطے جھگڑنے کے سبب سے وَلَهُمْ اور ان کے واسطے ہے ان کے کفر کے سبب عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ عذاب سخت کہ وہ آتش دوزخ ہے اَللّٰهُ خدائے برحق الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ وہ ہے جس نے اتاری کتاب بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ وَالْمِيْزَانَ اور اتاری ترازو کہ تولنے کی چیزیں اس میں تولتے ہیں تاکہ بیچنے اور مول لینے کے باب میں ظلم نہ کریں اور محقق لوگ اس بات میں کہ ترازو سے معاملات میں عدل مراد ہے اور عدل اور راستی کو ترازو کے ساتھ کنایہ کیا ہے اس واسطے کہ ترازو آلہ عدل ہے اور عدل نازل کرنا عبارت ہے عدل کا حکم کرنے سے عین المعانی میں ہے کہ میزان یعنی ترازو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں اس واسطے کہ عدل کا قاعدہ اور قانون آپ ہی کے سبب سے درست ہوتا ہے اور عدل نازل کرنا آپ کو رسول کر کے بھیجنا ہے وَمَا يُدْرِيْكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھے اور تو کیا جانے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ شاید کہ وقت قیامت نزدیک ہو امام زاہدی نے فرمایا کہ لَعَلَّ تحقیق کے واسطے ہے یعنی یقینی جس ساعت میں قیامت قائم ہوگی وہ نزدیک ہے يَسْتَعْجِلُ جلدی کرتے ہیں بِهَا ساعت قیامت کی

یعنی قیامت آنے کی اَلَّذِیۡنَ وہ لوگ جو لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا نہیں ایمان لاتے اس کا یعنی جلدی کرنا جھٹلانے اور ہنسی کی راہ سے ہوتا ہے وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اس کے رسول کا اور قیامت کا مُشۡفِقُوۡنَ وہ ڈرنے والے ہیں مِنۡهَا قیامت سے اس واسطے کہ نہیں جانتے کہ خدا ان کے ساتھ کیا کرے گا اور حساب کیونکر ہوگا اور جزا کیا ملے گی وَیَعۡلَمُوۡنَ اور وہ جانتے ہیں اَنَّهَا الۡحَقُّ یہ کہ آنا قیامت کا برحق ہے اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُمَارُوۡنَ آگاہ ہو جاؤ کہ یقینی جو لوگ لڑائی جھگڑا کرتے ہیں فِی السَّاعَةِ قیامت کے آنے میں وہ لَفِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ۝ البتہ گمراہی میں ہیں دور راہ صواب سے اَللّٰهُ لَطِیۡفٌۢ اللہ جانتا ہے یا نیکی کرنے والا ہے بِعِبَادِهٖ اپنے بندوں کے ساتھ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ روزی دیتا ہے اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے وَهُوَ الۡقَوِیُّ اور وہ قوی ہے مہربانی اور رحمت میں الۡعَزِیۡزُ ۝ غالب حکم اور ارادے میں فصول میں ہے کہ لطیف کے چار معنی ہیں ایک مہربان اور امام قشیری نے فرمایا کہ یہ اس کی مہربانی ہے کہ کفایت سے زیادہ دیتا ہے اور قوت سے بہت کم کام فرماتا ہے دوسرے نوازنے والا اس سے بڑھ کر اور نوازنا کیا ہے کہ اپنی طرف بندوں کو نسبت فرمایا تیسرے باریک داں اور دوربیں کہ چھپے ہوئے امور جانتا ہے اور سبھوں کے بھید اس سے پوشیدہ نہیں چوتھے کام چھپانے والا کہ کسی کو اس کے قضا و قدر کے بھیدوں کی طرف راہ نہیں اور اس کے کام میں چون و چرا کو دخل نہیں نظم

کسے زچون و چرا دم نمی تواند زد ۔۔۔ کہ نقش بند حوادث ورائے چون و چراست

چرا گوکہ چرا دست بستۂ قدرت ۔۔۔ زچون ملاف کہ چون نیز پائمال قضاست

موضح میں ہے کہ لطیف اسے کہتے ہیں جو سب امور اپنے علم سے جانے اور جرائم جمہور سے بسبب حلم کے درگذر کرے اور ترجمۂ کشف میں فرمایا ہے کہ لطیف وہ ہے جس کا علم شامل مصلحتوں کو محیط اور جس کی حکمت باہر منفعتوں کو شامل ہو کشف الاسرار میں لطیف کے معنی اس طرح پر لکھے ہیں کہ نعمت تو اپنی قدر دے اور شکر بندہ کی قدر چاہے اس آیت میں اور فائدے بہت ہیں اور لطیف کے معنی سے مفصل آگاہی جواہر التفسیر کے مطالعہ پر حوالہ ہے مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ کھیتی اچھی آخرت کی یا اس کی جزا تو نَزِدۡ لَهٗ زیادہ کرتے ہیں ہم اس کے واسطے فِیۡ حَرۡثِهٖ اچھی کھیتی یا ثواب میں کھیتی کا ذکر کر کے آخرت کے ثواب کی خبر دی تمثیل کی جہت سے یعنی جس طرح کھیتی دانہ کو زیادہ کرتی ہے کہ ایک دانہ اس سے بہت سے دانہ ہو جاتے ہیں اسی طرح مومن کا عمل روز بروز خدا کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ ایک ذرہ کوہ احد کے برابر ہو جاتا ہے وَمَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ اور جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے کردار سے حَرۡثَ الدُّنۡیَا نیکی دنیا کی اور متاع دنیا حاصل کرنے میں کوشش کرے تو نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا دیتے ہیں ہم دنیا میں سے جو کچھ قسمت ازلی میں اس کا حصہ مقرر ہو وَمَا لَهٗ اور نہیں ہے اس کے واسطے فِی الۡاٰخِرَةِ آخرت میں مِنۡ نَّصِیۡبٍ ۝ کچھ حصہ اس سے کافر مراد ہیں کہ اسی دنیا کو چاہتے ہیں پس یا وہ منافق جو جہادوں میں مومنوں کے ساتھ اتفاق کرتے اور ان کی غرض فقط یہ ہوتی ہے کہ مال غنیمت حاصل ہو تو حق تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو جس قدر ہم مقدر کر چکے ہیں اسے دیں گے اور آخرت کی نعمت سے وہ بے نصیب رہے گا اور جو کوئی آخرت طلب کرتا ہے وہ دنیا میں سے بھی اپنا حصہ لیتا ہے اور آخرت میں زیادہ سے زیادہ فیض پائے گا بیت

دنیا طلبی بہرۂ دنیات دہند ۔۔۔ عقبیٰ طلبی ہر دو بیک جات دہند

ایسا نہیں ہے جیسا کافروں نے تصور کیا ہے اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا کیا ان کے واسطے شریک ہیں یعنی ان کے واسطے شیطان ہیں جو گناہ میں ان کے شریک ہیں شَرَعُوۡا لَهُمۡ رکھ دیا انھوں نے ان کے واسطے یعنی آراستہ کر دی شیطانوں نے کافروں کے دلوں میں مِّنَ الدِّیۡنِ

دین جاہلیت میں سے مَا لَمْ یَاْذَنْ وہ چیز کہ اجازت نہیں دی اور نہیں حکم کیا بِہِ اللّٰہُ اس کا اللہ نے کسی کو جیسے شرک اور قیامت سے انکار اور دنیا کے واسطے کام کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کو حرام کر لینا اور ایسی باتیں وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ سچی بات ہوتی یعنی ان کے واسطے تاخیر مکافات کے باب میں پہلا حکم نہ ہو چکا ہوتا تو لَقُضِیَ بَیْنَھُمْ ضرور فیصلہ کیا گیا ہوتا کافر اور مومن کے درمیان یا مشرکوں اور ان کے شریکوں میں اور ہر ایک نے سزا پائی ہوتی مگر ان میں فیصلہ ہونے کا وعدہ قیامت کے دن ہے وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ یعنی کافر لَھُمْ ان کے واسطے ہو اس روز عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا ہمیشہ کہ کبھی نہ تمام ہوگا تَرَی الظّٰلِمِیْنَ دیکھے گا تو مشرکوں کو قیامت میں مُشْفِقِیْنَ ڈرنے والے اور ہراس کرنے والے مِمَّا كَسَبُوْا اس کی جزا سے جو کچھ انھوں نے کمائی کی ہو وَھُوَ اور ان کے اعمال و افعال کا وبال وَاقِعٌۢ بِھِمْ پہونچنے والا ہے ان کو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے انھوں نے اچھے فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ جنت کے روضوں میں ہیں یعنی جنت میں جو مقام بہت خوب اور فرحت اور نزہت زیادہ کرنے والا ہے وہاں ہوں گے لَھُمْ ان کے واسطے ہے بہشت میں مَّا یَشَآءُوْنَ وہ چیز جسے چاہیں گے اور جس کی آرزو کریں گے تیار ہے عِنْدَ رَبِّھِمْ ان کے رب کے پاس ذٰلِكَ یہ جو مذکور ہوئی جنتیوں کی بزرگی ھُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ۝ وہ ہے بڑا فضل کہ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیا اور اس کے مقابل میں دنیا کی فنا ہو جانے والی نعمت نہایت حقیر ہے ذٰلِكَ وہ ثواب جس کی خبر دی الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ وہ ہے جس کی خوش خبری دیتا ہے اللہ عِبَادَهُ اپنے بندوں کو الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ایسے بندے جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے اچھے کام اور یہ نعمتیں اور کرامتیں حاصل ہونے کے قبل ان کی خبر مومنوں کی خوشی زیادہ ہونے کے واسطے کہ وہ جان لیں کہ ہمارے کام ضائع نہیں ہیں تو عبادت کرنے میں زیادہ کوشش کریں **نظم**

کار نیکو کن اگر مزد نکو میطلبی — کہ جزا ہر کہ نکو تر بہ نکو کار دہند
کار اگر نیست ترا ز طمع اجر مباش — مزد مزدور باندازہ کردار دہند

امام ثعلبی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ کافروں کے ایک گروہ نے جمع ہو کر باہم کہا کہ تم نے کچھ دریافت کیا کہ محمد جو کام کرتے ہیں یعنی خلق کو خدا کی طرف بلانا اور خدا کے احکام خلق کو پہونچانا اس کا کچھ بدلا چاہتے ہیں یا نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے عَلَیْهِ پیغام پہونچانے میں اَجْرًا کچھ بدلا اور کسی پیغمبر نے اپنی امت سے خدا کی طرف بلانے کا بدلا نہیں چاہا ہے تبیان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انصار میں جو بڑے آدمی تھے وہ آپ کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات عرض کی کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہیں اور دین میں ہمارے راہبر اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کا خرچ بہت اور آمد کم ہے اگر آپ حکم فرمائیے تو اپنا تھوڑا سا مال اپنی خوشی سے جمع کر کے ہم لے آئیں اور حضور کے خادموں کے سپرد کر دیں تاکہ وہ اپنی حاجتوں میں صرف کریں اور آپ کے دل مبارک کو اس طرف سے فراغت حاصل ہو جائے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے حبیب ہمارے تم کہہ دو کہ حکم الٰہی پہونچانے میں میں کسی سے بدلا نہیں چاہتا ہوں اِلَّا الْمَوَدَّةَ مگر دوستی چاہتا ہوں فِی الْقُرْبٰی قرابت میں یعنی میں چاہتا ہوں کہ قریش مجھے دوست رکھیں اس قرابت کے سبب سے جو میں ان کے ساتھ رکھتا ہوں اور چونکہ وہ رشتہ ملانے کے سبب سے افتخار کرتے ہیں اور قریش میں سے کوئی ذو نہیں

جس کے ساتھ مجھے قرابت نہ ہو تو چاہیئے کہ دشمنوں کے مقابلے میں میری مدد کریں اور میرے دشمن نہوں قتادہ رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ معنی نہایت صاف ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ آپ کے قرابتیوں کے ساتھ دوستی مراد ہے یعنی میں احکام پہونچانے کا بدلا نہیں چاہتا مگر میرے عزیزوں کو دوست رکھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کے ساتھ ہم کو دوستی کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ علی فاطمہ حسن حسین علیہم السلام اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار ہاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد ہے کہ خمس ان پر تقسیم کرنا چاہیئے اور بعضوں کے نزدیک قربیٰ سے خدا کا تقرب مراد ہے یعنی ان لوگوں کو دوست رکھو جو نیک کام کر کے خدا سے تقرب کرتے ہیں وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً اور جو کوئی کماتا ہے نیکی یعنی عبادت کرتا ہے اور عین المعانی میں ہے کہ حسنہ سے یہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے ساتھ محبت رکھنا مراد ہے کہ جس کسی کو یہ محبت ہو تو نَّزِدْ لَهٗ زیادہ کریں گے ہم اس کے واسطے فِيْهَا حُسْنًا اس نیکی میں یعنی اس نیکی کا ثواب ہم زیادہ کرتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے گناہگاروں کو شَكُوْرٌ ۝ طاعت قبول کرنے والا فرمانبرداروں کی اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى بلکہ کہتے ہیں کافر کہ افترا کرتے ہیں محمدؐ اور باندھتے ہیں عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ج خدا پر جھوٹ نبوت کے دعوے یا قرآن نازل ہونے میں فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ پھر اگر چاہے خدا تو يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ مہر کر دے تیرے دل پر اے ہمارے حبیب اگر تم افترا کرو اور قرآن تم کو بھلا دے یا مہر کر دے تمہارے دل پر صبر کی کہ ان کی ایذا رسانی سے تم کو ضرر نہ پہنچے حقائق سلمی میں حضرت سہل بن عبد اللہ اس کے یہ معنی کہتے ہیں کہ شوق ابدی اور محبت سرمدی کی مہر تمہارے دل پر رکھ دے تاکہ اس کے سوا اور کسی کی طرف تم التفات نہ کرو اور خلق کے قبول کرنے اور انکار کرنے سے فارغ ہو جاؤ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ اور مٹا دیتا ہے خدا کجی اور ناراستی کو وَيُحِقُّ الْحَقَّ اور ظاہر کرتا ہے حق کو بِكَلِمٰتِهٖ اپنے کلموں سے یعنی وحی سے یا حکم قضا سے کہ کوئی اسے دفع نہیں کر سکتا اِنَّهٗ بیشک خدا عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے یعنی تمہارا سچا ہونا اور ان کا یہ مظنہ کہ تم افترا کرتے ہو خدا پر پوشیدہ نہیں عین المعانی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیہ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا نازل ہونے کے بعد بعضے لوگوں کے دل میں یہ بات آئی کہ ہمارے رسول اپنے قرابت داروں کے ساتھ دوستی کرنے کا حکم فرماتے ہیں تاکہ آپ کے بعد ہم ان کی فرماں برداری کریں اور وہ ہمارے حاکم بنیں پس جبرئیل امین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر کر دی کہ یہ لوگ اس آیت کے سبب سے آپ پر یہ اتہام کرتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں سے کہا انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ سچے ہیں یعنی ہم کو یہ خیال آیا تھا اور ہم اپنے اس خیال سے توبہ کرتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ اللہ وہ ہے کہ محض اپنے کرم سے يَقْبَلُ التَّوْبَةَ قبول کرتا ہے توبہ عَنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں سے یعنی جب اس کی طرف بندے پھرتے ہیں اور جو گناہ کیا اس سے نادم ہوتے ہیں تو حق تعالیٰ اس پھرنے کو قبول کر لیتا ہے۔ وَيَعْفُوْا اور معاف کر دیتا ہے عَنِ السَّيِّاٰتِ ان کی برائیاں یعنی توبہ کے بعد گناہوں سے ان کے درگزر کرتا ہے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہو گناہ اور توبہ اور بکر نے يَفْعَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو کچھ وہ کرتے ہیں توبہ کے بعد نیکی اور بدی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور قبول کرتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے کام نیک وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ کرتا ہے ان کی مراد اور دعا مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی ان کو وہ نعمت عطا فرماتا ہے جس کے مانگنے کی جرأت تک انھوں نے نہ رکھی ہو کہ وہ دیدار الٰہی ہے اور سلام وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝

ان کے واسطے ہے عذاب سخت کہ حجاب کی ذلت اور ہمیشہ کا عذاب اور عقوبت ہے اور کوئی رنج اور عذاب ذلتِ حجاب سے بدتر نہیں ہے **مبیت**

زہیچ رنج تو مطلق دلم نیا بد رو — جز آنکہ بند کنی در حجاب فرمائش

لکھا ہے کہ اصحاب صُفہ رضی اللہ عنہم کہ فقر اور فاقہ میں گزران کرتے تھے ایک دن ان کے دل میں یہ بات آئی کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہم مالدار ہوتے اور اپنا مال فلاں فلاں نیک مصرف میں صرف کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ** اور اگر کشادہ کرتا اللہ روزی کو **لِعِبَادِهٖ** اپنے بندوں کے واسطے اور ان پر فراخ کر دیتا تو **لَبَغَوْا** البتہ ظلم کرتے **فِي الْاَرْضِ** زمین میں اور غلبہ اور بزرگی ڈھونڈھتے یا تکبر اور فساد کرتے یہ بات اکثر ہے سب لوگوں کے واسطے نہیں اس لیے کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف سب اصحاب میں بہت مالدار تھے اور ہرگز ظلم اور زیادتی کا اثر بھی ان سے نہیں ظاہر ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دنیا کا مال مینھ کے مثل ہے کہ سب زمین کو پہونچتا ہے اور اس کے ہر قطرے سے گھاس اُگتی ہے **مبیت**

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست — در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اور چونکہ خلق کی اکثر طبیعتیں ہوا و ہوس کی طرف مائل ہیں اور صفات بہیمی کی پرورش ان پر غالب ہے اور دنیا کا مال اس باب میں بہت قوی تر اسباب ہے تو اگر حق تعالیٰ خلق پر روزی کشادہ کرتا تو اکثر آدمی ظالم اور باغی ہو جاتے تو اس کو حکمت کے ساتھ تقسیم کیا جیسا کہ فرمایا ہے کہ **وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ** اور اگر اتارتا ہے روزی **بِقَدَرٍ** تقدیر ازلی کے ساتھ **مَّا يَشَآءُ** جو چاہتا ہے اور جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے **اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ** بیشک وہ اپنے بندوں سے **خَبِيْرٌ** خبردار ہے ان کا حال جانتا ہے **بَصِيْرٌ ۝** دیکھنے والا ہے سب کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ کس کو کیا چاہیئے اور کس قدر چاہیئے اور کب چاہیئے **وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ** اور وہ ہے وہ جو نازل کرتا ہے مینھ **مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا** بعد اس کے کہ ناامید ہو گئے اس کے برسنے سے **وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ** اور پراگندہ کرتا ہے اپنی رحمت یعنی مینھ کو میدانوں اور پہاڑوں میں منتشر کرتا ہے **وَهُوَ الْوَلِيُّ** اور وہ ہے دوست مومنوں کا اور ان کے کام بنانے والا مینھ برساکر اور رحمت منتشر فرما کر **الْحَمِيْدُ ۝** تعریف کیا ہوا سب زبانوں میں یا تعریف کرنے والا حمد کرنے والوں کا **وَمِنْ اٰيٰتِهٖ** اور اس کی قدرت کی دلیلوں اور خلقت کی نشانیوں میں سے **خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** پیدا کرنا ہے آسمانوں اور زمینوں کا **وَمَا بَثَّ** اور پیدا کرنا ہے اس چیز کا جو پراگندہ **فِيْهِمَا** آسمان اور زمین میں **مِنْ دَآبَّةٍ** جنبش کرنے والوں میں سے یعنی زندے جیسے فرشتے جن انسان اور سب حیوان **وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ** اور وہ خدا میدان حشر میں ان کو جمع کرنے پر **اِذَا يَشَآءُ** جب چاہے **قَدِيْرٌ ۝** قادر ہے اور اس کے سوا سب اس بات میں عاجز ہیں **وَمَآ اَصَابَكُمْ** اور جو کچھ تم کو پہونچتی ہے اے مومنو **مِّنْ مُّصِيْبَةٍ** مصیبت اور آفت مال میں یا بدن اور اہل و عیال میں **فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ** تو بسبب اس کے ہے جو کمائی کی تمہارے ہاتھوں نے یعنی تمہارے گناہوں کی شامت سے ہے ہر چند میرے حکم سے ہے مگر تمہارے گناہوں کی عقوبت اور وبال ہے **وَيَعْفُوْا** اور عفو کرتا ہے اور درگزر کرتا ہے **عَنْ كَثِيْرٍ ۝** بہت گناہوں سے اور اگر کسی بے گناہ کو مصیبت اور آفت پہونچتی ہے تو اس کا اجر اور زیادہ ہوگا امام ابوالليث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے جتنی آیتیں اپنے پیغمبر پر بھیجیں ان سب میں اس آیت کے سبب بڑی امید ہے اس واسطے کہ اس نے خبر دی کہ بعض گناہ کے سبب سے میں مصیبت بھیجتا ہوں اور اکثر گناہ معاف کر دیتا ہوں اور وہ بڑا رحیم و کریم ہے جو گناہ ایک بار دنیا میں معاف کر چکا دوبارہ عقبیٰ میں اس کے سبب سے مواخذہ نہ کرے گا **وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ** اور نہیں ہو تم اے کافرو عاجز کرنے والے خدا کو حکم جاری کرنے یا

ربع ۳ ع ۱

مستحق پر عذاب کرنے سے فِي الْاَرْضِ زمین میں وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہے تمھارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کام بنانے والا دنیا میں وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور نہ کوئی مددگار کہ عقبیٰ میں عذاب کو باز رکھے وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے کشتیاں جاری ہیں فِي الْبَحْرِ دریا میں كَالْاَعْلَامِ ۝ پہاڑوں کی مانند بڑائی میں اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے تو خدا يُسْكِنِ الرِّيْحَ ٹھہرا دے ہوا کو جس کے سبب سے کشتی چلتی ہے اور جب ہوا ٹھہر جائے فَيَظْلَلْنَ تو ہو جائیں کشتیاں رَوَاكِدَ ٹھہری ہوئی عَلٰى ظَهْرِهٖ پانی کی پشت پر اور کشتی والوں کو اضطراب ہو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ہوا کو مسخر کرنے اور کشتیوں کو رواں کرنے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کو جو کشتی میں صبر کرتا ہے شَكُوْرٍ ۝ شکر گزار کو جو کشتی میں اترتے وقت شکر کرتا ہے اَوْ يُوْبِقْهُنَّ یا اگر چاہے خدا تو ہلاک کر دے کشتیوں کو یعنی ان کو جو کشتیوں میں سوار ہیں بِمَا كَسَبُوْا بسبب اس چیز کے جو کیے انھوں نے گناہ وَيَعْفُ اور معاف کرتا ہے عَنْ كَثِيْرٍ ۝ بہت گناہ اہل کشتی کے اور بعضوں نے یہ تفسیر کی ہے کہ اور نجات دیتا ہے بہتوں کو غرق ہونے سے پس اگر چاہے تو مومنوں کو نجات دے اور اگر چاہے تو کافروں کو غرق کر دے کہ ان سے انتقام اور بدلا ہو جائے وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ اور تا کہ جان لیں سب لوگ جو جھگڑتے ہیں فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری قدرت کی نشانیوں میں کہ بلا نازل ہونے کے محل میں مَا لَهُمْ نہیں ہے ان کے واسطے مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ پھر جو دیے گئے ہو مِّنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو اس جہان سے تعلق رکھتی ہے جیسے مال اور فرزند فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو وہ متاع ہے حیات دنیا کی یعنی جب تک زندہ ہو اس سے فائدہ لیتے ہو وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو چیز خدا کے پاس ہے آخرت کا ثواب اور جنت کی نعمتیں خَيْرٌ بہتر ہیں وَّاَبْقٰى اور بہت باقی رہنے والی لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان لوگوں کے واسطے جو ایمان لائے وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں وَالَّذِيْنَ اور ان لوگوں کے واسطے جو يَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہیں یا کنارے ہو جاتے ہیں كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے گناہوں سے وَالْفَوَاحِشَ اور برے کاموں سے وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ اور جب غصہ کرتے ہیں لوگوں پر رنج یا نقصان یا برائی کے سبب جو انھیں پہونچائی ہو يَغْفِرُوْنَ ۝ تو وہ اس سے درگزر کرتے ہیں اور معاف کر دیتے ہیں لباب میں ہے کہ یہ آیت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ انھیں لوگ مکہ معظمہ میں گالیاں دیتے تھے اور جب انھیں غصہ آتا تو اسے ہضم کرتے اور گالیاں دینے والوں سے تعرض نہ کرتے تبیان میں ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ جب انھوں نے اپنا سب مال راہ خدا میں خرچ کر دیا تو لوگوں نے انھیں ملامت کی اور گالیوں تک نوبت پہونچا دی اور انھوں نے حلم اختیار کیا اور ملامت کرنے والوں سے متعرض نہ ہوتے تھے اور ظاہر یہ ہے کہ ان دونوں حضرات کی شان میں ہے بلکہ اور مسلمانوں کے حق میں بھی جو ان بزرگوں کا طریقہ اختیار کریں اور جمع کا صیغہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہے بیت

مستغرق کار خود چنانم کہ دگر پروائے ملامت گر بیکارم نیست

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا اور ان لوگوں کے واسطے جنھوں نے قبول کر لیا لِرَبِّهِمْ اپنے رب کو اس سے انصار مراد ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں ایمان کی طرف بلایا تو اسی وقت انھوں نے خوشی کے ساتھ ایمان قبول کر لیا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور برپا رکھی انھوں نے نماز یعنی شرائط اور ارکان کے ساتھ وقت پر پڑھی وَاَمْرُهُمْ اور ان کا کام شُوْرٰى مشورے کے ساتھ ہے بَيْنَهُمْ ان کے درمیان میں یعنی جب وہ کوئی کام کرتے ہیں تو باہم صلاح و مشورہ کرتے ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اس چیز میں سے جو

ہم نے عطا کیے ہیں ان کو مال یُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہیں خدا کی راہ میں وَالَّذِیْنَ اور ان لوگوں کے لیے جو ایسے ہیں کہ اِذَآ اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ جب پہونچتا ہے ان پر ظلم کافروں سے ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ○ وہ اپنے دشمن سے یعنی کافروں سے بدلا لیتے ہیں اس واسطے کہ کافروں سے بدلا لینا فرض ہے اور ان پر جہاد کرنا لازم ہے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ اور جزا برے کام کی سَیِّئَةٌ مِّثْلُھَا ج برا کام ہے مثل اس کے دوسری جگہ لفظ سیئہ باوصف اس کے کہ سیئہ نہیں ہے کلام کے جوڑ کے طور پر ہے جیسے وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا فَمَنْ عَفَا پھر جو کوئی معاف کرے اپنے ظلم کو جو مسلمان ہو اور اس سے بدلا نہ لے وَاَصْلَحَ اور صلح کرے اپنے اور ظالم کے درمیان فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ تو اس کا اجر اللہ پر ہے مبہم وعدہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وعدہ کی ہوئی چیز بہت بڑی اور بہتر ہے تبیان میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ندا پہونچے گی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہے اس سے کہو کہ اٹھے اور اپنا اجر لے تو کوئی نہ اٹھے گا مگر وہی جس نے ظالم کا ظلم معاف کر دیا ہو نظم

عفو از گناہ سیرت اہل فتوت ست بے حلم و عفو کار فتوت تمام نیست

بگذر ز جور خصم و کرم کن کہ عاقبت در عفو لذتے ست کہ در انتقام نیست

اِنَّهٗ تحقیق کہ خدا لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو یعنی ان لوگوں کو جو پہلے ظلم کرتے ہیں یا بدلا لینے میں حد سے گزر جاتے ہیں وَلَمَنِ انْتَصَرَ اور جو کوئی بغض نکالے ظالم سے بَعْدَ ظُلْمِهٖ بعد اس کے کہ اس پر ظلم کیا ہو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ بغض نکالنے والوں کا گروہ مَا عَلَیْھِمْ نہیں ہے ان پر مِّنْ سَبِیْلٍ ○ کوئی راہ غصہ اور ملامت کی یا ان پر کچھ گناہ نہیں ہے اِنَّمَا السَّبِیْلُ سوا اس کے نہیں کہ غصہ اور عذاب عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ ان لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ اور زیادتی ڈھونڈھتے ہیں اور حد سے گذرتے ہیں زمین میں بِغَیْرِ الْحَقِّ ط ناحق بے دلیل اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ظالم اور باغی لَھُمْ ان کے واسطے ہے عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ عذاب دکھ دینے والا یعنی دوزخ کا عذاب وَلَمَنْ صَبَرَ اور جو کوئی صبر کرے لوگوں کی ایذا پر وَغَفَرَ اور درگزر کرے ان کے ظلموں سے اور بدلا نہ لے تو اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ صبر کرنا اور معاف کر دینا لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ بہتر کاموں میں سے ہے امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ کام بڑے مردوں کا ہے ہر ایک کو یہ قوت نہیں ہوتی کہ جفا سہے اور وفا کرے بیت

وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم کہ در طریقۂ ما کافری ست رنجیدن

وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو چھوڑ دیتا ہے خدا فَمَا لَهٗ تو نہیں ہے اس کے واسطے مِنْ وَّلِیٍّ کوئی دوست جو کام بنائے مِّنْۢ بَعْدِهٖ ط بعد اس کے کہ خدا نے اسے چھوڑ دیا ہو وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ اور دیکھے گا تو کافروں کو لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جبکہ وہ دیکھیں گے عذاب کو یعنی قیامت کے دن کو یَقُوْلُوْنَ تو کہیں گے ھَلْ اِلٰی مَرَدٍّ کیا ہے دنیا کی طرف پھیرنے کی مِّنْ سَبِیْلٍ ○ کوئی راہ کہ پھر وہاں جائیں اور جو نیک کام ہم سے فوت ہوئے ان کا تدارک کریں وَتَرٰىھُمْ اور دیکھے گا تو کافروں کو اس روز کہ یُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہیں عَلَیْھَا آتش دوزخ پر کنایہ غیر مذکور ہے واضح ہونے کی جہت سے اس واسطے کہ یہ بات معلوم ہے کہ کافروں کا پیش ہونا آتش دوزخ ہی پر ہوگا خٰشِعِیْنَ اس حال میں کہ فروتن اور حقیر ہوں گے مِنَ الذُّلِّ ذلت اور رسوائی کے سبب سے یَنْظُرُوْنَ دیکھتے ہوں گے آگ کی طرف مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ط چھپی نگاہ سے یعنی کنکھیوں سے دوزخ کی طرف دیکھتے ہوں گے اور اس کی ہول اور ہیبت سے

ع ۴ ۱۴

سر اٹھانے کی مجال نہ ہوگی ضحاک نے فرمایا کہ جب ان کو دوزخ کی طرف ہنکائیں گے تو چھپی نگاہ سے دیکھیں گے کبھی فرشتوں کو کبھی عرش کی طرف کبھی دوزخ کی جانب اور بعضے اس بات پر ہیں کہ طَرْفٍ خَفِيٍّ سے دل کی آنکھ مراد ہے اس واسطے کہ کافر اندھے حشر کیے جائیں گے تو دل سے دوزخیوں کا حال جانیں گے جس طرح دنیا کے اندھے لوگوں کا مختلف حال پہچان لیتے ہیں وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا اور جب انھیں اس حال پر دیکھیں گے تو جو لوگ ایمان لائے وہ کہیں گے کہ إِنَّ الْخَاسِرِينَ بیشک نقصان اٹھانے والے الَّذِينَ خَسِرُوا وہ لوگ ہیں جنھوں نے نقصان کیا أَنْفُسَهُمْ اپنی جانوں میں وَأَهْلِيهِمْ اور اپنے لوگوں میں يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن جانوں میں نقصان یہ ہے کہ اپنے کو بتوں کی عبادت کے سبب سے آتش دوزخ کا مستحق کرلیا اور اپنے لوگوں میں نقصان اگر وہ دوزخی ہیں تو یہ ہے کہ ان کو ایمان سے باز رکھا اور اگر جنتی ہیں تو یہ نقصان ہے کہ خود ان کے دیدار سے محروم رہے أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک ظالم یعنی مشرک فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ۝ عذاب میں ہیں کہ وہ عذاب برابر لگا ہوا ہے ہمیشہ باقی رہے گا کبھی منقطع نہ ہوگا وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہ ہوگا ان کافروں کے واسطے مِنْ أَوْلِيَاءَ کوئی دوستوں اور مدد کرنے والوں میں سے عذاب کے وقت کہ يَنْصُرُونَهُمْ مدد دیں ان کو مِنْ دُونِ اللَّهِ خدا کے سوا یعنی خدا کے سوا کسی کو یہ طاقت نہ ہوگی کہ ان پر سے عذاب دور کرسکے اور خدا انھیں عذاب سے نہ بچائے گا وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ اور جس کسی کو گمراہ کرتا ہے خدا فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ۝ تو نہیں ہے اس کے واسطے کوئی راہ نجات کی اِسْتَجِيبُوا قبول کرلو لِرَبِّكُمْ اپنے رب کو یعنی ایمان اور توحید کا جو اس نے حکم کیا ہے اسے مان لو مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ قبل اس کے کہ آئے يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ وہ دن کہ نہیں ہے پھرنا اسے مِنَ اللَّهِ اللہ کی طرف سے اس دن کے آنے کا حکم ہوا ہے اور یہ حکم نہ ٹلے گا مَا لَكُمْ نہیں ہے تمھارے واسطے مِنْ مَلْجَإٍ کوئی پناہ اور گریزگاہ يَوْمَئِذٍ اس روز وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہے تمھارے واسطے مِنْ نَكِيرٍ ۝ کچھ انکار اس میں جو تم نے کیا ہے یعنی اپنے عملوں سے منکر نہ ہوسکو گے اس واسطے کہ کرام الکاتبین نے اعمال ناموں میں لکھا ہوگا اور تمھارے اعضا بھی ان اعمال پر گواہی دیں گے فَإِنْ أَعْرَضُوا پھر اگر منہ پھیریں مشرک دعوت اسلام قبول کرنے سے فَمَا أَرْسَلْنَاكَ تو ہم نے نہیں بھیجا تجھے عَلَيْهِمْ ان پر حَفِيظًا نگہبان کہ بُرے کام سے ان کو بچائے رکھو إِنْ عَلَيْكَ نہیں ہے تجھ پر إِلَّا الْبَلَاغُ مگر حکم پہونچا دینا اور تم حکم پہنچانے والے ہو وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ اور تحقیق کہ ہم جب چکھاتے ہیں کافر کو یعنی پہونچاتے ہیں مِنَّا اپنی طرف سے رَحْمَةً نعمت اور دولتمندی فَرِحَ بِهَا خوش ہوتا ہے اس کے سبب وَإِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی ہے ان کو سَيِّئَةٌ برائی جیسے بیماری اور مفلسی اور محنت بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ بسبب اس کے کہ آگے بھیج چکے ان کے ہاتھ بُرے کام فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تو بیشک انسان یعنی کافر كَفُورٌ ۝ بڑے ناشکرے اور بے ایمان ہیں اور شاید کہ انسان سے سب آدمی مراد ہیں اور اکثر ان میں سے ایسے ہی ہیں کہ راحت اور نعمت بھول جاتے ہیں اور محنت اور مصیبت کو سخت اور بہت جانتے ہیں امام منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شکر نہ کرنا ایمان والوں کی ناشکری اور کفران ہے لِلَّهِ خدا ہی کے واسطے ہے مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے يَهَبُ عطا کرتا ہے لِمَنْ يَشَاءُ جسے چاہتا ہے إِنَاثًا بیٹیاں اکیلی بغیر بیٹے کے جیسے حضرت لوط علیہ السلام کو وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اور عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے الذُّكُورَ ۝ بیٹے فقط بیٹیاں نہیں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو أَوْ يُزَوِّجُهُمْ یا جوڑا دیتا ہے ان کو ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا بیٹے اور بیٹیاں یعنی بیٹا بھی عطا کرتا ہے اور بیٹی بھی جیسے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس طرح اکیلی بیٹیاں اور اکیلے بیٹے عطا کرنا اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا تھا اس طرح یہاں نہیں ارشاد کیا اس واسطے

کہ جہاں فقط بیٹی عطا کرتا ہے وہاں شاید ماں باپ کو بیٹے کی تمنا ہو اور جہاں فقط بیٹا عطا فرماتا ہو وہاں شاید ماں باپ کو بیٹی کی آرزو ہو تو وہاں اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا یعنی ہم جو کچھ چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں جہاں بیٹا بیٹی دونوں عطا فرمائے تو ماں باپ کو کچھ آرزو نہیں باقی رہتی کہ اس کی نفی کرنا چاہیے وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ اور کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے عَقِيْمًا لاولد کہ اس کے اولاد پیدا ہی نہ ہو جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بیشک خدا جانتا ہے جو کچھ دیتا ہے قَدِيْرٌ ○ قادر ہے ہر چیز پر جو کچھ بناتا ہے اس کا علم اور دانائی جہل اور نادانی سے مقدس اور مبرا ہے اور اس کی قدرت اور توانائی عجز سے منزہ اور معرا ہے بیت

علم او برطرف از شائبہ جہل وفتور قدرتش پاک ز آلائش نقصان وقصور

لکھا ہے کہ یہود نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ کا خدا آپ سے بے واسطہ بات کیوں نہیں کرتا کہ آپ اس کا دیدار بھی کریں جیسے حضرت موسیٰ اس سے کلام بھی کرتے تھے اور اس کو دیکھتے بھی تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کرتے تھے اسے دیکھتے نہ تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اور نہیں ہے اور نہ چاہیئے لِبَشَرٍ آدمی کو اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ یہ کہ کلام کرے اس سے دوبدو اور روبرو دنیا میں اور وہ آدمی اسے دیکھے تو خدا کا کلام بشر کے ساتھ نہیں ہوتا اِلَّا وَحْيًا مگر وحی کرکے اور وہ کلام پوشیدہ ہے کہ بہت سرعت اور جلدی کے ساتھ اسے دریافت کر لیتے ہیں یا بطریق الہام یا خواب میں القا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ یا بات کرتا ہے اس کے ساتھ درائے حجاب سے یعنی آدمی حجاب اور آڑ میں ہوتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ اور ادریس علیہما السلام کے ساتھ بات کی اور وہ حجاب نور کے پردے میں تھے موضح میں ہے کہ حق تعالیٰ نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درائے حجابین سے کلام کیا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو حجابوں تھے کہ خدا کا کلام سنا۔ ایک حجاب زر سرخ کا دوسرا مروارید سفید کا اور دونوں حجابوں میں ستر برس راہ کا فرق تھا اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یا خدا بھیجتا ہے کوئی رسول فرشتہ اس بشر پر فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ تو وحی کرتا ہے وہ بھیجا ہوا فرشتہ اس بشر کو جس کی طرف وہ بھیجا گیا ہے خدا کے اذن سے مَا يَشَآءُ جو کچھ خدا چاہتا ہے اِنَّهٗ عَلِيٌّ بیشک وہ برتر ہے صفات مخلوق سے اور غالب ہے وحی پہونچانے میں حَكِيْمٌ ○ جانتا ہے بشر کے ساتھ کلام کرنا حکمت کی رو سے جس طرح پر کہ چاہیئے وَكَذٰلِكَ اور جس طرح وحی بھیجی ہم نے پیغمبروں کی طرف تم سے پہلے اسی طرح اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کیا ہم نے تیری طرف اے ہمارے حبیب رُوْحًا قرآن کو مِّنْ اَمْرِنَا اپنے حکم سے حق تعالیٰ نے قرآن کو روح فرمایا اس واسطے کہ اس کے سبب سے دل زندہ ہوتے ہیں جس طرح بدن روح سے زندگی پاتا ہے مَا كُنْتَ تَدْرِيْ نہ تھا تو کہ جانے وحی کے قبل کہ مَا الْكِتٰبُ کیا چیز ہے قرآن یعنی جب قرآن اتارا نہ گیا تھا تو تم اسے نہ جانتے تھے یا ازل میں جو سعادت اور شقاوت لکھی گئی تم کو کچھ نہ معلوم تھی وَلَا الْاِيْمَانُ اور نہیں جانتا تھا تم نے ایمان کی طرف دعوت کرنا اور بلانا یا ایمان کے احکام اور شرائع اس کے علم کے تم عالم نہ تھے یا اہل ایمان کو تم نہیں پہچانتے تھے یعنی تم کو یہ نہ معلوم تھا کہ کون تمھارا ایمان لائے گا وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ اور مگر کر دیا ہم نے کتاب یا ایمان کو نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ نور کہ ہدایت کریں ہم اس کے سبب سے مَنْ نَّشَآءُ جس کسی کو کہ ہم چاہیں مِنْ عِبَادِنَا اپنے بندوں میں سے یعنی جب بندے اس کو قبول کر لیتے ہیں تو طریق دین کی راہ پاتے ہیں وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اور یقینی تو پکارتا ہے اے ہمارے حبیب وحی کے سبب سے لوگوں کو اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی راہ کی طرف تمھارا پکارنا تو عام ہے تمام خلق کو اور میری ہدایت خاص ہے جسے میں چاہتا ہوں ہدایت کرتا ہوں اور صراط مستقیم دین اسلام ہے یا ایسی راہ جو طالب کو منزل مقصود پر پہونچا دے صِرَاطِ اللّٰهِ وہ خدا کی راہ ہے الَّذِيْ لَهٗ ایسا خدا کہ

اس کے واسطے نشانیاں ہیں مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اَلَآ اِلَی اللّٰهِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی طرف تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۝ پھریں گے خلائق کے کام آخرت میں محققوں کے نزدیک ہر وقت اور ہر حال میں سب کام اسی کی طرف پھرتے ہیں اور پردے اور واسطے اٹھ جانے سے یہ معنی حاصل ہوتے ہیں

نظم

صورت کثرت حجب وحدت ست ‌‌‌ غیبت ما مانع نور حضور

دیدہ دل باز کشای و ببیں ‌‌‌ تر الی اللہ تصیر الامور
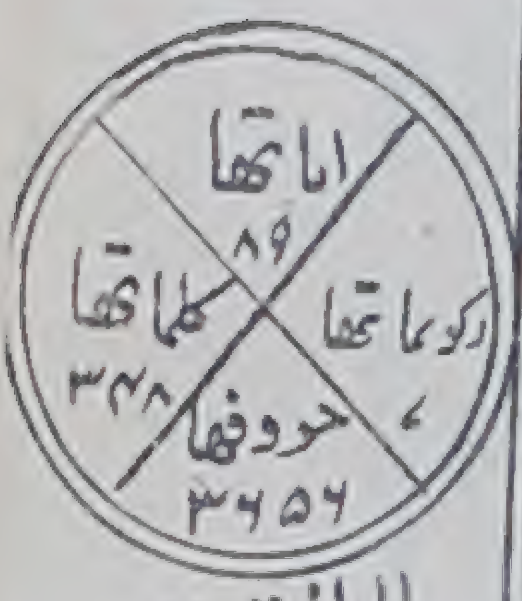
سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَھِیَ تِسْعٌ وَّ ثَمٰنُوْنَ اٰیَۃً
سورہ زخرف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ نواسی آیتیں ہیں

حٰمٓ ۝ حروف مقطعہ آگاہ اور جتانے کے واسطے ہیں تاکہ سننے والے کو خواب غفلت سے ہوشیار کر دیں اور ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول جو نعت قدوہ میں ہے اس بات کی تائید کرتا ہے وہ جہاں انھوں نے کہا ہے کہ حروف تہجی ادائے تنبیہ کے واسطے آتے ہیں اَلَا کے مقام پر تو یہاں حے اور میم کلام اعظم سننے کو آگاہ کرنے کے واسطے ہیں کشف الاسرار میں ہے کہ حے حیات حق کی طرف اشارہ ہے اور میم اس کے ملک کی طرف وہ قسم یاد کرتا ہے حیات بے زوال اور ملک بے انتقال کی وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اور قسم قرآن کی جو روشن اور ظاہر ہے دلائل اعجاز کے ساتھ یا ظاہر کرنے والا احکام شرع کا اور ہدایت کی راہوں کا اور قسم کا جواب کیا یہ ہے کہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ بے شک ہم نے بھیجی یہ کتاب قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا قرآن زبان عرب میں لَّعَلَّکُمْ تاکہ شاید تم عربی زبان ہو تَعْقِلُوْنَ ۝ سمجھو اے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت صحیح جان لو اس چیز کے سبب سے جو اس میں فصاحت کے آثار اور بلاغت کے اطوار ہیں وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ سب آسمانی کتابوں کی اصل یعنی لوح محفوظ میں ہے جو کہ تغیر سے امین لَدَیْنَا ہمارے پاس لَعَلِیٌّ البتہ بلند قدر ہے حَکِیْمٌ ۝ محکم کیا ہوا کہ اس میں تناقض نہیں ہے یا اور اگلی آسمانی کتابوں کو منسوخ کرنے والا ہے اور خود منسوخ نہیں ہوتا اَفَنَضْرِبُ کیا پھر باز رکھیں ہم عَنْکُمُ الذِّکْرَ تم سے قرآن کو صَفْحًا باز رکھنا اَنْ کُنْتُمْ بسبب اس کے کہ ہو تم قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝ قوم مشرک یعنی باوصف اس کے کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو اور اس کی تکذیب کرتے ہو مگر ہم اپنی وحی نہ روکیں گے بلکہ جب حجت لازم کرنے کے واسطے ہم پے در پے بھیجیں گے اور تبیان میں یہ تفسیر کی ہے کہ تمھارے شرک کے سبب سے قرآن کو ہم آسمان پر نہ اٹھالیں گے اس واسطے کہ ہم جانتے ہیں کہ عنقریب وہ لوگ پیدا ہوں گے جو اس پر ایمان لائیں گے اور اس کے احکام پر عمل کرینگے وَکَمْ اَرْسَلْنَا اور کتنے بہت سے بھیجے ہم نے مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝ پیغمبر اگلے لوگوں میں کہ وہ لوگ مشرک اور مسرف تھے اور ان کے کفر نے ہمیں رسول بھیجنے سے نہیں روکا وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور نہیں آیا اگلے کافروں کے پاس کوئی بھیجا ہوا ہمارے پاس سے مگر یہ کہ تھے اس کی قوم کے معاند کہ اس کے ساتھ ہنسی کرتے تھے جس طرح قریش کے منکر تمھارے ساتھ ہنسی اور مسخراپن کرتے ہیں فَاَهْلَکْنَآ پھر ہلاک کر دیا ہم نے ہنسی کرنے کے سبب سے ان کو جو اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا بہت سخت تھے ان سے قوت کی رو سے یعنی ان کافروں سے زیادہ جو قوی تھے ان کو ہم نے ہلاک کر دیا اور ان کی سختی اور شوکت نے ہم کو عاجز نہیں کیا وَّمَضٰی اور گزرا قرآن میں کئی جگہ مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ حال اور قصہ اگلوں کا کہ انھوں نے پیغمبروں کے ساتھ کیا کیا

ع ٥ ١٠

اٰیاتھا ٨٩
رکوعاتھا ٧
کلماتھا ٣٤٨
حروفھا ٣٦٥٦

معانقة ١١
عند المتقدمین ١٢

اور ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اس جگہ سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصرت کا وعدہ اور دشمنوں کے لیے عذاب اور عقوبت کی وعید نکلتی ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے ہمارے حبیب اپنی قوم کے لوگوں سے کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کس نے پیدا کیے آسمان اور زمین تو لَيَقُولُنَّ ضرور کہیں گے کہ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ پیدا کیا انھیں اس خداوند نے جو غالب ہے اپنے حکم میں الْعَلِيمُ ○ جاننے والا بندوں کا احوال اس واسطے کہ یہ پیدا کرنا کسی جاہل اور عاجز کا کام نہیں ہو سکتا اور یہ آیت ان کافروں کے کمال جہالت اور حماقت کی خبر دیتی ہے کہ اقرار تو کرتے ہیں کہ پیدا کرنے والا قوی اور دانا ہے اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں پھر حق تعالیٰ اپنی صفت میں فرماتا ہے کہ الَّذِي جَعَلَ ایسا خداوند ہے کہ اس نے پیدا کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو مَهْدًا بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمہاری قرارگاہ ہو وَجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کیں اور ظاہر کر دیں تمہارے واسطے فِيهَا سُبُلًا اس زمین میں راہیں لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○ تاکہ شاید تم راہ پاؤ ان کے سبب سے ان شہروں اور مکانوں کی طرف جہاں تم جانا چاہو وَالَّذِي نَزَّلَ اور وہ وہ خدا ہے جس نے نازل کیا مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے مَاءً بِقَدَرٍ پانی بقدر حاجت اور مصلحت کے قدر یعنی نہ تو بہت کہ اس کے سبب سے غرق ہو جائیں جیسے طوفان نوح نہ تھوڑا کہ کھیتوں کی ضرورت کو کافی نہ ہو فَأَنْشَرْنَا بِهِ پھر زندہ کیا ہم نے اس پانی کے سبب سے بَلْدَةً مَيْتًا شہر اور جگہ مردہ کو یعنی خشک اور افسردہ زمین کو گھاس نکال کر غیبت سے تکلم کی طرف التفات اس جہت سے ہے کہ یہ فعل اسی کے ساتھ خاص ہو كَذٰلِكَ اسی زندہ کرنے کی طرح تُخْرَجُونَ ○ تم نکالے جاؤ گے قبروں سے زندہ ہو کر وَالَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ اور وہ خداوند وہ ہے جس نے پیدا کیں جنسیں اور قسمیں فرشتوں اور مخلوقات کی كُلَّهَا وہ سب بے کسی یار اور مددگار کے وَجَعَلَ لَكُمْ اور بنائی تمہارے واسطے مِنَ الْفُلْكِ کشتیوں سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایوں میں سے مَا تَرْكَبُونَ ○ وہ چیز کہ سوار ہو خشکی اور تری میں لِتَسْتَوُوا تاکہ سیدھے ہو جاؤ عَلٰى ظُهُورِهِ ان کی پشتوں پر سواری میں ثُمَّ تَذْكُرُوا پھر یاد کرو نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اپنے رب کی نعمت اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ جب سیدھے ہوئے تم اس پر وَتَقُولُوا اور کہو کہ سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ پاک ہے وہ خدا جس نے مسخر کر دیا اور زیر دست بنا دیا لَنَا هٰذَا ہمارے واسطے اس کشتی کو یا اس چارپایہ کو کہ ان پر سوار ہو کر خشکی اور تری ہم طے کرتے ہیں وَمَا كُنَّا لَهٗ اور نہیں ہیں ہم اس سواری کو اپنی قوت سے مُقْرِنِينَ ○ تھامنے والے اور فرماں بردار کرنے والے وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لَمُنْقَلِبُونَ ○ پھرنے والے ہیں اپنی آخر عمر میں اس سواری پر جس کو جنازہ کہتے ہیں اور دنیا کی سواریوں میں وہ اخیر سواری ہے۔ بیت

شہسوارا بدعناں کشیدہ رو آخر کار
بر مرکب چوبیں از جہاں خواہی رفت

حدیث میں ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکاب میں پائے مبارک رکھتے تو بسم اللہ کہتے اور جب سواری کی پشت پر بیٹھتے تو کہتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ موضح میں ہے کہ سوار ہونے والے کو چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کسی کو دیکھا کہ سواری پر بیٹھا اور آیت سُبْحَانَ الَّذِي آخر تک پڑھی حضرت امام نے فرمایا کہ تم کو کس نے یہ حکم کیا ہے سوار نے عرض کی کہ اے فرزند رسول اللہ نہیں کیا حکم کیا ہو فرمایا کہ اِنْ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ یہ کہ یاد کرو اپنے رب کی نعمت سوار ہوتے وقت یہ اس طرف اشارہ ہے کہ سوار ہوتے وقت حمد کرنے سے غافل نہ رہو وَجَعَلُوا اور حکم کرتے ہیں کافر اور مقرر کرتے ہیں کہ لَهٗ خدا کے واسطے مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اس کے بندوں میں سے ایک حصہ یعنی کہتے ہیں کہ فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں

کافروں کے جہل سے یہ تعجب ہے کہ اس کی خالقیت اور عزت اور علم کا اقرار کرنے کے بعد اس کے واسطے اولاد ثابت کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ ولادت اجسام کی صفتوں میں سے ہے اور وہ سب جسموں کا خالق ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک کافر لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ○ البتہ ناشکرا کھلا ہوا ہے اس کا کفر کہ حق تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتا ہے اور ان کافروں کی جہالت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ بیٹیوں کی نسبت حق تعالیٰ کی طرف کرتے ہیں اور اپنے واسطے بیٹے چاہتے ہیں تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمِ اتَّخَذَ لے لیا ہے خدا نے اپنے واسطے مِمَّا يَخْلُقُ اس چیز میں سے جو وہ پیدا کرتا ہے بَنٰتٍ بیٹیاں کہ بہت بری اور ناقص ہوتی ہیں وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ○ اور تم کو برگزیدہ کیا اور خاص کر لیا بیٹوں کے ساتھ کہ بہتر اور بہت کامل ہیں اور یہ بات کیونکر ہونا چاہیئے کہ خدا کا بچہ بندہ کے بچہ سے کمتر ہو وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہے اَحَدُهُمْ کوئی ان مشرکوں میں سے جو خدا کی طرف بیٹیوں کو منسوب کرتے ہیں کہ وہ بنو ملیح ہیں بِمَا ضَرَبَ ساتھ اس چیز کے کہ بناتا ہے لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا خدائے مہربان کے واسطے شبیہ اور مانند یعنی خدا کی طرف جو کافر بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں تو فی الحقیقۃ اس کے واسطے مثل اور مانند ٹھہراتے ہیں اس واسطے کہ اولاد کو ضرور ہے کہ والد کے مثل ہو تو وہ کافر بیٹیوں کو خدا کے واسطے ضرب المثل کرتے ہیں پس ان کافروں میں سے جب کسی کو خبر دیتے ہیں کہ تیرے بیٹی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہے اس کا منہ مُسْوَدًّا کالا نہایت رنج اور غم کے سبب سے وَهُوَ كَظِيْمٌ ○ اور وہ بھرا ہوتا ہے غم اور بیچینی اور بے صبری میں یعنی اپنے دل ہی دل میں غم کھاتا ہے پس اے کافرو جب تم اپنے واسطے بیٹیاں نہیں پسند کرتے تو خدا کے واسطے کیوں روا رکھتے ہو اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا کیا جو کوئی پرورش کیا جاتا ہے فِي الْحِلْيَةِ زیور میں یعنی ناز میں پرورش پاتا ہے اور اسے لڑائی اور معرکہ آرائی کی قوت نہو وَهُوَ فِي الْخِصَامِ اور وہ جھگڑے اور گفتگو کے وقت غَيْرُ مُبِيْنٍ ○ نہ بیان کرنے والا دلیل کا ہو اور عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اکثر عورتوں میں یہ دونوں صفتیں نہیں ہوتی ہیں تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا جو کوئی ایسا ہو خدا اسے فرزندی میں لیتا ہے اور کافروں کی بڑی نادانی بیان فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ اور نام رکھا فرشتوں کا الَّذِيْنَ هُمْ ایسے فرشتے کہ وہ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ بندے ہیں اللہ کے کیا نام رکھا اِنَاثًا لڑکیاں یعنی فرشتے جو ہمیشہ عبادت اور بندگی میں مشغول رہتے ہیں کافر ان کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں اَشَهِدُوْا کیا حاضر تھے اور انھوں نے دیکھا ہے خَلْقَهُمْ پیدا کرنا خدا کا ان کو کہ عورت ہونے کی صفت ان میں دیکھی ہو معالم میں ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کافروں سے پوچھا کہ تم کیوں کر جانتے ہو کہ فرشتے عورتیں ہیں تو کافروں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا جھوٹ نہیں بولتے تھے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سَتُكْتَبُ قریب ہے کہ لکھی جائے شَهَادَتُهُمْ ان کی گواہی وَيُسْـَٔلُوْنَ ○ اور پوچھے جائیں قیامت کے دن کہ یہ بات بتاؤ وَقَالُوْا اور کہا بنو ملیح نے خزاعہ سے کہ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ اگر چاہتا خدا تو مَا عَبَدْنٰهُمْ نہ پوجتے ہم فرشتوں کو اور یہ بات جھگڑے کی راہ سے کہتے تھے اس اعتقاد کی راہ سے نہیں کہ خدا کی مشیت بندوں کی مشیت پر غالب ہے اور یہ اعتقاد تو ایمان میں سے ہے تو لاجرم حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مَا لَهُمْ نہیں ہے ان کے واسطے بِذٰلِكَ اس بات کا جو وہ کہتے ہیں مِنْ عِلْمٍ کچھ علم یعنی یہ بات علم کی رو سے نہیں کہتے بلکہ مشیت کو حکم الٰہی ضائع کرنے پر دلیل کرتے ہیں اِنْ هُمْ نہیں ہیں وہ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○ مگر یہ کہ جھوٹ کہتے ہیں اور وسیط میں ہے کہ ان کا مدعا یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے ہماری تقدیر میں ان کی پرستش لکھ دی ہے اور اس بات پر خدا راضی ہے تو اس بات کے سبب سے ہم پر عذاب نہ کرے گا تو وہ جھوٹ کہتے تھے اس واسطے کہ حق تعالیٰ کسی کافر کے کفر سے راضی نہیں اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ جو وہ کہتے ہیں ایسا نہیں ہے کیا دی تھی ہم نے ان کو كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کوئی کتاب قرآن سے

ع ۱۵

قبل جس سے ان کی بات کا سچ ہونا ثابت ہو فَهُمْ کہ وہ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ○ اس کتاب پر چنگل مارنے والے ہوں اور اس سے دلیل نکالیں اور یہ بات مقرر ہے کہ ہم نے قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہیں دی کہ اس سے کوئی دلیل اور نقل لائیں اور عقل کی راہ سے بھی کوئی دلیل نہیں رکھتے بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہتے ہیں کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بیشک پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ اور خصلت پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ اور ہم ان کے قدموں کے نشان پر راہ پائے ہوئے ہیں یعنی اپنے باپ دادا کے طریقہ کو دلیل پکڑتے ہیں جو نادان تھے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ نہیں بھیجا ہم نے قبل تمہارے اے ہمارے حبیب فِيْ قَرْيَةٍ کسی قریہ میں مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی پیغمبر ڈرانے والا کہ اس نے عذاب سے اس قریہ والوں کو ڈرایا اور شرک سے توحید کی طرف بلایا اِلَّا قَالَ مگر کہا مُتْرَفُوْهَآ اس گاؤں کے دولتمندوں اور سرداروں نے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ بیشک پایا ہم نے اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ اور آئین پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور ہم ان کے قدموں کے نشان پر مُّقْتَدُوْنَ ○ پیروی کرنے والے ہیں قٰلَ کہا پیغمبر نے اور بکسر نے قل پڑھا ہے یعنی کہہ اے پیغمبر کہ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا تم اپنے نادان باپ دادا کی پیروی کرتے ہو اگرچہ لایا ہوں میں تمہارے واسطے بِاَهْدٰى دین سیدھا مِمَّا وَجَدْتُّمْ اس چیز سے کہ پایا ہے تم نے عَلَيْهِ اس دین پر اٰبَآءَكُمْ اپنے باپ دادا کو اور وہ تقلید پر ایسے کڑے اور اڑے ہوئے تھے کہ محض عناد کی راہ سے قَالُوْٓا کہا انھوں نے کہ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ہم اس چیز کے ساتھ کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہیں تو تقلید کی شامت سے ان کا کام تکبر اور دشمنی کو پہونچا نظم

خلق را تقلید شان برباد داد | گردو صد نعمت بران تقلید باد

گرچہ عقلش سوئے بالا مے برد | مرغ تقلیدش بہ پستی مے پرد

فَانْتَقَمْنَا پھر انتقام اور بدلا لیا ہم نے مِنْهُمْ ان سے یعنی مقلدوں اور معاندوں سے ان کی جڑ اکھاڑ کر فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھ کہ کیا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ انجام تکذیب کرنے والوں کا اس کلام میں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تسلی ہے پھر فرماتا ہے کہ اگر اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہو تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تقلید کرو جو تمہارے باپ دادا میں سب سے زیادہ شریف اور بزرگ ہیں وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو اسے کہ کہا ابراہیم نے غار سے باہر نکلنے کے بعد لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے جب انھیں بت پرستی کرتے دیکھا کہ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ بیشک میں بیزار ہوں مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○ اس چیز سے جس کو تم پوجتے ہو اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○ پس بیشک وہ مجھے ثابت رکھتا ہے ہدایت پر وَجَعَلَهَا اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً کلمہ باقی رہنے والا فِيْ عَقِبِهٖ اپنی ذریت میں اور اسی سے ہمیشہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد میں موحد اور توحید کی طرف بلانے والے ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عقب ابراہیم سے آلِ محمد یا امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہے اور بعضے اس بات پر ہیں کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی نسل میں کلمۂ توحید کو باقی چھوڑا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ تاکہ شاید کافر شرک سے پھریں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر آئیں بَلْ مَتَّعْتُ بلکہ فائدہ دیا ہم نے هٰٓؤُلَآءِ کافروں کے اس گروہ کو جو حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ میں ہیں وَاٰبَآءَهُمْ اور ان کے باپ دادا کو عمر دراز اور نعمت بے اندازہ عطا کر کے حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ یہاں تک کہ آیا ان کے پاس کلام سچا یعنی قرآن یا دین اسلام وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ اور پیغمبر آشکارا دلیلوں اور معجزوں کے ساتھ یا توحید بیان کرنے والا دلیلوں اور آیتوں کے ساتھ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ اور جب کہ

ع ۱۰

آیا ان کے پاس کلام راست اور درست تو چاہیے تھا کہ اس نعمت کی شکر گزاری میں فرمانبرداری کرتے اس کے خلاف انکار میں زیادتی کر کے قَالُوْا هٰذَا بولے کہ یہ قرآن سِحْرٌ جادو ہے وَّاِنَّا بِهٖ اور بیشک ہم اس کے ساتھ كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہیں اور باور نہیں رکھتے کہ یہ خدا کے پاس سے اترا ہے وَقَالُوْا اور کہا انھوں نے دوبارہ کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیوں نہ اتارا گیا هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن اگر خدا کے پاس سے ہے عَلٰى رَجُلٍ کسی مرد پر مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ ایک کے ان دونوں گانوں میں سے کہ مکۂ معظمہ اور طائف ہے عَظِيْمٍ ○ بڑے بزرگ پر جو صاحب مال اور صاحب جاہ ہوتا مکہ میں ولید بن مغیرہ پر یا عتبہ بن ربیعہ یا اخنس بن شریف پر اور طائف میں عروہ ثقفی یا حبیب بن عمر یا کنانہ پر کافروں کا مدعا یہ تھا کہ رسالت بڑا منصب ہے چاہیئے تھا کہ کسی بزرگ آدمی کو ملتا اور بزرگی ان کے نزدیک مزخرف دنیوی جمع ہونے اور حکومت کرنے اور گروہ اور حشمت کی کثرت پر منحصر تھی اور انھوں نے یہ نہ جانا کہ رسالت عالی رتبہ اور اس کا استحقاق فضائل روحانی اور کمالات قدسی سے آراستہ ہونا ہے اور ان سب اختصاص کے ساتھ جاننا چاہیئے کہ حضرت واہب العطایا کے خاص فضل سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے ع

تا دوست از اں میان کرامے خواہد

تو حق تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ کیا وہ تقسیم کرتے ہیں رَحْمَتَ رَبِّكَ تیرے رب کی رحمت کہ نبوت ہی یعنی رسالت کی کنجیاں کیا ان کے دست تصرف میں ہیں تاکہ جس پر چاہیں نبوت کا دروازہ کھول دیں نَحْنُ قَسَمْنَا ہم نے تقسیم کی بَيْنَهُمْ ان کے درمیان مَّعِيْشَتَهُمْ ان کی معیشت یعنی وہ چیز جس کے سبب سے زندہ رہتے ہیں فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں اور وہ اس کی تدبیر اور تغیر میں عاجز ہیں پس کہاں امر رسالت میں کہ مراتب انسانیہ میں اعلیٰ رتبہ ہے دخل دیتے ہیں وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہم نے بَعْضَهُمْ ان کے بعض کو فَوْقَ بَعْضٍ بعض پر دَرَجٰتٍ درجوں کی رو سے روزی میں کہ ایک مالدار ہے دوسرا فقیر یا حریت میں کہ ایک آزاد ہے دوسرا غلام یا بزرگیوں میں کہ ایک فاضل ہے دوسرا مفضول حقائق علمی میں ہے کہ درجوں کا فرق نیک اخلاق کے سبب سے ہے جس کی خو بہت نیک اس کا درجہ بہت بلند اور یہ تفاوت ہم نے کیا لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ تاکہ بنالیں بعضے آدمی بَعْضًا بعض کو سُخْرِيًّا کام کرنے والا یعنی لوگوں سے کام کو کہیں تاکہ ان کام کرنے والوں کے کام بنیں اور ان کی معاش حاصل ہو ایک مال سے دوسرے کا معاون ہو دوسرا اعمال سے اس کی مدد کرے تاکہ اس صورت سے امور دنیوی کا انتظام ہو وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور تیرے رب کی رحمت یعنی نبوت خَيْرٌ بہتر ہے مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ اس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہیں مال دنیا اور اسے بزرگی کا سبب جانتے ہیں وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اور اگر نہ یہ ہے کہ ہوتے آدمی اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ مجتمع حرص پر یا آخرت پر دنیا کو اختیار کر لینے میں لَجَعَلْنَا تو البتہ ہم کر دیتے لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ اس شخص کے واسطے جو نہیں ایمان لاتا خدا کا لِبُيُوْتِهِمْ ان کے گھروں کو سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ چھتیں سونے کی وَّمَعَارِجَ اور سیڑھیاں کہ ان کے سبب سے عَلَيْهَا چھت پر ان گھروں کی يَظْهَرُوْنَ ○ چڑھیں اور اپنے کو دکھائیں وَلِبُيُوْتِهِمْ اور کر دیتے ہم ان کے گھروں کو اَبْوَابًا دروازے وَّسُرُرًا عَلَيْهَا اور تخت چاندی کے کہ اس پر يَتَّكِـُٔوْنَ ○ تکیہ لگا کر سب بیٹھیں اس آیت میں اشارہ ہے کہ دنیا کی حقارت کی طرف یعنی ہمارے سامنے دنیا کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ دنیا کے طلب کرنے اور جمع کرنے میں مشغول ہو جاتے اس واسطے کہ اکثر طبیعتیں دنیا کی محبت کے ساتھ مخلوق ہیں اور اس کے سبب سے عبادت الٰہی اور فرمانبرداری سے باز رہ کر کفر اور ناشکری کی طرف لوگ میل کرتے ہیں اور اگر کافروں کے گھروں کی چھتوں اور دروازوں در

سیڑھیوں اور تختوں کو بالکل ہم چاندی کا کر دیتے وَزُخْرُفًا اور باوجود اس کے ان کو ہم سونا بھی دیتے یا ہم اگر ایسا کرتے تو یہ سب چیزیں دہ و نالی بنانے وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ اور نہیں ہے یہ سب جو یاد کیا گیا لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مگر متاع زندگی دنیا کی یعنی زائل اور منتقل ہونے والی ہے وَالْاٰخِرَةُ اور نعمت آخرت کی اور بعض نے کہا ہے کہ بہشت عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب پاس یعنی اس کے حکم میں لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگاروں کے واسطے ہے جنھوں نے شرک اور گناہوں سے احتراز کیا ہے اور لذت حاصل کرنے کی چیزیں اور اس جہاں کی نعمتیں جو فنا ہو جانے والی ہیں ان سے اجتناب کیا اور بچے رہے قطعہ

ہر کس کہ رخ از متاع فانی برتافت — واندر طلب دولت باقی تبتافت

آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید — واں چیز کہ مقصود دلش بود بیافت

وَمَنْ يَّعْشُ اور جو کوئی آنکھ چرا لے یعنی انکار کرے عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ یاد الٰہی سے یعنی حلال اور حرام کے ذکر سے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرے اور اس کی رحمت کا امیدوار نہ رہے تو نُقَيِّضْ ساط کر دیتے ہیں ہم لَهٗ اس کے واسطے شَيْطٰنًا شیطان فَهُوَ پس وہ شیطان لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ اس کے واسطے ہمنشین اور دمساز اور ہمراز اور مصاحب ہوتا ہے یعنی دنیا میں اور ہمیشہ اس کو وسوسہ دینے اور اغوا کرنے میں مشغول رہتا ہے نفحات الانس میں ہے کہ شیخ ابوالقاسم نصیرآبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایک دن جامع مسجد میں بیٹھے تھے جن بولا کہ اے شیخ ان لوگوں کو آپ کیا دیکھتے ہیں فرمایا بعض کو بے خواب بعض کو خواب غفلت میں اس نے پوچھا کہ جو کچھ ان کے سروں پر ہے وہ بھی آپ دیکھتے ہیں کہا نہیں پس اس نے ان کی آنکھیں ملیں تو انھوں نے دیکھا کہ ہر شخص کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہے بعض کی آنکھوں پر اپنے بازو لٹکا دیے ہیں اور بعض کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ کبھی تو بازو ان کی آنکھوں پر لٹکا دیتا ہے کبھی سر پر اٹھا لیتا ہے انھوں نے اس جن سے پوچھا کہ یہ کیا ہے وہ بولا کہ آپ نے نہیں پڑھا ہے کہ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا یہ کوے شیطان ہیں ان کے سروں پر بیٹھے ہوئے اور ہر ایک پر اس کی غفلت کی قدر غلبہ پائے ہوئے ہیں رُباعی

دریغ و درد کہ با نفس بد قرین شدہ ایم — وزیں معاملہ با دیو ہمنشیں شدہ ایم

بہ بارگاہ فلک بودہ ایم در تنگ ملک — ز جور نفس جفا پیشہ این چنیں شدہ ایم

وَاِنَّهُمْ اور بیشک شیطان لَيَصُدُّوْنَهُمْ ضرور باز رکھتے ہیں اپنے ساتھی آدمی کو عَنِ السَّبِيْلِ راہ حق سے وَيَحْسَبُوْنَ اور پہچانتے ہیں کافر آدمی اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ یہ کہ وہ شیطان کی متابعت کے سبب سے راہ پائے ہوئے ہیں یا گمان کرتے ہیں کہ شیطان اہل ہدایت ہیں اور اسی گمان پر رہتے ہیں حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا یہاں تک کہ جب آئے گا ہمارے پاس وہ انکار کرنے والا اور بکر نے جَآءَانَا جمع کا صیغہ پڑھا ہے اور بکر کی قرارت اظہر ہے اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ منکر اور اس شیطان کو ایک زنجیر میں باندھ کر میدان حشر میں لائیں گے اور دوزخ میں ڈال دیں گے معالم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب کافروں کو اٹھا کر میدان حشر میں لائیں گے تو جو شیطان دنیا میں اس کا ساتھی ہوگا اس وقت اس کے ساتھ ہوگا جدا نہ ہو جائے گا یہاں تک کہ دوزخ میں جائیں گے غرضکہ جب میدان حشر میں آئیں گے تو قَالَ کہے گا عاصی یعنی جو حق سے آنکھ بند کیے ہوئے تھا وہ اپنے شیطان سے کہے گا کہ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اے کاشکے ہوتی میرے تیرے درمیان بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ دوری مشرق اور مغرب کی حق تعالیٰ نے مشرق کا لفظ میں غالب رکھا یعنی مشرقین فرمایا مغربین نہ فرمایا موضح میں ہے کہ مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین مراد ہیں اور ان دونوں

مشرقوں میں بھی بہت فرق ہے غرض یہ کہ کافر شیطان سے کہے گا کہ کاشکے تو مجھ سے اور میں تجھ سے دور ہوتا فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○ پس تو برا
ساتھی ہے پھر کہنے والا ان سے کہے گا وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اور فائدہ نہ دے گی تم کو آخرت میں یہ آرزو اور تمنا اِذْ ظَّلَمْتُمْ جب ظلم
کر چکے تم اپنی جانوں پر دنیا میں اَنَّكُمْ اس واسطے کہ تم ہو فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ عذاب دوزخ میں شریک یعنی چاہیے کہ عذاب
میں شریک رہو جس طرح سب عذاب میں شریک تھے اور بعضوں نے یہ معنی لکھے ہیں کہ تم کو یہ بات کچھ فائدہ نہ دے گی کہ تم عذاب میں شریک رہو یعنی
عذاب میں شریک ہونے کے سبب سے کسی پر سے عذاب کم نہ ہو جائے گا لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دل مبارک قوم کے
ایمان لانے کے ساتھ بہت متعلق رہتا تھا چنانچہ دعوت اسلام پر آپ بہت قائم رہتے اور کافروں کو اکثر دعوت فرماتے اور کافروں کا عناد اور انکار بڑھتا
ہی جاتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَفَاَنْتَ کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُسْمِعُ الصُّمَّ سنا سکتے ہو بہروں کو یعنی ان کو جن کے دل کے کان
بہرے ہیں تم کیا حق بات سنا سکتے ہو اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ یا تم یہ قوت رکھتے ہو کہ راہ دکھاؤ اندھوں کو یعنی دل کے اندھوں کو راہ حق کیا تم
دکھا سکتے ہو وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہے فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی میں یعنی یا رسول اللہ گمراہوں کو ہدایت کرنے پر تم قادر
نہیں ہو تو اپنے نفس کو بہت رنج و تکلیف نہ دو فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ پھر اگر تم کو ہم اپنے جوار رحمت میں لے جائیں قبل اس کے کہ
ان کا عذاب تم کو دکھائیں تو تم دل خوش رکھو فَاِنَّا مِنْهُمْ کہ بیشک ہم ان سے مُّنْتَقِمُوْنَ ○ انتقام لینے والے ہیں عذاب کر کے
اَوْ نُرِيَنَّكَ یا اگر دکھائیں ہم تم کو الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ وہ جو وعدہ کیا ہے ہم نے ان کے واسطے عذاب کا دنیا میں فَاِنَّا عَلَيْهِمْ
تو بیشک ہم ان پر مُّقْتَدِرُوْنَ ○ قادر ہیں یعنی بہرحال ان پر عذاب ہوگا تمہاری حیات میں یا تمہاری وفات کے بعد فَاسْتَمْسِكْ
پس تو ہاتھ مار یعنی مضبوط پکڑ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اس چیز کو جو وحی کی گئی ہے تیری طرف آیتیں اور احکام اِنَّكَ بیشک تو اے
ہمارے حبیب عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی راہ پر ہے کہ اس راہ سے جلد منزل مقصود کو پہونچ سکتے ہیں وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن
لَذِكْرٌ لَّكَ البتہ شرف اور عزت ہے تیرے واسطے وَلِقَوْمِكَ اور تیرے گروہ قریش کے لیے اور مجاہد علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قوم سے
تمام عرب مراد ہیں اور ان کا شرف یہ ہے کہ قرآن ان کی زبان میں ہے اور قریش کو ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ ان میں سے ہیں اور ان میں
بنی ہاشم کو اور زیادہ خصوصیت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ قوم سے امت مراد ہے وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ○ اور قریب ہے کہ پوچھے
جاؤ گے نعمت اور شکر گزاری یعنی تم سے نعمت اور شکر گزاری کا سوال ہوگا وَسْئَلْ اور پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ ان لوگوں کو جن کو ہم نے تم سے قبل بھیجا تھا یعنی ان کا حال استفسار کرو مِنْ رُّسُلِنَآ ہمارے بھیجے ہوؤں میں سے کہ
فرشتے ہیں یا اگلے رسولوں سے سوال کرو کہ ہم نے اَجَعَلْنَا کیا حکم کیا ہے ہم نے مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ
بہت سے معبود کہ پوجے جاویں یعنی پوچھ کہ ہم نے ان کی ملتوں میں سے کسی ملت میں کوئی حکم بت پوجنے یا کسی غیر خدا کی پرستش کا مقرر کیا ہے اس
کلام سے توحید پر سب انبیا علیہم السلام کے جمع ہونے کی گواہی لینا مراد ہے معالم میں فرمایا ہے کہ شب معراج میں جناب سلطان الانبیا محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سب رسولوں کو حق تعالیٰ نے جمع کیا اور آپ کو حکم دیا کہ ان سے پوچھو آپ نے مضمون کلام میں شک نہیں کیا
اور مناسب نہیں پوچھا صاحب عین المعانی نے لکھا ہے کہ آثار میں آیا ہے کہ حضرت جبریل نے حضرت میکائیل علیہما السلام سے پوچھا کہ حضرت سرور
سید عالم نے انبیا سے یہ سوال کیا حضرت میکائیل نے کہا کہ آپ کا یقین بہت کامل اور ایمان بہت محکم ہے اس بات سے کہ آپ یہ سوال کریں بیت

آنکہ در کشف دارد استقلال کے توجہ کند باستدلال

ع ۱۰

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى اور بیشک بھیجا ہم نے موسیٰ کو بِاٰيٰتِنَآ اپنے معجزات کے ساتھ کہ نبوت کی کھلی ہوئی علامتیں اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اس کے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا موسیٰ علیہ السلام نے ان کو کہ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک میں رسول ہوں رب العالمین کا فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ پھر جب لایا ان کے پاس موسیٰ ہماری نشانیاں جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ تو اِذَا هُمْ اس وقت وہ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝ اس سے ہنستے تھے یعنی وہ نشانیاں اور معجزے دیکھ کر کچھ اس میں غور و تامل انھوں نے نہ کیا دیکھتے ہی ہنسی اور مسخراپن شروع کر دیا وَمَا نُرِيْهِمْ اور نہیں دکھاتے ہیں ہم ان کو مِّنْ اٰيَةٍ کوئی نشانی اِلَّا هِىَ مگر یہ کہ وہ اَكْبَرُ بہت بڑی ہوتی ہے مِنْ اُخْتِهَا اس پہلی سے جو اس کے مثل اور مانند تھی یعنی ہر ایک ایک قسم اعجاز کے ساتھ خاص کیے گئے تھے کہ اس کی جہت سے دوسرے پر تفضیل دیے گئے تھے اس بزرگی اور بڑائی کے ساتھ سب معجزوں کا وصف مراد ہے وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ اور پکڑا ہم نے ان کو قحط اور کلنیوں اور ٹڈیوں وغیرہ کے عذاب میں لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ کہ شاید وہ پھریں باطل آئین سے اور آئیں دین حق کی طرف اور جب عذاب انھوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا تو استغاثہ کرنے لگے اور پناہ ڈھونڈھنے لگے وَقَالُوْا اور کہا انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہ يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ اے مرد جادوگر یعنی اے عالم کامل یہ پکارنا تعظیم کی راہ سے تھا اس واسطے کہ جادو ان کے نزدیک ایک بڑا علم اور پسندیدہ صفت تھی یا یہ معنی ہیں کہ اے وہ شخص جو علم سحر میں مقدم اور سب ساحروں پر غالب ہے یا چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ ساحر کہہ کے پکارتے تھے اسی عادت کے موافق اس وقت بھی کہا کہ اے ساحر اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو بِمَا عَهِدَ ساتھ اس چیز کے کہ عہد کیا ہے اس نے یعنی اس عہد کے ساتھ جو اس سے ہے عِنْدَكَ تیرے نزدیک اور وہ آپ کی دعا قبول کرتا ہے یعنی چونکہ جو دعا آپ کرتے ہیں اسے آپ کا خدا قبول فرماتا ہے عذاب دفع ہونے کے واسطے بھی آپ اسے پکاریے اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝ بیشک ہم راہ پائے ہوئے ہیں یعنی ہم پر سے اگر عذاب دفع ہو جائے تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور راہ پائیں فَلَمَّا كَشَفْنَا پھر جب لے گئے ہم عَنْهُمُ الْعَذَابَ ان سے عذاب کو موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے تو اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ اسی وقت انھوں نے عہد توڑ ڈالا اور حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہونے سے فرعون متردد ہوا کہ مبادا لوگ ان کا ایمان نہ لائیں تو اس نے اپنی قوم کو جمع کیا اور اونچے کٹھرے پر چڑھا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ اور ندا کی فرعون نے خود فِىْ قَوْمِهٖ اپنی قوم کے درمیان جب قوم پر سے عذاب دفع ہو گیا اور عظمت کی راہ سے قَالَ يٰقَوْمِ کہا کہ اے میری قوم یعنی اے قبطیو اَلَيْسَ لِىْ کیا نہیں ہے میرے واسطے یعنی ہے میرے لیے مُلْكُ مِصْرَ ملک مصر کا سکندریہ سے شام کی سرحد تک وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ اور یہ نہریں آب نیل کی تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ جاری ہیں میرے محل کے نیچے سے نیل کا پانی تین سو ساٹھ نہروں میں تقسیم تھا اور اس میں سے بڑی چار نہریں فرعون کے باغ میں جاری تھیں نہر الملک نہر طولون نہر دمیاط نہر تنیس اور یہ نہریں اس کے محل کے نیچے سے بہتی تھیں پس فرعون نے ان نہروں کے سبب سے فخر کیا اور کہا کہ میرے باغوں میں یہ نہریں بہتی ہیں اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کیا پھر تم میری عظمت و حشمت نہیں دیکھتے اور موسیٰ کو یہ باتیں نہیں حاصل اَمْ اَنَا خَيْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ اس شخص سے جو میرے ملک میں ہو هُوَ مَهِيْنٌ ۥ وہ ذلیل اور بیقدر ہے وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ اور نہیں ظاہر کر سکتا بات یعنی مطلب نہیں بیان کر سکتا اس واسطے کہ اس کی زبان ہکلی ہے اور اس ملعون نے جھوٹ کہا اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے اس دعا سے کہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ اس گرہ کو کھول دیا تھا مگر یہ بات قوم پر پوشیدہ تھی اس واسطے کہ رسول ہونے سے قبل حضرت موسیٰ کو انھوں نے ایسا ہی جانا اور دیکھا تھا فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ پھر کیوں نہ ڈالے اس پر اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ کنگن سونے کے اور اس زمانے میں

یہ رسم تھا کہ جس کو افسری اور پیشوائی دیتے تھے تو سونے کے کنگن اس کے ہاتھ میں اور سونے کا طوق اس کے گلے میں پہنا دیتے تھے فرعون بولا اگر موسیٰ سچ کہتا ہے کہ تمھم کی سرداری اور ریاست اس کے نامزد ہو چکی ہے تو حق تعالیٰ اسے سونے کے کنگن کیوں نہ دے اَوْ جَآءَ یا کیوں نہ لے آئے مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اس کے ساتھ فرشتے مُقْتَرِنِيْنَ ○ ملے ہوئے اس کے ساتھ اور اس کی یاری اور ہواداری کے لیے اس واسطے کہ جو بادشاہ اپنی جگہ پر ایلچی بھیجتا ہے تو اپنے خواص کا ایک گروہ اس ایلچی کی خدمت کے واسطے نامزد کرتا ہے کہ اس کا لشکر بہت ہو جائے اور وہ خواص سلطانی ہر حال میں اس کے مدد و معاون رہیں تو یہ کیوں کر ہوگا کہ حق تعالیٰ ایک مرد فقیر بیکس کو اپنے پاس سے رسول کر کے بھیجے فَاسْتَخَفَّ تو ہلکی عقل کا پایا فرعون نے اس مکر میں قَوْمَهٗ اپنی قوم کو یعنی فرعون کا یہ فریب ان میں اثر کر گیا فَاَطَاعُوْهُ تو اطاعت کی قوم کے لوگوں نے اس کی اور حضرت موسیٰ کی متابعت سے بالکل دل اٹھا لیا اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک فرعون والے تھے قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○ گروہ باہر نکلے ہوئے عبادت خدا اور اس کی فرمانبرداری کے دائرہ سے بلکہ طریق عقل سے خارج تھے کہ جاہ و مال فانی پر اعتماد کر کے موسیٰ علیہ السلام کو نظر حقارت سے دیکھا اور یہ نہ جانا بیت

فرعون و عذاب ابد و ریش مرصع　　　موسیٰ کلیم اللہ و چوبے و شبانی

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا پھر جب غضب میں لائے ہم کو جھگڑے اور غلبے میں زیادتی کر کے یا غصے میں لائے ہمارے رسول کو تو انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ انتقام لیا ہم نے ان سے فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ تو غرق کر دیا ہم نے ان سب کو دریا میں فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا پھر کر دیا ہم نے ان کو آگے چلنے والا ان کا فردن کا جو ان کے بعد آئیں یعنی ہم نے ان کو آئندہ پیدا ہونے والوں مشرکوں کا پیشوا کر دیا تا استحقاق عذاب میں ان کے کاموں کی اقتدا کریں وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ○ اور کر دیا ہم نے ان کو نصیحت اور عبرت پچھلوں کے لیے جو عبرت لینے کے مقام اور مرتبہ پر ہوں اس واسطے کہ عبرت لینے والے کو ان کے قصۂ عجیبہ کا ملاحظہ کرنا احوال پلٹ جانے پر کافی ہے اور از انجملہ یہ کہ جب فرعون نے پانی کے سبب سے نازش کی تھی تو اسے بھی اسی کے پانی میں ڈبو دیا اور جس پر اس نے ناز کیا تھا وہ اس کی فریاد کو نہ پہونچا بیت

در سرداری کہ باشدت سرداری　　　اندر سر آں روی کہ در سرداری

اسباب نزول میں لکھا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صنادید قریش سے جب کہا کہ خدا کے سوا اور جن کو تم پوجتے ہو ان میں کچھ خیر نہیں ہے تو ایک گروہ نے جواب دیا کہ عیسیٰ نصاریٰ کے معبود ہیں خدا کے سوا اور تم کہتے ہو کہ عیسیٰؑ نیک بندہ ہے تو اس میں بھی کچھ خیر نہیں اور کفار قریش اپنے گروہ سے یہ بات سن کر چیخے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لزم ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اور جب مثال دیا گیا مریم کا بیٹا تو اِذَا قَوْمُكَ اس وقت تیری قوم کے لوگ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ○ اس مثل سے انکار کرتے ہیں اور غل کرتے ہیں اس آیت کے سبب نزول میں ایک قول یہ ہے کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ عیسیٰ مخلوق بھی ہیں اور نصاریٰ کے معبود بھی تو ممکن ہے کہ ہمارے خدا بھی مخلوق ہوں یا انھوں نے مثال دی کہ جب یہ بات روا ہے کہ عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں تو کیوں نہ چاہیے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہوں اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ آیۂ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہونے کے بعد ابن زبعری نے کہا کہ خدا کے سوا عیسیٰ کو نصاریٰ نے پوجا تو جب عیسیٰ آگ میں ہوں گے تو ہم اور ہمارے خدا بھی آگ میں ہوں گے اس قول کی تائید کرتا ہے وہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اور کہا مشرکوں نے کہ آیا ہمارے خدا بہتر ہیں اَمْ هُوَ یا عیسیٰ جب عیسیٰ جہنم کے پتھر

ع ۱۱ ۵

ف تحقیق کہ تم اور جس کو پوجتے ہو اللہ کے سوا ایندھن ہیں دوزخ کے ۱۲ ف فرعون کو دیکھو کہ باوجود ریش مرصع کے عذاب ابدی میں مبتلا ہوا اور حضرت موسیٰ عصا اور شبانی کی وجہ سے کلیم اللہ ٹھہرے ۱۲ جعفر علی

ہوں گے تو ہمارے خدا بھی ہوں مَا ضَرَبُوْهُ نہیں دی وہ مثال لَكَ تیرے واسطے اِلَّا جَدَلًا ؕ مگر جدال اور خصومت کے واسطے حق کو
باطل سے تمیز کرنے کے لیے نہیں بَلْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ سب امور میں ایک گروہ ہیں خَصِمُوْنَ ○ خصومت کرنے والے اِنْ هُوَ
نہیں ہے عیسیٰ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا مگر بندہ کہ احسان رکھا ہے ہم نے عَلَيْهِ اس پر نبوت اور رسالت دے کر وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا اور
کر دیا ہم نے اس کو ایک نشانی اور امر عجیب لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ○ بنی اسرائیل کے واسطے یعنی بے باپ کے ان کا پیدا ہونا عجیب
قصوں میں سے ایک قصہ ہے اور سب قصوں کے مثل وَلَوْ نَشَآءُ اگر ہم چاہیں تو لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ کر دیں ہم تمھارے بدلے مَّلٰٓئِكَةً
فرشتے یعنی تم کو ہلاک کر کے تمھارے بدلے ہم فرشتے لائیں فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ○ زمین میں تمھارے پیچھے آئیں وَاِنَّهٗ اور
بیشک عیسیٰ علیہ السلام لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ علم ہے ساعت کے واسطے یعنی ان کے سبب سے جانو گے کہ قیامت نزدیک ہے اسواسطے
کہ قیامت کی علامت میں سے ایک حضرت عیسیٰ کا اترنا ہے کہ جب اہل زمین پر دجال کا تسلط ہو جائے گا تو وہ دمشق کے پورب طرف کے
کنارے منارہ بیضا کے قریب اتریں گے اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیاں دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے
اور ان کے رخسارہ مبارک پر پسینہ آیا ہوگا جب سر آگے جھکائیں گے تو قطرے ان کے چہرے سے ٹپک پڑینگے اور جب سر اوپر اٹھاینگے تو
قطرے ان کے چہرے پر موتیوں کی طرح رواں ہوں گے اور جس کافر پر ان کی سانس پہونچے گی وہ مرجائے گا اور جہاں تک انکی نگاہ پڑے گی
وہاں تک ان کی سانس بھی پہونچے گی پھر وہ دجّال کی تلاش میں چلیں گے اور باب لد جو ایک موضع ہے ولایت شام میں جب وہاں پہونچیں گے
تو اس کو قتل کریں گے تو اس وقت یاجوج ماجوج نکلیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو کوہ طور پر لیجائیں گے اور وہاں پناہ اور آڑ پکڑینگے
غرضکہ جب معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت کی ایک نشانی ہیں فَلَا تَمْتَرُنَّ تو شک نہ کرو اور جھگڑا نہ مچاؤ بِهَا قیامت آنے میں
وَاتَّبِعُوْنِ ؕ اور پیروی کرو میرے رسول کی شریعت کی هٰذَا یہ ہے صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ سیدھی راہ کہ اس پر کوئی گمراہ نہیں
ہوتا وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ ۚ اور چاہیے کہ باز نہ رکھے تم کو شیطان سیدھی راہ چلنے سے اپنے وسوسے کے سبب سے تو اسکی متابعت
نہ کرو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے ہے عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ دشمن کھلا ہوا وَلَمَّا جَآءَ عِیْسٰی اور جب کہ آئے انکے پاس
عیسیٰ علیہ السلام بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں کے ساتھ یا انجیل کی آیتوں یا کھلے ہوئے معجزوں کے ساتھ تو قَالَ کہا عیسیٰ علیہ السلام نے
بنی اسرائیل سے قَدْ جِئْتُكُمْ آیا میں تمھارے پاس بِالْحِكْمَةِ شرع کے ساتھ جو مشتمل ہے قولی اور فعلی حکمت پر وَلِاُبَیِّنَ لَكُمْ
اور اس واسطے کہ بیان کروں میں تمھارے واسطے اور ظاہر کر دوں بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ جو کچھ اختلاف کرتے ہو تم فِیْهِ ۚ
اس میں کہ وہ امور دین یا احکام توریت ہیں فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو عذاب الٰہی سے وَاَطِیْعُوْنِ ○ اور فرمانبرداری کرو میری جو کچھ میں
تم کو حکم کروں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ کہ اس کے حکم سے میں حکم کرتا ہوں هُوَ رَبِّیْ وہ رب ہے میرا وَرَبُّكُمْ اور رب ہے تمھارا
فَاعْبُدُوْهُ پس اس کی عبادت کرو یگانگی کے ساتھ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ یہ ہے سیدھی راہ جس میں نہ کج ہے نہ موڑ
فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ تو مختلف ہوئے گروہ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ نصارا میں سے جیسے یعقوبیہ نسطوریہ ملکانیہ مرسیہ شمعونیہ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا تو وائے ان کے حال پر جنھوں نے ظلم کیا ان گروہوں میں سے مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ○ عذاب سے اس دن کے کہ دکھ دینوالا
ہے اس کا عذاب هَلْ یَنْظُرُوْنَ کیا امید رکھتے ہیں گروہ یعنی منتظر نہیں ہیں اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً
یہ کہ آجائے ان پر ناگہاں وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہیں جانتے اسے غفلت اور امور دنیا میں مشغولیت کے سبب اَلْاَخِلَّآءُ

دوست کفر یا معصیت کے یَوْمَئِذٍ اس دن بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعضے ان کے بعض کے دشمن ہوں گے اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ مگر پرہیزگار لوگ اہل ایمان یعنی اس دن کافر کہ ان کی دوستی کفر اور معصیت پر باہم اعانت کرنے کے واسطے تھی باہم دشمن ہو جائیں گے کہ يَلْعَنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا یعنی ایک دوسرے پر لعنت کریں گے اور مومن لوگ جن کی محبت خدا کے واسطے تھی ان کی دوستی برقرار رہے گی کہ ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے تاویلات کاشی میں مذکور ہے کہ دوستی چار قسم پر ہوتی ہے پہلی دوستی حقیقی کہ محبت روحانی ہے اور وہ مستند ہے روحوں کے تناسب اور تعارف کے سبب جیسے انبیا اولیا شہدا اصفیا کی محبت ایک دوسرے سے دوسری محبت قلبی اور اس کی اسناد اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ کے تناسب کے سبب ہے جیسے صالح اور ابرار لوگوں کی محبت باہمی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ امتوں کی محبت اور پیروں کے ساتھ مریدوں کی محبت اور اس قسم کی دونوں محبتوں میں خلل نہیں آتا نہ دنیا میں نہ آخرت میں اور ان دونوں محبتوں سے ظاہری اور باطنی فائدے حاصل ہوتے ہیں تیسری محبت عقلی کہ اسباب معاش حاصل ہونے اور دنیا کی مصلحتیں آسان ہونے کے سبب سے مستند ہے جیسے تاجروں اور کاریگروں کے ساتھ محبت اور خادموں کی دوستی مخدوموں کے ساتھ اور حاجت مندوں کی محبت دولتمندوں کے ساتھ چوتھی محبت نفسانی حسی لذتوں اور نفسانی خواہش کی چیزوں کے سبب ہے اس کی اسناد ہے تو قیامت میں کہ ان دو قسم کی محبت کے اسباب فانی اور زائل ہو جائیں گے تو یہ دونوں محبتیں بھی فنا اور زائل ہو جائیں گی بلکہ جب تمنا کی ہوئی چیز نہ پائی جائے گی اور غرض اور حاجت نہ حاصل ہو گی تو وہ دوستی دشمنی کے ساتھ بدل جائے گی نظم

دوستی کان غرض آمیز شد دوستی دشمنی انگیز شد

ہر کہ ہر غرضے گشت پاک راست چو خورشید بود تابناک

ندا کرنے والا اس روز ندا کرے گا متقیوں کو کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے يٰعِبَادِ اے میرے بندو لَا خَوْفٌ نہیں ہے کچھ خوف عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ تم پر آج کروہات پیش آنے کے سبب وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ تم غمگین ہو گے مقاصد فوت ہونے کے سبب پھر پکارے ہوئے بندوں کی صفت فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وہ میرے بندے ایسے ہیں کہ ایمان لائے ہمارے کلام کی آیتوں پر وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اور تھے گردن جھکائے ہوئے حکم الٰہی کے سامنے اس وقت ندا کرنے والا ان سے کہے گا کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم جنت میں اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تم اور تمھاری بیبیاں مسلمان تُحْبَرُوْنَ ۝ خوش کیے ہوئے یا بزرگی دیے ہوئے یا آرائش کیے ہوئے يُطَافُ عَلَيْهِمْ دورہ دیے جائیں گے ان بندوں پر جو بہشت میں داخل ہوں گے بِصِحَافٍ کاسے مِّنْ ذَهَبٍ سونے کے اور ان میں چند قسم کے کھانے ہوں گے وَّاَكْوَابٍ اور کوزے بے دستے کے اور بے گوشہ کے یعنی صراحیاں طرح طرح کی پینے کی چیزوں سے بھری ہوئیں وَفِيْهَا اور بہشت میں ہوں گی ان کے واسطے مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ جو کچھ چاہیں جی وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ اور جو چیز دیکھنے میں خوش آئے آنکھوں کو اور اس سے لذت پائیں وسیط میں ہے کہ یہ دو کلمے فرما کر حق تعالیٰ نے جنتیوں کے واسطے جو نعمتیں ہیں ان سب کی خبر دیدی اس واسطے کہ جنت کی نعمتیں یا نفس کا حصہ ہیں یا آنکھ کا ایک درویش نے فرمایا ہے کہ اہل نظر جانتے ہیں کہ آنکھ کی لذت کس چیز میں ہو سکتی ہے جن لوگوں کی نظر بصیرت صاف نہیں کہ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ کے جمال کا نور ان پر پوشیدہ رہا ان سے کہہ دو تَلَذُّ الْاَعْيُنُ کا ہے سے عبارت ہے اور ہر صاحب بصیرت پر یہ بات ظاہر ہے کہ اہل شوق کے واسطے آنکھ کی لذت جمال محبوب کے مشاہدہ کے سوا اور کسی چیز میں متصور نہیں بیت

پردہ از پیش بر انداز کہ مشتاقاں را لذت دیدہ بجز دیدن دیدار تو نیست

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ لذت دیدار اشتیاق کے قدر ہے عاشقوں کو جس قدر شوق زیادہ ہوتا ہے اسی قدر لذت دیدار الٰہی زیادہ ہوتی ہے ذوالنون مصری قدس سرہ سے حل کیا ہے کہ شوق محبت کا ثمرہ ہے جسے جس قدر محبت زیادہ ہو اسے اسی قدر محبوب کے دیدار کا شوق زیادہ ہے زبور میں ہے کہ اے داؤد میری بہشت مطیعوں کے واسطے ہے اور میری کفایت متوکلوں کیلئے ہے اور میری زیادتی شکرگزاروں کے واسطے اور میرا انس طالبوں کا حصہ ہے اور میری رحمت نیک کام کرنے والوں کا حق ہے اور میری مغفرت توبہ کرنے والوں کیواسطے اور میں خاص مشتاقوں کا ہوں شعر

الا طال شوق الابرار الی لقائی وانا الیہم اشد شوقا

دلم از شوق تو خوں ست ندانم چوں ست
در دلم شوق جمالت ز بیاں بیروں ست

در دلم شوق تو ہر روز فزوں مے گردد
دل شوریدہ من بیں کہ چہ روز افزوں ست

رباعی

اب جنتیوں کی پوری لذت کے واسطے فرماتا ہے کہ وَاَنْتُمْ فِیْهَا اور تم بہشت میں خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہو اور کمال نعمت اسی میں ہے کہ اسے زوال کا کھٹکا نہ ہو وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اور وہ بہشت کہ آج اُوْرِثْتُمُوْهَا میراث دیے گئے ہو تم اسکی وہ بہشت وعدہ کی گئی ہے کہ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا اور تم کو میراث دی میں نے بہشت بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اس کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں انواع طاعات اور اقسام خیرات جزا کو حق تعالیٰ نے میراث کے لفظ سے یاد کیا اس واسطے کہ خالص ہے اور استحقاق کے سبب سے ہاتھ آتی ہے لَكُمْ فِیْهَا تمہارے واسطے جنت میں فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ میوے بہت ہیں مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ اور اس میں سے ہمیشہ کھاتے رہوگے معالم میں ہے کہ حدیث میں وارد ہوا کہ جو کوئی بہشت میں درخت سے میوہ لے گا فوراً ویسا ہی میوہ پھر اس درخت میں پیدا ہو جائے گا اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ تحقیق کہ کافر فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ عذاب جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ سست اور ہلکا نہ کیا جائے گا عذاب اُن سے وَهُمْ فِیْهِ اور وہ عذاب میں مُبْلِسُوْنَ ○ ناامید ہیں نجات کی راحت اور عذابوں کی قلت اور خفت سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر عذاب کرنے سے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور مگر تھے هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ○ وہی ظالم کہ انھوں نے شرک کیا اور بے محل عبادت کی وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ اور جب نجات کی امید منقطع ہو گی تو ان فرشتوں کو پکاریں گے جو دوزخ کے نہتم ہیں اور کہیں گے کہ اے مالک درخواست کر خدا سے لِیَقْضِ عَلَیْنَا تاکہ حکم کرے ہم پر یعنی ہم کو مار ڈالے رَبُّكَ تیرا رب تاکہ عذاب کھینچنے سے ہم رہائی پائیں تو قَالَ کہے گا مالک فرشتہ ان کے سوال کے جواب میں ہزار برس کے بعد اور تبیان میں ہے کہ چالیس دن کے بعد اس جہاں کے دنوں میں سے کہ ایک دن یہاں کے ہزار برس کے برابر ہو گا کہ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ○ بیشک تم دیر تک رہنے والے ہو دوزخ میں کہ نہ تم مروگے نہ تم پر تخفیف عذاب ہو گی پھر حق تعالیٰ مالک کے جواب دینے کے بعد ان سے فرمائے گا کہ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ بیشک وشبہہ لایا میں تمہارے پاس حق یعنی پیغمبروں کی زبانی ہم نے تمہارے پاس کلام صحیح و درست بھیجا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ اور مگر اکثر تم لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○ حق بات سے کراہت کرنے والے تھے اور تم نے اسے پسند نہ کیا اَمْ اَبْرَمُوْٓا بلکہ محکم کر دیا کافروں نے اَمْرًا کام حق کو رد اور باطل کرنے میں یا کر پیغمبروں کے واسطے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○ تو بیشک ہم بھی محکم کرنیوالے ہیں کام ان کے مکافات کے واسطے یا انبیا کی نصرت کے ساتھ کافروں کا مکر باطل کرنے کو اَمْ یَحْسَبُوْنَ کیا گمان کرتے ہیں کفار مکار اَنَّا لَا نَسْمَعُ یہ کہ نہیں سنتے ہیں ہم سِرَّهُمْ چھپی بات ان کی جو دل میں کہتے ہیں وَنَجْوٰىهُمْ اور جو زبانوں پر ایک دوسرے سے

مصلحت کرتے ہیں بَلٰی ہاں سنتے ہیں ہم اُسے وَرُسُلُنَا اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے کہ حفظہ ہیں لَدَیْهِمْ اُن کے پاس ہیں اور اُن پر مسلط اور موکل ہیں یَكْتُبُوْنَ ○ لکھتے ہیں اُسے میرے حکم سے اور جب اُن کی پوشیدہ باتیں میرے فرشتوں پر ظاہر ہیں تو ہم جو خداوند ہیں ہم پر کیونکر پوشیدہ ہوں گی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ اگر ہو خدا کے واسطے وَلَدٌ بیٹا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ○ تو میں پہلا عبادت کرنیوالا ہوں خدا کی اُس کی وحدانیت کے ساتھ تو چاہیئے تھا کہ میں جانتا اور جب میں جانتا ہوں کہ اُس کا فرزند نہیں ہے تو ہم اُس کا فرزند کرنا کہاں سے پیدا کرتے ہو صاحب کشاف نے اس آیت کے معنی میں کہا ہے کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور صحیح دلیل سے ثابت ہو جاتا تو میں پہلے اُس کی تعظیم کرتا یعنی میں کہ ہمیشہ خدا کی تعظیم کرتا ہوں اگر اُس کا کوئی فرزند ہوتا تو اُس کی بھی میں تعظیم کرتا یہ بات تمثیل کے طور پر ہے اور حق تعالیٰ کے واسطے فرزند نہ ہونے میں مبالغہ ہے امام زاہد نے لکھا ہے کہ ایک دن نضر بن حارث لعنہ اللہ اپنے گھر میں بیٹھا ڈینگ ہانکتا تھا اور اکثر سرداران قریش اُس کے پاس تھے ایک آیت قرآن میں خوض اور فکر کر کے ہنسی اور مسخراپن شروع کیا ولید بن مغیرہ اُس وقت اسلام کی طرف مائل تھا اور برابر قرآن شریف کی تعریف کیا کرتا تھا بولا کہ اے نضر تو قرآن کے ساتھ ہنسی کی باتیں کرتا ہے قسم خدا کی محمدؐ نہیں کہتے ہیں مگر حق نضر نے کہا کہ میں بھی حق کہتا ہوں محمدؐ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مگر اتنا زیادہ کہتا ہوں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور آپ غمگین ہوئے پس جبریلؑ امین یہ آیت لائے اور نضر و ولید کے سامنے آیا اور یہ آیت پڑھی اور بولا کہ محمدؐ کے خدا نے اس آیت میں ہمارے کلام کی تصدیق کی کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ولید نے کہا کہ اے احمق خدا نے تیری تکذیب کی اس واسطے کہ اِن نفی کے معنی میں ہے فرماتا ہے کہ نہیں ہے اور نہ تھا خدا کا کوئی فرزند اس واسطے کہ یہ جو فرمایا ہے کہ میں پہلا ہوں موحدوں کا سُبْحٰنَ پاک ہے اور بے عیب رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا رَبِّ الْعَرْشِ خداوند عرش کا عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ اس چیز سے کہ وصف کرتے ہیں کافر اُس کو یعنی دُنیا میں اُسے صاحب اولاد کہتے ہیں فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے اُنکو یَخُوْضُوْا تاکہ کوشش کریں باطل میں وَیَلْعَبُوْا اور کھیلیں دُنیا میں حَتّٰى یُلٰقُوْا یہاں تک کہ دیکھیں یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ○ وہ دن کہ وعدہ کئے گئے ہیں جس کی ملاقات کا یعنی قیامت کا دن وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہ ہے خداوند آسمان اور زمین کا اُس کی عبادت کرنیوالے ہیں فرشتے اور جن اور انسان وَهُوَ الْحَكِیْمُ اور وہ ہے راست کار تدبیر خلق میں الْعَلِیْمُ ○ جاننے والا اُن کی مصلحتیں وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ اور بزرگ ہے وہ جس کے واسطے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمین کی وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے یعنی اُس کا حکم سب مخلوقات کے اجزا پر جاری ہے وَعِنْدَهٗ اور اُس کے پاس ہے عِلْمُ السَّاعَةِ علم اس ساعت کا جس میں قیامت ہوگی وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اس کی طرف پھیرے جاؤ گے یعنی سب خلائق اُس دن کی طرف پھیری جائے گی وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ اور نہ مالک ہوں گے اس دن وہ لوگ یَدْعُوْنَ پوجتے ہیں کافر جن کو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے الشَّفَاعَةَ شفاعت کرنے کے یعنی کافروں کے معبود جن انسان فرشتے بُت کہ مشرک ان کی شفاعت کے امیدوار ہیں وہ اُس دن شفاعت نہ کرسکیں گے اِلَّا مَنْ شَهِدَ مگر جس نے گواہی دی ہو بِالْحَقِّ حق جیسے فرشتے اور حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر علیہم السلام کہ اُن کو شفاعت کرنے کا رتبہ حاصل ہے اس واسطے کہ انھوں نے شہادت برحق ادا کی ہے وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ اور وہ جانتے ہیں اپنے دل میں یہ بات کہ انھوں نے گواہی دی ہے اور مومن گنہگاروں کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کریں گے وَلَئِنْ

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عبادت کرنے والوں سے اور اُن سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کہ کس نے اُن کو پیدا کیا تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے اس واسطے کہ یہ جواب ایسا ظاہر ہے کہ اس سے انکار نہ کر سکیں گے فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ پھر کیونکر پھرے جاتے ہیں مشرک اُس کی عبادت سے اس کے غیر کی عبادت کی طرف وَقِيْلِهٖ اور خدا کے نزدیک ہے جاننا رسول کے قول کا کہ کہا ہے يٰرَبِّ اے میرے رب اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کافر معاند قَوْمٌ ایک گروہ ہیں کہ عناد اور غلبہ ڈھونڈھنے کی وجہ سے لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ نہیں ایمان لاتے فَاصْفَحْ پس منہ پھیر لو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْهُمْ انھیں دعوت اسلام کرنے سے یا ان سے بدلا لینے سے منہ پھیرو وَقُلْ اور کہو سَلٰمٌ کہ تم کو چھوڑ دینا مجھے منظور ہے یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ ع پس قریب ہے کہ جانیں اپنے کفر کا انجام اُس وقت جب اُن پر عذاب نازل ہو دنیا میں جنگ بدر کے دن اور عقبیٰ میں آتش دوزخ میں داخل ہونے کے سبب سے

ع ۲۲

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ دخان مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے !	اور یہ انسٹھ آیتیں ہیں

آیاتہا ۵۹ — کلماتہا ۱۰۹ — رکوعہا ۱ — حروفہا ۴۷۵

حٰمٓ ○ امام ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں امام محمد حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ جو سورتیں حروف مقطعہ سے شروع کی گئی ہیں ان میں جتنے احکام اور قصے مذکور اور مجتمع ہیں وہ مجملاً حروف مقطعہ میں بھی جمع ہیں مگر چونکہ نبی اور ولی کے سوا حروف مقطعہ میں ان احکام اور قصوں کو کوئی نہیں پہچانتا تو عوام کو سمجھانے کے لیے پوری سورت میں مفصل ذکر کیے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حروف کلمات کی طرف اشارہ ہیں چنانچہ حٰم میں کہا ہے کہ اشارہ ہے حمیت الحمین کی طرف یعنی میں نے حمایت کی اپنے دوستوں کی ماسویٰ کی طرف متوجہ ہونے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ حم یعنی کام بنایا گیا وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ اور قسم کتاب ظاہر کی کہ وہ قرآن ہے کہ محض اپنے کرم سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہم نے اُسے نازل کیا فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ رات میں جو بزرگ اور برکت والی ہے کہ وہ شب قدر ہے اور اس کے برابر اور کیا برکت ہو سکتی ہے کہ اُس رات میں کتاب کریم جو دینی دنیوی فائدوں اور ظاہری باطنی واسطوں کی سبب ہے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوئی اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہیں مُنْذِرِيْنَ ○ ڈرانیوالے اس شب قرآن نازل کر کے اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے اور وہ پندرھویں شب ماہ شعبان کی ہے اُسکی برکت فرشتے نازل ہونے اور دعائیں قبول ہونے اور حکم جاری ہونے اور نعمتیں تقسیم ہونے میں ہے فِيْهَا يُفْرَقُ اُس شب میں جدا کیا اور جاری کر دیا جاتا ہے كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ○ ہر ایک امر جو تمام سال حکم کیا گیا ہے روزیوں اور اجلوں کا اور شب برات اُن بزرگ راتوں میں سے ہے جو اُس امت کو عطا ہوئیں حدیث میں ہے کہ اس رات اتنے گنہگار بخشے جاتے ہیں جتنے روئیں قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے جسم پر ہیں اور اس رات آب زمزم زیادہ ہو جاتا ہے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی اس شب میں سو رکعت نماز پڑھتا ہے حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجتا ہے کہ وہ اُس نماز پڑھنے والے کے ساتھ رہتے ہیں تیس فرشتے اسے بہشت کی بشارت دیتے ہیں اور تیس فرشتے اُسے دوزخ سے بخوف کرتے ہیں اور تیس فرشتے اُسے دنیا کی آفتوں سے بچاتے ہیں اور دس فرشتے اس سے شیطان کے مکر کو دفع کرتے ہیں اور اس رات بندوں پر نعمت تقسیم کرتے ہیں اَمْرًا حکم کیا ہم نے حکم کر کے اس رات احکام جاری کرنے کا مِّنْ عِنْدِنَا اپنے پاس

معانقہ عند المتقدمین

اپنے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہیں مُرْسِلِيْنَ ○ بھیجنے والے تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تمہارے رب کی طرف سے خلق پر جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نظم

در دو عالم بخشش و بخشائش ست — خلق را از بخشش آسائش ست

خواجہ چوں دُر در مدیح خویش سُفت — اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ گفت

یا بھیجنے والے ہیں ہم جبرئیل کو قرآن کے ساتھ اپنے حبیب پر یا اس رات فرشتوں کو ہم نے بھیجا مومنوں پر سلام کیساتھ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ بیشک خدا سننے والا اور جاننے والا ہے ان کی سب باتیں رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا ہے وَمَا بَيْنَهُمَا اور اس کا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں ہے پس جان لو اے مخلوق اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ○ اگر ہو تم یقین کرنے والے یعنی یقین طلب کرنے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود سزاوار اور مستحق عبادت کا نہیں مگر وہ يُحْيٖ زندہ کرتا ہے وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہے یعنی وہی ہے زندگی اور موت کا موجود کرنے والا رَبُّكُمْ وہ ہے تمہارا رب وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ اور رب تمہارے پہلے باپوں کا بَلْ هُمْ بلکہ کافر اس بات پر یقین کرنیوالے نہیں ہیں فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ○ شک میں ہیں قرآن کیطرف سے کھیل کرنے والے فَارْتَقِبْ پس تو منتظر رہ انکے واسطے يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ اس دن جب آئے گا آسمان بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلے ہوئے دھوئیں کے ساتھ جو شر غالب ہوتا ہے عرب اسے دخان کہتے ہیں اس سے وہ عذاب مراد ہے جو قرآن کے ساتھ ہنسی کرنیوالوں پر نازل ہوگا عین المعانی میں ہے کہ دھوئیں سے وہ غبار مراد ہے جو فتح مکہ کے دن اٹھا تھا اور اس نے ہوا کو چھپا لیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ قحط کا زمانہ مراد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے کفار بھوکوں مرنے لگے اور مرے ہوئے کتوں کو ہڈی سمیت کھا جاتے تھے اور دھوئیں سے وہ دھند مراد ہے کہ جو بھوک کی شدت میں آدمی کو ضعف بصارت کے سبب سے اپنے اور آسمان کے درمیان دھوئیں کی ایسی ایک چیز نظر آتی ہے اور تبیان میں ہے کہ قحط کے سال خشک سالی کے سبب سے سیاہ غبار زمین سے اٹھتا ہے دھوئیں کی شکل پر اسی واسطے قحط کے برس کو سنۃ الغبرا کہتے ہیں اور عام الرماد نام ہونیکی وجہ یہی ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ یہ دھواں قیامت کی نشانیوں میں سے ہوگا جیسا کہ اشراط الساعۃ کی حدیث میں آیا ہے فذکر الدخان والدجال یعنی پھر ذکر کیا دھوئیں اور دجال کا اور وہ دھواں ہوگا مشرق سے مغرب تک يَّغْشَى النَّاسَ گھیرے گا لوگوں کو اور چالیس دن کے بعد موقوف ہوگا اور اس کے سبب مومنوں کو ایسی حالت پیدا ہوگی جیسے زکام ہوتا ہے مگر کافروں کو بیہوش اور سراسیمہ کر دیگا فرشتے ان سے کہیں گے کہ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ یہ ہے عذاب دکھ دینے والا جو حق تعالی نے وعدہ کیا تھا پس کافر روئیں گے اور کہیں گے کہ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اے ہمارے رب اٹھا ہم پر سے عذاب اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ○ بیشک ہم ایمان والے ہیں عذاب دفع ہو جانے کے بعد یعنی جب یہ بلا دفع ہو جائے گی تو ہم ضرور ایمان لائیں گے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ اَنّٰى کیونکر ہوگا لَهُمُ الذِّكْرٰى اُن کے واسطے نصیحت ماننا اتنے عذاب سے وَقَدْ جَآءَهُمْ اور حال یہ ہے کہ آیا اُن پر رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ رسول ظاہر کرنیوالا معجزوں کا اور انھوں نے اس کے سبب سے نصیحت نہ مانی ثُمَّ تَوَلَّوْا پھر اس کی طرف پیٹھ پھیری یعنی انکار کیا عَنْهُ اس پر ایمان لانے سے وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ اور بولے کہ سکھایا ہوا ہے جبر اور یسار اسے قرآن سکھاتے ہیں مَّجْنُوْنٌ ○ دیوانہ ہے اور اس کے دماغ میں خبط ہو گیا ہے اور باوصف ان باتوں کے اگر وہ ایمان کا وعدہ کرتے ہیں تو اِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ یقینی ہم اٹھا لینے والے ہیں عذاب اُن پر سے

وقف لازم

وقف لازم

قَلِيلًا تھوڑے دن یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اُن کافروں کے مرتے دم تک ہم قحط اٹھا لیں گے مگر کچھ فائدہ نہ ہوگا
اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ بیشک تم پھرنے والے ہو کفر کی طرف لکھا ہے کہ قحط کے زمانہ میں ابوسفیان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ مدینہ
میں آیا اور خدا اور رحمان کی قسم پیغمبر کو دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو قحط کی بلا دفع ہوگئی اور وہ اُسی طرح کفر پر جمے رہے
اور بعضے لوگ جو دھوئیں کو علامات قیامت میں سے لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب دُعا اور زاری کریں گے تو چالیس دن کے بعد دھواں
اُٹھ جائیگا اور وہ اُسی حال پر پھر آئیں گے جس شرک اور فسق کے حال پر پہلے تھے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یاد کرو وہ دن جس دن
پکڑیں گے ہم کافروں کو بڑی پکڑ یعنی قیامت کے دن اور تفسیر دمیاطی میں لکھا ہے کہ جنگ بدر کا دن مراد ہے کہ حق تعالیٰ مشرکوں کو وعید
کرتا ہے کہ اس دن بڑے عذاب میں ہم تم کو بتلا کرینگے کہ وہ قتل اور قید ہے اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ بیشک ہم انتقام لینے والے ہیں اُس
روز وَلَقَدْ فَتَنَّا اور ضرور ضرور امتحان کیا ہمنے قَبْلَهُمْ کفار مکہ کے پہلے قَوْمَ فِرْعَوْنَ گروہ قبط کو جو فرعون کے ملازم تھے وَجَآءَهُمْ
اور آیا اُنکے پاس رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ پیغمبر بزرگ حسب نسب میں یعنی موسیٰ بن عمران اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ اس بات کیساتھ کہ ادا کرو
یعنی ہاتھ روکو اور بھیج دو میرے ساتھ عِبَادَ اللّٰهِ خدا کے بندوں کو یعنی بنی اسرائیل کو اِنِّيْ لَكُمْ بیشک میں تمہارے واسطے
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ رسول ہوں امانتدار وحی کا اور مجھ پر کوئی تہمت نہیں اور میں خلق کا خیرخواہ ہوں وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا اور آیا
ہوں میں تمہارے پاس یہ بات لیکر کہ سرکشی اور تکبر نہ کرو عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اس کی وحی کی اہانت نہ کرو اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ بیشک
لانیوالا ہوں میں تمہارے پاس دلیل مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل اپنا مدعا صحیح ہونے پر فرعون والوں نے یہ بات سُن کر حضرت موسیٰ کو
ایذا دینے کا قصد کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وَاِنِّيْ عُذْتُ اور بیشک میں پناہ لایا بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اپنے رب اور تمہارے رب
کیساتھ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝ اس سے کہ سنگسار کرو مجھے یا قتل کرو یا گالی دو اس واسطے کہ وہ میرا نگہبان ہے وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ
اور اگر نہ ایمان لاتے ہو میرا فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ تو کنارہ کرو مجھسے اور مجھ کو ایذا نہ دو مصرع

مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں

اُن کافروں نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اور ہاتھ اور زبان سے ایذا دینا شروع کی فَدَعَا رَبَّهٗٓ تو پکارا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کو
اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ کہ یہ قبطیوں کا گروہ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝ گروہ ہے کفر اور تکبر پر مُصر یعنی یا اللہ تو ان کو ہلاک کر دے کہ وہ مشرک ہیں تو حق تعالیٰ
نے جب اُن کی دعا قبول فرمائی تو کہا کہ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا پس لے جا میرے بندوں کو رات کے وقت مصر سے اِنَّكُمْ
مُّتَّبَعُوْنَ ۝ بیشک تم پیچھا کیے گئے ہو یعنی جب تم جاؤ گے تو فرعون اور اس کی قوم کے لوگ خبر پائیں گے اور تمہارے پیچھے آئیں گے
اور جب دریا کے کنارے تم پہونچنا تو اپنا عصا دریا پر مارنا کہ وہ پھٹ جائے گا اور اس میں راہیں ظاہر ہو جائیں گی تاکہ بنی اسرائیل
گذر جائیں وَاتْرُكِ الْبَحْرَ اور چھوڑ دے دریا کو رَهْوًا ساکن اور ٹھہرا ہوا اُسی طرح اس پر راہیں کھلی ہوئیں یعنی دوبارہ اُس
پر عصا نہ مارنا کہ پہلے حال پر آجائے اور اُسے اُسی طرح چھوڑ دینا کہ قبطی اس میں آئیں اور ڈرنا نہیں اِنَّهُمْ بیشک وہ لوگ
جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ ایک گروہ ہیں ڈبوئے گئے یعنی دریا میں ڈوب جائیں گے تو فرعون کے لوگ سب غرق ہو گئے كَمْ تَرَكُوْا کتنے بہت سے
چھوڑے انھوں نے مِنْ جَنّٰتٍ باغ درختوں سے بھرے ہوئے وَّعُيُوْنٍ ۝ اور چشمے بہتے ہوئے پانی کے وَّزُرُوْعٍ اور کھیتیاں
تیار وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ اور مکان خوب آراستہ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا اور اسباب عیش و آرام کے کہ تھے فِيْهَا اُس ناز و نعمت میں فٰكِهِيْنَ

الثلثہ

عیش اور خوشی کرنے والے كَذٰلِكَ ہمارا کلام تکذیب کرنے والوں کے ساتھ ایسا ہی ہے وَاَوْرَثْنٰهَا اور میراث دیے ہم نے انکے مکان
قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ○ دوسری قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو فَمَا بَكَتْ پس نہیں رویا عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ اُن پر آسمان وَالْاَرْضُ اور
زمین یعنی ان کے ہلاک ہونے کا کسی نے حساب نہیں کیا معالم میں ہے کہ جب کوئی مومن مرتا ہے تو آسمان اور زمین اُس پر چالیس دن تک
رویا کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کوئی بندہ نہیں کہ آسمان جس کے واسطے دو دروازے نہ ہوں ایک دروازے
سے اس کی روزی اترتی ہے دوسرے دروازے سے اس کے عمل آسمان پر جاتے ہیں تو جب وہ بندہ مرجاتا ہے تو یہ دونوں دروازے
اس کی روزی اترنے اور عمل اوپر جانے سے محروم ہوجاتے ہیں اور اس پر روتے ہیں عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آسمان کا رونا اس کے
کناروں کی سُرخی ہے معالم میں ہے کہ جب امیر المومنین حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اُن پر آسمان رویا اور اُس کا رونا یہ تھا کہ
اُس کے کنارے سُرخ ہوگئے یہی مضمون کسی نے کہا ہے

نظم

این سُرخیِ شفق کہ بریں چرخ بیوفاست ہر شام عکس خونِ شہیداں کربلاست
گر چرخ خوں ببارد ازیں غصہ درخورست در خاک خوں بگریہ ازیں ماجرا رواست

اور بعضوں نے کہا ہے کہ آسمان زمین کا رونا بھی آدمیوں کا سا رونا ہے اور بعضے اس بات پر ہیں کہ آسمان زمین پر ایسی علامت ظاہر
ہوتی ہے جو حزن اور افسوس پر دلیل ہو جیسے رونا کہ اکثر غم اور رنج پر دلالت کرتا ہے اور بہر تقدیر چونکہ فرعون والوں کا کوئی عمل ایسا نہ
تھا جو آسمان پر جائے اور زمین پر بھی انھوں نے کوئی نیک کام نہ کیا تھا تو آسمان اور زمین اُن پر نہ روئے وَمَا كَانُوْا اور نہ تھے مُنْظَرِيْنَ ○
مہلت دیے ہوئے ایک وقت سے دوسرے وقت تک وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور یقینی نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو
مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ○ ذلیل کرنے والے عذاب سے کہ وہ فرعون کی بندگی اور غلامی تھی اور ان کے بیٹوں کا قتل اور کام میں
رنج و تعب مِنْ فِرْعَوْنَ فرعون سے اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا بیشک تھا فرعون سرکش اور اپنے کو بڑا اور بلند جاننے والا مِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ○
کافروں میں سے کہ وہ ایمان کی حدوں سے تجاوز کیے ہوئے ہیں وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ اور تحقیق کہ برگزیدہ کرلیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور
بنی اسرائیل کے ایمان والوں کو عَلٰى عِلْمٍ علم پر یعنی ہیں نے جانا کہ یہ برگزیدہ کرنیکے لائق ہیں عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم پر اپنے
زمانے کے وَاٰتَيْنٰهُمْ اور دی ہم نے انکو مِنَ الْاٰيٰتِ قدرت کی نشانیوں میں سے مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ○ وہ چیز جس میں
نعمت تھی کھلی ہوئی جیسے دریا کا پھٹ جانا اور من و سلویٰ اترنا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار قریش لَيَقُوْلُوْنَ ○ البتہ
کہتے ہیں کہ اِنْ هِيَ نہیں ہے انجام کار اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى مگر پہلی موت ہماری دنیا میں اور اُس کے بعد پھر زندگی نہیں
ہے وَمَا نَحْنُ اور نہیں ہیں ہم بِمُنْشَرِيْنَ زندہ کئے ہوئے اور اٹھائے ہوئے موت کے بعد فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ پس لاؤ
ہمارے باپوں کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے اس بات میں کہ موت کے بعد پھر اٹھنا ہے ان کی یہ بات نادانی کے سبب
تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ کیطرف سے جو بات ظاہر ہونا ایک وقت پر موقوف ہے تو دوسرے کی خواہش سے ہر وقت اُس کا ظہور کچھ
لازم نہیں تو موت کے بعد پھر اٹھنے کا وعدہ آخرت میں ہی اگر دنیا میں نہ ظاہر ہو تو اس پر کچھ حکم نہیں پہونچتا اَهُمْ خَيْرٌ کیا قریش کے لوگ
بہتر ہیں قوت اور سختی اور مال اور شوکت میں اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ یا قوم تبع حمیری کہ وہ ایک بڑا لشکر تھا عظمت اور دبدبہ والا وَالَّذِيْنَ
اور وہ لوگ جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ قوم تبع کے قبل جیسے عاد ثمود وغیرہ جب وہ ایمان نہ لائے اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کردیا ہم نے انکو اِنَّهُمْ كَانُوْا

ع ۲۹

بیشک وہ تھے مُجْرِمِیْنَ خبی کافر اور بعث وحشر کے منکر اخبار و آثار کے فحوا سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تبع ایک بادشاہ تھا حمیرہ کا اسکی
کینت ابوکرب تھی اور نام اسد بن ملیکا ہے کہ یہ بادشاہ بڑے جاہ و حشم اور لشکر کے ساتھ مشرق سے عالم کی مغربی حد تک پھرا اور حمیرہ اسی
نے آباد کیا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ سمرقند بھی اسی کا آباد کیا ہوا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہے کہ وہ پیغمبر
تھا اور حدیث میں آیا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تبع پیغمبر تھا یا نہیں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ تبع کو گالی نہ دو کہ وہ ایمان
لایا ہے اور اسی واسطے حق تعالیٰ نے اس کی قوم کی مذمت کی خود اُس کی مذمت نہیں کی معالم میں ہے کہ ایک وقت مدینہ میں اُس کے بیٹے کو
لوگوں نے قتل کر ڈالا تھا اور اُس نے وہاں کے لوگوں کو قتل کرنیکے قصد سے لشکر کشی کی اور بنی قریظہ کے دو عالم کہ ان کا نام کعب اور اسد
تھا انھوں نے جب خبر سنی تو تبع کے پاس گئے اور کہا کہ یہ جرأت نہ کریں اسواسطے کہ مدینہ نبی آخر الزماں کی ہجرت گاہ ہے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی تو تبع اپنے قصد سے باز آیا مدینہ منورہ کے لوگوں کو نہ قتل کیا نہ قید اور وہ آتش پرست تھا اور اُن دونوں
عالموں کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اہل کتاب کے ایک گروہ کے ساتھ یمن کی طرف چلا تو راہ میں چند آدمی ہذیل کے اُس کے سامنے آئے
اور یہ بات زبان پر لائے کہ ہم تمہیں ایسا مکان بتادیں کہ جس میں چاندی موتی زمرد کا خزانہ ہے تبع نے پوچھا کہ کہاں وہ بولے کہ میں اور
اُن آدمیوں کی غرض یہ تھی کہ خانۂ کعبہ کھودنے کا ارادہ کرے اور ہلاک ہوجائے تبع نے خزانہ اور مکان کا حال عالموں سے بیان کیا علما
بولے کہ خبردار ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا تمام روے زمین میں وہ مقام بہت بزرگ اور شریف ہے اور جو کوئی اُس کے ساتھ بے ادبی کا ارادہ
کرتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے تمہیں وہاں جانا چاہیئے اور اُس مکان کی تعظیم بجالانا چاہیئے تبع وہاں گیا اور کعبۂ شریف پر پوشش چڑھائی
اور چھ ہزار اونٹ قربانی کئے اور وہاں سے یمن کی طرف رخ کیا اور اس کی قوم جو حمیرہ میں تھی اُس نے مخالفت اور بغاوت شروع کی کہ تو ہمارے
دین سے پھر گیا ہم تجھ سے نہیں ملتے تبع نے خدا کی عبادت کرنے کی دلیلیں اُن کے سامنے بیان کیں اور انھوں نے عناد اور عداوت زیادہ
کی اور بولے کہ ہم آگ سے امتحان کرتے ہیں یمن کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کے دامن میں آگ تھی جب دو آدمیوں میں جھگڑا ہوتا
تو اُس آگ میں آتے جو ناحق پر ہوتا وہ جل جاتا اور جو حق پر ہوتا اُسے کوئی آفت نہ پہونچتی غرضکہ علما اپنی کتابوں سمیت آگ میں گئے اور
صحیح وسلامت نکل آئے اور اُن کے لوگ بالکل جل گئے ارباب سیر کے نزدیک یہ بات ثبوت کو پہونچی غرضکہ کہ تبع نے حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو نامہ لکھا اور شامول یہودی کو دیا کہ اگر حضرت کا زمانہ پائے تو خود آپ کی خدمت میں پہونچائے ورنہ اپنی اولاد کو سپرد کرکے
وصیت کرے کہ تم میں سے جو آپ کا زمانہ پائے یہ نامہ حضور میں پہونچائے شاموں کی بیسویں پشت میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
تھے انھوں نے وہ نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہونچایا اور آپ نے تین بار فرمایا کہ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ اور رقاشی رحمہ
اللہ تعالیٰ سے نقل ہے کہ ابوکرب اسعد حمیری ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سات سو برس آپ کی نبوت اور بعثت کے قبل ایمان لائے
تھے اور درج الدرر میں ہے کہ ایک ہزار ترپن برس ہجرت کے قبل کہ نبوت سے ایک ہزار چالیس برس پہلے ہوئے وہ ایمان لائے تھے
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اُس کو جو اُن دونوں کے
درمیان میں ہے لٰعِبِيْنَ ○ کھیلنے والے یعنی ہم نے حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے کھیل کے طور پر نہیں بلکہ تمام مخلوقات کو حکمت کا ملہ
کیساتھ ہم نے ظاہر کیا ہے اور حکمت کو یہ بات سزاوار نہیں کہ آدمیوں کو ہم معطل اور مہمل چھوڑ دیں بے ثواب اور بے عذاب مَا خَلَقْنٰهُمَا
نہیں پیدا کیا ہم نے اہل زمین اور اہل آسمان کو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کیواسطے کہ وہ طاعت پر ثواب پانا اور معصیت پر عذاب اٹھانا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہت آدمی یعنی مشرک غفلت اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے کہ حکیم کا کام حق اور حکمت کے ساتھ ہوتا ہے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ دن جدا ہونے کا کہ حق باطل سے جدا ہوگا یا مومن کافر سے یا مطیع عاصی سے مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ وقت ہے سب آدمیوں کے جمع ہونے کا يَوْمَ لَا يُغْنِيْ جس دن نہ دفع کرے گا مَوْلًى کوئی دوست اور قرابتی عَنْ مَّوْلًى کسی دوست اور قرابتی سے شَيْئًا کچھ عذاب میں سے یا کوئی کسی کو کسی چیز کے سبب سے فائدہ نہ پہونچائے گا وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ ہونگے دوستوں میں کہ مدد دیئے جائیں اور دوستوں سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ مگر وہ جس پر رحم کرے اللہ یعنی مومن کہ شفاعت کرکے ایک دوسرے کی مدد کریگا اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ بیشک خدا غالب ہے جس پر وہ عذاب کریگا اس کی کوئی مدد نہ کریگا الرَّحِيْمُ ○ مہربان ہے جس پر رحمت کریگا اسے رتبہ شفاعت عطا فرمائیگا اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ یقینی درخت زقوم یعنی اُس کا میوہ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ○ کھانا ہے گناہگاروں کا یعنی ابوجہل اور اس کے گروہ کا اور زقوم جب کھائیں گے کَالْمُهْلِ تو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ○ جوش کھائے گا پیٹوں میں جوش کھانا كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ○ جیسے جوش کھانا گرم پانی کا یعنی اُنکی آنتوں وغیرہ کو ٹکڑے کردیگا پھر حق تعالیٰ دوزخ کے فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ خُذُوْهُ لے لو ان گناہگاروں کو فَاعْتِلُوْهُ پھر کھینچو ان کو زبردستی قہر کے ساتھ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○ دوزخ کے درمیان میں ثُمَّ صُبُّوْا پھر اس وقت جائیں گے فَوْقَ رَاْسِهٖ اس کے سر پر مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ○ عذاب گرم پانی کا کہ اس کے بدن پر باہر طرف اس پانی کے سبب سے عذاب ہوگا جس طرح اندر زقوم کے سبب سے عذاب ہوگا اور کہیں گے اُس سے کہ ذُقْ چکھ اور چینچ یہ عذاب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو عزت اور قدرت والا ہے اپنی قوم کے نزدیک الْكَرِيْمُ ○ بزرگ اپنے زعم میں ابوجہل کہتا تھا کہ سب اہل وادی میں بہت عزت اور بزرگی والا ہوں بطحا میں مجھ سے زیادہ کوئی عزت والا نہیں ہے تو قیامت کے دن حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اس پر عذاب کرو جو عزیز اور کریم ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اِنَّ هٰذَا بیشک میرا عذاب ہے مَا كُنْتُمْ بِهٖ وہ ہے کہ تھے تم اُس کے ساتھ تَمْتَرُوْنَ ○ شک کرتے یہاں تک کہ اب تو تم نے آنکھوں سے دیکھ لیا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق کہ پرہیزگار فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ○ امن والے مقام میں ہیں یعنی ایسے مقام میں جہاں آفات اور کوئی خوف کی بات نہ ہوگی فِيْ جَنّٰتٍ باغوں میں ہیں وَّعُيُوْنٍ ○ اور چشموں میں يَلْبَسُوْنَ پہنیں گے مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ریشمی کپڑے مہین اور سنگین مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ اُس حال میں کہ روبرو بیٹھے ہونگے ایک دوسرے کے باہم محبت رکھنے والے تفسیر سور آبادی میں ہے کہ روبرو بیٹھنا مہمانی کے دن ہوگا دارالجلال میں کہ حق تعالیٰ سب مومنوں کو ایک خوان پر بٹھالے گا اور سب ایک دوسرے کا منہ دیکھیں گے كَذٰلِكَ اسی طرح اسی حال پر رہیں گے بے تغیر اور تبدیل کے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا کریں گے ہم متقیوں کو بِحُوْرٍ گوری عورتوں کے ساتھ عِيْنٍ ○ بڑی آنکھوں والیاں اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ دنیا کی عورتیں ہونگی یا جنت کی حوریں يَدْعُوْنَ فِيْهَا چاہیں گے بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوہ جو آرزو کرینگے اٰمِنِيْنَ ○ اُس حال میں کہ بےخوف ہیں اُس کے ضرر سے یا منقطع ہوجانے سے لَا يَذُوْقُوْنَ نہ چکھیں گے فِيْهَا الْمَوْتَ آخرت میں موت اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى مگر موت پہلی جو دنیا میں چکھ چکے اور جب لوگوں کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ ہر زندگی کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے تو حق تعالیٰ نے خبر دی کہ جنت میں جو زندگی ہے اُس کے بعد موت نہیں ہے وَوَقٰهُمْ اور نگاہ رکھے گا جنتیوں کو حق تعالیٰ اور اُن سے تکلیف دفع کریگا عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ عذاب دوزخ کی فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ فضل و کرم

ع ۱۴ ۳

معانقہ

عند المتأخرین

کی راہ سے کہ وہ فضل تیرے رب کی طرف سے ہے ذٰلِكَ وہ عذاب پھرنا اور بہشت میں حیات ابدی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ وہ ہی چھٹکارا اور مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ پھر سوا اس کے نہیں کہ ہم نے آسان کر دیا قرآن جو نازل کیا ہے بِلِسَانِكَ تیری زبانیں لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ کہ شاید تیری قوم کے لوگ سمجھیں اور نصیحت مانیں اور انھوں نے نصیحت نہ مانی فَارْتَقِبْ پس اُمید رکھ اس چیز کی جو ان پر اترے گی اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ○ بیشک وہ بھی منتظر ہیں کہ تم پر کیا نازل ہوتا ہے مگر تمہارے واسطے نصرت آلہی ہوگی اور ان کے لیے عذاب نامتناہی دوستوں کو ہر دم فتح تازہ ہے اور دشمنوں کو ہر وقت رنج بے اندازہ بیت

تابعاں را وعدۂ حسن المآب منکراں را وعدۂ ذوقوا العذاب

سبع وثلثون اٰیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	سورۃ الجاثیۃ مکیۃ وھی
سینتیس ۳۷ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ جاثیہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ

حٰمٓ ○ حروف مقطعہ حروف آسمائے آلہی کے مختصر ہیں چنانچہ ح اشارہ ہے حَیّ اور حفیظ کی طرف اور میم کنایہ ہے مَلِکْ اور مجید سے لطائف میں ہے کہ ح حکم ازلی ہے اور میم ملک ابدی ہے ان دونوں کی قسم کھاتا ہے تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اترنا قرآن کا مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ خدا کے پاس سے ہے جو سب پر غالب ہے الْحَكِيْمِ ○ دانا مطالب میسر کرنے اور عطایا مقدر کرنے میں اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ آسمانوں میں ثابت اور سیارہ تارے وَالْاَرْضِ اور زمینوں میں پہاڑ درخت حیوانات لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ البتہ نشانیاں ہیں ایمان والوں کے واسطے صانع کی وحدت اور قدرت پر وَفِيْ خَلْقِكُمْ اور تمکو پیدا کرنے میں نطفے اور اس کو بدلنے میں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف وَمَا يَبُثُّ اور اسمیں جو کچھ کہ پراگندہ کرتا ہے زمین میں مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنیوالوں میں سے اُنکی صورتیں اور شکلیں مختلف ہونیکے سبب سے اٰيٰتٌ نشانیاں ہیں حضرت ذوالجلال کی حکمت پر استدلال کے واسطے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○ اس گروہ کے واسطے جو یقین کرنیوالے ہیں وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور رات دن کے اختلاف میں وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اُس چیز میں جو اتاری اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مِنْ رِّزْقٍ روزی یعنی مینھ جو روزی کا سبب ہے فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا اُس مینھ سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا اس کے خشک اور پژمردہ ہوجانے کے بعد وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اور ہوائیں پھرنے میں جہتوں کے اختلاف اور احوال کے اختلاف کیساتھ اٰيٰتٌ نشانیاں ہیں کھلی ہوئی کمال قدرت آلہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہیں تِلْكَ یہ دلیلیں اٰيٰتُ اللّٰهِ دلیلیں ہیں قدرت آلہی کی یا یہ آیتیں ہیں قرآن کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑھتے ہیں ہم تجھ پر انھیں بِالْحَقِّ صحت اور درستی کیساتھ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ پھر کس بات کیساتھ بَعْدَ اللّٰهِ بعد کلام آلہی کے کہ قرآن ہے وَاٰيٰتِهٖ اور اُسکی قدرت کی نشانیوں کے يُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لاتے ہیں اور بعضے تؤمنون حاضر کا صیغہ پڑھا ہے یعنی اے کافرو تم ان آیتوں پر نہیں ایمان لاتے تو پھر کن پر ایمان لاؤ گے وَيْلٌ عذاب کی سختی لِّكُلِّ اَفَّاكٍ ہر جھوٹے اَثِيْمٍ بڑے گنہگار کے واسطے ہے یعنی نضر بن حارث کیلیے يَّسْمَعُ سنتا ہے اٰيٰتِ اللّٰهِ آیتیں اللہ کی تُتْلٰى عَلَيْهِ جو پڑھی جاتی ہیں اُس پر ثُمَّ يُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہے یعنی ثابت قدمی کرتا ہے اپنے کفر پر مُسْتَكْبِرًا اس حال میں کہ تکبر کرنیوالا ہے اس پر ایمان لانے سے كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ نہیں سنا اُسے یعنی جب اُس طرف کان نہ لگایا اور اُس سے نفع نہ اٹھایا تو گویا اُسے سنا ہی نہیں فَبَشِّرْهُ تو خوشخبری سنا اُسے بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ عذاب دکھ دینے والے

کی جو دوزخ میں ہوگا خوشخبری کا لفظ ہنسی کی راہ سے ہے وَاِذَا عَلِمَ اور جب سنتا ہے مِنْ اٰیٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتوں میں سے شَیْئًا کچھ یعنی اُسے کوئی دلیل پہونچتی ہے اور جانتا ہے کہ قرآن میں سے ہے اتَّخَذَهَا هُزُوًا تو ٹھہرا لیتا ہے اُسے ہنسی ہوئی یعنی اُس پر ہنسی اور مسخرا پن کرتا ہے اور ایسی صورت سے ظاہر کرتا ہے کہ حق اور صواب سے وہ دور رہتی ہے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ہنسنے والوں کا لَهُمْ ان کے واسطے ہے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ عذاب ذلیل کرنے والا مِنْ وَّرَآئِهِمْ ان کے منھ کے سامنے جَهَنَّمُ دوزخ ہے اس واسطے کہ اس کی طرف متوجہ ہیں یا ان کے پیچھے دوزخ ہے یعنی مرنے کے بعد اُن کا مآل دوزخ میں ہوگا وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ اور دفع نہ کرے گا ان سے مَّا كَسَبُوْا جو کچھ کمایا انھوں نے مال اور پیدا کی اولاد شَيْئًا کچھ عذاب الہی میں سے وَلَا مَا اتَّخَذُوْا اور نہ دفع کرے گا اُن سے عذاب کو وہ جو ٹھہرائے ہیں انھوں نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست اور معبود وَلَهُمْ اور ان کے واسطے ہے عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ عذاب بڑا کہ اس کی شدت حد سے متجاوز ہے هٰذَا یہ قرآن هُدًى راہ دکھانے والا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو نہیں ایمان لائے ہیں بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتوں کا کہ قرآن ہے یا قدرت یا حکمت کی دلیلیں لَهُمْ عَذَابٌ اُنکے واسطے ہے عذاب مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ بہت سخت عذابوں میں سے دکھ دینے والا اَللّٰهُ خدا الَّذِيْ سَخَّرَ وہ ہے جس نے مسخر کیا لَكُمُ الْبَحْرَ تمہارے واسطے دریا کو یعنی اس کی سطح برابر کر دی تاکہ وہ چیزیں جو اندر سے سبک اور خالی ہیں اس کے اوپر ٹھہری رہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ دریا کا مسخر ہونا یہ ہے کہ وہ اپنے میں غوطہ لگانے اور سیر کرنے سے باز نہیں رکھتا لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ تاکہ چلیں کشتیاں فِيْهِ اس میں بِاَمْرِهٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ طلب کرو تم مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل سے انواع و اقسام کے فائدے جیسے تجارت اور مچھلی کا شکار وغیرہ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور تاکہ شاید تم شکر کرو خدا کا ان نعمتوں پر وَسَخَّرَ لَكُمْ اور حکم کر دیا تمہارے واسطے یعنی تمہاری منفعت کے واسطے پیدا کیا اس نے مَّا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانوں میں ہے آفتاب ماہتاب ستارے مینھ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہے پہاڑ دریا درخت پھل جَمِيْعًا یہ سب مِّنْهُ اُسی سے ہے اس کے غیر سے نہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ چیزیں مسخر کرنے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں قدرت الٰہی اور حکمت پادشاہی پر لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ان لوگوں کے واسطے جو تفکر کرتے ہیں اُس کی عجیب و غریب صنعتوں اور خلقتوں میں کہ صفحہ جہان سے ظاہر ہے **بیت**

در جملہ جہاں زمغز تا پوست　　ہر ذرہ گواہ قدرت اوست

لکھا ہے کہ غفاری نے شہر مکہ میں فاروق رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور حضرت فاروق نے بمقتضائے شجاعت چاہا کہ اُسے پکڑیں اور انتقام لیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں يَغْفِرُوْا کہ معاف کردیں لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ ان لوگوں کو جو نہیں ڈرتے اَيَّامَ اللّٰهِ ہلاک ہونے کے دنوں سے اور عذاب الٰہی کے ایام سے عرب واقعوں کو ایام کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں جیسے یوم بعاث یوم اعماس تو آیت کے معنی یہ ہیں کہ درگزر کرو ان لوگوں سے جو کافر ہیں کہ ہلاک ہونے کے دنوں میں غور و تامل نہیں کرتے اور اُس سے نہیں ڈرتے لِيَجْزِيَ تاکہ جزا دے خدا قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ایک قوم کے لوگوں کو ساتھ اس چیز کے کہ ہیں کمائی کرتے برائی کرنا اور معاف کر دینا کشاف میں ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ہم حضرت فاروق کے سامنے بیٹھے تھے پڑھنے والے نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لِيَجْزِيَ عُمَرَ بِمَا صَنَعَ اور بعضے کہتے ہیں کہ آیت نازل ہونے کا سبب جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا قصہ ہے اور اس کا شمہ انشاء اللہ سورہ منافقوں میں کہا جائے گا اور اس

تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہنا چاہیئے. اس واسطے کہ یہ سورت بالاتفاق مکی ہے امام ثعلبی کی تفسیر میں ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاص یہودی نے بر سبیل طنز یہ بات کہی کہ خدا مگر محتاج ہوگیا ہے کہ قرض مانگنے لگا اور یہ خبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پہونچی پس آپ نے تلوار کھینچ کر اُسے ڈھونڈھنا شروع کیا کہ جہاں اُسے دیکھیں قتل کر ڈالیں تو حضرت جبریلؑ یہ آیت لائے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے واسطے بھیجا جب حضرت عمر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ عمر تلوار رکھ دے کہ حق تعالیٰ نے معاف کرنے کا حکم فرمایا اور یہ آیت حضرت عمرؓ کے سامنے پڑھی پس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو خلق کی طرف رسول برحق کر کے بھیجا ہے کہ اب غصہ کا اثر میرے چہرے پر نہ دیکھئے گا اور گناہ کے مقابلہ میں معاف کرنے کی صفت کے سوا اور کچھ مشاہدہ نہ فرمایئے گا

نظم

چو بدبینی ز خلق دور گزاری	ترا زیبد طریق بردباری
اگرچہ دامنت را میدروخار	تو گل باش و دہاں پرخندہ میدار

اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت آیت قتال سے منسوخ ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ جو کوئی کرے نیک کام تو اس کے نفس کے واسطے ہے اس کا ثواب وَمَنْ اَسَآءَ اور جو کوئی برا کام کرے فَعَلَیْھَا تو اس پر ہے اس کا وبال ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تو اپنے رب کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤ گے کاموں اور باتوں کی جزا کے واسطے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور بے شک وشبہہ ہم نے دی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْکِتٰبَ فرزندان یعقوبؑ کو توریت وَالْحُکْمَ اور حکم کرنا امور دین میں وَالنُّبُوَّۃَ اور نبوت یعنی اُن میں سے بعض کو ہم نے پیغمبر کیا اور کسی قبیلہ میں اس قدر پیغمبر نہیں ہوئے جتنے بنی اسرائیل میں ہوئے حضرت یوسف کے زمانے سے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے زمانے تک وَرَزَقْنٰھُمْ اور روزی دی ہم نے انکو مِنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ اور حلال چیزوں میں سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طیبات سے من وسلویٰ مراد ہے وَفَضَّلْنٰھُمْ اور فضیلت دی ہم نے انکو عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُنکے زمانے کے اہل عالم پر وَاٰتَیْنٰھُمْ اور عطا کیں ہم نے ان کو بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ کھلی ہوئی دلیلیں دین اور ملت کے کام میں سے یا کھلے ہوئے معجزے یا ظاہر آیتیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں یہاں تک کہ انھیں جو پہچاننے کا حق ہے اس طرح پہچان لیا اور آپکا امر انکے اوپر خوب محقق ہوگیا فَمَا اخْتَلَفُوْٓا پھر اختلاف نہیں کیا انھوں نے آپ کے امر میں اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اس کے کہ آیا ان کو علم حقیقت حال کا یعنی خوب تحقیق کے ساتھ انھوں نے یہ جانا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہیں جن کا حال توریت میں مذکور ہو چکا ہے اور آپ کا حال انھوں نے پوشیدہ کیا بَغْیًا بَیْنَھُمْ عداوت اور حسد کی راہ سے کہ اُن کے درمیان میں ہے اِنَّ رَبَّکَ بیشک تیرا رب یَقْضِیْ بَیْنَھُمْ حکم کریگا اُنکے درمیان یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ اس چیز میں کہ تھے جس میں یَخْتَلِفُوْنَ ۝ اختلاف کرتے یعنی توریت کے صاف کلموں میں کہ ان میں سے بعضے خبر دینے والے تھے حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کی نعت سے ثُمَّ جَعَلْنٰکَ پھر بنی اسرائیل کے بعد کر دیا ہم نے تجھے اے ہمارے حبیب یعنی مقرر کر دیا ہم نے تیرا چلنا عَلٰی شَرِیْعَۃٍ کھلی ہوئی راہ پر مِّنَ الْاَمْرِ دین کے کام میں سے فَاتَّبِعْھَا پس متابعت کر اس شریعت کی اور اسے اپنا پیشوا کرلے اور اس پر عمل کر وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ اور متابعت نہ کر اُن لوگونکی آرزو کی جو لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے توحید کی حقیقت یعنی رؤسا قریش جو تم سے کہتے ہیں کہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر آؤ تو اے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اُن کی خواہش کی متابعت نہ کرنا اِنَّھُمۡ لَنۡ یُّغۡنُوۡا تحقیق کہ وہ دفع نہ کریں گے عَنۡكَ تجھ سے مِنَ اللّٰہِ شَیۡـًٔا عذاب آلہی میں سے کچھ اگر خدا چاہے تیرے ساتھ وَاِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ بَعۡضُھُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ یعنے ان میں سے دوست ہیں بعض کے اور اُن کی دوستی ایک دوسرے کے ساتھ ہمجنس ہونیکے سبب ہے اور چونکہ تمہیں اُنکے ساتھ جنسیت نہیں ہے تو تم اُن کی آرزوؤں کی پیروی نہ کرو اور اپنا مصاحب اپنی جنس سے ڈھونڈھو وَاللّٰہُ اور اللہ وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ○ دوست ہے پرہیزگاروں کا تو تم بھی اُنھی کو دوست رکھو ھٰذَا یہ شریعت کی متابعت بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ نگاہیں ہیں لوگوں کے واسطے یعنی روشن چیزیں ہیں کہ اُنکے سبب سے راہ حق دیکھ لیتے ہیں گمراہ نہیں ہوتے وَھُدًی وَّرَحۡمَۃٌ اور ہدایت اور رحمت ہے خدا کی طرف سے لِقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ○ ان لوگوں کے واسطے جو یقین کرتے ہیں یعنی گمان کے جنگل سے نکل کر یقین کی منزل کے طالب ہوتے ہیں معالم میں ہے کہ مشرکوں میں سے ایک شخص نے مومنوں سے یہ بات کہی کہ یہ جو تم بعث اور حشر کے باب میں کہتے ہو اگر سچ ہو اور ہمیں واقعی دوسرے عالم میں لے جائیں تو وہاں بھی ہم مال وجاہ میں تم سے زیادہ ہوں گے جس طرح اس عالم میں ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمۡ حَسِبَ کیا ایسا نہیں ہے جو گمان کیا الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ ان لوگوں نے کمائی ہیں برائیاں جیسے کفر اور معصیت اَنۡ نَّجۡعَلَھُمۡ یہ کہ کردیں ہم اُن کو آخرت میں كَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مانند ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کئے انھوں نے کام نیک یعنی مشرک لوگ بزرگی میں مومنوں کے مثل نہ ہوں گے سَوَآءً یکساں ہے مَّحۡیَاھُمۡ ان کی زندگی وَمَمَاتُھُمۡ اور ان کی موت دنیا اور آخرت میں یعنی جو کوئی ایمان پر مرے گا وہ ایمان پر اٹھے گا اور جو کوئی کفر پر مرے گا کفر پر اٹھایا جائے گا سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ○ بُرا حکم ہے جو وہ کرتے ہیں اور شرک اور توحید کے نتیجے کو برابر رکھتے ہیں **مصرع**

نیست یکساں لائے زہر آمیز با آب حیات

وَخَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اور پیدا کئے خدا نے آسمان اور زمینیں بِالۡحَقِّ راستی اور عدل کے ساتھ اور مقتضائے عدالت یہ ہے کہ نیک کام کرنے والے اور بدکار اور موحد اور مشرک میں تفاوت ہو وَلِتُجۡزٰی اور دوسرے اس واسطے کہ جزا دیا جائے كُلُّ نَفۡسٍۢ ہر نفس بِمَا كَسَبَتۡ بسبب اُسکے جو کمائی کی اُس نے بھلائی یا برائی وَھُمۡ اور وہ یعنی عمل کرنے والے لَا یُظۡلَمُوۡنَ ○ نہ ظلم کئے جائیں گے یعنی نیک لوگوں کے ثواب میں کمی اور بُروں کے عذاب میں زیادتی نہ ہوگی بلکہ ہر ایک کو اُس کے عمل کے موافق جزا دیں گے اَفَرَءَیۡتَ کیا دیکھا تو نے مَنِ اتَّخَذَ اُسے جس نے ٹھہرالیا اِلٰـھَهٗ ھَوٰىهُ اپنا خدا اپنی خواہش کو یعنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حکم اس طرح مانتا ہے جس طرح خدا کا حکم ماننا چاہیئے یا یہ کہ اپنے معبود کو اپنی آرزو بنا لیتا ہے یعنی ایک بت پوجتا ہے اور جب دوسرا بت اُس سے بہتر دیکھتا ہے تو پہلے کو چھوڑ دیتا ہے اور اس دوسرے کی پرستش کرنے لگتا ہے وَاَضَلَّهُ اللّٰہُ اور کیا دیکھا تو نے اُسے جس کو گمراہ کر دیا اور چھوڑ دیا خدا نے عَلٰی عِلۡمٍ اُس علم پر جو حق تعالی کو ہے اُس کے انجام کے باب میں وَّخَتَمَ عَلٰی سَمۡعِهٖ اور مہر کر دی اس کے کان پر تاکہ حق بات نہ سُنے وَقَلۡبِهٖ اور اُس کے دل پر تاکہ آیات حق نہ سمجھے وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَۃً اور ڈال دیا اُس کی آنکھ پر پردہ اور پوشش تاکہ عبرت حاصل کرنے کی نظر سے نہ دیکھے فَمَنۡ یَّھۡدِیۡهِ پھر کون ہے جو ہدایت کرے ایسے آدمی کو مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰہِ بعد اس کے کہ خدا نے اُسے چھوڑ دیا اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ○ کیا نصیحت نہیں پکڑتے ہو یعنی نصیحت پکڑو اور متنبہ ہو جاؤ وَقَالُوۡا اور کہا بعث وحشر کے منکروں نے کہ مَا ھِیَ نہیں ہے یہ زندگی اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا مگر زندگی

دُنیا کی جو ہمیں حاصل ہے نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا مرتے ہیں اور ہم زندہ ہوتے ہیں ہم یعنی ہم میں سے بعضے مرتے ہیں بعضے جیتے ہیں اور احتمال رکھتا ہے کہ اس بات کے قائل مذہب تناسخ رکھتے ہوں اور اُن کے نزدیک یہ ہو کہ جو مرتا ہے اس کی روح دوسرے جسم سے تعلق پکڑ لیتی ہے اور دنیا ہی میں پھر ظہور کرتا ہے یہاں تک کہ دوبارہ مرتا ہے اور پھر جسم کے ساتھ روح آتی ہے سنا کور جو اُن کے زعم میں پیغمبر تھا نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں نے اپنے کو سترہ سو قالب میں دیکھا ہے اور مشرکوں نے کہا ہے کہ وَمَا یُہۡلِکُنَاۤ اور ہلاک نہیں کرتا ہم کو اِلَّا الدَّہۡرُ مگر زمانہ گزرنا اور پُرانا ہو جانا اور بوڑھاپا وَمَا لَہُمۡ اور نہیں ہے کافروں کو بِذٰلِکَ اس بات کا کہ مرنے کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہیں مِنۡ عِلۡمٍ کچھ علم کہ اُن زمانوں کا الٹنے والا اور اُن میں تصرف کرنے والا حق تعالیٰ ہے اور زمانے کو کسی کام میں کچھ اختیار نہیں نظم

دہر ترا دہر پناہی ترا	حکم ترا زیبد رہ شاہی ترا
دور زماں کار نساز د بخود	چرخ فلک سرنفراز د بخود
ایں ہمہ فرمان ترا بندہ اند	در رہ امر تو شتابندہ اند

اِنۡ ہُمۡ نہیں ہیں وہ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ○ مگر گمان کرتے ہیں اور نری تقلید سے بے دلیل بات کہتے ہیں وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اور جب پڑھی جاتی ہیں اُن پر اٰیٰتُنَا آیتیں ہماری کتاب کی بَیِّنٰتٍ اس حالت میں کہ کھلی ہوئی اور صاف دلالت کرنے والی ہوں بعث و نشر کے باب میں جیسے قُلۡ یُحۡیِیۡہَا الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَہَاۤ اَوَّلَ مَرَّۃٍ اور اِنَّ الَّذِیۡۤ اَحۡیَاہَا لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی مَّا کَانَ حُجَّتَہُمۡ نہیں ہوتی انکی دلیل اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا مگر یہ کہتے ہیں کہ لاؤ بِاٰبَآئِنَاۤ ہمارے باپوں کو اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ○ اگر ہو تم سچ کہنے والے خلق کو زندہ کرنے میں مرنے کے بعد قیامت کے دن اور یہ بات جہل اور عناد سے کہتے ہیں اس واسطے کہ مردوں کے زندہ کرنیکا وقت مقرر کیا گیا ہے خاص وقت کے ساتھ ایسی وجہ پر جو مقتضائے حکمت ہے پس اگر فرمائش کے وقت نہ موجود ہو جائیں تو عاجزی پر گمان نہ کرنا چاہئے قُلِ اللّٰہُ یُحۡیِیۡکُمۡ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا زندہ کرتا ہے تم کو ماں کے پیٹ میں ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ پھر مار ڈالتا ہے تمکو دُنیا میں ثُمَّ یَجۡمَعُکُمۡ پھر جمع کرے گا تمکو قبروں میں اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ قیامت تک کہ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ نہیں ہے کچھ شک اُسکے آنے میں وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ اور مگر بہتیرے آدمی لَا یَعۡلَمُوۡنَ ○ نہیں جانتے کم فکر کرنے اور نظر دنکے قصور سے وَلِلّٰہِ اور اللہ ہی کے واسطے ہے مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ جس دن قائم ہوگی قیامت یَوۡمَئِذٍ اس دن یَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ○ نقصان اٹھائیں گے تباہکار اور ان کا نقصان یہ ہوگا کہ دوزخ میں پھریں گے وَتَرٰی اور دیکھے گا تو اس دن کُلَّ اُمَّۃٍ ہر گروہ کو جَاثِیَۃً زانو کے بل پڑا ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ زانو کے بل گرنا کافروں کا خاصہ ہے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ اسے عام رکھیں اس واسطے کہ اُس روز کی ہیبت سے سب لوگ زانو کے بل گر پڑیں گے کُلُّ اُمَّۃٍ ہر گروہ تُدۡعٰۤی پکارا جائے گا اِلٰی کِتٰبِہَا اپنی کتابوں کی طرف یعنی اپنے نامۂ اعمال کی طرف اور ان کو کہیں گے کہ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ آج جزا دیے جاؤ گے مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے ہٰذَا کِتٰبُنَا یہ ہماری کتاب ہے یعنی وہ کتاب جس کے لکھنے کا حکم ہم نے کرام الکاتبین کو دیا تھا یَنۡطِقُ بولتی ہے یعنی ظاہر کرتی ہے عَلَیۡکُمۡ تم پر تمہارے اعمال بِالۡحَقِّ سچائی کے ساتھ نہ کم نہ زیادہ اِنَّا کُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ بیشک تھے ہم لکھواتے مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ جو کچھ تھے تم کرتے معالم میں ہے کہ جب دونوں

فرشتے بندوں کے عمل آسمان پر لے جاتے ہیں تو حق تعالیٰ اُس لکھے میں وہ عمل ثابت رکھتا ہے جس پر ثواب یا عذاب ہو اور لغو اور بیہودہ کو مٹا دیتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ لکھوانا لوح محفوظ میں سے ہے اسواسطے کہ آدمیوں کے نامۂ اعمال سال بسال لوح محفوظ سے فرشتوں کو سپرد کرتے ہیں فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے کام اچھے فَيُدْخِلُهُمْ تو داخل کریگا انکو رَبُّهُمْ انکا رب فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت میں کہ منجملہ اُسکے بہشت ہے ذٰلِكَ وہ اپنی رحمت میں داخل کرنا هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○ وہ ہے مراد پانا اور چھٹکارا کھلا ہوا وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور مگر وہ لوگ جو نہ ایمان لائے اُنسے کہیں گے کہ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ کیا نہ تھا کہ میری آیتیں تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھی جاتی تم پر یعنی میں نے پیغمبر بھیجے تھے کہ میری کتاب کی آیتیں تم پر پڑھتے تھے فَاسْتَكْبَرْتُمْ پھر تم نے تکبر کیا اور اس پر ایمان لانے سے انکار کیا وَكُنْتُمْ اور تم تھے قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ ایک گروہ شرک وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا تھا تمہارے سامنے کہ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک خدا کا وعدہ حشر اور حساب اور ثواب اور عذاب کے باب میں حق ہے وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور قیامت کچھ شک نہیں اس میں قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ مَا السَّاعَةُ کیا چیز ہے قیامت اِنْ نَّظُنُّ گمان نہیں کرتے ہم قیامت قائم ہونے کا اِلَّا ظَنًّا مگر گمان تمہارا یعنی ہم کو یہ گمان ہے کہ تم بھی اُس کا گمان ہی رکھتے ہو اور تم کو بھی اس کا یقین نہیں وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○ اور نہیں ہیں ہم اُس میں یقین کرنے والے یعنی ہم کو بھی قیامت ہونے کا یقین نہیں وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوگی اُن کے واسطے آخرت میں سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا جزا برائیوں کی جو انھوں نے دنیا میں کی ہیں وَحَاقَ بِهِمْ اور اُترے گا اُن پر مَّا كَانُوْا بِهٖ عذاب اُس کا کہ تھے اُسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے قیامت کے عذابوں میں سے وَقِيْلَ الْيَوْمَ اور کہیں گے اُن سے کہ آج نَنْسٰىكُمْ ہم چھوڑے دیتے ہیں تم کو آگ میں جیسے بھولی ہوئی چیز کو چھوڑ دیتے ہیں كَمَا نَسِيْتُمْ جس طرح تم نے چھوڑ دیا غفلت کے سبب سے یعنی جیسے تم غافل تھے لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اپنے اس دن کو اور تم نے آج کے واسطے کچھ تیاری نہ کی وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور ٹھکانا تمہارا آگ ہے وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہے تمہارے واسطے کوئی مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ یاروں اور مددگاروں میں سے جو تم کو آگ سے بچالے ذٰلِكُمْ یہ تم پر عذاب اُترنا بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ بسبب اس کے ہے کہ تم نے ٹھہرا لیا اٰيٰتِ اللّٰهِ خدا کی آیتوں کو یا اس کی قدرت کی دلیلوں کو هُزُوًا ہنسی ہوئی چیز یعنی اس پر تم ہنستے تھے اس میں فکر نہ کرتے تھے وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریفتہ کیا تمکو زندگی دُنیا نے تم کو حیات فانی پر پھولے تھے اور حیات جاودانی کو بھولے تھے فَالْيَوْمَ تو آج لَا يُخْرَجُوْنَ نہ نکالے جاویں گے مِنْهَا آتش دوزخ سے وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ اور نہ ہیں وہ کہ طلب خوشنودی کی کریں اُن سے یعنی اُنسے یہ نہ کہیں گے کہ تم عذرخواہی کرو تاکہ تم سے ہم خوش ہوں اسواسطے کہ خدا کی خوشنودی اُن سے بہت دور ہے فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس خدا ہی کے واسطے ہے سب تعریف رَبِّ السَّمٰوٰتِ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا وَرَبِّ الْاَرْضِ اور خداوند زمین کا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ تربیت کرنیوالا سب اہل عالم کا وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ اور اُسی کے واسطے ہے بزرگی اور بڑائی اور اُسی کی فرمانبرداری کرنا چاہئے اور اس کے آثار قدرت ظاہر ہیں فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین میں وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ ہے غالب سب خلق پر الْحَكِيْمُ ○ دانا کاموں میں

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ احقاف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور یہ پینتیس آیتیں ہیں

حٰمٓ ○ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ح اشارہ ہے حکم الٰہی کی طرف اور میم کنایہ ہے مجد پادشاہی کی جانب حق تعالیٰ اپنے حکم
کامل اور مجد شامل کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان لایا اُس پر عذاب نہ کروں گا لطائف بعضی میں مذکور ہے کہ ح اہل توحید کی حمایت ہے اور
میم مرضاتِ حق ہیں اُن سے زیادتی کے ساتھ کہ وہ نظر کرتا ہے اللہ کی وجہ کی طرف تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اُتارنا کتاب کا بعض کے بعد بعض
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ اللہ کی طرف سے ہے جو قوی اور غالب ہے حکم صائب دینے والا افعال اور اقوال میں اُس کے غیر کی طرف
کتاب کا اُترنا نہیں ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور اُس چیز کو
جو اُن دونوں کے درمیان میں ہے اقسام مخلوقات اور انواع موجودات اِلَّا بِالْحَقِّ مگر راستی کے ساتھ ایسی وجہ پر جو اُس کی حکمت اور
عدالت کی چاہی ہوئی ہے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اور نہیں پیدا کیا ہم نے اُن کو مگر نام رکھے ہوئے زمانہ کے اندازہ کے ساتھ کہ ہر ایک کے باقی
رہنے کی آخر مدت ہو یا وہ زمانہ کہ اس پر سب کی انتہا ہو کہ وہ قیامت کا دن ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہیں ایمان لائے آخرت
کا وہ عَمَّآ اُنْذِرُوْا اُس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہیں مُعْرِضُوْنَ ○ مُنھ پھیرنے والے ہیں اُس میں فکر نہیں کرتے نہ اُسے مسلّم رکھتے ہیں
قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ خبر دو مجھکو اُس چیز کی جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا جیسے بت اور فرشتے اور جن وغیرہ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا دکھاؤ مجھکو کہ کیا پیدا کیا انھوں نے مِنَ الْاَرْضِ زمین اور اُسکے
اجزا سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ کیا ان کے واسطے ہے کچھ شرکت فِي السَّمٰوٰتِ آسمان پیدا کرنے میں اور چونکہ ظاہر ہے کہ تمہارے معبود
عاجز ہیں اور ان کو زمین اور آسمان میں کچھ تصرف نہیں تو انھیں پرستش میں میرا شریک کیوں کرتے ہو اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ لاؤ میرے پاس
کوئی کتاب جو تمہارے پاس آئی ہو مِنْ قَبْلِ هٰذَآ قبل قرآن اُترنے کے کہ اس کتاب میں تم کو شرک کرنے کا حکم ہو اَوْ اَثٰرَةٍ
مِّنْ عِلْمٍ یا لاؤ اگلوں کے علم کا بقیہ یا کوئی روایت اگلے انبیا علیہم السلام سے جو اس بات پر دلالت کرے کہ وہ تمہارے معبود عبادت
کے مستحق ہیں اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے اپنے دعوے میں جب مشرک اس دلیل میں عاجز آئے تو حق تعالیٰ نے اُن کی
گمراہی کے باب میں فرمایا کہ وَمَنْ اَضَلُّ اور کون ہے زیادہ گمراہ مِمَّنْ يَّدْعُوْا اُس شخص سے جو پکارے اور پوجے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اس کو جو نہ جواب دے اور نہ قبول کرے اُس کی دُعا کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک یعنی
اگر مشرک اپنے معبود باطل کو عمر دنیا کی مدت تک پکاریں تو اجابت کا اثر اُس سے نہ ظاہر ہو گا وَهُمْ اور وہ بت عَنْ دُعَآئِهِمْ
بت پرستوں کے پکارنے سے جو اُن بتوں کو پکارتے ہیں غٰفِلُوْنَ ○ غافل اور بیخبر ہیں اور جب وہ اُن کا پکارنا سنتے ہی نہیں
تو جواب کیونکر دیں پس بدبخت وہ ہے جو سننے والے اور قبول کرنیوالے خداوند کی عبادت سے بردار ہوا اور چند بیحس جماد جو نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے
ہیں اُن کی عبادت کی طرف متوجہ ہو بیت

بے بہرہ کسے کہ چشمۂ آب حیات ۔ بگزارد و رو نہد بسوئے ظلمات

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جب حشر کئے جائیں گے لوگ تو كَانُوْا لَهُمْ ہوں گے معبود باطل اپنی پرستش کرنے والوں کے اَعْدَآءً
دشمن بخلاف اُس چیز کے جو گمان رکھتے تھے اُن سے شفاعت اور مددگاری کا وَكَانُوْا اور ہوں گے معبود باطل بِعِبَادَتِهِمْ اپنے عابدوں کی
عبادت کے ساتھ كٰفِرِيْنَ ○ کافر اور منکر یا عبادت کرنے والے اُن کی پرستش سے منکر ہو جائیں گے یعنی بت کہیں گے کہ انھوں نے
ہماری پرستش نہیں کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ یا بت پرست کہیں گے کہ ہم نے تو بتوں کی پرستش نہیں کی جیسا کہ

جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ربنا ما کنا مشرکین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جب پڑھی جاتی ہیں کافروں پر اٰيٰتُنَا ہماری کتاب کی آیتیں بَيِّنٰتٍ
اُس حال میں کہ کھلی ہوئی ہیں اُس سے اعجاز کی دلیلیں تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہیں کافر لِلْحَقِّ حق بات کو لَمَّا جَآءَهُمْ جبکہ
آئی اُن کے پاس کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ یہ جادو ہے کھلا ہوا اَمْ يَقُوْلُوْنَ اور اُسی پر بس نہیں کرتے کہ اُسے جادو کہیں بلکہ کہتے ہیں
کہ افْتَرٰىهُ افترا کیا ہے قرآن کو محمدؐ نے خدا پر اور اپنی طرف سے کہہ لیا ہے قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہہ کہ اگر افترا کیا ہو میں نے بفرض محال
تو یہ بہت بڑا گناہ ہوگا اور البتہ اُس کی جزا میں عذاب بھی بڑا ہوگا فَلَا تَمْلِكُوْنَ پس تم اور تمہارے غیر مالک نہیں ہو سکتے لِيْ میرے
واسطے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا خدا سے کسی چیز کے یعنی اگر خدا نے مجھ پر عذاب کرنا چاہا تو تم اُس میں سے کچھ بھی دفع کرنے پر قادر نہیں ہو تو میں کیونکر
جرأت کروں اور مددگار کے بھروسے پر یہ کام کروں هُوَ اَعْلَمُ خدا خوب جانتا ہے بِمَا تُفِيْضُوْنَ وہ چیز کہ خوض کرتے ہو تم فِيْهِ ؕ جس
میں یعنی اُس میں طعن نہ کرو اور سحر اور افترا کیا ہوا نہ کہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا کافی ہے گواہ اُس کا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ میرے تمہارے
درمیان میری گواہی دے گا کہ میرا کلام سچ تھا اور میں نے تم کو احکام پہونچا دیے اور تم پر گواہی دے گا کہ تم جھوٹ بولے اور تم نے عناد انکار اور فساد
کیا وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہے اُسے جو شرک سے توبہ کرے الرَّحِيْمُ ○ مہربان ہے اُس پر جو ایمان میں پکا ہو قُلْ مَا كُنْتُ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہوں میں بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ نیا آیا ہوا پیغمبروں میں سے یعنی میں تم پر پہلا پیغمبر نہیں آیا ہوں مجھ سے پہلے
بھی پیغمبر ہوئے تھے تو تم میری نبوت کے کیوں منکر ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ اور میں نہیں جانتا کہ کیا کیا جائیگا بِيْ میرے ساتھ یعنی مجھے
محنت ہوگی یا راحت یہاں ہونگا یا ہجرت کروں گا یا کفار قوم کے ساتھ مجھے قتال کرنا ہوگا وَلَا بِكُمْ اور میں نہیں جانتا کہ تمہارے ساتھ کیا
کیا جائیگا زمین میں دھنسا دیے جاؤ گے کہ آندھی سے ہلاک ہوگے یا زلزلہ سے یا قتل ہوگے یا قید یا اسکے سوا اور کچھ معالم میں ہے کہ یہ آیت
نازل ہونے کے بعد مشرک خوش ہوئے اور بولے کہ ہمارا اور محمدؐ کا کام خدا کے نزدیک ایک ہے وہ اپنا انجام نہیں جانتا جیسے ہم نہیں جانتے اور
اگر خدا کی طرف سے ہمارے اوپر مبعوث ہوتا تو چاہیے تھا کہ خدا اُسے خبر کرتا کہ اُس کے ساتھ کیا کرے گا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اسباب نزول میں لکھا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے ہجرت فرمائی ہے
ایسی زمین پر جس میں پانی درخت اور خرمے کے باغ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم یہ خواب سُن کر خوش ہوئے چونکہ تعبیر دیر کو ظاہر ہوئی اور کافروں کی
ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھی تو اصحاب ہجرت میں جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ہمارے حبیب کہدو کہ میں نہیں جانتا کہ مجھے
اور تم کو ہجرت کا حکم ہوگا یا نہیں اِنْ اَتَّبِعُ نہیں پیروی کرتا ہوں میں اِلَّا مَا يُوْحٰٓى مگر اُس چیز کی جو وحی کی جاتی ہے اِلَيَّ میری
طرف اور میں اُس سے درگزر نہیں کر سکتا وَمَآ اَنَا اور نہیں ہوں میں اِلَّا نَذِيْرٌ مگر ڈرانے والا عذاب آلہی سے مُّبِيْنٌ ○ کھلا ہوا ڈرانے
والا اور میں کاموں کے انجام کی خبر بے وحی آلہی کے دے سکتا کیا خوب کسی نے کہا ہے رباعی

اے دل تا کے فضولی و بوالعجبی ۔ از من چہ نشان عاقبت میطلبی
سرگشتہ بود خواہ ولی خواہ نبی ۔ در وادی مَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ

قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجھکو اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خدا کے پاس سے
وَكَفَرْتُمْ بِهٖ اور تم کافر ہوئے ہو اُس کے ساتھ وَشَهِدَ اور گواہی دی ہے شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ایک گواہی دینے والے
نے بنی اسرائیل میں سے یعنی اُن کے عالموں نے جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یامین بن

تابین رضی اللہ عنہ نے عَلٰی مِثْلِہٖ قرآن پر کہ خدا کے پاس سے ہے فَاٰمَنَ پھر ایمان لایا ہے اُس کا مسروق رحمتہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ یہ گواہ نہ ابن سلام رضی اللہ عنہ ہیں نہ اُن کے اور کوئی علماء بنی اسرائیل میں سے اس واسطے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ مدینۂ منورہ میں مشرف باسلام ہوے اور یہ حکم مکہ معظمہ میں اُترا بلکہ یہ آیت حجت باہمی کے وقت تھی جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے درمیان واقع ہوئی تھی اور گواہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں اور مثل قرآن توریت ہے اور آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر قرآن حق تعالیٰ کے پاس سے ہو اور تم اُس پر ایمان نہیں لاتے اور حضرت موسیٰ نے توریت پر گواہی دی کہ وہ بھی خدا کے پاس سے ہے اور وہ تو قرآن پر ایمان لائے تھے وَاسْتَكْبَرْتُمْ اور تم نے سرکشی کی اور اُس کا ایمان نہ لائے تو تم اس کام میں اپنے اوپر فلاح نہ پاؤ گے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ نہیں ہدایت کرتا ظالموں کے گروہ کو اور انھیں گمراہی کے جنگل میں چھوڑ دیتا ہے لکھا ہے کہ جب قبائل جہینہ اور مزاینہ اور اسلم اور غفاری ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اشجع نے اُن پر طعن شروع کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا انھوں نے جو کافر تھے بنو عامر اور مثل اُن کے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگوں کے واسطے جو ایمان لائے جہینہ اور اُن کے مثل کہ لَوْ كَانَ خَيْرًا اگر ایمان خوب ہوتا اور راستی رکھتا تو مَا سَبَقُوْنَا سبقت نہ لے جاتے ہم پر اور جلدی نہ کرتے اِلَيْهِ اُس کی طرف قبیلوں کے رذیل لوگ بلکہ ہم ہی اُن سے پہلے ہوتے اس واسطے کہ ہمارا رتبہ اُن سے بہت بڑا ہے اور ہماری بزرگی اور شہرت بہت ہے یا ابن سلام اور اُن کے دوستوں رضی اللہ عنہم کے اسلام کے بعد یہود نے کہا کہ جو کچھ محمد کہتے ہیں کہ میں لایا ہوں اگر وہ خوب ہوتا تو اور لوگ ہم پر سبقت نہ لے جا سکتے اس واسطے کہ ہمیں اُن سے زیادہ علم ہے وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ اور جب راہ نہ پائی کافروں نے یا یہود نے قرآن کی طرف یا جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے اُس کی طرف فَسَيَقُوْلُوْنَ تو کہتے ہیں کہ هٰذَا اِفْكٌ قَدِيْمٌ ○ یہ جھوٹ پرانا ہے یعنی اگلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے وَمِنْ قَبْلِهٖ اور حال یہ ہے کہ قرآن سے پہلے كِتٰبُ مُوْسٰٓى کتاب موسیٰ کی تھی یعنی توریت اور کیا ہم نے اُسے اِمَامًا اہل دین کا پیشوا وَّرَحْمَةً ط اور رحمت کا سبب اُن لوگوں کے واسطے جو اُسے باور کرتے ہیں وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ اور یہ قرآن ایک کتاب ہے تصدیق کرنے والی توریت کی یا جتنی کتابیں اُتریں سب کی لِّسَانًا عَرَبِيًّا عربی زبان میں لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ تاکہ ڈرائے ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا اپنے نفس پر کفر اور معصیت کر کے وَبُشْرٰى اور قرآن خوشخبری دینے والا ہے لِلْمُحْسِنِيْنَ ○ نیک کام کرنے والوں کے والوں کے واسطے خدا کی رضامندی کی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا تحقیق وہ لوگ جنھوں نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ رب ہمارا اللہ ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر قائم رہے اُس پر اور اُس سے پھرے نہیں یعنی توحید کہ خلاصہ علم ہے اور استقامت کہ نہایت عمل ہے انھوں نے دونوں کو جمع کر لیا بحر الحقائق میں فرمایا ہے کہ ظاہری اعضا سے استقامت کرنا ارکان شریعت بجا لانے پر اور نفوس سے آداب شریعت حاصل کرنے پر اور قلوب سے قلوب صاف کرنے پر تعلقات سے اور ارواح سے جلا حاصل کرنے پر انوار صفات سے اور سر سے محض توحید اور خفی سے فنا پر غیر حق سے اور بقا پر حق کے ساتھ کمال استقامت یہ ہے اور جاننا چاہیے کہ استقامت کی ہمراہی بغیر منزل مقصود پر پہونچنا نہایت باطل فکر ہے اور بہت محال خیال ہے مصرع

کرامت نیابی مگر ز استقامت

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ تو کچھ خوف نہیں مستقیم مومنوں پر اُس جہان میں کوئی مکروہ اور ناگوار چیز پہونچنے کا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ع

اور نہ رنجیدہ ہوتے ہیں اس جہان میں کوئی محبوب اور مرغوب چیز فوت ہوجانے پر اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی ایمان استقامت والے اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت والے لوگ ہیں خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے اس میں جَزَآءًۢ جزا دیئے جائیں گے جزا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے عمل کرتے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہم نے آدمی کو بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اٹھایا ہے آدمی کو اُس کی ماں نے كُرْهًا رنج اور سختی کے ساتھ وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اور رکھا اُسے محنت و مشقت سے وَحَمْلُهٗ، اور اُس کے حمل کی مدت وَفِصٰلُهٗ اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ تیس مہینے ہیں جو کوئی چاہے کہ رضاعت کی مدت پوری ہو اور یہاں سے معلوم ہوا کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہیں اس واسطے کہ دودھ پلانے کا زمانہ دو برس کامل ہے حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ تاوقتیکہ پہونچے آدمی اَشُدَّهٗ اپنی قوت کے کمال کو کہ وہ تینتیس برس کی عمر ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اٹھارہ برس سے چالیس برس تک کی عمر وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ اور پونچے چالیس برس کی عمر کو اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ آیت خاص ہے اس واسطے کہ آپ چھ مہینے اپنی ماں کے پیٹ میں رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن شریف بیس برس کا تھا پس اُس زمانے سے حضرت صدیق اکبر سفر اور حضر میں آپ کے رفیق اور مصاحب رہے اور جب حضرت کا سن شریف چالیس برس کو پہونچا تو آپ رسول ہوئے اور حضرت صدیق کا سن اڑتیس برس کا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور جب چالیس برس تو آپ کی عمر پہونچی تو قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اَوْزِعْنِیْۤ الہام دے مجکو اور توفیق عطا کر اَنْ اَشْكُرَ تاکہ میں شکر کروں نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ تیری نعمت کا جو تو نے اپنے کرم عمیم سے اَنْعَمْتَ عَلَیَّ انعام کی مجکو کہ وہ اسلام کی نعمت ہے وَعَلٰى وَالِدَیَّ اور اس نعمت پر جو تو نے میرے ماں باپ کو دی ہے کہ وہ زندگی اور قدرت ہے اور بعضوں نے نعمت اسلام بھی کہی ہے اس واسطے کہ حضرت صدیق کے سوا مہاجرین اور انصار میں کوئی وہ نہیں ہے کہ جس کے ماں باپ کو بھی اسلام کی دولت حاصل ہوئی ہو وَاَنْ اَعْمَلَ اور الہام دے کر میں عمل کروں صَالِحًا عمل نیک کہ تَرْضٰىهُ پسند فرمائے تو اُسے اور اُس سے خوش رہے حق تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور توفیق دی کہ غلاموں پر کافرین کے واسطے سختی اور عذاب کرتے تھے انھیں مول لے کر آزاد کر دیا اُن میں سے ایک حضرت بلال حبشی بھی ہیں رضی اللہ عنہم وَاَصْلِحْ لِیْ اور دعا کی اپنی اولاد کے واسطے اس طرح پر کہ صلاحیت پر لا میرے واسطے یعنی نیکی اور صلاح جاری کر دے فِیْ ذُرِّیَّتِیْ میری اولاد میں اور یہ دعا بھی قبول ہوگئی اس واسطے کہ حضرت صدیق کی بیٹی ام المومنین حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ عنہم آلہ وسلم کے نکاح اور صحبت اور خدمت میں آکر سرفراز ہوئیں وسیط میں ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے سوا اور کسی صحابی کی چار پشتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا دادا حضرت ابو قحافہ بیٹے صدیق اکبر پوتے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر پر دوتے ابو عتیق رضی اللہ عنہم یہ سب شرف صحابیت سے مشرف تھے اور حضرت صدیق کی اولاد میں بہت بڑے بڑے قابل عالم ہیں موجود ہیں۔ ان میں سے اکثر علم اور صلاح سے آراستہ ہیں اِنِّیْ تحقیق کہ میں تُبْتُ اِلَیْكَ باز آیا ہیں ہر ایک چیز سے جس میں تیری رضامندی نہیں ہے اور پھرا میں تیری طرف وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اور یقینی میں گردن جھکائے ہوئے ہوں تیرے حکم کے سامنے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنھوں نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کی اور شکر نعمت بجا لائے الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ وہ لوگ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم عَنْهُمْ اُن سے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت نیک اُن کاموں کے جو انھوں نے کئے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے اَحْسَنُ یہاں پر

حسن کے معنی میں ہے یعنی اُن کے سب نیک کام مقبول ہیں وَنَتَجَاوَزُ درگزر کرتے ہیں ہم عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ اُن کے گناہوں سے
اور بجرنے دونوں جگہ تقبّل اور تجاوُز کو تے سے اور اَحْسَنُ کے نون کو پیش پڑھا ہے یعنی قبول کیے جاتے ہیں اُن کے عمل اور درگزر کئے
جاتے ہیں اُن کے گناہ اور وہ شمار کئے جائیں گے فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ جنتیوں میں وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ دیا اللہ نے
سچا یعنی قبول کرنے اور گناہوں سے درگزر کرنے ہیں الَّذِیْ كَانُوْا وہ وعدہ جس کا تھے دنیا میں یُوْعَدُوْنَ ○ وعدہ دیئے
گئے اور وہ وعدہ اس آیت میں ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ آخر آیت تک وَالَّذِیْ قَالَ اور وہ شخص جس نے
کہا لِوَالِدَیْهِ اپنے ماں باپ کو جب کہ اُس کے ماں باپ اُسے ایمان کی طرف بُلاتے تھے تو اس نے کہا کہ اُفٍّ لَّكُمَآ
کراہت اور ننگ ہے تمہارے واسطے یعنی میں تم سے بیزار ہوں اَتَعِدَانِنِیْٓ کیا وعدہ دیتے ہو تم دونوں مجکو اَنْ
اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاؤں گا میں قبر سے یعنی مجھے مرنے کے بعد اُٹھائیں گے اور زندہ کرکے قبر سے نکالیں گے وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ
اور تحقیق کہ گزر گئے بہت سے قرن مِنْ قَبْلِیْ مجھ سے پہلے اور ایک بھی پھر نہ آیا وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ اور ماں باپ فریاد کرتے
تھے خدا سے اور کہتے تھے کہ وَیْلَكَ اٰمِنْ وائے تجپر ایمان لا قیامت کا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا بعث و نشر کے
باب میں حَقٌّ سچ ہے فَیَقُوْلُ تو وہ شخص کہتا کہ مَا هٰذَآ نہیں ہے جس کی طرف تم مجکو بلاتے ہو اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ○
مگر کہانیاں اگلوں کی اور باطل اور جھوٹ باتیں لکھ دی ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت اسلام قبول کرنے کے قبل حضرت عبدالرحمان
بن ابی بکر کی شان میں نازل ہوئی اور ام المومنین حضرت بی عائشہ اس قول سے منکر ہیں اور صحیح یہ بات ہے کہ آیت ایک کافر کی شان میں
نازل ہوئی کہ وہ اپنے ماں باپ کے حق میں عاق تھا یعنی اُن کو ایذا دیتا تھا اُولٰٓئِكَ وہ عاق اور منکر لوگ الَّذِیْنَ حَقَّ
عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ وہ ہیں کہ واجب ہوئی اُن پر عذاب کی بات اور وہ ہوں گے فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ چند گروہ کے ساتھ جو کافر
ہیں سے گزر گئے ہیں مِنْ قَبْلِهِمْ قبل اُن سے مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور آدمی میں سے اِنَّهُمْ بیشک یہ اور وہ
كَانُوْا ہیں خٰسِرِیْنَ ○ نقصان پانے والے وَلِكُلٍّ اور ہر ایک کے واسطے ان دونوں فریق میں سے دَرَجٰتٌ درجے اور
مرتبے ہیں مِّمَّا عَمِلُوْا اس چیز کی جزا سے جو انھوں نے کام کئے ہیں نیک کام والوں کے درجے بلندی کی طرف اور بُرے کام والوں کے
پستی کی طرف وَلِیُوَفِّیَهُمْ اور ایسا مقرر کیا ہے خدا نے تاکہ پورا کر دے اُن کو اَعْمَالَهُمْ جزا اُن کے کاموں کی وَهُمْ لَا
یُظْلَمُوْنَ ○ اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے ثواب میں کمی کرکے اور عذاب میں زیادتی کرکے وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور
یاد کر اس دن کو کہ جب پیش کئے جائیں گے کافر عَلَى النَّارِ آتش دوزخ پر موضح میں ہے کہ آگ کو کافروں پر پیش کریں گے اور ان کے
موافق لوگوں کو دوزخ میں انھیں دکھائیں گے تاکہ اُن کا رنج اور حسرت زیادہ ہو اور اُن سے کہیں گے کہ اَذْهَبْتُمْ لے گئے تم اور
کھائیں تم نے طَیِّبٰتِكُمْ اپنی مزہ دار چیزیں فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا زندگی دنیا میں جو تم کو حاصل تھی وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ
اُٹھایا تم نے بِهَا ان لذتوں سے یعنی دنیا میں لذتیں پوری کرلیں اور آخرت کے واسطے کچھ نہ چھوڑا فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ تو آج تم جزا دیئے
جاؤ گے عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب ذلت اور رسوائی کا بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ بسبب اس کے کہ تھے تم تکبر کرتے فِی الْاَرْضِ
زمین میں بِغَیْرِ الْحَقِّ ناحق بے استحقاق یعنی تکبر کرتے تھے باطل دنیا کے ساتھ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ○ اور بسبب اسکے کہ تم فسق
کرتے تھے اور فخر کرتے تھے اور حکم سے باہر قدم رکھتے تھے اور فرمانبرداری نہ کرتے تھے یہ نجات کے طالبوں کو تنبیہ ہے کہ قدم اندازہ شرع سے

باہر نہ رکھیں **نظم**

یا از حدودِ شرع بروں مے نہی منہ	خود را اسیرِ نفس و ہوائے کنی مکن
بے حیلۂ شرع نیست خلاصی چاہِ طبع	ایں رشتہ راز دست رہا مے کنی مکن

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ اور یاد کر عاد کے بھائی کو یعنی اُس پیغمبر کو جو قبیلۂ عاد سے تھا اس سے حضرت ہود مراد ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قوم ہود کا حال قریش کے معاندوں سے کہہ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ جب ڈرایا قوم اپنی کو عذاب آلٰہی سے بِالْأَحْقَافِ مقام احقاف میں اور وہ ایک ریگستان تھا حضرموت کے قریب ولایت یمن میں اور بعضے کہتے ہیں کہ عمان اور مہرہ کے درمیان وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور حال یہ ہے کہ گزرے تھے پیغمبر ڈرانے والے مِن بَيْنِ يَدَيْهِ ہود سے پہلے وَمِنْ خَلْفِهِ اور اس کے پیچھے بھی آئے یعنی اُس کے پہلے بھی خلق میں پیغمبر تھے اور اس کے بعد بھی ہوئے جب حضرت ہود قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے تو اُنکو پکارا أَلَّا تَعْبُدُوا یہ کہ نہ عبادت کرو إِلَّا اللَّهَ مگر اللہ کو کہ وہی مستحق عبادت ہے إِنِّي أَخَافُ بیشک میں خوف کرتا ہوں عَلَيْكُمْ تم پر عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ عذاب سے اُس دن کے جو بڑا اور ہول بھرا ہے قَالُوا کہا قوم کے لوگوں نے کہ اے ہود أَجِئْتَنَا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس لِتَأْفِكَنَا تاکہ پھیرے تو ہمکو عَنْ آلِهَتِنَا ج بتوں کی پرستش سے تہدید کرکے اور وعید سُنا کر فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا پس لا تو وہ جو ہم سے وعدہ کیا ہے تو نے عذاب إِن كُنتَ اگر ہے تو مِنَ الصَّادِقِينَ ○ سچوں میں سے اپنے وعدہ میں قَالَ کہا ہود علیہ السلام نے کہ جلدی نہ کرو عذاب طلب کرنے میں إِنَّمَا الْعِلْمُ نہیں ہے اس کے نازل ہونے کے وقت کا علم مگر عِندَ اللَّهِ ز اللہ کے پاس اور مجھے اُسمیں دخل نہیں ہے وَأُبَلِّغُكُم اور تم کو پہونچاتا ہوں مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں اس کے ساتھ اور میرے ذمہ پر فقط حکم پہونچا دینا ہے وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ اور مگر دیکھتا ہوں میں تم کو قَوْمًا تَجْهَلُونَ ○ ایک گروہ کہ نادانی کرتے ہو اور عذاب نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو سورۂ اعراف میں مذکور ہوا کہ قیل نام ایک شخص نے قوم عاد کے ایک گروہ کے ساتھ حرم میں جا کر مینھ برسنے کی دُعا کی تین ابر پیدا ہوئے اور منادی نے ندا کی کہ ان میں سے ایک اختیار کر لو سیاہ ابر اختیار کر لو سیاہ ابر اختیار کیا وہ ابر اُن کے شہر تک آتا تھا فَلَمَّا رَأَوْهُ پھر جس وقت اُسے دیکھا جس عذاب کا وعدہ تھا عَارِضًا ایک ابر پھیلا ہوا عذاب آسمان میں مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ سامنے آنیوالا اُن کے جنگلوں کے قَالُوا کہا انھوں نے کہ هَٰذَا یہ ابر ہے عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا پھیلا ہوا مینھ برسانے والا ہم پر پس حضرت ہود نے فرمایا کہ بَلْ هُوَ یہ مینھ برسانے والا نہیں ہے بلکہ یہ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ وہ چیز ہے کہ جلدی کرتے تھے تم اس کی رِيحٌ یہ ہوا ہے فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ اس میں عذاب دُکھ دینے والا ہے اور وہ ایک ہوا ہے کہ نہایت تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ ہلاک اور نیست و نابود کرتی ہے سب چیزوں کو اُن کی جان مال چارپایوں کو بِأَمْرِ رَبِّهَا اپنے رب کے حکم سے پھر وہ ہوا آئی شدت اور تندی اور سرکشی کے ساتھ اور احقاف کی ریت کے پشتے ان پر ڈال دیئے سات دن رات اُس میں دبے رہے پھر ریت اُن پر سے اُڑا دی اور ان کے بدنوں کو دریا میں ڈال دیا فَأَصْبَحُوا پھر ہو گئے وہ ایسے حال پر کہ اگر کوئی اُن کے شہر و دیار میں پہونچتا تو لَا يُرَىٰ نہ دیکھا جاتا إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ط مگر اُن کے مکان یعنی وہ تو سب ہلاک ہو گئے اور اُن کے مکان خالی باقی رہے كَذَٰلِكَ جس طرح ہم نے اُن کو جزا دی اسی طرح نَجْزِي جزا دیتے ہیں ہم الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ○ تکذیب کرنیوالے اور کافروں کے گروہ کو وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ اور بے شک و شبہہ قدرت دی تھی ہم نے قوم عاد کو فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ ط اُس چیز میں کہ نہیں قدرت دی تم کو اے کفار قریش فِيهِ

اُس چیز میں کہ وہ قوت شوکت مال کی کثرت تصرف حکومت ہے وَجَعَلْنَا لَهُمْ اور دیے ہم نے اُن کو سَمْعًا کان تا کہ سنیں وَّاَبْصَارًا
اور آنکھیں تا کہ دیکھیں وَّاَفْئِدَةً ز اور دل تا کہ دریافت کریں اور انھوں نے گوش ہوش سے حق بات نہ سُنی اور دیدۂ دل سے قدرت کی
دلیلیں نہ دیکھیں اور دل سے خدا کی وحدانیت میں تفکر نہ کیا اور جبکہ اُن پر عذاب نازل ہوا فَمَآ اَغْنٰى تو دفع نہ کیا عَنْهُمْ اُنسے
سَمْعُهُمْ اُن کے کان نے وَلَآ اَبْصَارُهُمْ اور نہ اُن کی آنکھوں نے وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ اور نہ اُنکے دلوں نے مِّنْ
شَيْءٍ کچھ بھی عذاب الٰہی میں سے اِذْ كَانُوْا جبکہ تھے کہ تقلید اور تعصب کی وجہ سے يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ انکار کرتے تھے
خدا کی آیتوں کا یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزوں کا وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیا انھیں مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اُس
چیز نے کہ تھے اُس کے ساتھ ہنسی کرتے یعنی عذاب نے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اور ضرور ضرور ہلاک کیا ہم نے اے اہل مکہ مَا حَوْلَكُمْ اُس
چیز کو جو تمہارے گرداگرد تھی مِّنَ الْقُرٰى دیہات جیسے حجر موتفکہ وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ اور بار بار پھیر پھیر کر دکھائیں ہم نے نشانیاں اور
دلیلیں اُن دیہاتیوں کو لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ شاید کہ پھریں کفر سے مگر وہ نہ پھرے اور ہلاک ہو گئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ پھر کیوں
نہ مدد دی اُنکو الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا انھوں نے جن کو پکڑا تھا ان ہلاک ہوؤں نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے قُرْبَانًا خدا کے
ساتھ تقرب کے واسطے اٰلِهَةً بہت سے معبود یعنی جن بتوں کو انھوں نے تقریب کے واسطے خدا ٹھہرا لیا تھا اُن بتوں نے عذاب کے وقت
اُن بت پرستوں کو کیوں نہ مدد دی بَلْ ضَلُّوْا بلکہ کھوئے گئے عَنْهُمْ اُن کی مدد کرنے سے یعنی نا اُمید ہوئے اور اُن کی یہ اُمید
منقطع ہو گئی کہ بت ہماری مدد کریں گے وَذٰلِكَ اور بتوں کو تقرب الٰہی کے واسطے خدا ٹھہرا لینا اِفْكُهُمْ اُن کا جھوٹ ہے وَمَا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ۝ اور وہ چیز کہ ہیں افترا کرتے اور خدائی کو ایک مخلوق عاجز کے ساتھ نسبت دیتے ہیں اور خالق قادر کی طرف
توجہ کرنے سے منہ پھیرتے ہیں مصرع

رو ہر کہ از تو تافت وگر آبرو نہ یافت

ارباب سیر اس بات پر ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرتے وقت بطن النخل میں اُترے اور رات کو اُٹھ کر نماز
تہجد میں قرآن پڑھتے تھے ایک گروہ جن نصیبین سے یمن کو جاتا تھا وہاں قرأت کی آواز سن کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے کو
ظاہر کیا تو حق تعالیٰ اُس قصے سے خبر دیتا ہے کہ وَاِذْ صَرَفْنَآ اور یاد کر اُسے کہ پھیرا اور جھکا دیا ہم نے اِلَيْكَ تیری طرف نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ
ایک گروہ کو جنوں میں سے اور وہ سات تھے نصیبین یا نینوی یا جزیرۂ موصل کے اور صاحب عین المعانی نے جو اُن کے نام صحیح کر کے
لکھے ہیں وہ یہ ہیں شاصر ناصر دِق مَش ازدا بیان اختم اور بعضے کہتے ہیں کہ نو تھے دو اور و دیعہ بھی ان میں تھے اور وہ ابلیس کے بیٹے
ہیں اور دس اور بارہ بھی کہے ہیں لباب میں ہے کہ نشر جن تھے اور بہر تقدیر يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ سنتے تھے قرآن اور کان لگائے ہوئے
تھے فَلَمَّا حَضَرُوْهُ پھر جب حاضر ہوئے رسول کے پاس قَالُوْٓا تو بولے آپس میں ایک دوسرے سے کہ ادب کی راہ سے اَنْصِتُوْا
چپ رہو اور سنو تو تفسیر دل میں ہے کہ قرآن سننے کے شوق سے ایک دوسرے پر گر پڑے فَلَمَّا قُضِيَ پھر جب تمام کی گئی قرأت
تو وہ جن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور خبریں پوچھیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اُن کی قوم کی طرف اپنا
نائب اور رسول کیا اور وہ وَلَّوْا پھرے اِلٰى قَوْمِهِمْ اپنی قوم کی طرف مُّنْذِرِيْنَ ۝ ڈرانے والے اور اسلام
کی طرف بلانے والے اور قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ کہا انھوں نے اے ہماری قوم اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا بیشک ہم نے سُنی ایک کتاب کہ خدا کی طرف سے

اُنْزِلَ اتاری گئی ہے مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى کی کتاب کے بعد مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والی لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اس چیز کی جو اسکے
پہلے تھیں کتابیں یا انکے موافق بعضوں نے کہا ہے کہ وہ جن یہودی تھے اور انجیل نازل ہونے کی ان کو خبر نہ تھی یا اس کا اعتقاد نہ
رکھتے تھے جیساکہ یہود کا اعتقاد ہے اس جہت سے اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى کہا يَهْدِيْٓ راہ دکھاتی ہے وہ کتاب اِلَى الْحَقِّ حق کی
طرف یعنی صحیح اور درست عقیدوں کی طرف وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور سیدھی راہ کی طرف یعنی منزل مقصود کو پہونچا دینے
والی يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا اے ہمری قوم کے لوگوں قبول کرو دَاعِيَ اللّٰهِ اللہ کی طرف بلانے والے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو وَاٰمِنُوْا بِهٖ اور ایمان لاؤ اسکے ساتھ اور سچ مانو ان کی دی ہوئی خبریں يَغْفِرْ لَكُمْ تا کہ بخشدے خدا تمہارے
واسطے مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ تمہارے گناہوں میں سے جو مظالم نہوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ تمہارے سب گناہ بخشدے وَيُجِرْكُمْ اور
رہائی دے تم کو مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ دردناک سے وَمَنْ لَّا يُجِبْ اور جو کوئی نہ قبول کرے گا دَاعِيَ اللّٰهِ اللہ کی
طرف پکارنے والے کو یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ تو نہیں ہے عاجز کرنے والا فِي الْاَرْضِ زمین
میں یعنی جو خدا کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کرے گا اس پر عذاب نازل ہوگا اور وہ عذاب کرنے سے خدا کو عاجز نہ کرسکے گا وَلَيْسَ
لَهٗ اور نہیں ہیں اُس کے واسطے مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ خدا کے سوا دوست اور مددگار اُولٰٓئِكَ وہ لوگ قبول نہ کرنیوالے فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں جو سب پر واضح ہو جو جن مومن ہیں اُن کے حکم میں عالموں کو اختلاف ہے بعضے اس بات پر ہیں کہ ان کا ثواب
بھی آتش دوزخ سے نجات ہے جیساکہ فرمایا يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ جنوں کے واسطے
ثواب یہ ہے کہ وہ آتش دوزخ سے چھوٹ جائیں گے پھر ان کو خاک کردیں گے بہائم کی طرح حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ اسی طرف
گئے ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر ہیں کہ جنوں کو نیک کام کرنے پر ثواب ہے جیسا برے کام کرنے پر عذاب ہوگا
ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جن بہشت میں آئیں گے اور کھائیں پئیں گے امام ابوبکر نقاش رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں ایک
حدیث ہے کہ جن بہشت میں آئیں گے امام نقاش سے لوگوں نے پوچھا کہ وہ جنت کی نعمتیں کھائیں گے فرمایا کہ حق تعالیٰ ان کو ایسی تسبیح
اور ذکر تعلیم فرمائے گا کہ اس سے ان کو ایسی لذت حاصل ہوگی جیسی آدمیوں کو بہشت کی نعمتوں سے معالم میں ہے کہ ضمرہ بن حبیب
رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ ایماندار جن کے واسطے ثواب ہے کہا ہاں اور یہ آیت پڑھی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور کہا اَلْاِنْسِيَّاتُ
لِلْاِنْسِ وَالْجِنِّيَّاتُ لِلْجِنِّ اور معالم میں عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایمان والے جن بہشت کے گرداگرد صحن اور برج
وغیرہ میں رہیں گے بہشت میں نہیں اور قاضی نے انوار میں فرمایا ہے کہ بہت ظاہر یہ بات ہے کہ جن تابع تکلیف میں انسان کے مثل
ہیں واللہ اعلم بالصواب اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا بعث اور حشر کے منکروں نے اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ یہ کہ اللہ ایسا
ہے کہ اُس نے اپنی قدرت بے عجز سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو وَلَمْ يَعْيَ اور ماندہ نہیں ہوا اور
اُسے رنج نہیں پہونچا بِخَلْقِهِنَّ انہیں پیدا کرنے کے سبب بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى اس بات پر کہ زندہ کرے
مردوں کو اسواسطے کہ اسکی قدرت ثابت ہے اور اُس میں نقص اور منقطع ہو جانے کو داخل نہیں حاصل کلام یہ ہے کہ خدا جو ایسی قدرت
کاملہ ازلی اور ابدی رکھتا ہے کیا وہ مردے زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے بَلٰٓى ہاں ہے اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بیشک وہ سب چیزوں پر
قَدِيْرٌ قادر ہے بے عجز اور تھکن کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ اور یاد کر اس دن کو کہ پیش کیے جائیں گے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو

نہیں ایمان لائے عَلَى النَّارِ آگ پر یعنے آگ ان کے سامنے کی جائے گی اور یہ الٹی بات ہے کہ مقتضائے ظاہر کے برخلاف مبالغہ اور تاکید کے واسطے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے پھر ان کو کہیں گے کہ اَلَيْسَ هٰذَا کیا نہیں ہے یہ عذاب بِالْحَقِّ برحق اور تم باور نہ کرتے تھے قَالُوْا بَلٰى کہیں گے ہاں حق ہے پھر وہ قسم کھائیں گے کہ وَرَبِّنَا قسم ہمارے رب کی یہ عذاب سچ تھا تو قَالَ کہیگا حق تعالیٰ یا دوزخ کا فرشتہ ان سے کہے گا کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ اب پس چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ بسبب اسکے کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے قیامت کے ساتھ اور پیغمبروں کی بات باور نہ رکھتے تھے فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کی ایذا اور جفا پر كَمَا صَبَرَ جیسا کہ صبر کیا اُولُوا الْعَزْمِ عزم اور ثبات اور کوشش والوں نے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبروں میں سے اور وہ شریعت والے رسول ہیں کہ انھوں نے قواعد احکام مضبوط اور جاری کرنے میں کوشش کی اور دشمنوں کی عداوتوں اور زیادتی کرنے والوں کے جھگڑوں اور منکروں کی ایذاؤں پر انھوں نے صبر کیا اور وہ اولوالعزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے کہاہے کہ اولوالعزم وہ رسول ہیں جن کا ذکر دو جگہ خاص کرکے ہوا ہے ایک میثاق لینے کے مقام پر اس آیت میں کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى دوسری جگہ اس آیت میں کہ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اور وہ رسول شریعت والے ہیں اور ہمارے جناب سلطان الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک قول یہ ہے کہ اولوالعزم اٹھارہ رسول ہیں جن کے نام سورۂ انعام کے رکوع وَتِلْكَ حُجَّتُنَا میں مذکور ہیں اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ زاد المسیر میں لکھا ہے کہ سب پیغمبر اولوالعزم ہیں مگر حضرت آدم اور حضرت یونس اور حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضوں نے کہاہے کہ سوا حضرت یونس علیہ السلام کے اسواسطے کہ وہ جلدی کرکے قوم سے باہر چلے گئے اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ یعنی بے صبری میں یونس ع کے مثل نہ ہو جاؤ اور یہاں فرماتا ہے کہ صبر کر وَلَا تَسْتَعْجِلْ اور جلدی نہ کر لَّهُمْ کفار قریش کے واسطے عذاب نازل ہونے میں کہ بیشک اپنے وقت پر نازل ہوگا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ گویا کہ وہ جس دن دیکھیں گے مَا يُوْعَدُوْنَ لا وہ چیز کہ جس کا وعدہ کیے گئے ہیں عذاب میں سے یعنی جب قیامت کے ہول دیکھیں گے تو انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا لَمْ يَلْبَثُوْٓا دیر نہیں کی ہے انھوں نے دنیا میں اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ط مگر ایک ساعت دن میں سے یعنی دنیا میں اپنا رہنا بہت تھوڑا شمار کریں گے اور دوزخ کے عذابوں کی تھوڑی سی ہیبت بَلٰغٌ ج جو اس سورت میں بیان کی گئی نصیحت کے طور پر کفایت ہے فَهَلْ يُهْلَكُ پھر کیا جائے گا عذاب کے سبب سے جبکہ وہ نازل کیا جائے گا یعنی نہ ہلاک ہوں گے اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ مگر گروہ فاسقوں کے جو دائرۂ فرمان سے باہر نکل گئے ہیں

ع ۴

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مدنیۃ وھی ثمان وثلثون آیۃ
سورۂ محمد رحمت اللہ کی اُن پر اور انکی اولاد پر اور سلام	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور اڑتیس آیتیں ہیں

آیاتها ۳۸ — رکوعاتها ۴ — کلماتها ۵۵۸ — حروفها ۲۴۷۵

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوئے وَصَدُّوْا اور باز رکھا انھوں نے لوگوں کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی اسلام میں داخل ہونے سے منع کیا اس سے قریش کے شیطان مراد ہیں جیسے ابوجہل اور نضر اور عتبہ یا جنگ بدر کے دن کافروں کو کھانا دینے والے کہ وہ بارہ کافر تھے رؤسائے قریش میں سے اَضَلَّ باطل کردیے خدا نے اَعْمَالَهُمْ ○ انکے عمل کہ وہ ان عملوں کو اچھا جانتے تھے

جیسے ناتا رشتہ جوڑنا قیدی کو چھوڑنا پڑوسیوں کی حفاظت جیسے ضیافت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کیے انھوں نے کام اچھے جیسے کھانا کھلانا قرابت ملانا وَاٰمَنُوْا اور ایمان لائے بِمَا نُزِّلَ ساتھ اس چیز کے جو بھیجی گئی ہے عَلٰى مُحَمَّدٍ
پیغمبر پر جو خوب تعریف کیا گیا ہے وہ چیز قرآن ہے وَّهُوَ الْحَقُّ اور وہ قرآن حق ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب حق اور صاحب
حقیقت آئے مِنْ رَّبِّهِمْ لا اپنے رب پاس سے پھر جو لوگ ایمان لائے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر كَفَّرَ مٹاتا اور چھپاتا ہے عَنْهُمْ
ان سے سَيِّاٰتِهِمْ ان کے گناہ وَاَصْلَحَ اور نیک کر دیتا ہے بَالَهُمْ ۝ انکا حال دین دنیا میں یا انکے دل کی درستی اور اصلاح
کر دیتا ہے کہ گنہگار نہ ہو جائیں ذٰلِكَ یہ گمراہ کر دینا اور درست کر دینا بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بسبب اسکے ہے کہ جو لوگ کافر ہوئے
انھوں نے اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ پیروی کی باطل یعنی شیطان کی وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے انھوں نے اتَّبَعُوا
الْحَقَّ پیروی کی حق کی کہ قرآن ہے جو ان پر آیا مِنْ رَّبِّهِمْ ط انکے رب پاس سے كَذٰلِكَ اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ بیان
کرتا ہے اللہ لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے اَمْثَالَهُمْ ۝ مثلیں یعنی دونوں فریق کے احوال ظاہر فرماتا ہے فَاِذَا لَقِيْتُمُ پھر جب دیکھو
اے مومنو الَّذِيْنَ كَفَرُوا ان لوگوں کو جو کافر ہوئے محاربہ اور مقاتلہ کے وقت فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط تو گردن مارو انکی گردن مارنا
حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ یہاں تک کہ جب قتل کر چکو ان کو فَشُدُّوا الْوَثَاقَ لا تو کڑی کرو قید یعنی ان کو گرفتار کرلو اور مضبوطی کے
ساتھ قید کرو کہ بھاگ نہ جائیں فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ تو قید کرنے کے بعد یا احسان کر و احسان کرنا اور بے بدلا لیے آزاد کر دو وَاِمَّا فِدَآءً
با فدیہ یعنی بدلا لو ان سے بدلا لینا حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ یہاں تک کہ رکھ دیں لڑائی والے اَوْزَارَهَا ۛ ج قف ہتھیار اپنے یعنی سب جگہ
دین اسلام پہونچ جائے اور قتال کا حکم نہ باقی رہے اور یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگی اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے
کہ میری امت کا آخر جہاد دجال پر ہوگا امام شافعی اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ امام کو اختیار ہے کہ کافروں کو قتل کرے
یا لونڈی غلام بنائے یا چھوڑ دے یا مال یا مسلمان قیدی بدلے میں لے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ
ہے یا جنگ بدر کے ساتھ مخصوص تھا اور اب قتل یا لونڈی غلام بنانا متعین ہے ذٰلِكَ یہ کام ہے اسے یاد رکھو وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ
اور اگر خدا چاہے تو لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ضرور بدلا لے تمھارے دشمنوں سے بغیر اسکے کہ تم کو لڑنا پڑے وَلٰكِنْ اور مگر جہاد کا حکم کیا لِّيَبْلُوَا
تاکہ آزمائے بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ط تم میں سے بعض کو بعض سے یعنی آزمانے والوں کا معاملہ کرے کہ مومن کو کافر کے ساتھ مبتلا کرے تاکہ
مومن جہاد کر کے ثواب عظیم پائے اور کافروں کو مومن سے آزمائے تاکہ کافر کی گوشمالی ہو اور وہ کفر سے باز آئے وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا
اور وہ لوگ جو قتل کیے جائیں اور بکر نے قٰتَلُوْا پڑھا ہے یعنی جو لوگ قتال کرتے ہیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں فَلَنْ يُّضِلَّ تو خدا
باطل اور ضائع نہیں کرتا اَعْمَالَهُمْ ۝ ان کے کام سَيَهْدِيْهِمْ قریب ہے کہ راہ دکھائے انھیں حق تعالیٰ دنیا میں اچھے کاموں
کی اور عقبیٰ میں کامیابی اور ثواب کے درجوں کی وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ ج اور بنائے ان کے کام وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ اور داخل
کرے ان کو بہشت میں عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ تعریف کرتا ہوا بہشت کی ان کے واسطے تاکہ اس کے مشتاق ہوتے چلیں یا انکے
مکان جنت میں داخل ہونے کے قبل ان کو دکھاتا رہے گا یا خوش کرتا رہے گا ان کو جنت کی خوشبو سونگھانے کی جہت سے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ اگر مدد کروگے خدا کے دین کی اور اس کے پیغمبر کی تو يَنْصُرْكُمْ مدد
کرے گا اللہ تمھاری کہ دشمنوں پر غالب ہوگے وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ اور ثابت کر دیگا تمھارے قدم تاکہ معرکۂ جہاد سے پسپا نہو

ربع

معانقہ ۹۲
عند المتقدمین ۱۷